

وہ اس وقت ایک سنسان جنگل میں موجود اس کھنڈر نما گھر کے
اندھیرے کمرے میں موجود تھا وہ کمرہ نہ زیادہ بڑا نہ چھوٹا بلکہ درمیانہ
تھانچ میں ایک ٹیبل رکھی ہوئی تھی جس کے آس پاس چھ کرسیاں
تھیں وہ کمرہ مکمل طور پر اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا

سامنے ٹیبل پر رکھا لیپ ٹاپ جس میں وہ کچھ تلاش کر رہا تھا اکیلے پن
میں بھی اس کا انداز وہی تھا جیسا سب کے سامنے ہوتا ہے چہرہ ہڈی
میں مکمل چھپا ہوا تھا ہاتھ میں ایک لسٹ موجود تھی جس میں کچھ لکھا
ہوا تھا

کافی دیر تک وہ اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف رہا پھر ہاتھ میں پکڑی
لسٹ کو دیکھ کر کچھ ٹائپ کرنے لگتا ہی اس کے موبائل پر کسی کی
کال آنے لگی ایک آگ اُگلنے والی نظر اس نے اپنے موبائل پر ڈالی اور
کال پک کی

بیسٹ وہ آدمی مرچکا ہے... "دوسری طرف سے یہ الفاظ سن کر"
بیسٹ کے اندر کا بیسٹ جاگنے لگا وہ اپنے کسی بھی پلان میں کوئی بھی
غلطی نہیں چاہتا تھا غصے سے اس کی آنکھیں لال ہونے لگیں جیسے
ابھی ہی آنکھوں سے خون رسنے لگے گا

203 میں موجود ہے... "بات مکمل سن کر اب وہ اپنے سر دلبوں سے
ایک شیطانی مسکراہٹ لئے لیپ ٹاپ کو گھور رہا تھا

"You Have Only 20 Mints"

اپنے ہاتھ میں پہنی ہوئی گھڑی پر وقت دیکھتے ہوئے اس نے ایک
رعب دار آواز میں کہا بیسٹ کے الفاظ سن کر اس شخص کے ہاتھ
کانپنے لگے تھے بیسٹ کے مختصر الفاظ کا مطلب وہ بخوبی سمجھ چکا تھا
ایک غلطی تو وہ پہلے ہی کر چکا تھا اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اسے اس کی
غلطی کی سزا ہر صورت میں مل کر رہے گی

بیسس بیسٹ... "سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیرتے ہوئے اس نے"
دھیمی سی آواز میں مختصر جواب دیا اور کام پر لگ گیا

"!!!...مجھے نہیں کھانا"

آج پھر سے اس نے پورے گھر میں کہرام مچایا ہوا تھا جو بھی نوکر اس کے لئے کھانا لے کر جا رہا تھا وہ کھانے کی ٹرے اس ہی کے منہ پر الٹا کر اپنا غصہ دکھا رہی تھی یہ کوئی نئی بات نہیں تھی اس نواب زادی کو اب عادت ہو چکی تھی ہر بات پر روٹھ جانے کی ضد، اکڑ اور غصہ تو مانو جیسے اس کے اندر کھوٹ کھوٹ کر بھرا تھا

دو ہفتوں پہلے ہی پاکستان آئے تھے اب واپس بیرون ملک جانے کی
تیاری کر رہے تھے نوکر کی آواز پر چونکے

تم سے کتنی بار کہا چاہے کچھ بھی ہو جائے بنا اجازت اسٹڈی روم میں "
مت آیا کرو سمجھ نہیں آتا تمہیں؟" بچار انوکھو پہلے اس بگڑی نواب
زادی سے اپنی اچھی خاصی عزت افزائی کروا کر آیا تھا ایک بار پھر سے
باتیں سنانے پر خود کو دل میں کوسنے لگا

وہ... وہ صاحب... "اس کے پسینے چھوٹنے لگے پہلے تو کبھی اس کے "
مالک نے کسی بھی نوکر سے اس طرح سے بات نہیں کی تھی مگر اب...
شفقت صاحب اپنے رویے پر غور کرنے لگے اور پل پھر میں ایک نرم
مزاج انسان کا روپ دھار گئے

"...خیر... کہو کیا ہوا ہے... کیوں غصہ کر رہی ہے وہ"

نوکر سر جھکائے کھڑا رہا جس پر وہ سمجھ چکے تھے کہ وجہ کیا ہے انہوں
نے ملازم کو اشارے سے باہر بھیجا اور اپنا سامان پیک کر کے اپنی اکلوتی
لاڈلی بیٹی کو منانے کے لئے سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے اس کے
کمرے میں چلے گئے

آرو... بیٹا عرش... کدھر ہے میری شہزادی... "آہستہ سے کمرے کا"
دروازہ کھول کر جب وہ اندر آئے اور کمرے کا حال دیکھا تو اندازہ
لگانے لگے کہ آج ان کی بگڑی شہزادی کا غصہ آج واقعی عروج پر ہے

سچی بالکنی میں کھڑی تھی شفقت صاحب زمین پر ٹوٹی پر فیوم کی
بوتلیں دیکھتے ہوئے اس کے پاس باہر بالکنی میں آئے

ہممم... میری شہزادی تو اپنے بابا سے بہت زیادہ ناراض ہے ہیں "
نا؟؟؟" اس نے اپنے بابا کی باتوں پر بھی کوئی ری ایکٹ نہ کیا پھر
شفقت صاحب نے اس کا رخ شانوں سے پکڑ کر اپنی طرف کیا اور
ماٹھے پر بوسا دیا

اچھا نہ میری جان بابا سے یوں تو ناراض نہ ہو چلی جانا اپنے دوستوں "
کے ساتھ ترکی... "شفقت صاحب کے کہنے کی دیر تھی اس کا موڈ
ایسے بدلا جیسے کبھی خراب تھا ہی نہیں وہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں کسی
ڈول کی طرف جھپکاتے ہوئے اپنے بابا کو دیکھنے لگی

جھجھکی بابا جانی... آئی لوو یو بابا جانی... آپ دنیا کے سب سے بیسٹ "
بابا ہیں "اپنی بالکنی میں لگے پھولوں کی طرح اس کا چہرہ کھل اٹھا

او کے مائے پر نس اب جلدی سے اپنی پیکنگ کر دین تمہارے "
بعد مجھے بھی یو کے کیلئے نکلنا ہے "شفقت صاحب ایک بار پھر اپنی بیٹی
کے ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے چلے گئے

عریشہ نے جلدی سے اپنا فون پینٹ کی جیب سے نکال کر کر نمبر
ڈائل کیا "ہیلو گائز ز فائنلی ہم ترکی جارہے ہیں..." دوسری طرف
شور شرابے کی آوازیں آنے لگیں وہ خود بھی اپنے پورے کمرے میں
خوشی سے جھوم رہی تھی آخر اس کے بابا نے پانچ سال بعد اسے کہیں
جانے کی اجازت دی تھی



نہیں یہ... یہ جھوٹ ہے... میں کسی شہزاد کو نہیں جانتا... میں... میں تو"
ایک معمولی سا بزنس مین ہوں... امپورٹ ایکسپورٹ کرنا میرا کام
"...ہے... اور... اور کچھ نہیں

وہ آدمی ٹارچر روم میں موجود تھا جسے نوفل اسے اس ہوٹل سے اس
طرح غائب کر کے لایا تھا جیسے گدھے کے سر سے سینگ... وہ آدمی
مسلسل بڑبڑا رہا تھا وہ بار بار اپنی صفائیاں دے رہا تھا

لڑاتے ہوئے دیکھا تھا... تو ہی ہے شہزاد شمیم... "نوفل نے اس کی ٹنڈ
پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا اس کی اس حرکت پر وہاں موجود لوگوں نے
بامشکل اپنی ہنسی روکی

نہیں میں... میں کسی شہزاد شمیم کو نہیں جانتا... میں میں تو صفدر "
ہوں... "وہ ہڑبڑایا جب کے مسلسل کٹ کھانے کی وجہ سے اس کی
سانس پھل رہی تھی

اب بے چہرہ کر... تو صفدر نہیں بند رہے... وہ بھی دوسروں کی ڈگڈگی "
"... پرنا چنے والا... تجھے تو اب ہم نچائیں گے

نوفل اس کی بکواس سن سن کر تھک چکا تھا اس لئے دوبارہ بڑا کر بولا

موبائل پر گانا لگا کر ٹھمکے مارنے لگا "نوفل بس کرو تم ہمیشہ ایسا ہی کرتے ہو کیا تمہیں نہیں پتا یہ ٹارچر روم ہے اگر بیسٹ کو پتا چلا کہ تم اس شکار کے ساتھ بھی مستیاں کر رہے ہو تو پتا ہے ناکہ وہ تمہارا کیا "حال کرے گا؟

مہر جو کم سے نوفل کے ڈرامے بازیاں دیکھی جا رہی تھی اب بول پڑھی اس کی بات پر وہاں کھڑے باسم اور روحیل نے بھی اتفاق کیا

کیا یار... ایک تو تم لوگ ٹھیک سے انجوائے بھی نہیں کرنے " دیتے۔ عجیب بوریت ہے بھئی... ایک تو اس ٹکلی کے ساتھ کچھ یادیں خوشگوار بنارہا ہوں اوپر سے تم لوگ ہو کہ ہر بات پر شروع ہو جاتے

بڑی حیرت سے دیکھ رہا تھا

اُوقفف نوفل تم بھی نہ... کرنے دو نہ اس بچارے کو ڈانس کیا تم "
لوگوں کو نہیں پتا یہ ہمارے ہر شکار کے ساتھ کوئی نہ کائی ایڈوینچر
ضرور کرتا ہے یہ اس کا پسندیدہ کام ہے... عادت ہے اب اس کو... "
باسم کبھی کبھی نوفل کی سائڈ میں بول دیا کرتا تھا آج بھی اس کی سائڈ
لینے لگا

تھینک یو جانِ من اُممماااا "نوفل نے ایک ادا سے باسم کو جانِ من "
کہہ کر مخاطب کیا جس پر مہر گھور کر باسم کو پھر نوفل کو دیکھنے لگی جبکہ
ہورین کو ہر بار کی طرح اس بار بھی نوفل کی باتیں بے مقصد لگ رہی
تھیں

پیر کھلے ہوئے تھے نوفل نے اس کو کھڑا کیا اور اپنے ہاتھ میں موجود
الیکٹرک لائٹ جو شاید روحیل کا پسندیدہ ہتھیار تھا اسے کو اس آدمی کی
پیٹ پر لگایا اتنی تیز شوٹ لگنے کی وجہ سے وہ تڑپ اٹھا اور جگہ جگہ
اُچھلنے لگا اس کی اس حرکت پر نوفل کو تو بہت مزہ آ رہا تھا باسم اور مہر
بھی ہنس پڑیں تھے مگر ہوتیں اور روحیل بالکل سیریس انداز میں
کھڑے تھے اور روحیل نوفل کو غصے سے دیکھ رہا تھا نجانے کب اور
کیسے نوفل نے بنا پوچھے اس کا ہتھیار جو نکل لیا تھا

ابھی وہ لوگ نوفل کی حرکتیں دیکھنے میں مصروف تھے جب ٹارچر
روم میں لگے پیلے بلب کی روشنی ہری ہو گئی مطلب بیسٹ بلڈنگ
میں آچکا ہے نوفل نے اس آدمی کو واپس جگہ پر بٹھا کر باندھ دیا اور
روحیل کو اس کا لائٹ ردے دیا ان سب کی نگاہیں اس ہی بلب پر تھیں

لمحے اس بلب کی روشنی نیلی ہو گئی سب لوگ اپنی اپنی جگہ پر بلکل
سیدھے ہو کر کھڑے ہو گئے

جیسے کی بیسٹ ٹارچر روم میں آیا بلب کی لائٹ کارنگ بدلنے لگا
بیسٹ کے آتے ہی سب کی نظریں اس پر مرکوز ہو گئیں سب کی
نگاہوں کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ مغرورانہ چال چلتا اپنی نشست پر
آ بیٹھا اس کا چہرہ اب بھی ہڈی میں چھپا ہوا تھا اسے جانتے تو سب تھے
مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا کہ بیسٹ دکھنے میں کیسا ہوگا

ہائے ہائے... آج تو نیوی بلورنگ کی ہڈی پہن کر آیا"
ہے... کھڑوس کہیں کا اس میں بھی ظلم ڈھارہا ہے!!! "نوفل کے
منہ سے نکلے گئے الفاظ پر وہ قابو نہ پاسکا لیکن یہ بھی جانتا تھا اس کو اس

اس نے دانت دکھائے

"... نام کیا ہے تمہارا"

"... کون ہو تم... کیوں مجھے یہاں لائے ہو"

ناام... "اس نے غراتے ہوئے پھر سے پوچھا جس پر سامنے بیٹھ"

شخص ڈرتے ہوئے کہنے لگا

"... صفدر"

ہمم اور رینک نیم... "بیسٹ نے پھیکے لہجے میں کہا"

"... میرا ایک ہی نام ہے صفدر"

یہ ایسے نہیں مانے گا جب سے آیا ہے تب سے یہی کہا جا رہا ہے کہ

میں بندر... میرا مطلب صفدر ہوں... "نوفل ایک ادا سے کہتا ہوا آگے

جلدی سے پیچھے ہو گیا

اگر تو صفر رہے تو شہزاد کیا تیرا بات ہے؟؟؟ "بیسٹ نے اس بار"
سخت لہجے میں کہا جس سے وہ کپکپانے لگا "کیا چاہتے ہو مجھ
سے؟؟..." اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا
ڈیوائس..." بیسٹ کی بات کا مطلب صاف تھا"

مم مجھے نہیں پتا... کس ڈوائس کی بات... کر رہے ہو تم..." اس نے"
تھوک نگلتے ہوئے کہا اس کا یہ ڈراما اب بیسٹ کی برداشت سے باہر
ہو چکا تھا اس نے ہاتھ کے اشارے سے باسم سے کچھ مانگا باسم وقت
ضائع کئے بنا شیشے کے گبڈ سے ایک انجیکشن نکال کر لایا اور بیسٹ
کے ہاتھ میں دیا

نے ہاتھوں میں دستانے پہن رکھے تھے اس کے ہاتھ میں جو سرنج
تھی وہ کوئی عام سرنج نہیں تھی اس سرنج میں ایسڈ تھا

وہ جھک کر اس آدمی کے قریب آیا اور ایک ہاتھ سے اس کا چہرہ اوپر
کرنے لگا

اسے غور سے دیکھو... کیا ہے یہ؟ "بیسٹ نے اپنی آنکھوں میں "
سرخ لال تاثرات لئے اس شخص سے پوچھا جس پر اس نے اپنے
سوکھے ہونٹوں کو زبان سے تر کرتے ہوئے جواب دیا "انجیکشن...
"بب بے ہوشی کا انجیکشن

بیسٹ کا چہرہ اب تک ہڈی کی وجہ سے مکمل چھپا ہوا تھا مگر اب اس نے
اپنا چہرہ ظاہر کیا وہ شخص بڑی غور سے اسے دیکھ رہا تھا

"... نہیں... تیزاب کا

بیسٹ کی بات وہ شخص بڑی غور سے سن رہا تھا جو اس نے سر دلہے
میں کہے تھے بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی جب بلب کارنگ لال ہونے
لگا بیسٹ اب بے حد غصے میں آچکا تھا بیسٹ نے اس آدمی کا ایک ہاتھ
کھولا اور اس کی شہ رگ پر سرنج رکھی اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا ایسڈ
اس کی شہ رگ میں اتار دیا

اگلے ہی لمحے اس کے جسم کی ہر نس عجیب طرح سے اُبھر کر جلنے لگی
جہاں جہاں ایسڈ پہنچتا گیا وہاں وہاں سے اس کی کھال جلتی گئی وہ چیخ
رہا تھا ٹپ رہا تھا عجیب طرح سے مگر سامنے کھڑے شخص کو اس کا
یوں تڑپنا سکون دے رہا تھا

کے سینے میں دل نہیں تھا رحم سے اس کا دور دور تک کوئی تعلق نہ تھا
ظلم کیا ہوتا ہے ظالم کسے کہتے ہیں یہ کوئی اس ہارٹ لیز انسان سے
پوچھے

ہو نہہ ٹکلا کہیں کا... مر بھی سکون سے نہیں رہا... "نوفل نے اپنے"
کانوں پر ہاتھ رکھ لئے
ٹارچر روم میں اس کی چینخیں گونج رہی تھیں وہ ایک مچھلی کی طرح
تڑپ رہا تھا بیسٹ میں خنجر کے ایک ہی وار سے اس کے جسم پر بندھی
رسی کاٹ دی اب وہ تڑپ تڑپ کر مر رہا تھا زمین اس کے خون سے
لال ہو چکی تھی اس کا پورا چہرہ تیزاب کی وجہ سے جھلس چکا تھا
آنکھیں باہر آچکی تھیں اب اس کے جسم میں صرف چند سانسیں باقی
تھیں

بیسٹ اب ایک بلیڈ پر زہر لگا رہا تھا اور اس کی آخری سانسیں گن رہا تھا
سب لوگ یہ منظر بڑی غور سے دیکھ رہے تھے تھوڑی دیر پہلے جو
شخص بالکل صحت مند انسان لگ رہا تھا ابھی پانچ منٹ کے اندر بیسٹ
نے اس کو ایک جلا ہوا مردہ بنا دیا تھا بیسٹ اب اس شخص کے قریب آ
بیٹھا اور اس کے سینے پر دستانوں والے ہاتھ رکھ کر کچھ کھوجنے لگا اس
کا دل اب بھی دھڑک رہا تھا بیسٹ نے ایک ہی وار میں اس کے دل
کی طرف بلیڈ مارا اور اس کا دل اپنے ہاتوں سے کھینچ کر کسی چمڑے کی
طرح اس کے جسم سے الگ کیا

ہائے ہائے... آل ٹائمس مائے فیوریٹ... "نوفل بڑی دلچسپی سے"
یہ منظر دیکھ رہا تھا بیسٹ نے اس کا دل نکال کر ہاتھ میں لیا اور اس کے
ہی سامنے اس کا دل اپنے قدموں تلے روندنے لگا جبکہ وہ تو مر چکا تھا

ایک دردناک موت دے کر ان کا دل اپنے پیروں کے نیچے کچلتا تھا
تب جا کے اس کے سکون میں مزید اضافہ ہوتا تھا

اسٹارٹ... یوہیوہاف اور "اب بلب کی لائٹ سفید رنگ کی ہو چکی"
تھی بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی روحیل اور باسم آگے بڑھ کر اپنے کام
میں مصروف ہو گئے جبکہ بیسٹ مہر کو اشارے سے اپنے پیچھے بلاتا ہوا
وہاں سے نکل کر اپنے پر سنل روم میں چلا گیا

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs



آخر رات کے تین بجے اس کو نیند نے اپنے آغوش میں لے لیا ابھی وہ
دنیا جہاں سے بیگانی اپنے کمرے میں پر سکون انداز میں سو رہی تھی
تب کوئی کھڑکی کے ذریعے اس کے کمرے میں آیا

ہممم سلیپنگ بیوٹی "خود سے ہی سرگوشی کرتا ہوا وہ بیڈ کے پاس آیا"
اس شخص کے جذبات جگا کر وہ خود کتنے سکون سے سو رہی تھی

مائے سلیپنگ بیوٹی "وہ اس کے اوپر جھکنے لگا اور ماتھے کو شدت سے "
چومنے لگا اس معصوم سی لڑکی کو نیند میں خلل محسوس ہوا جو اس کے
چہرے کے تاثرات سے واضح ہو رہا تھا اس کے چہرے کے زاویے کو
دیکھ کر اس پتھر دل شخص کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی

سے وہ یہاں آ رہا تھا کچھ دیر تک وہ یوں ہی اس کے بازو پر سر رکھ کر
لیٹا رہا پھر کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھا اور سائڈ ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھا
کر کچھ چیک کرنے لگا اتنے دنوں میں پہلی بار اس نے اس کا موبائل
اٹھایا تھا جبکہ پاسورڈ اسے بہت اچھے سے پتا تھا

وہ سب سے پہلے پکچرز دیکھنے لگا "مائے سلیپنگ بیوٹی" نجانے کتنی
حسرتیں لئے وہ ہر ایک ایک تصویر کو زوم کر کے دیکھ رہا تھا تب ہی
اس نے واٹس ایپ کا رخ کیا جہاں کئی میسجز آئے ہوئے تھے مگر اس
نے ایک بھی میسج سین نہیں کیا کیونکہ اسے اپنی سلیپنگ بیوٹی پر پورا
بھروسہ تھا مگر ایک جگہ آ کر اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں

”سکتیں... تم... تم مجھ سے دور جا رہی ہو

پل بھر میں وہ تھوڑا داس ہوا لیکن اگلے ہی لمحے اس کے چہرے پر
سخت تاثرات آنے لگے وہ دنیا کے لئے پتھر دل تھا مگر یہاں آکر اس کا
یہ پتھر دل نجانے کیوں پگھل جاتا تھا لیکن آج اس کے اندر کا پتھر دل
انسان یہی پر جاگ اٹھا تھا

اس کمرے میں ہر چیز اپنی جگہ تہذیب سے رکھی گئی تھی مگر اب جب
اس شخص کو غصہ آنے لگا تھا تو پل بھر میں وہ ہر چیز کو غصے سے پھینکنے
لگا مگر اس کا انداز ایسا تھا کہ بیڈ پر سوئی ہوئی لڑکی کو اپنے کمرے میں
موجود چیزوں کے گرنے کی آواز تک نہ آئی

جب اس کا غصہ کم ہونے لگا تھا تو وہ بیڈ کے پاس ٹیک لگا کر بیٹھ گیا
"نہیں میری جان... کبھی بھی نہیں، اب تمہیں خود سے دور نہیں
"جانے دوں گا میں"

وہ مکمل ارادہ کرتا ہوا کہہ رہا تھا ایک نظر اس نے پورے کمرے پر
ماری تب اسے ہوش آیا کہ یہ اس نے کیا کر دیا

وہ اپنی محبت کی آنکھوں میں اپنے لئے ڈر خوف یا وحشت نہیں دیکھنا
چاہتا تھا وقت ضائع کئے بنا اس نے پورے کمرے کا حال ٹھیک کیا جو
جو چیزیں زمین پر پھینکی تھیں وہ سب واپس ترتیب سے رکھی دین اس
نے وہی چیزیں پھینکی تھیں جن کا ٹوٹنا ممکن نہ تھا اب کمرے کا حال
واپس پہلے جیسا تھا اور اس کا حال بھی وہی تھا



یو کلک کلک... تم لوگوں کو کتنی بار کہا ہے جلدی جلدی کام کیا"
کرو... اتنی گندی بدبو تو میرے خود کے پاس سے بھی نہیں آتی چاہے
"...میں پورے ہفتے نہ نہاؤں

نوفل کے لئے اب وہاں کھڑا رہنا بہت مشکل ہو چکا تھا تبھی تپ کر
کہنے لگا جبکہ رو حیل اور با سم اس مردہ شخص کے جسم کے حصوں کو
نکالنے میں مصروف تھے اب نوفل کی اس بات پر اسے گھورنے لگے

اگر اتنی ہی اسمیل آرہی ہے تو یہاں کیا انڈے دے رہا ہے؟؟ چلے"
جایہاں سے باہر عورت کہیں کا..." با سم نے اس بار بھی اسے عورت

گھورنے لگا

مجھے لگ رہا ہے ایسڈ اس کی کڈنی تک پھیل چکا ہے شاید اب اس کی " دونوں کڈنی کسی کام کی نہیں رہیں... "روحیل مکمل جائزہ لینے کے بات کچھ سوچتے ہوئے باسم سے کہنے لگا حور اپنے ہاتھ میں ایک بلیڈ لئے اس لاش کے پاس آئی

اس کے جسم کے کسی بھی حصے میں کوئی چپ نہیں ملی... لیکن اس " کے کندھے پر ٹانگوں کے نشان ہیں جو زیادہ پرانے نہیں بلکہ پانچ چھ مہینے پہلے کے ہیں... "حورین کی بات پر باسم سوالیہ نظروں سے اسے "...دیکھنے لگا" مطلب

تبھی اس کے جسم میں فٹ کی گئی ڈیوائس ان لوگوں نے پہلے ہی نکال لی۔"

روحیل ان سب سے کئی زیادہ ذہین تھا وہ بیسٹ کا پر سنل بندہ تھا جو کام کوئی نہ کر سکے وہ کام بیسٹ اسے دیا کرتا تھا

ارے ارے ارے ارے قصائی کی اولادوں جلدی جلدی ہاتھ چلاؤ"
 "...اب مجھے الٹی آنے لگی ہے"

نوفل کی بات پر روحیل اور باسم ایک دوسرے کی طرف تیرٹی
آنکھوں سے دیکھنے لگے جبکہ نوفل کی زبان تب بند ہوئی جب اس نے
حورین کو اپنی طرف گھورتا پایا تو دانت دکھاتا ہوا وہ دوسری طرف منہ
کر گیا

اُوقفف آئی ایم سوا یکسا سٹڈیار کتنا مزہ آنے والا ہے نہ... "ہر بار کی"
طرح اس بار بھی حارث بہت خوش تھا مگر اس بار سب کی خوشی کی
وجہ عریشہ کا ساتھ جانا تھا

ہاں بالکل ٹھیک کہا چلو اب اچھے بچوں کی طرح جلدی جلدی پیکنگ "
... کرو شاباش... "زینش اپنی مطلب کی بات پر آئی
اُوقفف ایک تو کتنا کام کرواتی ہو تم اس معصوم سی جان سے نہ "
جانے شادی کے بعد بھی تمہیں رحم آئے گا یہ نہیں... "حارث نے
منہ بناتے ہوئے کہا جس پر زینش نے قہقہہ لگایا

ڈونٹ وری میری جان... شادی کی رات بھی تم سے یوں ہی "
سارے کام کرواؤں گی... "شادی کا سن کر حارث جو اپنا اور اپنی منگیتر

کے پاس آیا

اوہ... وہ کام... وہ کام تو میں بہت شوق سے کروں گا... "حادث کا موڈ"
بدلتا دیکھ کر زینش نے اسے آنکھیں دکھائیں "پیپیسیلو مسٹر رررر کام
مطلب... مطلب پورے گھر کی صفائی، برتن دھونا چائے بنانا کپڑے
دھونا وغیرہ وغیرہ..." وہ ہاتھ کے اشاروں سے اسے سارا پلان بتا رہی
تھی جس پر حادث اسے گھور کر دیکھنے لگا اور واپس اپنی پوزیشن پر آ کر
کپڑے رکھنے لگا

ویسے میں سوچ رہی تھی کہ پتا نہیں عریشہ کے بابا نے اسے کتنے دن
ہمارے ساتھ رہنے کی اجازت دی ہوگی... کہیں ایسا نہ ہو ہم لوگ
وہاں پہنچیں اور ان کا وہ موٹا سا جن نما گارڈ پھر سے عریشہ کی نگرانی

سنجیدگی سے سوچنے لگا

یہ تو اب عریشہ اور اس کے بابا ہی جانتے ہوں گے کیونکہ پہلے بھی " انہوں نے مری جانے کی اجازت تو دی تھی مگر اپنی بیٹی کی سیکورٹی کے لیے اس گارڈ کو وہاں بھیج دیا تھا اور دو دن میں ہی واپس بلا لیا تھا یہ " ... تو پھر ترکی ہے... ملک سے الگ

حادث بھی زینش کی باتوں پر اتفاق کرنے لگا تب ہی زینش کا موبائل بجنے لگا

تم ریڈی رہو... بس ہم نکل ہی رہے ہیں " زینش نے مختصر سی بات " کہہ کر فون بند کر دیا حادث اب بھی سوچوں میں گم تھا " کیا ہوا

کہے اس لئے بات کو گھمانے لگا

"... میں سوچ رہا تھا ترکی کتنا حسین ملک ہے نہ"

ہممم..." زینش نے مختصر سا جواب دیا وہ اب اپنے پرس میں

پاسپورٹ رکھ رہی تھی

سوچو جب ملک اتنا حسین ہے تو وہاں کی بچیاں... ہائے ہائے ہائے

اُوففففف قیامت لگتی ہوں گی نہ..." اس کے کہنے کی دیر تھی ابھی

زینش اس کے منہ پر کُشن مارتی وہ وہاں سے بھاگ گیا

بد تمیز جاہل انسان... ایک تو اتنی حسین منگیتر ملی ہے کزن کی"

صورت میں اُوپر سے اس کا ٹھہر کی پن نہیں ختم ہو رہا... چھچھو را کہیں

کہنے لگی

🔥 🔥 🔥 AreeSha khaN NoVeLs



وہ جب سو کر اُٹھی تو اسے یاد آیا آج اس کی فلائیٹ ہے تب جلدی
جلدی سے اٹھ کر وہ باتھ چلی گئی وہاں سے آکر اس نے سب سے پہلے
اپنے بالوں کو ڈرائے کیا بلکل سوکھنے کے بعد کچھ ہی دیر میں اس کے
بال واپس سلکی اور سیدھے ہو گئے

یار رر آج کیا پہنوں... "کل شوپنگ پر اس نے بہت سارے نیو"
ڈریسز لئے تھے جواب وہ پورے بیڈ پر پھیلائے سلیکٹ کرنے میں

کپڑے واپس سوٹ کیس میں رکھ دیئے

دزون... "وہ شیشے کے سامنے کھڑی کپڑوں کو خود سے لگائے لک"
دیکھ رہی تھی جب اس کی نظر سامنے ڈیوائڈر پر پڑی جہاں پر فیوم کی
بوتل کے نیچے ایک چٹ رکھی ہوئی تھی "یہ کیا ہے؟" اس نے وہ
چٹ کھولی جس پر صرف اتنا لکھا تھا

"Please don't leave me alone please
don't go"

ماہی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا پہلے بھی جب وہ اپنے دوستوں کے
ساتھ مری ٹور پر جا رہی تھی تب بھی اسے اپنے کمرے سے ایسی ہی

...پھر سے یہ سب

آخر یہ کون ہے... "ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی جب اس کا موبائل"

...بجا

ہاں ہاں آرو بس پانچ منٹ "اس چٹ کو ماہی نے موڑ کر ڈسبن میں"
پھینک دیا اور جلدی سے کپڑے چینج کر کے ہلکا سا میکپ کرنے لگی

وہ تو سادگی میں بھی بہت پیاری لگتی تھی مگر اب جب ہلکا سا میکپ کر
...کے ہٹی تو خود کو دیکھ کر ہی مسکرا نے لگی

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs

🔥 🔥 🔥

موجود تھے روحیل کے سوال پر بیسٹ نے مختصر سا جواب دیا

"CoDe No. 12780"

اس کی بات پر سب چونکے

واٹ؟ بیسٹ مطلب جس بندے کو ہم نے مار دیا وہ اس گنتی میں تھا؟
"ہی نہیں؟"

باسم نے حیرانی سے پوچھا "وہ ہمارا شکار ضرور تھا مگر ان میں سے نہیں
"... تھا چپ اس کے پاس سے نہیں ملی

بیسٹ آنکھوں میں سخت تاثرات لئے اب بھی نوفل کو گھور رہا تھا
کیونکہ کل اس نے نوفل کو سزا دینی تھی مگر اب اس کا ارادہ بدل چکا تھا
"تو اب بیسٹ؟؟؟ اب کس آدمی کو پکڑنا ہے؟"

"مہر سمجھ چکی تھی بیسٹ کا ارادہ جی بھی پوچھنے لگی

"12780"

مگر بیسٹ ہمیں کیا پتا کے کونسی چپ کس بندے کے اندر فٹ " ہے؟ کیا پتا ہمیں پہلی کے بجائے دوسری مل جائے کوڈ نمبر کے حساب " سے تھوڑا مشکل ہو گا یہ سمجھنا

روحیل نے اپنا اظہار خیال کیا اس کی بات پر سب متفق تھے جو چپ پہلے ہمارے ہاتھ لگی... وہیں سے ہماری کاؤنٹنگ اسٹارٹ " ہوگی

بیسٹ کا مطلب صاف تھا وہاں کھڑے سب لوگوں نے سکون کا سانس لیا

تو بیسٹ اب ہم جائیں... "نوفل نے تھوک نگلتے ہوئے بڑی ہمت " کر کے پوچھا

ہمیشہ سے ہی سب کو وقت دے دیا کرتا تھا اور اسے اپنا کام بھی مقرر
وقت پر مکمل چاہئے ہوتا تھا اس کے دیئے ہوئے وقت سے اگر ایک
بھی منٹ زیادہ ہو گیا تو مطلب اس بندے کی شامت آئی

نوفل بات کا مطلب سمجھتا ہوا ایک الوداعی نگاہ وہاں کھڑے تمام
لوگوں پر ڈال کر وہاں سے چلا گیا جب کہ حورین بھی اس کے ساتھ
ہی وہاں سے نکل گئی اب دو گھنٹے کے اندر انہیں اس چپ والے
بندے کو ڈھونڈ کر بیسٹ کے حضور پیش کرنا تھا

باسم اینڈ مہر... لیب میں جا کے آپریشن کی تیاری کرو... "پہلی بار"
بیسٹ نے کسی کی بات مانی تھی باسم نے اس سے پہلے بھی دوبار کہا تھا
کہ ہو اسپتال میں کسی کو ہارٹ کی ضرورت ہے مگر اس نے ہمیشہ وہی

دے کر موت کے گھاٹ اتارتا تھا اور بعد میں اس کا دل نکال کر اپنے
پیروں تلے کچل دیتا تھا پھر روحیل اور باسم مل کر اس مردہ شخص کے
گردے آنکھیں اور جن چیزوں کی ہو سپٹل والوں کو ضرور ہوتی تھی
وہ وہاں ڈونٹ کر دیتے تھے

آج نجانے کس طرح اس نے اپنے غصے کو قابو کر کے ہارٹ کو
ڈونٹ کرنے کا ارادہ کیا تھا باسم اور مہر بیسٹ کا حکم ملتے ہی خوشی سے
وہاں سے چلے گئے جبکہ روحیل اب بھی منہ لٹکائے وہاں کھڑا تھا

"...بہت وقت ہو گیا گل خان کو کوئی سرپرائز نہیں دیا"

بیسٹ کچھ سوچتا ہوا ایک پین کی نپ سامنے پڑی کاپی میں گاڑھ رہا تھا
جس پر روحیل سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا کہنا چاہ رہا ہے

"...تو... مطلب"

گل خان کی ترکی والی فیکٹریاں... "وہ بیسٹ تھا... اسے سب کی خبر"
ہوتی تھی کس کی زندگی میں کیا چل رہا ہے کون کس چکر میں ہے کون
کیا کرنے والا ہے سب کچھ وہ روحیل کو اشارہ دے چکا تھا باقی کام
روحیل کا تھا جبکہ روحیل دل ہی دل میں سکون محسوس کر رہا تھا

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs



وہ لوگ ترکی کے لئے نکل چکے تھے اس وقت وہ لوگ جہاز میں "
موجود تھے ہر دو سیٹوں پر دو کیپلز نظر آرہے تھے حارث اور زینش
بھی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے عریشہ اور ماہی بھی ایک ساتھ

ہوا تھا وہ بار بار عریشہ کو التجائی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس پر عریشہ
اس کا مزاق بنا رہی تھی

بیٹھو بیٹھو بہت شوق ہے نہ تمہیں لڑکیوں سے چپکنے کا "اس بار"
حادث نے ہارون کو چھیڑا جس پر ہارون اسے گھور کر دیکھنے لگا ماہی
بچاری کو اس بچارگی منہ والے پر رحم آرہا تھا وہ ایئر ہو سٹس سے بات
کر کے ہارون کو اپنی سیٹ پر بلانے لگی اور خود اس لڑکی کے ساتھ بیٹھنے
کے لئے اٹھی

تب ہی پلین میں جھٹکا لگا سب لوگ پریشان ہو گئے ماہی کھڑی ہوئی
تھی جبھی خود کو سنبھال نہ پائی اور پیچھے والی سیٹ پر بیٹے شخص پر
جاگری اگر وہ اسے نہ سنبھالتا تو شاید وہ نیچے گر جاتی وہ شخص ماسک

میں ایک الگ قسم کی گھڑی پہنی ہوئی تھی اور اس کی آنکھیں نیلی
تھیں ماہی کی نظر جب اس کی آنکھوں پر پڑی تو وہ اس کو بہت حیرت
سے دیکھنے لگی

آئی... آئی ایم سو سو سوری... وہ مجھے پتا نہیں تھا کہ ایسا ہو جائے"
"گا... سوری

ماہی تھوڑی سی شرمندہ ہوئی کیونکہ وہ اب تک اس انجان شخص کے
سینے پر گری ہوئی تھی اب ہٹ کر دور ہوئی جبکہ وہ شخص بالکل
خاموش تھا اور اسے ہی دیکھ رہا تھا

تھینکس... "ماہی نے اسے مسکرا کر تھینکس کہا مگر اس کا کوئی"

رد عمل نہ پا کر بہت حیران ہوئی اور جا کر اپنی سیٹ پر بیٹھ گئی جبکہ وہ
شخص اب بھی اسے ہی گھور رہا تھا

کچھ ہی دیر میں وہ لڑکی جو ماہی کے برابر میں بیٹھی تھی وہ وہاں سے اٹھ کر واشروم کی طرف چلی گئی اور پھر اس کی فیملی جو اس کے ساتھ تھی مگر الگ سیٹ پر تھی ان میں سے ایک لڑکا وہاں سے اٹھ کر ماہی کے برابر میں آ بیٹھا کیونکہ ماہی ہینڈ فری لگا کر گانو میں مصروف تھی اس لئے اسے پتا نہیں چل سکا کہ اس کے برابر میں ایک انجان لڑکا بیٹھا ہوا ہے جبکہ ان کے پیچھے سیٹ پر بیٹھا ہوا شخص اب اس لڑکے کو خونخوار نظروں سے گھور رہا تھا جیسے ابھی اس کی جان لے لے گا

ماہی اب بھی سونگ میں اتنی کھوئی ہوئی تھی کہ اسے اب بھی کچھ پتا ہی نہ چل سکا جھٹکا تو تب لگا جب پیچھے سے کسی کی آواز آئی اس نے جلدی سے آنکھیں کھول کر برابر بیٹھے شخص کو دیکھا جس شخص پر وہ گری تھی وہ سامنے کھڑا دوسرے شخص کو گھور رہا تھا جبکہ اس کی اس

ہوئے

"I Said staNd uP.....!!!"

وہ پھر سے غرایا جبکہ ماسک اب بھی اس کے چہرے پر تھا

"WHy???"

بیٹھے ہوئے شخص نے سوالیہ نظروں سے اس پاگل شخص کو دیکھا

وائے...!!! مجھے یہاں بیٹھنا ہے... ابھی اس ہی وقت اٹھو یہاں "

سے... "وہ پھر سے غرایا جبکہ ماہی نا سمجھی سے اس مخصوص شخص کو

دیکھ رہی تھی گرے پینڈ بلیک شرٹ بوڈی سے صاف پتا چل رہا تھا یہ

جم کرتا ہو گا اس کے غرر انے پر ایئر ہو سٹس وہاں آگئی

"What Happen Sir???"

"...یہاں سے اٹھائیں

وہ بھی بہت ہوشیار تھا نجانے کب اس نے اس شخص کے پوکٹ میں
سگریٹ کی ڈبی رکھ دی تھی ایئر ہو سٹس نے فورن عمل کرتے ہوئے
اس شخص کی پوکٹ چیک کی اور سگریٹ نکال کر اسے گھورنے لگی اور
اس کو اسکی پہلی والی جگہ پر بھیج دیا اور وہ لڑکی جو یہاں بیٹھی ہوئی تھی
اسے پیچھے والی سیٹ پر اور جو شخص کھڑا ہوا تھا اسے ماہی کے برابر میں
بیٹھا دیا جبکہ ماہی اسے بہت حیرت سے دیکھنے لگی وہ شخص بولا تو کچھ
نہیں بس چپ چاپ بیٹھا رہا اسے کہنا بھی کیا تھا وہ اپنے مقصد میں
کامیاب ہو چکا تھا



AreeSha KhaN NoVeLs



کیا مطلب؟؟؟ مطلب شہزاد شمیم ان کے ہتھے لگ چکا تھا؟؟؟ "وہ"
لوگ اپنے اس محل نما گھر کے گارڈن میں بیٹھے سگریٹ نوشی کر رہے
تھے ان میں سے ایک بولا جبکہ دوسرا پرسکون بیٹھا کش لگا رہا تھا

یہ آخر بیسٹ چاہتا کیا ہے؟ اور جو بات کسی کو نہ پتا چل سکی وہ بیسٹ "
کو کیسے پتا چل گئی؟؟؟ اب گل خان ہم پر بھی شک کرے گا اور یقیناً وہ
"... اسپیکٹر رضوان سے ملا ہوا ہوگا تبھی شہزاد شمیم پکڑا گیا

اس نے دوبار اسے کہا جبکہ اب دوسرا شخص جو کش لگا ہوا تھا سگریٹ
کو ایش ٹرے میں ڈالتے ہوئے ٹیک لگانے لگا اور آنکھیں بند کر کے

مخاطب ہوا

آدمیوں کو اس ہی وقت شہزاد شمیم کے پیچھے لگا دیا تھا جب مجھے اس پر
" شک ہوا تھا

تو اب؟ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟؟ کیا یوں ہی بیٹھ کر بیسٹ کے "
"...اگلے وار کا انتظار کریں یا پھر گل خان کی دھمکیوں کا سامنا کریں؟
پہلے والا شخص اب بھی بہت پریشان تھا

"... ہمیں اب کسی کو خریدنا ہے "
کس کو؟" اس شخص کو اب بھی پر سکون دیکھ کر وہ جلدی سے پوچھنے "
لگا

"...پہلے انسپیکٹر رضوان کو اور پھر... بیسٹ کو "

سگریٹ نکال کر کش لینے لگا

تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے نہ؟؟؟ تم جانتے بھی ہو کس کے بارے میں "بات کر رہے ہو؟ وہ بیسٹ ہے... وہ تمہارے اس محل نما گھر میں موجود چار سو گارڈز کی موجودگی میں بھی یہاں آسانی سے آ سکتا ہے... اور ہم کچھ نہیں کر پائیں گے..." وہ ڈرتے ہوئے بولنے لگا جبکہ اب اس شخص کو غصہ آرہا تھا

"...پر سکون رہو اور انتظار کرو میرے اگلے وار کا"

اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے بیٹھے شخص کا منہ توڑ کر ہاتھ میں دے دے مگر وہ کر بھی کچھ نہیں سکتا تھا وہ امیر دولت مند آدمی سامنے بیٹھے شخص کے سامنے اب بھی فقیر ہی تھا



پلین ترکی کے ایئرپورٹ میں لینڈ کر چکا تھا سب لوگ پلین سے
اترنے کے لئے کھڑے ہو گئے مگر وہ اب بھی پرسکون انداز میں بیٹھا
ہوا تھا پوری فلائٹ میں ماہی اس شخص کی ایک ایک حرکت نوٹ
کرتی رہی تھی مگر وہ شخص تو اسے کوئی بات کرنے کا بھی موقع نہیں
دے رہا تھا پوری فلائٹ میں اس نے ایک بھی بار ماسک نہیں ہٹایا تھا
نجانے ماہی کو کیوں اس کا چہرہ دیکھنے کی خواہش ہو رہی تھی اپنی
پرسنلیٹی سے وہ کوئی عام انسان نہیں لگ رہا تھا

"ماہی...؟؟ کیا اب ساری زندگی یہیں بیٹھے رہنا ہے...؟؟؟ چلو یا ر..."

عریشہ کی آواز پر وہ چونکی اور جلدی سے اپنا بیگ لئے وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر پلٹ کر اس شخص کو دیکھنا بھولی اور جب نظر اس شخص پر پڑی تو وہ شخص بھی ماہی کو ہی دیکھ رہا تھا جس پر ماہی منہ میں بڑبڑائی

ہو نہہ اب کیا فائدہ "منہ بناتی ہوئی وہ وہاں سے چلی گئی جبکہ اس کے"

ہو نہوں کے زاویے سے وہ شخص اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ کیا بڑبڑا کر گئی ہے بے ساختہ اس کے چہرے پر مسکراہٹ آئی

وہ لوگ ایک ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے اس ہی ہوٹل میں

روحیل بھی تھا روحیل نے بیسٹ کو کال کر کے اپنے پہنچنے کی اطلاع

دے دی تھی اسے کل صبح سے کام شروع کرنا تھا مگر آج وہ بالکل

ماسک لگا کر باہر نکلا اور اس کا روم تلاش کرنے لگا

اُوفففف یار ررر میں کیا بتاؤں میں تو بھول ہی گئی اس منتھ میرا"
"... بر تھڈے ہے... اوففف سوسیڈ

عریشہ خود ہی خود بولی جا رہی تھی جبکہ ماہی زینش اور حارث اس کی
حرکتوں پر بامشکل اپنی ہنسی دبا رہے تھے وہ ہمیشہ سے ایسی ہی تھی
کبھی تو اسے اتنا غصہ آتا تھا کہ کسی کا سر کب پھاڑ دے کچھ پتا ہی نہ چلے
اور کبھی کبھی بورنگ مومنٹ میں بھی وہ ہنسی کی وجہ بن جاتی تھی
کوئی بات نہیں یار ویسے بھی ہم سب کو یاد تھا اور ہاں ڈونٹ وری ہم"
"لوگ تمہارا بر تھڈے یہی سیلیبریٹ کریں گے

تھی وہ ہی ہمیشہ اس کے ساتھ رہتی تھی

مے بیسٹی تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ ہمیں کچھ یاد نہیں تھا؟ ہم "

سب جانتے تھے اور اس لئے ہی ہم تمہیں یہاں لے کر آئے ہیں..."

ہارون عریشہ کے قریب آکر بیٹھا جس پر عریشہ اسے حیرت سے

دیکھنے لگی

"مطلب تم سب کی سازش تھی؟ تم سب کو پتا تھا؟"

نہ جانے وہ اس بات پر اتنی پریشان کیوں ہو رہی تھی

اس میں اتنا پریشان ہونے والی کونسی بات؟؟ ضروری ہے کہ تم اپنی "

برتھڈے پاکستان میں ہی مناؤ؟؟؟ اس بار ہم ترکی میں پاکستان سے

"بھی اچھا والا سیلبریشن کریں گے

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs



کیسے؟؟ آخر کیسے وہ تمہارے ہاتھوں سے نکل گیا؟؟ کیسے؟؟؟""
بیسٹ پہلے ہی کسی بات کو لے کر شدید غصے میں تھا اب حورین اور
نوفل کی بات سن کر اس کا دماغ آگ کے گولے کے مانند ہو چکا تھا

وہ بیسٹ... وہ ہمارے پہنچنے سے پہلے ہی دوسرے ملک کی فلائیٹ"
پکڑ چکا تھا..." نوفل نے اپنی برقی ہوئی غفلت کو چھپاتے ہوئے کہا مگر

سامنے غصے سے ہاتھ باندھے نظریں ان کے چہروں پر گاڑ رہا تھا

"...پلین نمبر ٹو... یہ لاسٹ چانس ہے"

نوفل کے توپیر کی کانپنے لگا گئے تھے اگر اب اس نے کوئی غفلت برتی
تو وہ جانتا تھا تمام سزاؤں سے ہٹ کر اسے جو سزا ملنے والی ہے اس کے
بعد وہ اپنی پہچان ہی کھو بیٹھے گا

گوووووو... "بیسٹ کی آواز پورے آفس میں گونج رہی تھی نوفل"
اور حورین وقت ضائع کئے بنا وہاں سے باہر بھاگے گاڑی اسٹارٹ کی
اور اپنے اگلے ٹارگٹ کی طرف روانہ ہو گئے

تھا بیسٹ نے اس جگہ کا بہت پہلے سے ہی پتا لگایا تھا اور اب یہ کام
بیسٹ نے روحیل کے بجائے ان دونوں کو دیا تھا لیکن کچھ سوچ کر ہی
دیا ہوگا

اُوففف کتنی گندی اسمیل آرہی ہے... "نوفل نے اپنی ناک پر ہاتھ"
رکھتے ہوئے کہا وہ لوگ ایک کھنڈر نمافیکٹری میں موجود تھے وہ
سالوں سے بند تھی وہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا لوگ کہتے تھے وہاں جو
جاتا ہے وہ پلٹ کر واپس نہیں آتا مگر بیسٹ وہ پہلا شخص تھا جو وہاں
نجانے کتنی بار اپنے مقصد کے لیے جا چکا تھا نہ صرف جاتا تھا بلکہ وہاں
سے بہت سے ٹھوس ثبوت بھی اپنے ساتھ لایا کرتا تھا اور کسی کو کانوں
کان اس بات کی خبر نہیں ہوتی تھی

حورین نے اسے گھورتے ہوئے کہا جس پر نوافل اسے منہ بناتے
ہوئے دیکھنے لگا "ارے ارے بس کردوں تم تو مجھے سدا کا گندھا
انسان سمجھتی ہو... پیٹارو مینس پر فیوم لگاتا ہوں میں سمجھیں... اور ایک
دن میں پانچ بار نہاتا ہوں میں اتنا تو ہمارا وزیر اعظم بھی نہیں نہاتا
ہوگا..." وہ بھی نوافل تھارچ کر صفائیاں دینا وہ اچھے سے جانتا تھا

جسٹ شٹ اپ... اگر اب تمہاری وجہ سے یہ بند ابھی ہاتھ سے نکل
گیانہ تو میرا تو پتا نہیں مگر تمہارا انجان اچھے سے جانتی ہوں میں..."
حورین نے اس کی بکواس سن کر اس بار بھی اسے ذلیل کرنے لگی

یہاں کچھ مردہ بچوں کو رکھا جاتا تھا نجانے کس طرح سے ان معصوم
بچوں پر ظلم کئے جاتے تھے یہ جگہ دیکھنے میں ہی خوفناک لگ رہی تھی

ان کے جہاں بچوں کو لایا جاتا تھا

ابھی وہ لوگ تھوڑی ہی آگے آئے تھے جہاں ایک کمرہ بنا ہوا تھا ان کا
شکار اس ہی کمرے میں موجود تھا اب وہ لوگ جانتے تھے انہیں کرنا
کیا ہے

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs



ان دونوں نے پلین کے مطابق پہلے انسپیکٹر رضوان کو کال لگائی اور
دوسری طرف سے کال اٹینڈ بھی ہو گئی
"...ہیلو انسپیکٹر رضوان اسپیکنگ"

اس سے اس ہی تون میں بات کی جبکہ دوسری طرف خاموشی چھا گئی
ارے ارے انسپکٹر صاحب آپ ڈر کیوں رہے ہیں ہمیں تو بس آپ "
سے کچھ ضروری کام تھا بتائیں آپ کر دیں گے نہ... "ڈون معنی خیزی
سے بات کر رہا تھا رضوان نے سوکھے ہونٹوں پر زبان پھیری

آپ... یقیناً کوئی... ایسا کام نہیں دیں گے... جو کرنا میرے "
لئے... مشکل ہو... "رضوان نے ڈرتے ڈرتے جواب دیا تھا
ہا ہا ہا نہیں نہیں تم تو اپنے ہی بندے ہو بھلا تمہیں کوئی مشکل کام "
کیسے دے سکتے ہیں ہم ہاں...؟؟؟ دراصل بات یہ ہے کہ ہم چاہتے
"... ہیں تم اب سے ہمارے لئے کام کرو... بتاؤ کرو گے نہ
رضوان سمجھ چکا تھا کہ اب اگر اس نے نہ کہا تو ڈون پھر سے اس پر
حملہ کروائے گا

ڈون اسے سارا پلان سمجھا چکا تھا جس پر وہ بہت حیران تھا کہ جس سے
گل خان جیسا بند اڑتا ہے آخر ڈون اس بیسٹ سے کیوں معاندہ کرنا
چاہتا ہے

"...ڈونٹ وری آپ کا کام ہو جائے گا"

بیسٹ کال ہیک کروا چکا تھا اور سب کچھ ان چکا تھا
"...آئی ایم ریڈی ٹو میٹ یو ڈون"

نوفل اور حورین اس بندے کو لے کر آچکے تھے نوفل مسلسل اس
کے سر پر رکھ رکھ کر چماتے مارا جا رہا تھا جبکہ اس شخص کے منہ پر
حورین کی انگلیوں کے نشان موجود تھے بیسٹ اس شخص کو دیکھ کر
آپے سے باہر ہونے لگا مگر پھر دو سیکنڈ میں ہی خود پر کنٹرول کر گیا

بیسٹ سب کچھ ریڈی ہے... "باسم اور مہرٹارچر روم میں آئے سب"
لوگ بیسٹ کو حیرت سے دیکھ رہے تھے وہ کتنی مشکلوں سے خود پر
کنٹرول کئے کھڑا تھا اب اسے کسی نہ کسی طرح تو اپنا غصہ اتارنا تھا نہ
بیسٹ نے اشارے سے ایک کلہاڑی منگوائی وہ شخص چہرے پر ڈر کے
تاثرات لئے بیسٹ کو دیکھ رہا تھا

بیسٹ نے ایک ٹیبل منگوا یا اور اس شخص کا ہاتھ اس ٹیبل پر رکھا اور
پل بھر میں بلب کی لائٹ لال ہو گئی بیسٹ اس کلہاڑی سے کسی قصائی
کی طرح اس شخص کی ایک ایک انگلی ہاتھ سے الگ کر رہا تھا وہ شخص
درد سے چلا رہا تھا مگر بیسٹ بڑے پرسکون انداز سے اپنا کام انجام
دے رہا تھا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کو بھی اس نے اس ہی طرح الگ
کیا اس باری تھی پیروں کی انگلیوں کی

رکور کو پلیر ززرک جاؤ... "بیسٹ اس کے چیخنے کو بھی نظر انداز کرتا"
ہوا اپنے کام میں مصروف رہا دونوں پیروں کی انگلیاں اب وہ الگ کر
چکا تھا اب اس نے اس کلہاڑی سے اس کا پاؤں الگ کر دیا پورا ٹارچر
روم اس شخص کی چینخوں سے گونج رہا تھا مگر بیسٹ کے اندر کی آگ
اب بھی کم نہیں ہوئی تھی اس کی چینخوں سے بیسٹ کو اور بھی زیادہ
جنون دلار ہی تھیں

بیسٹ نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اس کے جسم سے الگ کر دیا پوری
زمین پر خون کی خون تھا بیسٹ نے اپنا غصہ کم کرنے کے لیے وہاں
سے جانا بہتر سمجھا ورنہ وہ اس شخص کا دل بھی پیروں تلے روندنے
میں دیر نہ کرتا بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی وہ لوگ اس شخص کا ہارٹ
نکالنے لگے جبکہ اب وہ اپنی آخری سانسیں لے رہا تھا

بیسٹ وہاں سے باہر چلا گیا جبکہ اب اسے سکون کی شدت سے طلب
محسوس ہو رہی تھی وہ اپنے ہی دل میں ارادہ کرتا ہوا بلڈنگ سے باہر
چلا گیا اس ہی سنسان جگہ پر جو جنگل میں موجود تھی وہ ایک کھنڈر نما
گھر تھا جہاں بیسٹ مہینوں میں ایک بار جایا کرتا تھا

حورین اور نوفل تم لوگ یہ ہارٹ لے کر ہو سپیٹل جاؤ جتنا جلدی ہو"
سکے... وہاں کسی کو اس دل کی بہت زیادہ ضرورت ہے..." باسم کی
بات سنتے ہی نوفل اور حورین بھیس بدل کر ہو سپیٹل روانہ ہو گئے

باسم مجھے نہیں لگتا وہ چپ اس کی گردن کی سائڈ ہوگی..." مہرا اس"
مردہ شخص کی گردن کا پورا جائزہ لینے لگی "ہممم پھر اس کی ریڑھ کی
"... ہڈی پر کٹ لگانا پڑے گا

رہے جبکہ باسم کی بات سچ نکلی ریڑھ کی ہڈی کے ساتھ ایک چپ
جوائن کی گئی تھی جو انھیں مل چکی تھی وہ دونوں بہت خوش تھے

فائنلی باسم... ہمیں ایک چٹ مل گئی... "مہرنے خوشی سے باسم کو"
دیکھا جس پر باسم مسکرانے لگا

🔥 🔥 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs



عریشہ جب سے آئی تھی بس یہی سوچوں میں گم تھی کہ آخر اس بار
اس کی برتھڈے کیسی گزرے گی... یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا پچھلے تین

اسے کسی کا انتظار ہو

اس بار وہ بہت پریشان تھی نجانے اُس انجان شخص کو اس کا برتھڈے
یاد ہو گا بھی نہیں اور اگر ہوتا تو بھی کیا وہ اسے وش کرے گا... عریشہ کو
بچپن سے ہی اس کی برتھڈے پر کسی انجان انسان کی طرف سے
گفٹ ریسیو ہوتے تھے مگر پچھلے تین سالوں سے اس نے اس بات کو
سیریس لینا شروع کر دیا تھا آخر وہ تھا کون جو اسے فکس ٹائم پر گفٹ
بھیج کر وش کیا کرتا تھا مگر وہ اس بات سے انجان تھی کہ کل اس کے
ساتھ کیا ہونے والا ہے

کتنے مزے کی کافی ہے... "ماہی نے کب سے ایک گھونٹ پی کر کہا
جبکہ باقی سب اس کی بات پر اتفاق کر رہے تھے

چلو گاڑ ایک سیلفی ہو جائے "حارث نے موبائل نکال کر سیلفی"
لینے کا کہا جبکہ سب لوگ اس کی بات پر جلدی سے سیلفی بنانے کے
لئے ریڈی ہو گئے تقریباً چار پانچ تصاویر بنانے کہ بعد ماہی کو کچھ
ایسا محسوس ہوا جیسے کسی کی نظریں اس پر مرکوز ہیں وہ پورے کیفے
میں ہر جگہ نظر دوڑانے لگی مگر اسے کچھ سمجھ نہ آیا تب ہی اس کی نظر
سامنے ٹیبل پر بیٹھے شخص پر گئی

جو ماسک لگائے موبائل میں مصروف تھا ماہی کو یوں لگا جیسے وہ اسے
پہلے بھی دیکھ چکی ہے کافی دیر تک ماہی اسے ہی دیکھتی رہی مگر اس

موبائل میں مصروف تھا

ارے ماہی کیا ہو گیا؟؟؟ جب سے یہاں آئے ہیں کبھی عریشہ گم سم " ہو جاتی ہے تو کبھی تم... آخر بات کیا ہے؟؟؟ " زینش نے سوالیہ نظروں سے ماہی کو دیکھا جس پر ماہی ایک دم سے اس کی طرف نا سمجھی سے دیکھنے لگی

نہیں وہ دراصل وہ... " ابھی وہ کچھ کہتی جب دوبار اسے اس کی نظر " سامنے کھڑے شخص پر پڑی جواب اسی کو گھور رہا تھا یہ آنکھیں وہ کیسے بھول سکتی تھی یہ وہی شخص تھا جو پلین میں اس کے برابر سیٹ پر بیٹھا تھا

چٹکی بجائی جس پر وہ پھر سے چونکی "اُوففف کیا مسئلہ ہے..." ماہی نے
منہ بناتے ہوئے کہا

مسئلہ ہمارے ساتھ نہیں بلکہ تمہارے ساتھ ہے... یہ وہی شخص "
ہے نہ جو کل پلین میں بھی تھا... آخر چکر کیا ہے؟" حارث کی
یاداشت بہت تیز تھی وہ کبھی بھی کسی بھی شخص کو دیکھ کر دوسری
دفاع ہی پہچان جاتا تھا ماہی یک دم سے نظریں چرانے لگی

کیا ہو گیا ماہی ریلیکس... وہ مزاق کر رہا تھا... "ماہی کی نظریں جھکی دیکھ"
کرزینش نے حارث کو گھورا تو وہ یک دم سیدھا ہو کر بیٹھ گیا ماہی نے
جب دوبار اس شخص کی طرف دیکھا تو وہ وہاں تھا ہی نہیں اس نے
"دل ہی دل میں خود سے کہا" کہاں چلا گیا ابھی تو یہی تھا

آؤٹنگ پر "ہارون نے بات کو یہی ختم کرنے کے لیے موضوع بدل دیا وہ لوگ سب اٹھ کر وہاں سے جانے لگے تب ہی کونج ویٹر بے دھیانی میں عریشہ سے ٹکرا گیا جس وجہ سے گرم کافی عریشہ کے کپڑوں پر گر گئی

واٹسٹ واٹ، سیللیلیلیلی... "عریشہ کی آواز پورے کینے کو بیدار کر"
گئی سب لوگ عریشہ کی طرف متوجہ ہوئے
سوری میم... مجھ سے غلطی ہو گئی "وہ ویٹر ترکش تو نہیں لگ رہا تھا"
واٹ سوری؟؟؟ تمہاری وجہ سے میرا تنامہنگا ڈریس خراب "
ہو گیا... "عریشہ کا غصہ اس کے لہجے سے واضح ہو رہا تھا

شخص لگ رہا تھا مگر کسی کو نہیں پتا وہ تھا کون کہاں سے آیا تھا
اوہ تو میں معاف کر دوں تمہیں؟؟؟ شکل دیکھی ہے اپنی شیشے "
میں... میرا تنابرا نڈ ڈریس خراب کر دیا اوپر سے کہتے ہو سوری
تمہاری اوقات بھی نہیں ایسا ڈریس کبھی زندگی میں دیکھا بھی ہو گا تم
نے تم جیسے مڈل کلاس لوگوں کو میں اپنے پیروں کی دھول سمجھتی
"... ہوں سمجھے تم ناؤ گو شکل گم کر واپنی

سب نے عریشہ کوچہ کر وانے کی کوشش کی مگر وہ کہاں چپ رہنے
والی تھی ٹکا ٹکا کر جواب دے کر وہ اس کیفے سے باہر چلی گئی جبکہ سب
لوگ اس ویٹر پر رحم نگاہ ڈال کر وہاں سے چلے گئے جبکہ وہ ویٹر کسی کو
کال کر کے کچھ بتانے لگا جیسے یہ اس نے جان بوجھ کر کیا ہو

انسپیکٹر رضوان بیسٹ کے آدمیوں کو ڈھونڈتے ہوئے ایک سنسان
جنگل کی طرف آیا تھا کیونکہ بیسٹ کا ایک آدمی پہلے اسے یہی ملا تھا
اسے ہر حال میں ڈون کا میسج بیسٹ تک پہنچانا تھا جب وہ اس جنگل میں
آیا تھا یہاں پھر ہر طرف ویرانی چھائی ہوئی تھی

بیسٹ... بیسٹ مجھے ملنا ہے آپ سے... "وہ ہواؤں میں چینٹنے لگا"
جبکہ اب بھی ادھر کوئی نہ آیا

بیسٹ پلیزز میری جان خطرے میں ہے پلیزز ایک بار میری "
بات سن لو... "ابھی وہ اس سے آگے کچھ کہتا وہاں ایک شخص فل ہڈی
میں وہاں آیا وہ یقیناً بیسٹ تو ہو نہیں سکتا کیونکہ بیسٹ یہ شرف
صرف انہیں بخشا تھا جنہیں اس فانی دنیا سے رخصت کروانے والا ہو

کون ہو تم... "رضوان نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا"

کام... "وہ بھی بیسٹ کا ہی آدمی تھا رضوان سمجھ چکا تھا کہ وہ کیا پوچھ رہا ہے

ڈون بیسٹ سے ملنا چاہتا ہے... "رضوان کے کہنے کی دیر تھی وہ"
شخص یہاں سے واپس جانے لگا

رکو تم ایسے کیسے جاسکتے ہو جواب تو دو میری بات کا... "رضوان اس"
کے پیچھے آنے لگا جس پر وہ شخص پلٹ کر اس کی طرف دیکھنے لگا
اندھیرے کی وجہ سے اس کا چہرہ واضح نظر نہیں آ رہا تھا

اگر اپنی زندگی عزیز ہے تو یہاں سے چلے جاؤ... "اس شخص نے غصے"
سے مگر دھیمے لہجے میں کہا جس پر رضوان فوراً وہاں سے بھاگتا ہوا
سڑک کی طرف آیا اور گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے نود و گیارہ ہو گیا

کر دیا لب یو جانم... "باسم جب وہاں سے اپنی گاڑی میں آیا تو نوفل نے
اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا

ہٹ دور رہ زیادہ قریب آنے کی ضرورت نہیں... "باسم نے اسے "
خود سے دور کیا جس پر وہ منہ بناتا ہوا چپ کر کے بیٹھ گیا باسم نے
بیسٹ کو کال کر کے تمام باتوں سے آگاہ کیا اور مسکراتے ہوئے فون
بند کر دیا

کیا ہے بے... اب تو بڑا خوش ہو رہا ہے بیسٹ سے باتیں کرتے "
ہوئے اور جب میں بات کرتا ہوں تو مجال ہے تیرے چہرے پر کوئی
مسکراہٹ آئی ہو... "نوفل نے سڑے سے منہ بناتے ہوئے اس سے
کہا جس پر وہ دوبارہ مسکرایا

دیر تھی نوفل خوشی سے کار میں ہی ناچنے لگا "یاہووو وواب تو پارٹی
کریں گے..." باسم اس کی حرکتوں پر ہمیشہ کی طرح پریشان سر پکڑ کر
گاڑی چلانے لگا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

روحیل گل خان کی فیکٹری میں داخل ہو چکا تھا پہلے اس نے پوری
فیکٹری کا جائزہ لیا اور پھر ہر جگہ پیٹرول چھڑکنے لگا تقریباً آدھے گھنٹے
بعد وہ پوری فیکٹری میں پیٹرول چھڑک چکا تھا خود فیکٹری سے باہر
نکلنے لگا اور لائٹر جلا کر اس نے خود سے کچھ قدم دور پھینک دیا اور خود
کھڑکی سے باہر کود گیا

مال جل کر راکھ ہو چکا تھا رو حیل اپنے ایک مقصد میں تو کامیاب ہو چکا
تھا وہ بہت پر سکون انداز میں جلتی ہوئی فیکٹری کے سامنے سے چلتا
جا رہا تھا جبکہ اس فیکٹری میں گل خان کے کچھ آدمی بھی موجود تھے جو
اب جل کر بھسم ہو چکے تھے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

بیسٹ کام ہو گیا... "روحیل نے مختصر بات کی"
ویل ڈن آر جے... "بیسٹ نے کہہ کر فون بند کر دیا جبکہ اب وہ"
ڈن سے ملنے کا انتظار کر رہا تھا

لیپ ٹاپ پر کسی کی ویڈیو کال آنے لگی جس پر بیسٹ کے لبوں پر
مسکراہٹ آئی کافی دیر تک وہ یوں ہی پر سکون بیٹھ کر آتی ہوئی کال
دیکھنے لگا وہ کال مسلسل آتی جا رہی تھی تقریباً پندرہ منٹ بعد بیسٹ
نے کال ریسیو کی کیونکہ دونوں طرف اندھیرا تھا اس لیے ان کو بیسٹ
کی شکل دکھائی نہیں دے رہی تھی جبکہ وہ لوگ خود بھی ماسک پہنے
ہوئے تھے

بیسٹ امید ہے تم ہماری باتوں کو سیریس لو گے پچھلی بار کی طرح "
کچھ بھی غلط نہیں کرو گے... " ان میں سے ایک آدمی بولا جو کہ ڈون
تھا

کردی اندھیرے کی وجہ سے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر اتنا وہ
لوگ سمجھ چکے تھے وہ بند کچھ پی رہا ہے ڈون دوبارہ بولا
ہم تم سے بات کر رہے ہیں بیسٹ... "اس کا لہجہ بیسٹ کونا گوار"
گزر اگروہ نظر انداز کرنے والے انداز میں مختصر جواب دے گیا
پتا ہے... "ڈون کو اس کا یہ الفاظ تمارے کی طرح لگا وہ اس بات غرایا"
تو جواب دونہ ہمیں... "بیسٹ اس بار ہڈی منہ پر چڑھائے ماسک لگا"
کر لائٹ آؤن کرنے لگا اور پھر ان سے سخت لہجے میں مخاطب ہوا
میرے سامنے اونچی آواز میں بات کرنے سے گریز کرو... ورنہ "
انجام کے ذمہ دار تم خود ہوں گے... "بیسٹ نے آنکھوں میں سخت
تاثرات لئے انہیں گھورا ڈون ویسے تو دبائی کاسب سے بڑا ڈون تھا مگر
بیسٹ کی ایک دھمکی پر اور بیسٹ کی آنکھوں میں خون دیکھ کر ڈون
پھیکا پڑھ گیا

میرا یہ مطلب نہیں تھا بیسٹ... "ڈون فورن سے اپنی صفائی دینے"
لگا جبکہ اس کا ساتھی جو پہلے ہی خوفزدہ تھا اب جب ڈون کو خوفزدہ
ہوتے دیکھا تو اور بھی زیادہ ڈر گیا

کام کی بات کرو "بیسٹ نے آنکھوں میں سرد تاثرات لئے کہا جبکہ"
لہجہ اب بھی سخت تھا
ہمارے ساتھ کام کرو گے... "ڈون نے پہلے کچھ سوچا پھر کہنے لگا"
جس پر بیسٹ نے ایک ابھرا چمکائی

میرا مطلب ہم تمہارے ساتھ کام کرنا چاہتے ہیں... ہم دونوں مل
کر گل خان کو شکست دیں گے... "بیسٹ بیزاری والے انداز میں
انہیں دیکھنے لگا

گل خان کو شکست دینا بیسٹ کا بائے ہاتھ کا کھیل ہے اس کے لئے "
تمہاری ضرورت نہیں اور ابھی تمہاری اتنی اوقات نہیں کے تم
بیسٹ کے ساتھ کرو گے۔ "بیسٹ کے الفاظ ڈون کو تیلی لگا گئے تو وہ
عجیب انداز میں سر ادھر سے ادھر گھمانے لگا

اور کچھ؟ "بیسٹ کے سوال پر اس نے پھر سے کہا "
بیسٹ آخری بار پوچھ رہا ہوں کیا ہمارے ساتھ کمنٹ میٹ کرو گے "
دیکھو یہ کام تمہارے اور میرے دونوں کے لئے آسان ہو جائے گا "
ڈون کے انداز سے لگ رہا تھا جیسے وہ بیسٹ کو چانس دے رہا ہوں مگر
وہ بھی بیسٹ تھا وہ دوسروں کو چانس دیتا تھا نہ کہ خود کسی کے چانس پر
چلتا تھا

کہا اور کال ڈراپ کر دی کال بند ہوتے ہی ڈون بہت بھیانک انداز
میں چلایا اس کی چیخ پورے مینشن میں گونج رہی تھی

اب کیا کرو گے ہاں؟ اب تو بیسٹ نے پھر سے منہ پھیر لیا..."

دوسرے شخص نے اس کے غصے کی پرواہ کئے بنا کہا

بیہہ مننند کرو اپنی بکواس...!!! بیسٹ نہ صحیح تو گل خان ہی "

صحیح مگر معاندہ کر کے رہوں گا ااااا بیسٹ کے ساتھ مل کر گل خان کو

شکست نہ دے سکا تو کیا ااااا گل خان کے ساتھ مل کر بیسٹ کو تباہ و

بر باد کردوں گا میں سمجھے تم..." وہ پھر سے چیخنے لگا اور سامنے پڑی

شراب کی بوتلوں کو ہاتھ مار کر گراتا ہوا وہاں سے چلے گیا

یہ ہم سب کو بر باد کر کے ہی چھوڑے گا..." اسے اب اپنی فکر ہو "

رہی تھی کیونکہ اگر ڈون گل خان اور بیسٹ کی جنگ چھڑ گئی تو وہ خود

ہاتھ سے اور اس کی خود کی جان بھی جائے گی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

واؤؤؤؤؤ لو یو جانِ من ویسے تو تم بہت کڑوے ہو مگر آج بہت ہی "سویٹ لگ رہے ہو... ایک بائٹ لے لوں کیا..." بیسٹ کی بات سن کر نوفل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ بیسٹ کو چوم چوم کر پاگل ہو جائے جبکہ مہر اور باسم اس کی باتوں پر بامشکل ہنسی دبائے کھڑے تھے جبکہ حورین نوفل کی چیپ باتوں پر اسے بڑی بیزاری سے دیکھ رہی تھی جیسے یہ کہنا چاہ رہی ہو کہ تم کبھی نہیں سدھرو گے

منہ کھلے کے کھلے رہ گئے "مگر اتنی جلدی پیکنگ..." مہر آگے کچھ کہتی
بیسٹ نے اس مسئلے کا بھی حل نکال لیا "ہو ہیوا ونلی ہاف آوور... جتنا
"... ہو سکے کرو باقی کے کام وہیں پہنچ کر کرنا جلدی فاسٹ

وہ لوگ جلدی جلدی سے اپنی پیکنگ کرنے کے لئے اپارٹمنٹ میں
اپنے اپنے کمروں میں چکے گئے جبکہ بیسٹ اپنے کمرے میں شیشے کے
پاس کھڑا چہرے پر سخت تاثرات لئے ہاتھ میں کچھ پکڑا ہوا دیکھنے میں
مصروف تھا

"... آئی کانٹ ویٹ... کانٹ"

ہائے ہائے السلامی مجھے تو یقین نہیں ہو رہا کہ ہمارے ظالم بیسٹ "
کو ہم پر رحم کیسے آگیا "نوفل اپنی الماری سے اپنے کپڑے نکال نکال
کریبگ میں ٹھوس رہا تھا اور خوشی سے مسلسل بڑبڑایا جا رہا تھا

بس کر دے یار کتنا بولے گا کان میں درد کر دیا تیری اس بے سری "
آواز نے... "باسم نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر کہا تب ہی اسے بیسٹ
کا میسج ملا

"... گائز فاسٹ ہمارے پاس اب صرف دس منٹ ہیں "
وہ لوگ جلدی جلدی پیکنگ مکمل کر کے اپارٹمنٹ لاک کرتے
ہوئے وہاں سے ایئر پورٹ نکل گئے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

آخر کون تھا وہ... کیا یہ صرف میرا وہم تھا یا پھر واقعی وہ وہی شخص تھا "
نیلی آنکھوں والا... "ماہی اب بھی اس انجان شخص کی سوچوں میں گم

اپنے روم سے نکل کر نیچے کینیٹین کی جانب جانے لگی

ابھی وہ لفٹ کا انتظار کر رہی تھی جب لفٹ کا دروازہ کھلا تو وہ بنا کہیں
نظر دوڑائے لفٹ میں آکھڑی ہوئی مگر تبھی اسے احساس ہوا برابر
میں کھڑا شخص وہی تھا جسے وہ دوبارہ دیکھ چکی تھی اس نے جیسی پلٹ کر
دیکھا ویسی لفٹ رک گئی اور لفٹ کی لائٹ بند ہو گئی پوری لفٹ
اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی

اس نے جلدی سے اپنی پوکٹ سے موبائل نکالنا چاہا مگر یہ کیا؟ وہ
موبائل تو اپنے ہی روم میں بھول آئی تھی اس نے پیچھے مڑ کر اس
شخص کو دیکھا جو اندھیرے میں بھی پرسکون کھڑا ہوا تھا جیسے اس کوئی
فرق ہی نہ پڑتا ہو یا پھر وہ کہیں اور ہی دنیا میں گم ہوا بھی وہ اس ہی کو

ہونے لگے شاید لفٹ میں کوئی خرابی ہو گئی تھی جس وجہ سے لفٹ
کام نہیں کر پار ہی تھی ماہی بہت نازک سے دل کی تھی وہ ڈرنے لگی
یہاں تک کے اس کے آنسوؤں بھی نکل رہے تھے وہ بار بار لفٹ کا بٹن
دبا کر دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہی تھی

اُوف میں کیا کروں یہ سب کیا ہو رہا ہے... یا اللہ امدد فرما... "وہ"
بچوں کی طرح آنسوؤں سے رو کر دعائیں کر رہی تھی تب ہی لفٹ
میں عجیب عجیب سی آوازیں آنا شروع ہو گئیں ماہی نے مکمل خود کے
کانوں پر ہاتھ رکھ کیا تبھی پیچھے کھڑے شخص نے اسے اپنے حصار میں
لیا کیونکہ ماہی کو اس وقت ڈر کے علاوہ کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا جبھی
وہ اس شخص کی باہوں میں پناہ لینے لگی اور اس کی شرٹ کو اپنی مٹھیوں
میں دبوچ کر مضبوطی سے پکڑنے لگی

تقریباً پندرہ منٹ تک وہ یوں ہی اس ماسک والے شخص کے سینے سے لگی رہی مگر پھر جب لفٹ کی لائٹ چلی تو اسے ہوش آیا اور یہ دم وہ اس سے دور ہوئی جس پر وہ شخص اسے آنکھیں چھوٹی کرتا ہوا دیکھنے لگا

تھ... تھینکس اگین... "وہ پھر سے باہر جانے لگی مگر صرف لائٹ " آن ہوئی تھی لفٹ اب بھی خراب تھی

لفٹ کا دروازہ اب بھی نہیں کھل رہا کیا آپ میری ہیلپ کر سکتے ہیں... "ماہی نے اس کی صرف التجائی نظروں سے دیکھا مگر اب ہی لفٹ میں عجیب سی مومنٹ ہونے لگی بس اسے سمجھ آ چکا تھا یہ شخص بس اس کی اتنی ہی ہیلپ کر سکتا ہے کہ اس کو اس ڈر سے بچا کر اپنی باہوں میں پناہ دے سکتا ہے وہ پھر سے ڈرنے لگی پھر دوبار اسے اس شخص نے باہوں میں بھر لیا اور اس بار وہ شخص اسے سکون دے

اس کا چہرہ واضح نظر نہیں آ رہا تھا

کیونکہ ماہی کی سانس اب رکنے لگی تھی پل بھر میں اس شخص نے ماہی کے ہونٹوں پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تھے وہ شاید اسے سانس لینے میں مدد کرنا چاہتا تھا ماہی اب بھی اس کی شرٹ کو مضبوطی سے تھامی ہوئی تھی کافی دیر تک وہ شخص ماہی کے ہونٹوں پر اپنا لمس چھوڑتا گیا یہاں تک کہ اب لفٹ ٹھیک بھی ہو گئی تھی لائٹ بھی جل گئی تھی مگر وہ اب بھی اس پر جھکا ہوا تھا جیسے سکون پا رہا ہو کچھ سوچ کر اس نے ماہی کے نرم ہونٹوں پر گرفت کمزور کی اور ماسک لگا کر پیچھے ہٹا اور بٹن سے دروازہ کھول کر باہر چلا گیا جبکہ ماہی اب بھی اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی اسے اس کا لمس جانا پہچانا سا لگ رہا تھا ماہی جب ہوش میں آئی تو جلدی سے لفٹ سے باہر نکلی اور اپنی نظریں ہر طرف دوڑانے لگی مگر وہ شخص وہاں کہیں بھی نہیں تھا

آخر کون ہے وہ کیوں مجھے اس کا لمس سکون دے رہا تھا کیوں مجھے "
"...اس کی قربت بری نہیں لگ رہی تھی

ابھی وہ کھڑی ہوئی یہی سوچ رہی تھی جب زینش اس کے پاس آئی کیا
ہوا "ماہی تم ٹھیک تو ہونا" جس پر ماہی چونکی "ہاں ہاں ٹھیک ہوں میں
". تم لوگوں نے بلایا تھا مجھے

ہاں نہ بیس منٹ پہلے اور تمہیں اب خیال آیا ہے؟ خیر چلو نیچے ہمیں "
عریشہ کی برتھڈے کے لئے کچھ انتظامات کرنے ہیں " زینش اس کا
ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے گئی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

دیئے ہوئے ایڈریس پر اس کے فارم ہاؤس پہنچے جہاں بیسٹ ان سے
بھی پہلے سے موجود تھا

واؤ کتنا بڑا فارم ہاؤس ہے نہ... "مہر کو تو یہ خواب لگ رہا تھا یہ فارم"
ہاؤس بیسٹ کے علاوہ صرف روحیل نے دیکھا تھا باہر سے تو یہ کوئی
عام سا گھر لگ رہا تھا مگر گاڑی کے اندر جاتے ہی کہ کوئی بادشاہ کے
خوبصورت محل سے کم نہ تھا

مائی گوڈ ہم یہاں اسٹے کریں گے باسم... "مہر کی بات پر باسم نے"
مسکراتے ہوئے اس کا ماتھا چوما وہ لوگ یہاں کس مقصد سے آئے
تھے کہ بیسٹ کے علاوہ ان میں سے کوئی بھی نہیں جانتا تھا بیسٹ
اپنے آفس میں موجود تھا

نے کر سی گھما کر اس کی طرف دیکھا

جب تک میرا مقصد پورا نہیں ہو جاتا... "بیسٹ کا لہجہ ایسا ہوتا تھا"

جیسے وہ ہر وقت غصے میں ہی رہتا ہو

مگر ہمارا مقصد ہے کیا؟؟؟ "مہر کے سوال پر بیسٹ نے پین کو گھماتے"

ہوئے کہا

بس اتنا جان لو جب تک میری اجازت نہ ملے واپس پاکستان نہیں جا"

سکتے... "بیسٹ کا مطلب صاف تھا وہ جس مقصد سے یہاں آیا تھا اس

مقصد کا وہ کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتا تھا

فرسٹ فلور میں تم لوگوں کے رومز ہیں۔ "بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی وہ"

لوگ سامان لئے فرسٹ فلور پر چلے گئے جبکہ بیسٹ پتا نہیں کن

روحیل اپنے کمرے میں آکر تیز تیز سانسیں لے رہا تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا یہ کس طرح کا نشہ تھا ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھا جب اس کا موبائل بجنے لگا

اوکے بیسٹ میں آتا ہوں... "موبائل واپس جیب میں رکھ کر وہ" وہاں سے باہر چلا گیا

کچھ ہی دیر میں وہ بیسٹ کے فارم ہاؤس پر موجود تھا "بیسٹ یہ کیسے ممکن ہے؟؟ ایسے تو بہت پرو بلم ہو سکتا ہے اگر ڈون گل خان کے ساتھ مل گیا تو تم جانتے ہو نہ،... کتنے معصوموں کی جان چلی جائے گی..." روحیل کو جس بات کا ڈر تھا بیسٹ نے اسی بات سے اسے آگاہ کر دیا تھا

وہ نہیں جانتا ہم کہاں ہیں... لیکن اگر اسے پتا چلا کہ ہم یہاں ہیں تو"
وہ کسی کی بھی فکر کئے بنا ہم پر وار کرے گا اور اس میں نہ صرف کوئی
اور بلکہ انسپیکٹر رضوان بھی مارا جائے گا اور پھر اس کی فیملی..." آگے
بیسٹ کچھ کہتا رو حیل کے چہرے کے تاثرات بدل چکے تھے جس پر
بیسٹ کو مزید غصہ آنے لگا وہ اٹھ کر رو حیل کے پاس آیا

کیا امنہ لٹکائے کھڑے ہو؟ کیا تم کمزور پڑھ رہے ہو آ رہے؟"
بیسٹ نے اس کے کندھے پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کی جس پر
رو حیل نے نظریں چرائی تو بیسٹ کو اور بھی غصہ آنے لگا اور وہ بنا کچھ
سوچے رو حیل کا کالر پکڑ کر اسے خود کے قریب کر گیا

نہیں موڑ سکتے... اگر یہی کمزوریاں دکھانی ہیں تو تم یہاں سے جا سکتے
ہو میں نہیں روکوں گا..." بیسٹ نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور
کیا اور منہ موڑ کر کہنے لگا جس پر روحیل اسے حیرت سے دیکھنے لگا

میں... میں یہ تو نہیں کہہ رہا کہ میں اپنے مقصد سے ہٹ رہا"
"...ہوں... مجھے بس ڈر ہے کہ

کیسا اڈر؟؟؟ ہاں؟؟؟ یہ مت بھولو کہ تم ہو کون کس کے آدمی ہو"
تم... اگر تمہیں واقعی اس کی اتنی فکر ہے تو ہو ہیو اونلی ٹو آپشنز..."
بیسٹ کی آواز پورے آفس میں گونج رہی تھیں بیسٹ نے انگلی کے
اشارے سے اسے آپریشنز بتائے

... فرسٹ: یا تو اسے اپنے پاس بلا لو فور ایور تو وہ سیف ہے ہمیشہ"

"...دینا ہو گا اور تم دو بار امیرے ساتھ کام نہیں کرو گے

روحیل اپنی جان تو دے سکتا تھا مگر بیسٹ کا ساتھ کبھی بھی نہیں چھوڑ
سکتا تھا اس لئے اس نے پہلا آپشن چوز کیا وہ تھوڑا مشکل تو تھا مگر اس
سے روحیل کا ہر ڈر دور ہو جاتا وہ پرسکون رہتا نہ کہ ہمیشہ ٹینشن میں
بیسٹ نے اسے سمجھا کر وہاں سے بھیج دیا جبکہ اب خود کچھ سوچ کر
مسکرا رہا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

عرش تم ریڈ کلر کا ڈریس پہننا... بہت سوٹ کرے گا تم پر...""
ہارون نے عریشہ کے روم میں بکھرے ہوئے کپڑوں کو سائڈ پر

اس نے بلیک ہی ڈریس نکالا آج اسے کسی کاشت سے انتظار تھا اسے
بس رات کا انتظار تھا پھر اس کا یہ انتظار ختم ہونے والا تھا

میں بلیک میکسی ہی پہنوں گی دیڑھاٹ... "عریشہ نے بلیک میکسی خود"
سے لگا کر دیکھی "خیر یہ بھی تم پر بہت اچھی لگ رہی ہے بلکل موڈل
لگ رہی ہو اس میں تم۔" ہارون نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر
عریشہ نے اسے کمرے سے نکال کر لاک کر دیا

مگر ایک بات تو سمجھ ہی نہیں آرہی وہ نمبر پر وش کیسے کرے گا اس "
کے پاس پتا نہیں میرا نمبر ہو گا بھی یا نہیں... "پہلے وہ خود ہی سوچوں
میں گم رہی پھر کچھ سوچتے ہوئے تیار ہونے لگ گئی

گئے ریسٹورنٹ پر پہنچی جہاں مکمل اندھیرا تھا وہ ابھی اندر انٹر ہوئی ہی
تھی جب اچانک سے لائٹس آن ہوئیں اور سامنے سب کھڑے
عریشہ کو برتھڈے وش کر رہے تھے

ہیپ ہپی برتھڈے عریشو "سب نے یک آواز ہو کر کہا اور ہر"
طرف میوزک آن ہو گیا عریشہ بہت ایکسائٹڈ تھی اتنی کے اس کو یاد
ہی نہیں رہا کہ وہ صبح سے جس کا انتظار کر رہی تھی وہ یہی کہیں موجود
اسے بہت غصے سے دیکھ رہا تھا عریشہ چلتی ہوئی ٹیبل کے پاس آئی
جہاں کیک اور تمام گفٹ رکھے ہوئے تھے

ہارون عریشہ کا بیسٹ فرینڈ تھا اس لئے وہ عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر کیک
کٹ کر وارہا تھا عریشہ کا اسے چھونا دور کھڑے شخص کے دل میں

کو تمام لوگوں نے بھرپور تالیوں میں عریشہ کا برتھڈے کیک کٹ
کر دیا کیونکہ کیک عریشہ کا فیوریٹ چوکلیٹ والا تھا اس لئے کئی بار
عریشہ اسے کھانے میں لگی ہوئی تھی پھر ان لوگوں نے عریشہ کو گفٹز
دیئے اور وہ لوگ کھانے کی ٹیبل پر چلے گئے

پہلے ہی ہارون کا عریشہ کے قریب ہونا اس شخص پر سخت ناگوار گزرا
تھا عریشہ کھانا کھانے میں مصروف تھی تب ہی ہارون نے پیچھے سے
آکر اس کے منہ پر کیک لگا دیا جس سے اس کا ایک گال پورا کیک میں
بھر گیا اور وہ اٹھ کر اسے مارنے کے لئے بھاگی وہ لوگ ہنس ہنس کر
پاگل ہو گئے تھے ان دونوں کی حرکتوں پر مگر عریشہ کو کہاں خبر تھی
کہ وہ کسی کی نظروں کے حصار میں ہے اور کیا ہونے والا ہے اس کے
ساتھ

وہ اس وقت عریشہ کے روم میں موجود تھا پورے کمرے میں ہر طرف گلاب کی پتیاں بکھیری ہوئی تھیں کمرے ایسے ڈیکوریٹ کیا گیا تھا جیسے کسی برتھڈے منائی گئی ہو مگر پھولوں سے

وہ شخص شیشے کے سامنے کھڑا ہوا ہاتھ میں پھول کے کر خود کو دیکھ رہا تھا آخر وہ کیسے بھول گئی تھی اسے کیا اسے یاد نہیں تھا کہ وہ اسے کتنا یاد کرتا ہے بچپن سے لے کر اب تک وہ اسے ہمیشہ فلز ٹائم پر گفٹ بھیجا کرتا تھا مگر وہ ہمیشہ اس کے عام سے گفٹ کو غریبوں کی حماقت کہہ کر ڈزبن میں ڈال دیتی تھی مگر جیسے جیسے وہ بڑی ہوتی گئی اس کے لئے گفٹ بھی مہنگے آتے رہے

پہلے تو وہ بچپن میں ہی اس کا بہت بار دل دکھا چکی تھی مگر اب پچھلے
تین سالوں سے عریشہ کو اس انجان شخص کی طرف سے قیمتی گفٹ
ریسیو ہو رہے تھے تو وہ انہیں اپنے پاس رکھتی بھی تھی اور استعمال بھی
کیا کرتی تھی مگر اس بار وہ کیوں بھول گئی تھی اسے مگر اب وہ بچپن کا
دور نہیں تھا اگر عریشہ کا غصہ عروج پر تھا تو دوسری طرف اس شخص
کے جذبات بھی عروج پر تھے

مائے بیوٹی کوئین کیوں... آخر کیوں... ہمیشہ مجھے اتنی تکلیف کیوں "
دیتی ہو تم... کیا میری محبت میرے جذبات تمہارے لئے کوئی معنی
نہیں رکھتے تم نے مجھے کبھی محسوس کیوں نہیں کیا کیا تمہیں میں ایک
"... دفع بھی یاد نہیں آیا کیا ایک بھی دفع تمہیں میرا خیال نہیں آیا

رہا تھا اور ایک ایک لفظ بہت تکلیف زدہ انداز میں ادا کر رہا تھا ایک
آنسو اس کی آنکھ سے نکل کر اس پھول کی پتی پر گرا پھر دیکھتے ہی
دیکھتے اس کا لہجہ اس کے تاثرات بدل گئے

مگر اب... ایسا کچھ نہیں ہو گا... اب میں تمہیں ہر پل اپنی موجودگی کا "
احساس دلاتا رہوں گا... جتنا میں تمہیں محسوس کرتا ہوں اتنا تم بھی
مجھے محسوس کرو گی پھر چاہے مجھے اس کے لئے تمہیں تکلیف ہی کیوں
نہ دینی پڑے... پہلے تم نے میری بے بس لاچار محبت دیکھی تھی نہ مگر
"... اب تم میرے جذبات میرا جنون دیکھو گی... شہرام ملک کا جنون

وہ آنکھوں میں سخت تاثرات لئے ہاتھ میں پکڑا پھول اپنی انگلیوں سے
دبوچنے لگا اور اس ہی دوران پھول کی ٹہنی پہ لگے کانٹوں سے اس کی

تو پھر یہ چھوٹا سا زخم کیا تھا

وہ ابھی خود سے ہی تلخ لہجے میں مصروف تھا جب اسے کسی کے آنے کا احساس ہوا جیسے اس کمرے کے پاس کوئی آ رہا ہو اس نے جلدی سے تمام لائٹیں بند کر دیں تب ہی عریضہ نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس کے اُوپر بہت سارے پھولوں کی برسات سی ہوئی جس پر وہ حیران ہوئی کہ آخر یہ سب کیا ہے

اُوقف الدلیہ ہارون بھی نہ... جب سارا ریجنٹ ہوٹل میں رکھ دیا " تھا تو پھر میرا کمرہ ڈیکوریٹ کرنے کی کیا ضرورت تھی... " وہ بے دھیانی میں بولتی چلی گئی اس بات سے انجان کے ایک بار پھر اس کے یہ لفظ کسی کو آگ کی طرح جلا رہے ہیں اب شہرام کی برداشت سے

سجائے گئے کمرے کو کسی اور کی محبت سمجھ رہی تھی بھلے سے دوستی
والی مگر سمجھ تو رہی تھی نہ

ہیپی برتھڈے مائے ڈیر بیوٹی کوئین "شہرام کے سخت لہجے میں"
کہے گئے الفاظوں سے عریشہ چونکی تب ہی پورے کمرے میں ہلکی
ہلکی سی روشنی پھیلنے لگی اس وقت پورا کمرہ بہت رومینٹک لگ رہا تھا
شہرام ہڈی پہنے دیوار کی طرح رخ کئے کھڑا تھا عریشہ ایک انجان
انسان کو اپنے کمرے میں دیکھ کر ڈرنے لگی

کلک کون ہو تم... اووور یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ "وہ شخص اب"
بھی دوسری طرف منہ کئے کھڑا تھا عریشہ کی بات پر بھی وہ ٹس سے
مس نہ ہوا عریشہ نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا

رہا ہے... "ایک بار پھر سے وہ شہرام کے زخم پر نمک چھڑک گئی تھی
شہرام ارادہ کر چکا تھا کہ اب وہ اسے بتائے گا کہ درد کیا ہوتا ہے وہ
مکمل پلٹا مگر منہ پر ماسک لگے رہنے کی وجہ سے اس کی صرف آنکھیں
نظر آرہی تھیں اور چہرے پر آتے بکھرے ہوئے بال آنکھیں مکمل
لال ہو چکی تھیں جن سے وہ عریشہ کو گھور رہا تھا ہارون کا نام سن کر وہ
جھٹ سے اس کے قریب آیا اور اسے دیوار سے لگا گیا

ایک بات میری کان کھول کر سن لو... آج کے بعد اپنی اس زبان "
سے ہارون کا نام نہ لینا ورنہ کاٹ کر پھینک دوں گا سمجھیں... " شہرام
کی گرفت عریشہ کے بازوؤں پر مضبوط ہو رہی تھی

کہا اسے اس پاگل شخص کی پر اسرار آنکھوں کی تپش جھلس رہی تھی
جس پر شہرام کی پکڑ اور بھی مضبوط ہوئی

نہیں ہٹوں گا دور مائے بیوٹی کو نین... کیا کر لو گی... "لہجہ اب بھی"
سخت تھا عریشہ کو لگا جیسے سامنے کھڑا شخص اسے چیلنج کر رہا ہو پہلے تو وہ
مزاحمت کرنے لگی مگر اس شخص کی گرفت تھی ہی اتنی مضبوط کی وہ
بچاری اس کی قید سے رہائی نہ پاسکی
یوہر ٹنگ می "عریشہ نے آنکھوں میں نرم تاثرات لئے اسے دیکھا"
جس پر شہرام نے اس پر اپنی گرفت تھوڑی کم کی

تم مجھے کیسے بھول گئیں؟؟ تمہیں میں کیسے یاد نہ رہا؟؟ تم کس طرح"
مجھے بھلا سکتی ہو تم کس طرح اپنا قیمتی وقت میرے بجائے کسی اور کو

"میرا پیار دکھائی نہیں دیتا؟؟؟"

شہرام کے الفاظ اس کے جذباتوں کا منہ بولتا ثبوت تھے عریشہ اس کی آنکھوں میں عجیب پاگل پن دیکھ رہی تھی

لککون ہو تم... کیا چاہتے ہو مجھ سے... "عریشہ نے نرم لہجے میں"
پوچھا جس سے وہ براؤن آنکھوں والا شخص اس کے چہروں پر بکھری
معصومیت کے رنگ بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا
تمہارا عاشق ہوں... تمہیں چاہتا ہوں... "اس نے عشق کے نشے"
میں بہکنے والے انداز میں کہا
"کیا مطلب... میں سمجھی نہیں"

مطلب صاف ہے... عشق کرتا ہوں تم سے عاشقی ہو تم میری... ضد"
بن گئی ہو تم میری میرے جنون کی آخری حد ہو تم... تمہیں کیوں

آنسوؤں تھے عریشہ سمجھ نہیں پار ہی تھی کہ وہ کیسا شخص ہے کبھی
غصہ کر رہا تھا کبھی اداس ہو رہا تھا کبھی پاگل پن دکھا رہا تھا مگر وہ بھی
عریشہ تھی اسے کہاں تھی کسی کی قدر کسی کا احساس

" دور ہٹو مجھ سے اور آئندہ میرے قریب مت آنا... ورنہ "

اب وہ شہرام کو مزید غصہ دلارہی تھی

ورنہ کیا؟؟؟؟؟؟؟؟؟؟ "شہرام کی آواز پورے کمرے میں گونجی "

بولو ورنہ کیا؟؟؟؟؟ کیا کروگی تم ہاں؟؟؟؟؟ بتاؤ مجھ؟؟؟؟؟ دور جاؤ گی "

مجھ سے یا میری جان لینے کی کوشش کروگی؟؟؟ اگر ایسا کچھ سوچ رہی

ہو تو میری جان یہ سب خوش فہمیاں اپنے اس چھوٹے سے دماغ سے

نکال کر پھینک دو کیونکہ اب میں تمہیں خود سے دور نہیں جانے دوں

"...گا تم صرف میری ہو صرف میری

نے تو قسم کھائی ہوئی تھی اکڑ دکھانے کی وہ اس کے غصے کو بار بار ہوا
دے رہی تھی

بند کرو اپنی بکواس... چھوٹی باتیں یہ بے کار کے تھڑڈ کلاس "
"...لو جک ہو کون تم ہاں

شٹ اپ... ایک لفظ اور کہا تو بہت برا کروں گا تمہارے ساتھ... اگر "
اب تم نے میری باتوں کو میرے جز باتوں کو جھوٹا کہا تو... اور میں وہی
ہوں جس کے بھیجے ہوئے تحفے تم غریبوں کی حمایت کہہ کر ڈزن
"...میں پھینک دیا کرتی تھیں

شہرام نے آخری الفاظ پر سر جھکاتے ہوئے کہا جیسے اسے بہت دکھ ہو
رہا ہو جیسے وہ کل ہی کی بات ہو

شخص اس کے پیچھے یہاں تک آجائے گا آخر وہ کیوں بچپن سے اس کے لئے اتنا سب کچھ کر رہا تھا کیا وہ اس انجان شخص کے لیے اتنی اہم تھی

شہرام کچھ کہتا تب ہی عریشہ کا موبائل بجنے لگا جس پر ہارون کی کال تھی جسے دیکھ کر شہرام پھر سے غصے میں آگیا ابھی وہ مزاحمت کرتی شہرام نے اس کا فون آف کر کے بیڈ پر اچھالا اور پھر سے اپنی براؤن آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا

وٹ دا ہیل یہ کیا حرکت ہے... "عریشہ غصے سے چیخنے لگی جس پر"

شہرام نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا

چپ ایک دم چپ... اگر آج کے بعد تم اس کے ساتھ نظر آئیں یا"

"... اس سے بات کرنے کی کوشش کی تو

ملنے سے روکنے والے اور تمہارے لئے کیوں چھوڑوں اسے میں "

شہرام کے غصے کی پرواہ کئے بنا وہ شہرام کے منہ پر بات رکھ کر مارنے لگی جس پر شہرام اسے اور بھی زیادہ غصے سے گھورنے لگا

کیہ متنتنی بار کہوں عشق ہے مجھے تم سے... عاشق ہوں میں تمہارا... تم "

عاشقی ہو میری... میری ضد ہو میری جنونیت ہو... "شہرام کے الفاظ عریشہ منہ بند کروا گئے اب وہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی آخر کس قدر جنون تھا اس شخص میں عریشہ کے عشق کا

تم صرف میری ہو... صرف میری... اگر تمہاری طرف کسی نے "

آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا میں... اگر تمہیں

"لگا دوں گاسب کو میں برباد کر دوں گا"

اب وہ عریشہ کا گال سہلارہا تھا اور اپنے جنون بھرے الفاظ کا شدت سے عریشہ پر واضح کر رہا تھا عریشہ کو بھی سکون کہاں تھا پھر سے بول

پڑی

اور اگر میں نے کسی اور کے بارے میں سوچا یا کسی کو چھوایا کسی اور کو " ... دیکھا... تو

بخشوں گا تو تمہیں بھی نہیں میری جان اگر یہ سب تم نے کیا تو "

". تمہیں میں اپنے طریقے سے سزا دوں گا... مائی بیوٹی کو مین

شہرام کتنی حسرتیں لئے اسے دیکھ رہا تھا جبکہ مائے بیوٹی کو مین والے

الفاظ اس نے عریشہ کا گال کھینچتے ہوئے کہا تھا عریشہ کو سمجھ ہی نہیں

آ رہا تھا کہ آخر وہ کس قسم کا شخص ہے پل میں تو لاپل میں ماشہ کبھی اتنا

غصہ کبھی اتنا جنون کبھی اتنا محبت بھرا لہجہ

جسٹ شٹ اپ... عریشہ خان کو کوئی سزا نہیں دے سکتا سمجھے تم "
بھی نہیں مسٹر انونیمس... "اب وہ شہرام کو چیلنج کر رہی تھی "اوہ
اچھا... سچ میں... "شہرام نے بھی اس کا جواب بڑے مزے سے دیا
ہاں مسٹر انونیمس بوئے... میں تو ملوں گی اپنے بیسٹی سے ہاتھ بھی "
لگاؤ گی اسے اور... اور. "پہلے وہ بے دھیان میں بولتی گئی مگر اب وہ
شہرام کا صبر آزما رہی تھی مگر جب نظر اس کی آنکھوں پر پڑی تو یہ دم
سے چپ ہو گئی جیسے وہ اس سے اپنا بدلا لینے والا ہو

شہرام نے پل بھر میں سوئچ بند کر دیا اور پورے کمرے میں اندھیرا
پھیل گیا شہرام نے اپنا ماسک اتار کر جیب میں رکھا ابھی عریشہ اس کا
مطلب سمجھ پاتی شہرام نے اس کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کی

شدتوں سے دوچار ہو رہی تھی

ہر ایک ایک لمحے شہرام کی شدت میں مزید اضافہ ہو رہا تھا عریشہ نے شہرام کے سینے پر ہاتھ مارنے شروع کر دیئے کیونکہ اب اسے سانس لینے میں مسئلہ ہو رہا تھا مگر شہرام ابھی بھی اپنے کاموں میں مصروف تھا عریشہ نے اس کے سینے پر جٹکی کاٹی جس سے یک دم پیچھے ہوا اور عریشہ کو آزادی ملتے ہی وہ اپنا سانس بحال کرنے لگی

میرے ساتھ چلا کی... "شہرام کی آواز تو اسے سمجھ آ گئی تھی مگر چہرہ " اندھیرے کی وجہ سے واضح نظر نہیں آ رہا تھا ابھی وہ بھاگنے کا سوچ رہی تھی جب شہرام نے اس کو مضبوطی سے پکڑ کر گود میں اٹھایا اور

تھا کہ وہ آج ہی اس اکڑ و لڑ کی کی ساری اکڑ نکال کر اسے اپنا بنالے گا

اب کر کے دکھاؤ خود کو مجھ سے آزاد اس بار تمہیں کچھ الگ طرح کا "گفت دوں گا میں..." شہرام نے کہا اور اس کی گردن پر جھک کر اپنا لمس چھوڑنے لگا پہلے تو وہ نرمی برت رہا تھا مگر اگلے ہی لمحے اس کا لمس شدتیں اختیار کر گیا اور عریشہ کو درد دینے لگا عریشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں جا رہی تھیں آخر وہ کتنا ظالم شخص تھا عریشہ کو اب اپنی گردن اور گلے کے درمیان درد محسوس ہو رہا تھا

پلیزز مجھے چھوڑ دو پلیزز..." تقریباً دس منٹ تک وہ یوں ہی خاموشی سے اس کی شدت برداشت کرتی رہی مگر اب اس کا صبر جواب دے رہا تھا شہرام اس کا لہجہ سمجھ چکا تھا کہ وہ درد میں ہے شہرام نے اس کو

خوشبواب عریشہ کے پاس بھی چھلک رہی تھی

کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگا لیٹا رہا پھر کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھا اور ماسک لگا کر لائٹس آن کی عریشہ جلدی سے اٹھ کر بیٹھی اور گردن پر ہاتھ پھیرنے لگی جبکہ شہرام اس کے گلے اور گردن پر موجود نشانات دیکھ چکا تھا اس لئے اس کے پاس آ بیٹھا جس پر عریشہ ڈر کر دور ہونے لگی تب ہی شہرام نے اس کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے قریب کیا

نہ میری جان... مجھ سے ڈر ومت جان نہیں لوں گا تمہاری۔ ہاں اگر " دور جانے کی کوشش کی تو پھر مجھے ایسا سوچنا پڑے گا... اور یہ جو تمہاری نیک پر نشانات ہیں یہ تمہیں ہر روز اب بات کا احساس دلاتے

ہو... اور اگر تم نے یا کسی نے بھی میری امانت میں خیانت کرنا تو دور
کی بات ایسا سوچا بھی تو میں اس کے جسم کے ایک ہزار ٹکڑے کر کے
"...کتوں کو کھلا دوں گا... سمجھیں تم مائے بیوٹی کو نہیں

شہرام نے عریشہ کے کان میں سرگوشی نما انداز میں اسے وارننگ دی
اور اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر اپنا ماسک ہٹایا اور پھر سے اس کے
ان نشانات پر اپنے لب رکھتا ہوا ماسک لگا کر کمرے سے باہر چلا گیا اس
کے جاتے ہی عریشہ نے دروازہ بند کر دیا اور شیشے میں اپنے نشانات
دیکھنے لگی

"یہ... یہ سب... کیا تھا... کیا اس کی محبت یا اس کا جنون"

شہرام جب سے گیا تھا عریشہ کی تو نیند ہی حرام ہو گئی تھی اس شخص کی
وجہ سے اس کے جانے کے بعد نجانے عریشہ کب تک جاگتی رہی اور
بار بار اپنی گردن پر نشان دیکھتی رہی صبح کے خارجے اس کی آنکھ لگی
تھی اور اس وقت دوپہر کا ایک بج رہا تھا جب عریشہ کے کمرے کا
دروازہ بجایا عریشہ نیند سے اٹھ کر سیدھا دروازے کی طرف گئی اور بے
دھیانی میں دروازہ کھولا

عرش...؟؟؟ یہ کیا...؟؟؟ تم نے اب تک ڈریس چینج نہیں کیا؟"
"... لگتا ہے تمہیں کچھ زیادہ ہی پسند آگئی یہ میکسی

ہارون نے عریشہ کی حالت دیکھ کر اس کا مزاق بنایا جس پر عریشہ کو
ہوش آیا اسے رات والا منظر یاد آنے لگا تو وہ جلدی سے بھاگ کر اپنا
اسکاف پہن کر آئی جس پر ہارون حیران ہوا کہ اسے کیا ہو گیا

ننہیں وہ... مجھے نیند آرہی تھی بہت تو ایسی سہگیء تھی... تم بتاؤ کیا "
"... کام ہے تمہیں کہو

عریشہ نے ہڑ بڑاتے ہوئے کہا جیسے کچھ چھپانا چاہ رہی ہو

"... نہیں مجھے کچھ کام نہیں... تم ٹھیک تو ہونہ آرو"

ہارون اسے جانچتی نظروں سے دیکھ رہا تھا جس پر عریشہ نظریں
چرانے لگی

نہیں بس تھوڑی تھکن محسوس ہو رہی ہے... فریش ہوؤں گی تو"

"ٹھیک ہو جاؤں گی

اچھا ٹھیک ہے تم فریش ہو کر نیچے آ جاؤ ہم تمہارا ویٹ کر رہے "

"... ہیں

ہارون کہہ کر چلا جبکہ عریشہ اب کمرہ لاک کر کے شیشے کے سامنے

آئی اسکا ف اتار کر دیکھا تو وہ نشان اب بھی موجود تھے عریشہ ویسے تو

گیا تھا

آخر وہ... وہ ہے کون... کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا ہے... میں... میں "

"...ڈیڈ کو بتا دوں

نہیں اگر میں نے انہیں بتایا تو وہ پریشان تو ہو جائیں گے ہی اور پھر "

"مجھ پر بھی پابندی لگا دیں گے

وہ خودی خودی بولی جا رہی تھی وہ کشمکش میں مبتلا تھی کہ آخر اس مسئلے

کا کیا حل کیا جائے پھر کچھ سوچ کر وہ وہاں سے باتھ چلی گئی

جب وہاں سے آئی تو دوسرے کپڑوں میں ملوث تھی اس نے ان

نشانات کو چھپانے کے لئے میک اپ کیا مگر اس کی جلد پر جلن ہونے

لگی پھر اس نے ایک ٹیشو کی مدد سے میک اپ صاف کیا اور اس کا ف

کامیاب بھی ہو گئی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

او خبیس کا بچہ خانہ خراب اوئے تم ام کو آخروٹ سمجھتا اے... تم ام "
کوشیر کے منہ میں ہاتھ ڈالنے کا مشورہ دیتا ہے او کیا تم نئی جانتا وہ
بیسٹ اے بیسٹ اس کو اگر پتا چلا کہ اس کے ساتھ یہ سب ام کر رہا
اے تو وہ ام کو برباد کر دے گا پہلے ہی وہ ہمارا تر کی کلبیکٹری جلا چکا
ہے"

بیسٹ سے کٹھ جوڑ نہ ہونے کی صورت میں ڈون نے گل خان سے
ہاتھ ملانے کا فیصلہ کیا تھا جہاں تک وہ کامیاب بھی ہو چکا تھا مگر جب

بیسٹ اس کا بہت نقصان کر چکا تھا اس کے آدمیوں کو موت کے
گھاٹ اتار چکا تھا اگر اب پھر گل خان کچھ کرتا ہے تو اس کی قیمت ڈون
سمیت اس کو بھی چھکانی پڑے گی

واہ گل خان تم تو بڑے مرد کے بچے بنے پھرتے تھے... ایک بیسٹ "
"سے ہی ڈر گئے یہ ہے تمہاری مردانگی؟

ڈون نے گل خان کو تیلی لگائی جس سے گل خان بھڑک اٹھا
اوئے خانا خراب تم ہمارا مردانگی کو لکارتا ہے تمہارا اتنا اوقات... "
وہ بھی پٹھان تھا آخر اس کا خون کیسے نہ کھولتا بھی وہ ڈون کا گریبان
پکڑنے لگا ہی تھا جبھی ایس کے بیچ میں آیا

آپس میں ہی لڑ رہے ہو... یہ وقت آپس میں لڑائی کا نہیں ہے ہمیں
"بیسٹ کے خلاف کام کرنا ہوا سخت سے سخت

ایس کے کی بات ہو گل خان نے ڈون کا گریبان چھوڑا اور اب وہ
راضی ہو چکا تھا بیسٹ کے خلاف کام کرنے کے لئے

"پلان کیا اے ام کو پلان بتاؤ"

گل خان کی بات ہو ڈون شیطانی مسکراہٹ مسکرانے لگا اور پھر وہ
لوگ بیسٹ کے خلاف پلاننگ کرنے لگے مگر ایس کے کو ڈون کا یہ
پلان کچھ خاصی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا کیونکہ اس میں یا تو ان سب کی
مکمل جیت ہوگی یا مکمل ہار آخر وہ ایک باپ تھا وہ کیسے نہ پریشان ہوتا

پر گل خان نسوار کی خوراک لیتا ہوا مسکرایا

وایا تم نے تو کمال کر دیا... ام راضی ہے ام مل کر کام کرے گا جتنا"

"پیسہ لگے گا جتنا آدمی ضروری ہو گا ام سب کچھ دے گا

جبکہ ایس کے ابھی بھی پریشان تھا ڈون نے ایس کے کی طرف سوالیہ

نظروں سے دیکھا مگر ایس کے نے اسے اشارے سے چپ کروا دیا

کیونکہ وہ اپنا ذاتی مسئلہ گل خان جیسے درندے کے سامنے ہر گز نہیں

رکھنا چاہتا تھا

"...او کے ڈن"

ڈون نے گل خان سے ہاتھ ملایا اور ایس کے کے ساتھ وہاں سے چلا

گیا

آگے تین گاڑیاں ہوتی تھیں جو شاید اس نے اپنے تحفظ کے لیے رکھی
ہوئی تھیں بے شمار گاڑیاں اس کے پروٹوکول کے لئے ساتھ ہی موجود
ہوتے تھے وہ دنیا کی نظر میں تو یو کے کا بہت بڑا اور مشہور بزنس مین
تھا مگر دراصل وہی ڈون تھا دنیا کو اپنی انگلیوں پر نچانے والا نجانے کتنی
ماؤں کی گودا جڑنے والا کتنے معصوم بچوں پر ظلم کرنے والا کتنی معصوم
لڑکیوں کی زندگیوں کو جہنم بنانے والا شیطان تھا وہ اسے اپنے اس
حرام کے پیسوں پر بے انتہا غرور تھا سب کچھ تھا اس کے پاس مگر پھر
بھی وہ خود سے یہی کوشش کرتا آ رہا تھا اگر بیسٹ کی طاقت اس کے
ساتھ ہو جائے تو وہ اور بھی زیادہ طاقتور ہو جائے گا

"کیا مسئلہ ہے تمہیں...؟؟ کیا تم میرے پلان سے مطمئن نہیں ہو؟"

دیکھنے لگا

ڈون... بات دراصل یہ ہے کہ... اگر یہ جنگ چھڑ گئی تو... سب کچھ "
برباد ہو جائے گا... میرا بزنس میری دولت اور... اور سب سے بڑھ
"... کر... میری... اولاد

آخر اصلی بات اس کے منہ پر آ ہی گئی تھی جس پر ڈون نے چشمہ
اتارتے ہوئے مسکراہٹ اچھالی

اوہ... تو یہ مسئلہ ہے... ہمممممم... یہ تو واقعی بڑا پیچیدہ مسئلہ ہے... کچھ تو "
"... سوچنا پڑے گا

ایس کے شاید اب پچھتا رہا تھا اسے حقیقت بتا کر جبکہ ڈون کے اس
گھٹیا دماغ میں بہت سے گھٹیا خیالات گھوم رہے تھے

ماہی عریشہ کی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھی عریشہ جتنی کل
خوش تھی اس سے کئی زیادہ آج پریشان نظر آرہی تھی ماہی نے سب
کو اس بات سے آگاہ کیا تھا کہ عریشہ مینٹلی طور پر بہت ڈسٹرب ہے
اس لئے جس مقصد سے وہ لوگ یہاں آئے ہیں اب وہ مقصد پورا کیا
جائے

ہیسی گاڑا گر تم سب لوگوں کی باتیں ہو گئیں ہو تو ہم لوگ آوٹنگ "
پر چلیں بہت ساری پکچرز لینی ہیں انسٹا گرام پر پوسٹ کرنی ہے اور پھر
بہت سا ااری شوپنگ بھی کرنی ہے... " ماہی کی بات پر سب اتفاق کر
گئے اور تیار ہونے اپنے کمروں میں چلے گئے ماہی ابھی اپنے کمرے

نے مڑ کر دیکھا باہر کوئی نہیں تھا

شاید اتفاق ہوگا... "ماہی وارڈ روب سے کپڑے نکال کر چنچ کرنے"
کے لئے باتھ چلی گئی تب ہی وہ ماسک والا شخص اس کے کمرے میں
داخل ہوا اور خوبصورت پھولوں کی بکے ماہی کے بیڈ پر سجانے لگا اور
ایک خوبصورت سا کارڈ وہاں رکھ کر وہاں سے چلا گیا

ماہی جب کپڑے چنچ کر کے باہر آئی تو اتنے حسین پھول اپنے کمرے
میں دیکھ کر حیران ہوئی "یہ... یہ پھول... ابھی کچھ دیر تو یہاں ایسے
کوئی پھول نہیں تھے پھر... یہ سب..." وہ پھولوں کی خوشبو محسوس
کرتے ہوئے بکے کو ہاتھوں میں اٹھاتے ہوئے بولی تب ہی اس کے
موبائل میں کسی کا میسج آیا

"Good Evening My Sleeping Beauty..."

یہ تو وہ بھی جانتی تھی کہ وہ نیند کی کتنی کچی تھی مگر یوں کسی انجان نمبر
سے ایسا میسج آنا اسے حیران کر گئی ابھی وہ یہی سوچ رہی تھی دوبار کسی
کا میسج آیا

"پھول پسند آئے آپ کو؟"

"...ماہی حیران ہوئی" آپ کون؟؟؟

ہمممممم یہ تو میں آپ کو نہیں بتاؤں گا آپ یہ سمجھ لیں آپ کا چاہنے "
" والا ہوں ایک عام سا شخص ہوں

ماہی بار بار ایک ہی میسج کو دیکھنے لگی اور رانگ نمبر سمجھ کر اگنور کر گئی
اور تیار ہونے لگ گئی

خود پر محسوس کرنے لگی وہ اس کے برابر والا کمرہ تھا جس میں کون رکا
ہوا تھا اب تک کسی کو نہیں پتا تھا مگر ماہی کو اکثر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے
کوئی ہے جو اسے دیکھ رہا ہے ماہی سیڑھیاں عبور کر کے نیچے اترنے لگی
جب سے لفٹ والا حادثہ ہوا تھا ماہی بہت ڈر گئی تھی اس لئے
سیڑھیاں ہی استعمال میں لاتی تھی

"پنک سوٹ میں بہت پیاری لگتی ہو آپ میری سلیپنگ بیوٹی"
ماہی کے موبائل پر پھر سے اس نمبر سے میسج آیا جس پر ماہی دوبار اسے
حیران ہوئی کیونکہ اس نے پنک کپڑے ہی پہنے تھے
اُوقف ف آخر یہ ہے کون۔ "وہ وہی سیڑھيوں پر کھڑی خود سے"
سوال کر رہی تھی جبکہ اس بات سے انجان کے اس کے ایسے منہ
بنانے پر اس کسی کے چہرے پر بہت حسین مسکراہٹ بکھر گئی

لگتا ہے آپ لفٹ والے واقعے کے بعد بہت زیادہ ڈر گئیں... اتنا"
زیادہ کہ اب سیڑھیوں کا استعمال کر رہی ہیں... کافی ڈرپوک ہیں
"...آپ

اس نے لفٹ والا واقعہ یاد دلا کر اس بات کا اشارہ دیا تھا کہ وہ وہی لفٹ
والا شخص تھا کیونکہ اس دن اس کے اور ماہی کے بیچ کچھ ایسے لمحات
بھی آئے تھے جسے یاد کر کے ماہی کے چہرے پر بے ساختہ حیا کے
رنگ نمایاں ہوئے جسے وہ بہت اچھے طرح سے دیکھ چکا تھا
"مطلب... یہ... یہ تو وہی... اوہ مائی گوڈا سے میرا نمبر کہاں سے ملا"
میم کب تک یہیں کھڑی رہیں گیں؟؟ کیا آپ کو آؤٹنگ پر نہیں"
"جانا؟"

اسے تو بہت دیر ہو چکی ہے وہ جلدی سے وہاں سے بھاگنے والے انداز
میں سیڑھیاں اتر کر ہوٹل سے باہر چلی گئی

میری جان... کتنی معصوم ہے... "روحیل کے چہرے پر بے ساختہ"
مسکراہٹ آئی وہ دل میں کتنی حسرتیں لئے اسے جاتے دیکھ رہا تھا ابھی
وہ اس کے پیچھے جاتا جب اس کے موبائل پر بیسٹ کی کال آئی

او کے بیسٹ میں آتا ہوں... "دل تو نہیں چاہ رہا تھا کہ وہ اس کو اپنی"
نظروں سے او جھل کرے مگر اس کے لئے کام پہلے تھا وہ اپنا موبائل
جیب میں رکھتا ہوا بیسٹ سے ملنے چلا گیا

اُپسس مائی گوڈاٹس ٹوچ ہوٹ... "نوفل کی باتوں پر ہمیشہ کی طرح"
وہاں موجود سب لوگ مسکرائے بیسٹ کے علاوہ اور اس بار حورین
اور رو حیل بھی

ارے اتنی بھی گرم نہیں ہے یا ایک کوفی ہی تو ہے تو تو ایسے کہہ رہا"
ہے جیسے تیرے سامنے کوئلہ رکھ دیا ہو" باسم نے نوفل کو چھیڑتے
ہوئے کہا جبکہ سب لوگ اس بات پر بہت حیران مگر خوش بھی تھے
کہ بیسٹ کتنے سالوں بعد ان کے ساتھ کوفی انجوائے کر رہا تھا

ہاں ہاں مجھے پتا ہے تم سب کی تو جل رہی ہو گی نہ میرے ڈارلنگ"
نے پہلی بار اپنے ہاتھوں سے مجھے کوفی کاگ پکڑوایا ہے اس لئے کافی

"...گئے

مہر کی تو ہنسی ہی کنٹرول میں نہیں آرہی تھی جبکہ بیسٹ اسے بڑی گور
سے دیکھ رہا تھا

ویسے بیسٹ میں سوچ رہا ہوں ہم لوگوں نے گل خان کی صرف "
ایک ہی فیکٹری کیوں برباد کی؟؟؟ مطلب ہمیں تو اس کو اور بھی
زیادہ شکوہ کرنا تھا نا" باسم کے سوال پر سب سنجیدہ ہوئے

کیونکہ ابھی ڈیوائسز باقی ہیں... اور روحیل کی انفارمیشن کے مطابق "
پاکستان میں گل خان کا ایک ہی آدمی موجود تھا جس میں چپ تھی باقی
سب گارڈز ہیں ممکن ہے ترکی میں موجود اس کے دو خاص آدمیوں
".... میں سے کسی ایک میں چپ موجود ہو

بیسٹ کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت تھا جبکہ سب لوگ اس کی بات بڑی
غور سے سن رہے تھے

"... مطلب ہمارا نیکسٹ شکار یہیں پر موجود ہے"

باسم کی بات پر روحیل تیری نظروں سے اسے دیکھنے لگا
اور نہیں تو کیا؟ تمہیں لگا ہم یہاں ہنی مون... آئی مین ویکیشنز"
منانے آئے ہیں..." نوفل نے ہمیشہ کی طرح ایک ادا سے یہ الفاظ کہے

باسم اور مہر... ایک نئے قسم کا ایسڈ تیار کرو... نوفل اور حورین... کل"
"... شام میں ان دونوں بندوں کو اٹھا کر یہاں لانا ہوگا تمہیں

اور روحیل...؟؟؟" بیسٹ کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ نوفل
بول پڑا "آر جے ایک دو دن محب یو کے جائے گا اور ڈون کی

"... کرنے والا ہے

روحیل یو کے کاسن کر اندر ہی اندر پریشان ہو رہا تھا وہ کیسے ماہی سے
دور رہ سکتا تھا جبکہ بیسٹ اس کے چہرے کے تاثرات کو بہت اچھی
طرح سمجھ چکا تھا وہ اپنی کوئی ختم کر کے وہاں سے اٹھا اور اپنے روم
میں چلا گیا جبکہ نوفل بیسٹ کے مگ میں جھانک کر دیکھنے لگا

ابے اتنا کیوں جھانک رہا ہے اندر گر جائے گا۔ "باسم نے نوفل کی "
حرکت نوٹ کی

ہو نہہ ظالم ساری کوئی ختم کر کے چلا گیا یہ نہیں کہ کچھ چھوڑ جاتا..."
نوفل نے لڑکیوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہا جس پر مہر پھر سے
دانت دکھانے لگی

دیر تھی مہر ہنس پڑی اس کو ہنستا دیکھ کر حورین بھی مسکرائی مگر نوافل
منہ بنا کر رہ گیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

بیسٹ یہ سب اتنا جلدی ممکن نہیں ہے... وہ تو مجھے جانتی بھی نہیں "
وہ کیسے اس طرح میرے ساتھ یہاں آنے پر راضی ہو گی... وہ بہت
"معصوم اور ڈرپوک ہے

روحیل نے بیسٹ کی بات پر اصل مسئلہ بتایا

یہ میرا مسئلہ نہیں تمہارا مسئلہ ہے... اگر تم چاہتے ہو وہ سوور ہے تو "
تمہیں کچھ بھی کر کے اسے اپنی محبت کا یقین دلانا ہو گا یہ کام جلد سے
جلد کرو ہم ایک ہفتے سے زیادہ یہاں نہیں رکیں گے کیونکہ گل خان

موجود ہے.... اگر حالات خراب ہوئے تو ہمیں یہاں سود و سرے
"...ملک جانا ہو گا سمجھے تم

بیسٹ کی بات پر روحیل ثبات میں سر ہلاتا کچھ سوچنے میں مصروف
ہو گیا جبکہ بیسٹ یہ تو جانتا تھا کہ کوئی بھی لڑکی یوں اچانک کسی پر
بھروسہ نہیں کرے گی

میرے پاس ایک پلین ہے... جس سے اسے تم پر پورا یقین ہو جائے "
"...گا... مگر تمہیں اس کے لئے تھوڑی افیت برداشت کرنی پڑے گی

میں ہر طرح کی افیت برداشت کرنے کے لیے پوری طرح سے "
"...تیار ہوں بیسٹ

دیا وہ واقعی میں بہت زیادہ بہادر تھا آخر وہ بیسٹ کاسب سے قریبی
شاگرد تھا تو کیوں نہ ہوتا ایسا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

آپ کب سے مجھے بار بار کال کئے جا رہے ہیں مگر میں آپ کو کتنی "
"... بار بتاؤں کہ مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی
ماہی بار بار اس کی کال ڈسکنیکٹ کر رہی تھی مگر آخر میں مجبور ہو کر
اٹینڈ کرنی پڑی

ماہی مجھے آپ سے بہت امپورٹنٹ بات کرنی ہے... پلیز ز آپ منع "
"... مت کریں ورنہ میں ہرٹ ہوؤں گا

اس انجان شخص سے بات کرنے اور ملنے کے لئے راضی ہو جاتی

"او کے کہیں کیا بات ہے؟؟؟"

میں آپ کو کال پر نہیں بتا سکتا... کیا آپ مجھ سے کہیں باہر مل سکتی ہیں... "ماہی پہلے کچھ سوچنے لگی پھر نہیں میں جواب دے کر کال کاٹ دی تب ہی اس کے پاس میسج آیا

ماہی میں آپ کو ابھی سے نہیں پہلے سے جانتا ہوں مگر کبھی آپ سے بات کرنے کی کوشش نہیں کی مگر اب میں آپ سے مزید دور... نہیں رہ سکتا... پلیز زمر میرے جذباتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں

ماہی کو اب اس پر ترس آ رہا تھا اس لئے ویٹ کا میسج کر کے وہ سامنے والے کمرے کی طرف چلی گئی جو عریشہ کا تھا

عجیب یار... مطلب لگ ہی نہیں رہا کسی انسان کا دیا ہوا نشان ہے... یہ " تو ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی زہریلے کیڑے نے کاٹا ہو... " عریشہ اب تک اس ہی ٹوپک پر رکی ہوئی تھی اور بار بار اپنے گلے پر اس نشان کو دیکھی جا رہی تھی

وہ جو بھی تھا اس نے یہ تو بالکل صحیح کہا تھا کہ یہ نشان مجھے بار بار اس " کی یاد دلاتا رہے گا... ویسے... بوڈی سے تو ہینڈ سم دکھ رہا تھا اور پرفیوم تو بڑا مہنگا والا لگا رکھا تھا اس انونیمس بوئے نے... ایسا تو نہیں مجھے " ... امپریس کرنے کے لیے کسی سے مانگ کر لگایا ہو

ابھی وہ ان ہی باتوں میں الجھی ہوئی تھی جب ماہی اس کے کمرے میں آئی تو یک دم اس کی زبان کو بریک لگ گیا

اپنی تمام پریشانیاں صرف عریشہ کے سامنے ہی ظاہر کرتی تھی
"کہو ماہی کیا ہوا ہے؟؟؟"

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

میں نے تو تمہیں آئیڈیڈے دیا کہ اپنی بیٹی کو بھی اپنے ساتھ لے
آؤ یہاں میرے پاس رہے گی تو بالکل محفوظ رہے گی... "ڈون نے
شراب کا گلاس لبوں سے لگتے ہوئے کہا

مگر یہ کیسے ممکن ہے ڈون وہ کوئی چھوٹی بچی نہیں ہے سمجھدار ہے
"...اگر اسے پتا چلا کہ اس کا باپ
ایس کے آگے کچھ کہتا ڈون ہنس پڑا

"...اور ویسے بھی تم اسے جہاں جائز رشتے سے کر آ سکتے ہو
ڈون اپنی بات پر آیا ایس کے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا
"...اپنی بیٹی کی شادی مجھ سے کر دو"

ڈون کے کہنے کی دیر تھی ایس کے غصے سے اٹھا
کیا مطلب ہے تمہارا... تم تم نے یہ... یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ میں "
"اپنی پھول جیسی بیٹی تمہارے حوالے کروں گا؟؟؟"
آواز نیچے... "ڈون کو کہاں پسند تھی اونچی آواز اس لئے وہ بھی "
بھڑک اٹھا

اگر تمہیں لگتا ہے کہ تم میری سپورٹ کے بنا اپنی بیٹی کو پروٹیکٹ کر "
سکتے ہو تو پھر اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے اور جا کہ اپنی بیٹی کو کسی
محفوظ مقام پر سیو و کر دو مگر یاد رکھنا ایس کے تم میرے سامنے کچھ

"...پاتال سے بھی ڈھونڈ نکال سکتا ہوں میں سمجھے تم

ڈون کے الفاظ ایس کے کو تیر کی طرح محسوس ہو رہے تھے مگر وہ

کرتا بھی کیا وہ ڈون کی طاقت سے واقف تھا

میں نے اپنے بتائے گئے پلین پر عمل کرنا شروع کر دیا ہے بیسٹ"

یقیناً پاکستان جائے گا اور اس ہی دوران ہم اس کی تمام جگہیں جو ہمیں

"پتا ہیں سب جلا ڈالیں گے

وہ زو معنی الفاظ استعمال کر رہا تھا جبکہ ایس کے سمجھ چکا تھا آگے کیا

ہونے والا ہے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

راضی کرنا تھا جبکہ دوسری طرف ماہی عریشہ کو ساری سچائی بتا چکی
تھی جو جو کچھ اب تک اس کے ساتھ ہوا مگر عریشہ نے ماہی کو اب تک
کچھ بھی نہیں بتایا جبکہ وہ اس کشمکش میں تھی اس رات جو شخص اس
کے کمرے میں آیا تھا کہیں وہی پلین والا شخص تو نہیں کیا وہ اسے اور
ماہی دونوں کو تنگ کر رہا تھا

... عریشہ...؟؟؟ کہاں کھو گئیں؟؟؟" ماہی کی آواز پر عریشہ چونکی "
نہیں... کچھ نہیں... میرا مطلب... ماہی تم اس شخص سے ملو اسے جانو "
آخر کون ہے وہ... کیا تم نے اسے بنا ماسک کے نہیں دیکھا؟ اگر وہ
تمہیں ملنے بلا رہا ہے تو اس کا مطلب یہ تھوڑی کہ وہ اب ابھی چہرہ چھپا
"... پھرے گا"

میں دو دو لڑکیوں پر لائن مار رہا تھا

ٹھیک ہے میں اسے میسج کرتی ہوں... "ماہی نے یہ کہا اور اس ان نان"
نمبر پر میسج کرنے لگی

روحیل جو یو کے جانے کی تیاری کر رہا تھا ماہی کا میسج دیکھ کر مسکرایا
"او کے پھر میں آپ کو آج شام لوکیشن سینڈ کرتا ہوں..." "ماہی کا یوں
اس سے ملنے پر رضامند ہونا روحیل کو اپنی آدھی کامیابی نظر آرہی
تھی

عریشہ وہ کہہ رہا ہے کہ وہ آج شام ہی ملے گا..." "ماہی نے میسج پڑتے"
ہوئے کہا جس پر عریشہ کا دل کر رہا تھا ماہی سے موبائل چھین کر اس
بد تمیز انسان کو کھری کھری باتیں سنائے مگر وہ کچھ بتا بھی نہیں سکتی
تھی

او کے عریشہ تم آرام کرو میں اپنے روم میں جا رہی ہوں... "ماہی"
مسکراتے ہوئے وہاں سے چلی گئی جبکہ عریشہ نے اس کے جاتے ہی
کمرہ لاک کیا اور وہاں موجود تمام چیزیں بکھیرنے لگی پانچ منٹ کے
اندر ہی اس نے اپنے کمرے کا پورا نقشہ بدل ڈالا

ہو نہ کہہ رہا تھا میں جنونیت ہوں اس کی عاشقی ہوں ملکیت ہوں "
اور تم ہارون سے نہ ملنا ہو نہ جھوٹا کہیں کا اب دیکھو بچو میں کرتی کیا
"...ہوں"

عریشہ نے خود ہی شیشے کے سامنے کھڑے ہو کر ساری بھڑاس نکالی
اور پھر کچھ سوچ کر ہارون کو کال لگائی

"...ہارون آج شام کہیں باہر چلیں"

نہیں نہیں صرف تم اور میں... "اس کے کہنے کی دیر تھی ہارون کی تو"
جیسے آج عید ہو گئی ہارون نے بلیک کلر کے شرٹ بلیک ہی پینٹ نکالی
اور ابھی سے تیار ہونے لگ گیا

جبکہ دوسری طرف عریشہ اب تک آگ بگولہ ہوئی بیٹھی تھی

شام کے ساتھ بج رہے تھے جب ہارون اپنے کمرے سے نکل کر
عریشہ کے کمرے کی طرف جانے لگا اور جب اندر گیا تو اندر کا منظر
دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا

عریشہ بلیک گٹھنوں تک آتا اسکٹ اس کے ساتھ ریڈ شرٹ اور گلے
میں چھوٹا سا اسکاٹ جو شاید اس نے اپنے نشان کو چھپانے کے لئے
بڑے اسٹائل سے لپیٹا ہوا تھا اور ہائی ہیلز پہن کر کھلے بالوں کے ساتھ

متوجہ ہوئی

"ہارون... اوہ ہیلو؟؟؟ کیا ہو گیا کیوں فریز ہو گئے؟؟؟؟"

عریشہ ہارون کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولی جس سے وہ ہوش میں آیا

"ہاں... وہ... ہاں میں کہہ رہا تھا چلنا نہیں ہے؟؟؟"

عریشہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اسے اس ڈریس میں دیکھ کر شکڑ ہو گیا ہوگا

ہاں تو چلو نہ کب سے ویٹ کر رہی ہوں تمہارا مگر تم ہو"

"... کہ... عجیب

سے ہارون کے چہرے پر اس کے بال لگے مگر وہ اب بھی پاگلوں کی
طرح اسے دیکھے جارہا تھا

وہ لوگ جب کمرے سے نکلے تو ماہی بھی کہیں جانے کے لئے ریڈی
تھی عریشہ کو اس کایوں تیار ہو کر اس ماسک والے شخص سے ملنے جانا
بلکل پسند نہیں آیا

ہیسی ماہی کیا تم بھی کہیں جارہی ہو؟؟؟ "ہارون نے ماہی سے پوچھا"
جس پر وہ عریشہ کو دیکھ کر مسکرائی

ہاں دراصل مجھے کچھ شوپنگ کرنی ہے سو میں زینش اور حارث کے "
ساتھ ہی باہر جارہی ہوں تم لوگ کہاں جارہے ہو؟؟؟ "ماہی کی بات پر

"...ہو رہی تھی سو... ہم نے سوچا کچھ دیر باہر آؤٹنگ پر چلتے ہیں

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب زینش آئی

"...ماہی... تم ریڈی ہو؟؟ چلو چلیں"

وہ لوگ سب ایک ساتھ لفٹ میں جانے لگے جب ہی ماہی کو لفٹ والا

... سین یاد آیا اور پھر وہ کتنا ڈر رہی تھی اس واقعے کے بعد

"ماہی؟؟؟"

زینش نے ماہی کو ساخت کھڑے دیکھا تو پھر سے بولی جس پر ماہی

آگے پیچھے دیکھنے لگی

"...تم لوگ چلو میں کمرے میں کچھ بھول آئی ہوں"

ماہی جلدی سے وہاں سے بھاگی تو وہ لوگ ایک دوسرے کو دیکھتے رہ

گئے وہ اپنے کمرے میں آکر اندر سے کمرہ لوک کرنے لگی جبھی اس کی

کال آئی

ماہی کہاں ہو آپ؟؟ میں نے کب سے ڈرائیور بھیجا ہوا ہے وہ آپکا"
ویٹ کر رہا ہے پلیز زنیچے آئیں..." وہ آواز پہچان گئی تھی

کیا ڈرائیور؟؟؟ مگر میں تو..." وہ آگے کچھ کہتی جب رو حیل بول پڑا"

ماہی... ڈونٹ بھی اسکارڈ... میں آپ کا اپنا ہی ہوں... سیلیو میں آپ"

سیو وہو..." ماہی ثبات میں جواب دے کر کمرہ لاک کر کے باہر آئی

اور سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے آئی تو زینش اس کا ہی انتظار کر رہی

تھی اور حارث بھی بار بار وہیں دیکھ رہا تھا

"ماہی کیا ہو گیا؟؟ سب ٹھیک ہے نہ؟؟"

ہاں وہ میں یہ کہہ رہی تھی تم لوگ جاؤ میری ایک فرینڈ مجھ سے ملنے"

آرہی ہے تو میں وہی جاؤں گی..." ماہی نے مختصر سا بہانا بنایا جس پر

حارث حیران ہوا

"تمہاری فرینڈ ادھر ترکی میں کیا کر رہی ہے؟؟؟"

"... مصروف نہیں ہے وہ تو ملنا چاہتی ہے

چلو ٹھیک ہے پھر..." زینش نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور "وہاں سے وہ لوگ باہر چلے گئے پہلے تو وہ ان کے جانے کا ویٹ کرتی رہی جب وہ لوگ ٹیکسی میں بیٹھ کر وہاں سے چلے گئے تو پھر ماہی باہر آئی

"اُوففف مجھے کیا پتا ان میں سے کون سا ڈرائیور ہے"

باہر بہت ساری گاڑیاں کھڑی تھیں جس میں سے ایک کار سے ڈرائیور نکل کر باہر آیا اور اس نے ماہی کو فون دیا جس پر روجیل تھا ماہی گاڑی میں بیٹھو۔ "ماہی سمجھ گئی یہ وہی ڈرائیور ہو گا ماہی کار میں بیٹھی اور دس منٹ کا فاصلہ طے کر کے وہ لوگ ایک بہت شاندار ریسٹورنٹ کے سامنے رکے

جانے لگی مگر اندر بہت اندھیرا تھا ماہی ڈر رہی تھی کہ کہیں اس نے
یہاں آکر کوئی غلطی تو نہیں کی پتا نہیں کون ہو گا وہ شخص کیسا ہو گا
ویٹر ماہی کو اندر چھوڑ کر باہر سے ریسٹورنٹ کا دروازہ بند کر کے چلا گیا
سہی معنوں میں ماہی کی اب اچھی خاصی ہوا نکل رہی تھی ابھی وہ اپنا
موبائل ان کرتی جب ہر طرف لائٹس آن ہونے لگی اور اس نے خود
کو ایک بہت حسین اور پھولوں سے سجی ہوئی جگہ پر کھڑا پایا

وہ لوگ اس وقت ایک بہت بڑے کسینو میں موجود تھے جہاں ہر
طرح میوزک کا شور تھا کچھ لوگ ڈانس میں بیزی تھے کچھ لوگ تاش
کھیلنے آئے ہوئے تھے جبکہ کچھ لوگ فل ٹن تھے جبکہ عریشہ کو یہ
ماحول بالکل چیپ لگ رہا تھا اور ہارون کو بھی یہ جگہ کچھ خاص پسند
نہیں آئی تھی

"...یاریہ کونسی گھٹیا جگہ لے آئے تم ہارون حد ہے"

ہارون نے عریشہ کو گھورا "یار آرو تم نے ہی کہا تھا تمہیں کسی کلب میں جانا ہے۔" اور جب عریشہ نے اسے گھورا تو وہ خاموشی سے نیچے نظریں کر گیا

وہاں نجانے کتنے چیپ لوگ موجود تھے جن کی نظریں عریشہ پر مرکوز تھیں وہ گھور گھور کر عریشہ کو دیکھ رہے تھے

آرو اب ہمیں چلنا چاہیے یہ جگہ تمہارے لائق نہیں... "ہارون نے" آس پاس کے ماحول کو بھانپتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے بھی غور کیا مگر تب ہی ہارون کے نمبر پر کسی کی کال آئی تو وہ عریشہ کو ویٹ کا کہہ کر وہاں سے سائڈ میں چلا گیا جبکہ عریشہ ہاتھ میں جو س کا گلاس لئے چیئر پر بیٹھ گئی جبکہ جو کپڑے اس نے زیب تن کئے ہوئے تھے کوئی

غصے کو ہوا دے رہی تھی

ہیسی ہوئی... "دولڑ کے جو فل ٹن تھے اس کے قریب آئے اور کہنے"
لگے عریشہ کو بہت عجیب سالگ رہا تھا ان کا یوں قریب آنا عریشہ وہاں
سے اٹھ کر جانے لگی تب ہی ان میں سے ایک لڑکے نے عریشہ کا ہاتھ
پکڑنے لگا جس پر عریشہ نے رکھ کر چماٹ مارا تو سب لوگ ان کی
طرف متوجہ ہو گئے مگر وہ تو تھے ہی ڈھیڈا اور بھی زیادہ بد تمیزی پر اتر
آئے اور ابھی وہ لڑکا عریشہ کو چھونے والا تھا گلے ہی لمحے کسی ہڈی
والے شخص نے اس لڑکے کا ہاتھ پکڑ کر مکمل مروڑ ڈالا وہ درد سے
چلانے لگا جبکہ عریشہ اسے بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی اور پہچاننے
کی کوشش کر رہی تھی ان دونوں لڑکوں کے کچھ سا تھی بھی آگئے
تھے

تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر اس نے ان ساتھوں کی درگت بنادی تھی تو کلب میں موجود تمام لڑکیوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں جبکہ عریشہ بھی اس کی لڑائی کرنے کے انداز سے متاثر ہوئی ہر ایک کی نظر صرف اس شخص پر ہی مرکوز تھی جبکہ اس کا منہ ماسک میں چھپا ہوا تھا ورنہ تو لوگ پتا نہیں کیا کرتے مگر وہ تمام نظروں کو نظر انداز کرتا ہوا عریشہ کے قریب آیا اور مضبوطی سے اس کا ہاتھ پکڑ کر وہاں سے لے جانے لگا عریشہ کو یہ لمس جانا پہچانا سا لگا

کون ہو تم ہاتھ چھوڑو میرا... "باہر آ کر عریشہ نے مزاحمت کی جس " پر اس شخص نے عریشہ کو گھور کر دیکھا اس کی وہ براؤن آنکھیں عریشہ پہچان چکی تھیں یہ وہی شخص ہے اس نے زبردستی عریشہ کو اپنی

بک بک مسلسل جارہی

"...تم میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے"

شہرام نے ایک جھٹکے سے کار اسٹارٹ کی اور ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار میں گاڑی چلانے لگا جبکہ عریشہ اب بھی گاڑی روکنے کا کہی جارہی تھی جیسے اس کے برابر بیٹھا شخص اس کی سننے والا ہے

اس نے گاڑی ایک سنسان جنگل کے اندر کی جس پر عریشہ کا خوف بڑھنے لگا ان کی گاڑی ایک چھوٹے سے اپارٹمنٹ کے سامنے آکر رکی یہ کہاں لے آئے ہو تم مجھے ہاں... "عریشہ نے پھر سے چینختے"

ہوئے کہا جس پر شہرام نے خونخوار نظروں سے عریشہ کو گھورا اور خود گاڑی سے نکل کر باہر آیا اور پھر عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر گاڑی سے نکالا اور ٹھوکنے والا انداز میں گاڑی کا دروازہ بند کیا

میں نے پوچھا کہاں لائے... "ابھی آگے وہ کچھ کہتے شہرام کی آواز"
پورے جنگل میں گونجی

تمہاری ہمت کیسے ہوئے اس گھٹیا جگہ پر ایسے گھٹیا کپڑے پہن کر"
جانے کی... "عریشہ یک دم سے چپ ہو گئی شہرام اسے زبردستی اندر
لے گیا اور دروازہ بند کر دیا اور سیڑھیاں عبور کرتا ہوا وہ اسے ایک
کمرے میں لے آیا جو زیادہ بڑا نہیں مگر بہت خوبصورت اور پرسکون
ساتھا شہرام نے اسے بیڈ پر اچھالا جس سے وہ بیڈ پر جا گری

شہرام اس کے اوپر جھک کر اس کے منہ کو دبوچنے لگا جس سے عریشہ کو
درد ہونے لگا

ہوا اور میری امانت میں اگر کبھی خیانت ہوئی تو بہت برا ہو گا مگر تمہیں
"شاید شوق ہے میری دی ہوئی اذیتوں کو برداشت کرنے کا
آخری الفاظوں میں شہرام نے اسے ایک جھٹکے سے دور کیا اور اس
کے گلے میں باندھا ہوا اسکا فکھینچ کر دور کیا جس سے اسے جلن
محسوس ہونے لگی

تم کیوں میرے پیچھے پڑے ہوئے ہو... تم کیوں مجھے جینے نہیں"
دیتے... تم... "آگے کچھ کہتی شہرام نے اس کی بک بک کا حل نکالتے
ہوئے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اس کے ہونٹوں کو اپنی قید میں
لے لیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

روحیل سیڑھیاں اتر کر اس کی طرف آ رہا تھا مگر ماسک اب بھی منہ پر
تھا ماہی اس کی نیلی آنکھوں سے اسے پہچان چکی تھی اس لئے
مسکراتے ہوئے اس کے قریب آئی بیچ میں ایک ٹیبل اور دو کرسی
رکھی ہوئی تھیں روحیل نے کرسی کھینچ کر ماہی کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور
خود بھی بیٹھ گیا جبکہ ماہی صرف اسے ہی دیکھی جا رہی تھی

کیسی ہو میری جان... "روحیل کی حسرت بھری نگاہیں محسوس کرتی"
ہوئی ماہی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا "میں ٹھیک اور
آپ..." روحیل اس کی مسکراہٹ کو اپنے دل میں اتارتا ہوا کہنے لگا
"مہربانی ہے آپ کی..." اس کی بات پر ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی
جیسے کچھ پوچھنا چاہ رہی ہو

روحیل کے کہنے کی دیر تھی ماہی پھر سے مسکرا نے لگی اب روحیل
اصلی بات پر آچکا تھا

ماہی... آپ کو اگر مجھ میں یہ میرے متعلق کوئی بھی ڈاؤٹ ہے تو"
آپ مجھے کہہ سکتی ہیں میں سب کچھ کلتر کر دوں گا باقی آپ کو جو پوچھنا
ہے آپ پوچھ سکتی ہیں

آپ میرے بارے میں جاننا نہیں چاہیں گے؟؟" ماہی کے سوال پر"
روحیل نے ماتھے پر ہاتھ رکھا اور مسکرا نے لگا بھلہ اس سے زیادہ ماہی
کو اور کون جانتا ہوگا

میری جان مجھے آپ کے بارے میں کچھ جاننے کی ضرورت نہیں،"
میں آپ کے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں..." ماہی حیران ہوئی تھی
اس کی باتوں سے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ آخر کیا واقعی وہ اسے اتنا جانتا
ہے

ماہی میرا نام روحیل جہاںزیب ہے میں گریجوٹڈ ہوں اس کے علاوہ"
کمپیوٹر کے ڈفرنٹ کورسز کئے ہوئے ہیں فلحال ایک کمپنی میں جو ب
"کرتا ہوں

روحیل نے اپنا تعارف کروایا تو ماہی نے ثبات میں سر ہلایا پھر کچھ
سوچتے ہوئے کہنے لگی

روحیل آپ نے کہا تھا آپ مجھے جانتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہے...""
ماہی کی بات پر روحیل اپنی نیلی آنکھوں سے پہلے اسے بہت غور سے
دیکھنے لگا اور پھر اس کا ہاتھ پکڑنے لگا جس پر ماہی تھوڑی گھبرائی مگر
اگلے ہی لمحے روحیل کی آنکھوں میں کھوسی گئی

روحیل نے کچھ سوچتے ہوئے ماسک ہٹایا اور ٹیبل پر رکھ دیا ماہی کو لگتا
تھا وہ ہینڈ سم ہے تو پیارا بھی ہو گا مگر اتنا زیادہ یہ اسے نہیں پتا تھا ماہی

جو اس کے چہرے کو مزید دلکش بنا رہی تھی ماہی کے منہ سے بے
ساختہ نکلا

ماشاء اللہ... "جس پر روحیل مسکرا نے لگا تو ماہی اس کی اس حسین"
مسکراہٹ میں کھونے لگی کافی دیر تک وہ اسے یوں ہی دیکھتی رہی پھر
روحیل نے ماہی کی آنکھوں کے آگے ہاتھ ہلائے

ماہی...؟؟؟ "جی جی... "ماہی ہوش میں آئی روحیل پھر سے"
مسکرا نے لگا اس کی اس حرکت پر جبکہ ماہی اب اپنے کتے گتے سوال
کے جواب کی منتظر تھی

ماہی... جوابات میں آپ کو بتانے جا رہا ہوں پلیز زز آپ ماسنڈ نہیں"
کریں گی... "وہ دنیا کے سامنے تو بہت پتھر دل تھا مگر ماہی کے سامنے
آکر اس کا یہ پتھر دل کسی چھوٹے سے پرندے کے دل کی مانند ہو جاتا

نہ سننا پڑے

ماہی میں... میں آپ کو کچھ دنوں سے نہیں بلکہ سالوں سے جانتا " ہوں... "روحیل کی بات سے ماہی شاکڈ ہو گئی یہ بھلہ کیسے ممکن تھا جی ہاں ماہی یہ سچ ہے... آپ جب بھی کہیں دور جانے والی ہوتی " تھیں ٹراویلر پر تو آپ کو روکنے کے لئے وہ چٹ میں ہی لکھا کرتا "..." تھا

اب تو ماہی کے پاس کوئی الفاظ نہیں تھے کہ وہ کچھ کہہ سکے مگر اتنا ضرور کنفرم ہو چکا تھا وہ سب اس کا وہم یا کسی کی شرارت نہیں تھی وہ سب روحیل کرتا تھا

ماہی میں تو آپ کے اتنے قریب تھا کہ... میں روز رات آپ سے " ملنے آتا تھا مگر آپ کے سو جانے کے بعد مجھے ڈر تھا اگر میں آپ کو "..." پر پوز کروں تو کہیں آپ ریجیکٹ نہ کر دیں

کو کچھ عجیب لگا کیونکہ جس شخص کو وہ آج پہلی بار جاننے کی کوشش کر رہی تھی وہ شخص اس سے ملنے آنے لگا تھا

ماہی... میں جانتا ہوں یہ سب تمہیں بہت عجیب لگ رہا ہو گا مگر یہی "سچ ہے... میں نے بہت انتظار کر لیا... مگر اب... اب بس میں جلد سے..." جلد آپ کو اپنا ناچاہتا ہوں

ماہی کچھ کہتی مگر روحیل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا
ماہی ول یو میری می؟؟؟ "وہ ابھی کچھ سمجھتی اگلے ہی لمحے روحیل نے" اس کو شادی کے لئے پرپوز کر دیا

"... مگر روحیل یہ... یہ کیسے ممکن ہے... میرے ڈیڈ"

ڈونٹ وری ماہی میں پاکستان جاتے ہی سب سے پہلے آپ کے ڈیڈ"
سے آپ کا ہاتھ مانگوں گا... مگر مجھے سب سے پہلے آپ کی رضامندی
"... چاہیے میں نہیں چاہتا آپ کے ساتھ زبردستی ہو

ماہی کو یہ لمحہ تھوڑا مشکل مگر حسین لگ رہا تھا کیونکہ پہلی بار اس کا دل کسی کے لئے دھڑک رہا تھا

آپ کو پتا ہے ماہی... جب آپ مری ٹوور پر جانے کی تیاری کر رہی تھی تو میں نے آپ کو ایک چٹ لکھ کر دی تھی... مگر آپ نے وہ "چٹ... پھاڑ کر ڈزن میں

روحیل یک دم اداس ہو گیا جیسے ابھی کل ہی کی بات ہو ماہی اس کی یہ اداسی محسوس کر چکی تھی

"...روحیل... آپ سیڈ ہو رہے ہیں"

ماہی تو تھی ہی نرم دل کی مالک کیسے نہ محسوس کرتی اس کا دکھ نہیں بس... ماہی میں آپ سے دور نہیں جاسکتا... مجھے آپ کی عادت "ہو چکی ہے"

روحیل نے ماہی کا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا

"پروپوزل ایکسپٹ کرو گی...؟؟؟"

ماہی نے نظریں جھکالی تھیں جبکہ وہ رو حیل کی تیز دھڑکنوں کو محسوس کر رہی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"...ڈون... کام ہو گیا"

ڈون اپنے محل نما گھر کے ایک بڑے سے کمرے میں صوفے پر بیٹھا شراب نوشی کر رہا تھا جب اس کا آدمی اندر آیا اور اسے کتے گتے کام سے آگاہ کیا

"...ویل ڈن... جلادو اس جگہ کو بالکل خاک کر دو"

گھر کو جلانے کے لیے چلے گئے اس گھر کا بھی اس کے آدمیوں کو
انسپکٹر رضوان نے ہی بتایا تھا کیونکہ ڈون نے اسے نجانے کس
قسم کی دھمکیاں دی تھیں

ڈون کے آدمی پورے پاکستان میں پھیل چکے تھے وہ بیسٹ کو کسی
جنگلی کتوں کی طرح ڈھونڈ رہے تھے مگر وہ اس بات سے انجان تھے
کہ بیسٹ اس گھر سے اپنی تمام ضروری چیزیں لے جا چکا تھا کیونکہ
اسے پتا تھا ڈون یہ ضرور کرے گا

ڈون کو یہ لگ رہا تھا کہ بیسٹ کا کھیل اس کی مٹھی میں آچکا ہے جبکہ سچ
تو یہ تھا کہ اس کے ہر اٹھائے جانے والے قدم کو بیسٹ پہلے ہی
بھانپ چکا تھا بیسٹ یہ بھی جانتا تھا کہ ڈون کٹھ جوڑ نہ ہونے کی

خراب کرنے کی کوشش کرے گا

اس لئے بیسٹ نے پہلے ہی ساری پلیننگ کر لی تھی بس ڈون کے وار
کا انتظار تھا جو کہ ڈون کر چکا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

نجانے وہ کتنی بار مزاحمت کر چکی تھی اس کی قید سے نکلنے کی مگر وہ تھا
کہ اس کی شدتیں کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں آخر کار اس
نے عریشہ کے لبوں کو آزاد کر ہی دیا تھا جبکہ عریشہ اس کی ہی ہڈی کو
منظبوطی سے تھامے سانس لے لینے میں مصروف تھی مگر وہ بھی شہرام
تھا اسے سب یاد تھا کہ عریشہ کیا حرکت کر کے آئی ہے اور شہرام کی
ڈکشنری میں تو معافی کا لفظ ہی نہیں تھا شہرام نے بالوں سے پکڑ کر

تم سمجھتے کیا ہو خود کو ہاں؟؟؟ دور ہٹو..." عریشہ کو یاد آ گیا کہ وہ تو "ماہی سے ملنے گیا تھا پھر یہاں کیا کر رہا ہے اب عریشہ کو اس انجان شخص پر بہت غصہ بھی آ رہا تھا اور اسے جلن بھی ہو رہی تھی نہ جانے کیوں مگر ہو رہی تھی

مجھ پر پابندیاں لگانے والے، "عریشہ کی باتوں سے شہرام اسے سوالیہ
نظروں سے گھورنے لگا

کیا ہوا؟؟؟ ہاں؟؟؟ اب کہونہ اپنی تھرڈ کلاس ورٹز مجھے ایموشنل "
بلیک میل کرنے والے جھوٹے انسان..." وہ مسلسل اسے برا کہی
جارہی تھی مگر اب تک وجہ نہیں بتائی تھی کہ آخر شہرام نے اس کے
ساتھ کیا دھوکا کر دیا تھا

کیا بکو اس کئے جارہی ہو؟ اگر تمہیں لگتا ہے کہ تمہاری اس بکو اس "
کے چکر میں میں تمہیں سزا دینا بھول جاؤں گا تو یہ غلط فہمی ہے
تمہاری "وہ اپنے ہی بھرم میں بولا جارہا تھا مگر اسے کیا پتا سامنے جو
... لڑکی ہے وہ جلن کی آگ میں جل رہی ہے

گناہ چھپانے کے لئے مجھ پر بھرم دکھا رہے ہو جھوٹے دھوکے باز
انسان "شہرام کو بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر وہ بار بار اسے کیا کہی
جارہی تھی

بکواس بند کرو اپنی... دھوکے باز کس کو کہہ رہی ہو؟؟؟ "شہرام نے"

ابرو کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا

"... تمہیں... تمہیں کہا ہے دھوکے باز... سمجھے تم"

عریشہ نے انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے کہا جس پر وہ اسے آنکھیں

چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگا

"کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ میں نے کب تمہیں دھوکا دیا؟؟؟"

اوہ اب زیادہ معصوم نہ بنو... تم ہی نے ماہی کو ملنے بلایا تھا نہ تم ہی اسے"

کال پر کال کر رہے تھے نہ اور تم ہی تھے نہ وہ پلین والے شخص جو ماہی

کے برابر میں بیٹھنے کے لیے بہت بے تاب ہو رہے تھے... "شہرام

سمجھ رہی تھی جبکہ اب شہرام کے دماغ میں اسے تپانے کے طریقے
آنے لگے تو وہ بڑے آرام سے اس کو پکڑ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر
لیٹ گیا

ہممم ماہی... ہاں میں نے اسے ملنے بلایا تھا اور ملا بھی تھا... بہت حسین "

"... ہے وہ

شہرام کی بات پر عریشہ نے اسے خونخوار نظروں سے دیکھا جس پر
شہرام نے اس کی نام دہائی

مگر تم سے زیادہ حسین اس دنیا میں کوئی نہیں... " وہ سمجھ چکا تھا کہ "

عریشہ کو اب اپنی ہی دوست سے جلن محسوس ہو رہی ہے کیونکہ وہ
خود کو سب سے زیادہ حسین امیر پڑی لکھی دولت مند سمجھتی تھی

اس کاموبائل اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا "کرو کال اپنی فرینڈ کو
اور معلوم کرو کہ اس وقت وہ کس کے ساتھ ہے..." عریشہ اس کو
نا سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگی شہرام نے عریشہ کاموبائل ان لاک
کیا اور ماہی کو کال ملائی

"یہ... تمہیں میرا پاسورڈ کیسے پتا؟؟؟؟؟؟؟؟؟"

میری جان مجھے تو یہ بھی پتا ہے کہ تمہارا دل اس وقت دوسو چالیس "

"...کی اسپید میں دھڑک رہا ہے یہ تو پھر بس پاسورڈ پے

وہ تو عریشہ کی دھڑکنیں بھی محسوس کر رہا تھا شہرام نے مائک آن کیا

اور تب ہی ماہی نے کال ریسیو کی شہرام نے اسے آنکھوں سے

اشارے سے پوچھنے کا کہا تو عریشہ ماہی سے مخاطب ہوئی

"...ہیلو ماہی کہاں ہو تم"

ہنسی دبائی

"عرش وہ... میں اس وقت؟ رو حیل کے ساتھ ہوں"

کون رو حیل؟؟؟؟؟ "عریشہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے پوچھا"

"... "وہی... جس کا میں نے تمہیں بتایا تھا

مطلب وہ ابھی تمہارے ساتھ ہی ہے؟؟؟ "عریشہ بڑی بڑی"

آنکھوں سے شہرام کو دیکھ رہی تھی

"ہاں نہ عرش کیوں کیا ہوا؟؟؟"

"... نہیں نہیں کچھ نہیں چلو میں فون رکھتی ہوں بائے"

عریشہ نے جلدی سے بائے کہا اور شہرام کے ہاتھ سے موبائل چھینا

جبکہ شہرام اب ابھر وچڑاتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا

"چل گیا پتال گیا سکون ہو گئی تسلی؟؟؟"

گھورنے لگی

اب بتاؤ کیا تمہیں جلن ہو رہی تھی کہیں میں کسی اور لڑکی کے "
...ساتھ

وہ تو عریشہ کے غصے کو بھی مذاق میں اڑا رہا تھا

"جی نہیں مجھے کیوں جلن ہو گی بھاڑ میں جاؤ"

عریشہ نے پھر سے وہی لہجہ اختیار کیا جس پر شہرام کا موڈ دوبارہ سے
بدلنے لگا اور وہ پھر سے خونخوار نظروں سے اسے دیکھنے لگا

کیوں پہنے ہیں ایسے کپڑے؟؟؟؟ شرم نہیں آتی تمہیں نجانے کتنی "
... نظروں کا مرکز بنی ہوئی ہو گئی تم

وہ ایک ایک الفاظ ٹھوکنے والا انداز میں کہہ رہا تھا

سے پہنو مگر صرف میرے سامنے کسی اور کے سامنے اگر تمہارے
جسم کا ایک بھی حصہ جھلکے تو یاد رکھنا وہ حصہ تمہارے جسم سے الگ
"... کر دوں گا میں"

وہ کس جنون کس شدت سے اسے دھمکیاں دے رہا تھا اور یہ صرف
دھمکی کی حد تک نہیں تھا وہ اس دھمکی کو سچ کر دکھانے کی ہمت بھی
رکھتا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"روحیل کیا آپ واقعی مجھ سے شادی کرنا چاہتے ہیں؟؟"

ماہی نے نرم لہجے پوچھا جس پر روحیل اس کی معصومیت پر فدا ہو گیا تھا
وہ کتنی معصوم تھی

"...ہوں"

"اور اگر میرے ڈیڈ اس رشتے کے لئے نہ مانے تو؟؟؟"

ماہی کی بات پر رو حیل کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے جو ماہی
دیکھ چکی تھی

"...وہ آپ مجھ پر چھوڑ دیں"

رو حیل کا لہجہ اس بار تھوڑا سخت تھا ماہی سمجھ چکی تھی اس کی کہی گئی
بات رو حیل پر ناگوار گزری ہے مگر یہ بھی تو سچ تھا نہ اگر ماہی کے ڈیڈ
نے انکار کر دیا تو رو حیل کیا کرتا وہ جاننا چاہتی تھی مگر رو حیل نے تو
سب کچھ خود ہی سنبھالنے کی قسم کھائی ہوئی تھی نہ

ماہی نے رو حیل کے ہاتھوں کو اپنی گرفت میں لیا

جانتی آپ کو لے کر میری کیا فیملنگز ہیں مگر میں ایک ایسے شخص کو
کبھی بھی کھونا نہیں چاہوں گی جو مجھ سے بے انتہا پیار کرتا ہو جس کے
"... لئے میں سب کچھ ہوں

ماہی کی باتوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ ماہی رو حیل سے راضی ہے
ماہی سچ میں ایک معصوم لڑکی تھی وہ پیار کو ترسی ہوئی تھی کبھی ماں
کے کبھی بھائی بہن کے پیار کو
مگر جب ایک شخص اسے اتنی اہمیت دے رہا تھا اتنی قدر کرتا تھا تو کیا وہ
اسے انکار کر دیتی کبھی بھی نہیں ماہی نے فیصلہ کر لیا تھا وہ رو حیل کا
پرپوزل ایکسپٹ کرے گی

رو حیل کو تو یقین ہی نہیں آ رہا تھا کہ ماہی اس کو ہاں کر چکی ہے وہ بے
یقینی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات لئے ماہی کو دیکھ رہا تھا

"...ہو

ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تھا رو حیل اب چالیس پر سنٹ کامیاب ہو چکا
تھا ایک ٹاسک اس کا کمپلیٹ ہو چکا تھا اب باری تھی دوست ٹاسک کی
جس کے لئے وہ بے حد بے صبر ہو رہا تھا

رو حیل نے ٹیبل پر رکھے پھولوں کے بُکے کے اندر سے ایک ڈبی نکالی
اور ماہی کے سامنے گٹھنوں کے بل بیٹھ گیا

"ول یو میری می؟؟؟"

ماہی نے ہاں میں سر ہلایا جب کہ وہ بلش کرتے ہوئے بہت پیاری لگ
رہی تھی رو حیل کی آنکھیں تھوڑی نم تھیں رو حیل نے انگوٹھی ماہی
کی انگلی میں پہنائی اور اس کے ہاتھ پر بوسہ دیا جس سے ماہی شرمانے
لگی یہ لمحہ ان دونوں کی زندگی کا سب سے حسین ترین لمحہ تھا

جب عریشہ کی آنکھ کھلی تو وہ اپنے روم میں تھی کل رات جو کچھ ہوا
اسے خواب سا لگ رہا تھا یہ کیس ممکن تھا کہ کل رات وہ اس شخص
کے ساتھ کسی ڈپارٹمنٹ میں تھی اور آج صبح ہی جب اس کی آنکھ کھلی
تو وہ واپس اپنے کمرے میں موجود تھی

وہ یوں ہی اسے اپنی قید میں لئے دھمکیوں پر دھمکیاں دیئے جا رہا تھا
اور وقفے وقفے سے اسے اپنے شدت بھرے لمس سے دوچار کئے
جا رہا مگر وہ بچاری کب نیند کے آغوش میں چلی گئی اسے پتا ہی نہیں چلا
اور اب جب وہ نیند سے بیدار ہوئی تو خود کو اپنے ہوٹل کے کمرے میں

جب رات ہوٹل آئی تھی تو ہارون اسے پریشان لگ رہا تھا زینش اور
حادث بھی وہی موجود تھے اور جب اس نے ان سے پریشانی کی وجہ
پوچھی تو سب نے یہی بتایا تھا کہ عریشہ کلب سے کہیں غائب ہو گئی
ہے مگر جب انہوں نے اس کا کمرہ چیک کیا تو وہ اندر سے لاک تھا یعنی
وہ اندر تھی اور شاید سوچکی تھی نجانے کب کیسے شہرام نے اسے اس
کے کمرے میں باحفاظت پہنچا دیا تھا

"کیا ہو گیا؟؟؟"

عریشہ نے کمرے کا دروازہ کھولا تو سب لوگ وہی کھڑے اسے گھور
رہے تھے "آر تم گھر کب آئیں؟؟؟"

بچاری بتاتی بھی کیا اسے تو خود ہی نہیں پتا تھا کہ وہ یہاں کب اور کیسے
آئی تھی مگر اب اسے کوئی تو بہانا تھا نہ

جب تم فون پر بزی تھے میرا دم گھنٹ رہا تھا اس لیے میں وہاں سے "
"ٹیکسی لے کر یہاں قریبی ریسٹورنٹ آگئی تھی

عریشہ تھوڑا کنفیوز ہو کر بول رہی تھی جو ماہی سمجھ چکی تھی مگر اس
نے سب کے سامنے کچھ بھی کہنا ٹھیک نہیں سمجھا

مگر اتنی بھی کیا جلدی تھی کہ... "آگے ہارون کچھ کہتا عریشہ نے "
اسے کمرے سے باہر کر کے دروازہ بند کر دیا جبکہ سب اس کی یہ
حرکت دیکھتے ہی رہ گئی

گائیز لگتا ہے وہ نیند میں ہے سو پلیرز زچلو اسے ڈسٹرب نہیں کرو ""
ماہی نے انہیں کہا اور خود بھی وہاں سے چلی گئی

یہ سب کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ آخر... چاہتا کیا ہے وہ"
شخص... اور... اور کیا اب... اب مجھے وہ ہر بات کی سزائیں یوں ہی دیتا
"... رہے گا... آخر... آخر میرا جرم کیا ہے

عریشہ کو دماغ پھٹنے کو تھا وہ دونوں ہاتھوں سے اپنے بالوں کو دبوچ
رہی تھی مگر اس کا درد کم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اسے کچھ بھی
سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ وہ اس مسئلے کا کیا حل نکالے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اوقف ظالم بتا بھی دے کو نسا پر فیوم لگایا ہوا ہے تُو نے، ہمارے"
پاکستان میں تو ایک سے ایک اعلیٰ قسم کے پر فیوم ہیں مگر تیرے
"... والے کی بات ہی الگ ہے

آدمیوں کو پکڑ کر فارم ہاؤس لاکے تھے جبکہ بیسٹ اب تک وہاں
موجود نہیں تھا ان دونوں کو اس وقت فارم ہاؤس کے تہہ خانے میں
رکھا گیا تھا نفل کب سے ان میں سے ایک بندے کو سونگھا جا رہا تھا
اور پریشان کر رہا تھا

نفل بس کر دے یا ایسا نہ ہو کہ وہ تجھے ایسی جگہ لاتا مارے کہ تو"
"... ساری زندگی پچھتا رہے

باسم نے نفل کو سمجھانا چاہا مگر وہ بھی نفل تھا اسے کہاں پرواہ ہوتی
تھی کوئی کچھ بھی کہے

میں نے کتنی بار کہا تھا اپنے وہ والے پر فیوم کا نام بتا دو جو یونیورسٹی میں
"...لاست سمسٹر کے لاست ڈے پر لگا کر آئے تھے

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر مہر نے بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول
کی

اوہ... اچھا... وہ والا... جسے لگا کر جب میں کلاس میں آیا رھا تو مہر مجھ پر "
"فدا ہو گئی تھی... وہ والا؟؟؟

باسم نے جان بوجھ کر نوفل کو چھیڑا جس پر مہر اسے آنکھیں دکھانے
لگی اور نوفل کا منہ اور بھی زیادہ سوجھ گیا
"...ہو نہہ... ہاں ہاں وہی والا... ہو نہہ"

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب بیسٹ کے سخت قدموں کی
آواز آنے لگی جبکہ نوفل اب بھی اس شخص کے کانوں میں بار بار
پر فیوم کا نام پوچھا جا رہا تھا

نے سرنج بیسٹ کی طرف بڑھائی

"...ویل ڈن باسم"

بیسٹ نے چہرے پر سے ہڈی ہٹائی اور کرسی قریب کر کے ان دونوں کے سامنے بیٹھ گیا اور اشارے سے ان کے ہاتھ کھولنے کا کہا باسم بنا وقت ضائع کئے ان دونوں کے ہاتھ کھول دیئے اور جیسے ہی ان کے ہاتھ کھلے وہ لوگ بیسٹ کے پیروں میں بیٹھ کر معافی مانگنے لگے

"...تم جو مانگو گے ہم دے دیں گے... بس ہماری جان بخش دو"

بیسٹ کا قہقہہ پورے تہہ خانے میں گونجا جو اس اندھیری جگہ کو اور بھی زیادہ خوفناک بنا رہا تھا

"...بیسٹ کسی سے کچھ نہیں لیتا... مگر سب کو دیتا ضرور ہے"

بہت رعب دار تھی بیسٹ کی بات پر ان دونوں نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ
کر دیکھا جیسے کچھ جاننا چاہ رہے ہوں

"جاننا چاہو گے بیسٹ سب کو کیا دیتا ہے؟؟؟"

بیسٹ نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا جبکہ اس کنڈیشن
میں بھی وہ مسکراتے ہوئے بے حد حسین لگ رہا تھا

"...دردناک موت"

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی وہ دونوں ایک دوسرے کو خوفگی سے دیکھنے
لگے بیسٹ نے اپنی بات مکمل کی اور ایک لات مار کر ان میں سے ایک
کو زمین پر گرایا اور اس کے ہاتھ پر اپنے پاؤں کا پورا زور دینے لگا جس
سے وہ چلا اٹھا

"....بتاؤ چپ کہاں فٹ ہے"

جس سے صاف واضح تھا چپ اس کے اندر فٹ ہے بیسٹ نے اس
شخص کو گریبان پکڑ کے کھڑا کیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں
گاڑنے لگا

کدھر فٹ کی ہوئی ہے چپ...؟؟؟؟؟؟ "بیسٹ کی آواز اس کے"
کان کا پردا پھاڑنے کو تھی مگر وہ تو اب بھی چپ تھا "سنا نہیں میں نے
"کیا پوچھا؟؟؟"

بیسٹ نے اس کا گلا دبوچتے ہوئے پوچھا
"مجھے کچھ نہیں پتا بیسٹ... میں کچھ نہیں جانتا"
"یہ ایسے نہیں مانے گا"

بیسٹ نے پل پھر میں سرنج اس کی گردن میں گاڑ دی اور پورا زہر اس
کے جسم میں اتار دیا منٹوں کے اندر اس شخص کے جسم کی تمام نسین

رہا تھا آنکھوں سے آنسوؤں کی جگہ خون رسنے لگا تھا اس شخص نے خود
کو مکمل اپنے ہی ہاتھوں سے نوچ کر خونم خون کر دیا

اور پھر وہ زمین پر گر گیا جبکہ دوسرا شخص اسے اس افیت میں دیکھ کر
بار بار اپنے پسینے صاف کر رہا تھا گلے ہی لمحے اس شخص نے اپنی گردن
کو نوچنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اس نے پوری گردن نوچ ڈالی
اور جب اس کا دم نکل رہا تھا تو وہ چپ واضح ہو گئی تھی وہ اس کی گردن
میں فٹ کی گئی تھی

بیسٹ بڑے آرام سے چلتا ہوا اس شخص کے پاس گیا اور اپنے ہاتھ
میں موجود چمٹی نما ہتیار کی مدد سے وہ چپ نوچ کر نکالنے لگا جبکہ وہاں
موجود سب لوگ اس چل کو دیکھ کر بے حد خوش تھے دو چپ ان

کو مہر کی طرف بڑھایا تو مہر ایک خاص کیمیکل کی بوتل کا ڈھکن کھول کر اس چپ کو اس کے اندر ڈالنے لگی کیونکہ اس شخص کے جسم میں زہر پھیل چکا تھا اور چپ پر اس شخص کا خون موجود تھا تو چپ کو کسی بھی کسی کا نقصان پہنچا کر وہ بیسٹ کے سامنے شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی اس کیمیکل میں چپ کو دو گھنٹے رکھا جائے تو اس پر لگے زہر کی وجہ سے اس کی فائلز فیل نہیں ہوتیں

اب باری تھی دوسرے کی جو پہلے ہی آنکھوں میں خوف لئے بیسٹ کو دیکھ رہا تھا آخر وہ تھا بھی تو اتنا خطرناک کب کس کو کیسی موت دے دے کچھ نہیں پتا

"...یار پر فیوم کا نام ہی بتا دے"

کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر سب نوافل کو گھورنے لگے

بیسٹ کیا ہم اسے بھی مار دیں گے... "مہر کی بات پر بیسٹ نے اس "شخص کو غور سے دیکھا اور پھر آنکھیں چھوٹی کر کے کچھ سوچنے لگا "ہو سپٹل سے کوئی کال آئی؟؟؟"

بیسٹ کی بات پر باسم آگے بڑا

"... بیسٹ کافی کالز آئی ہیں دل کے علاوہ ہمیں جگر کی ضرورت ہے " باسم کی بات پر بیسٹ نے اس شخص کو اوپر سے نیچے دیکھا یہ شکار کافی صحت مند نظر آ رہا ہے... اس کی صحت کا کچھ توفائدہ ہونا " "... ہی چاہیے نہ

بیسٹ کی بات کا مطلب باسم سمجھ چکا تھا بیسٹ نے باسم کی طرف ہاتھ بڑھایا تو باسم نے جلدی سے اسے بلیڈ اور ایک چھوٹی سے بوتل

بوتل سے زہر لگایا اور اس شخص کے قریب آنے لگا جس سے وہ دور
ہونے لگا بیسٹ نے ایک ہی جھٹکے سے اس کی شرٹ پھاڑی اور دل کی
طرف وار کیا جس سے اس کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اسے کچھ
بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ یہ ہوا کیا تھا
بیسٹ نے اپنے گلغز والے ایک ہاتھ سے اس کا دل پکڑا اور دوسرے
سے بلیڈ مار کر اس کا دل کھینچ کر باہر نکالا
اور پل بھر میں اس کا دل بیسٹ کی مٹھی میں تھا

"...ہو نہہ مر گیا مگر پر فیوم کا نام نہیں بتایا اس نے"

نوفل کی بات پر حورین اسے آنکھیں چھوٹی کر کے دیکھنے لگی جس سے
نوفل نے منہ بسور لیا

"...لیٹ اسٹارٹ... اونلی ٹو سینیٹ منٹس"

♥️ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥️

بیسٹ تمہارا شک صحیح تھا گل خان کے آدمیوں نے ہمارا جنگل والا"
"... گھر جلا کر خاک کر دیا

روحیل کی بات پر بیسٹ نے یک طرفہ مسکراہٹ پاس کی
"... گڈ"

روحیل اب خاموش تھا شاید وہ بیسٹ کے سوال کرنے کا انتظار کر رہا
تھا "مور؟؟؟؟؟" بیسٹ نے خاموشی توڑی
"... بیسٹ ٹاسک ون سیسز فل ہو چکا ہے"
"... واؤ دیٹز گریٹ ویل ڈن آر جے"

اٹھایا اور اسے گھمانے لگا

نیکسٹ ٹاسک...؟؟؟؟ "بیسٹ کی نظریں پین پر تھیں"

بیسٹ کل رات دو بجے میری یو کے کی فلائیٹ ہے... "روحیل نے"

وجہ بتائی "تمہم آفٹر؟؟؟" اب بیسٹ کی نظریں اس پر مرکوز تھیں

ایک ہفتے تک میں ساری انفارمیشن حاصل کروں گا اور پھر نیکسٹ"

"...ٹاسک

"...گڈ"

روحیل نے نظریں جھکائے جواب دیا جس پر بیسٹ نے بھی مختصر

جواب دیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اس نے یو کے جانے کا بھی یہ بہانا کیا تھا کہ اس کے بوس نے بزنس
کے کچھ معاملات کے لئے اسے یو کے بھیجا تھا اس ایک ہفتے میں ماہی کو
نجانے رو حیل کی اتنی عادت ہو چکی تھی کہ وہ ایک پل بھی رو حیل کو
یاد کئے بنا نہیں رہ پاتی تھی

جبکہ عریشہ کو ایک ہفتے سے شہرام کی طرف سے کوئی رسپونس نہیں
ملا تھا شاید وہ ٹھیک چل رہی تھی تبھی اب تک شہرام اس سے ملنے
نہیں آیا تھا نہ ہی اسے اس رت کے بعد کسی قسم کی دھمکی ملی اس کے
ڈیڈ کی بھی بار بار کالز آرہی تھیں مگر وہ ان سے بھی ٹھیک سے بات
نہیں کر رہی تھی

آیا تھا بیسٹ کو اس نے تمام حالات سے آگاہ کر دیا تھا اب حالات بہت پیچیدہ ہو چکے تھے اب وقت تھا کوئی بہت ٹھوس فیصلہ کرنے کا کوئی بہت بڑا قدم اٹھانے کا رو حیل سیکنڈ ٹاسک کے لئے بالکل تیار تھا

ماہی رو حیل کی واپسی پر بہت خوش تھی اس کے جانے کے بعد اس نے ترکی کی کافی جگہوں پر وزٹ کیا مگر رو حیل کے بنا اس کو خوبصورت جگہ بھی بورنگ بیکارسی لگ رہی تھی مگر آج جب وہ واپس آیا تھا تو اس نے دوسرے دن ہی ماہی کو ڈنر پر لے جانے کا کہا تھا ویسے تو ان کے کمرے ساتھ تھے مگر پھر بھی رو حیل ماہی سے یوں آکر نہیں ملتا تھا کیونکہ اب بات کچھ اور تھی

سر ہلایا

تمہیں اچھے سے پتا ہے نہ کہ تمہیں کیا کرنا ہے؟؟؟ "بیسٹ نے"
اسے اپنی طرح ٹرین کیا تھا کسی بھی مشکل وقت میں کس طرح اپنے
فائدے کی بات کرنا کس طرح کسی سامنے والے کا ذہن پڑھنا سامنے
والے کو کس طرح قائل کرنا کب اور کیسے خود کو پرسکون رکھنا سب
کچھ اس نے روحیل کو سکھایا تھا اور روحیل اس کے سکھاوے پر پورا
اترا تھا وہ جانتا تھا کل اسے کس طرح پوری صورت حال کو قابو کرنا تھا

رات بھر وہ جاگ کر کل کا انتظار کرتا رہا اور صبح کا سورج نکلتے ہی
روحیل نے سب سے پہلے بیسٹ کو کال کی اور پھر ماہی کو پانچ بجے تیار
رہنے کا میسج کرتا ہوا خود کسی کام سے نکل گیا

گلے میں ڈوپٹہ لئے بالوں کو آزاد کئے شیشے کے سامنے کھڑی روحیل
کے میسج کا ویٹ کر رہی تھی جب ہی روحیل کی کال آئی
کیا مسئلہ ہے روحیل میں کب سے ویٹ کر رہی تھی آپ کا اور "
...آپ

"...اُوقف سورہ نہ مائی سلیپنگ بیوٹی باہر آ جاؤ جلدی "
وہ ماہی کو مناتا ہوا اس کے ہی کمرے کے باہر کھڑا اس کا انتظار کر رہا تھا
جب وہ کمرے سے باہر نکلی تو روحیل کی نظریں اس پر پڑی اور وہ وہیں
کھڑا رہ گیا
"روحیل؟؟؟ چلیں؟؟؟"

ماہی کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں آیا اور اسے پھر سے دیکھنے لگا ان
دونوں کی آج اتفاق سے میچنگ ہو گئی تھی کیونکہ روحیل نے بھی
بلیک پینٹ کے ساتھ وائٹ شرٹ پہنی تھی

"...ماشاء اللہ بہت پیاری لگ رہی ہے میری سلیپنگ بیوٹی"

روحیل اس پتھر دل میں کتنی حسرتیں لئے اسے دیکھ رہا تھا وہ واقعی

آج پہلے سے بھی کئی زیادہ پیاری لگ رہی تھی

آپ بھی... "ماہی نے شرماتے ہوئے نظریں جھکائیں"

چلیں... "روحیل نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانے"

لگا مگر جب اس نے روحیل کا رخ لفٹ کی طرف جاتے دیکھا تو اس

کے چہرے پر خوف تاری ہونے لگا اور اس کے قدم وہیں رک گئے

روحیل اس کے یوں اچانک رکنے پر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

مگر جلد ہی سمجھ گیا کہ مسئلہ کیا ہے

روحیل نے ماہی کا مضبوطی سے ہاتھ تھاما اور اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

"ساتھ... پھر کیسا ڈر ہے؟؟؟"

ماہی کو یوں لگا جیسے واقعی وہ بے وجہ ڈر رہی ہو اس کی ہمت اس کی طاقت اس کے ساتھ ہی ہے روحیل کے اشارہ کرنے پر ماہی نے ایک ہاتھ سے روحیل کا بازو پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے روحیل کے ہاتھ پر گرفت مضبوط کی

روحیل نے لفٹ کے اندر قدم رکھا تب ہی ماہی اس سے چپکنے لگی تو اس نے ماہی کو اپنی باہوں کے حصار میں لیا "میری جان... میں ہوں... آپ کے ساتھ"

روحیل نے ایک بار پھر اسے اپنی باہوں میں پناہ دی تھی اور وہ ایک بار پھر روحیل کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کر رہی تھی بس فرق

ان کے ہوٹل سے نکلتے ہی کسی نے ان کی کار کا پیچھا کیا تھا روحیل سب سے پہلے ماہی کو شوپنگ کے لیے لے کر گیا اسے شوپنگ کروائی اور پھر وہ لوگ کچھ دیریوں ہی مختلف جگہوں پر وزٹ کرتے رہے

تقریباً رات نو بجے کا ٹائم تھا جب ان کی کار ایک ریسٹورنٹ کے سامنے رکی مگر تب ہی روحیل کی گاڑی کے سامنے کسی اور کی گاڑی رکی روحیل کو ان کی یہ حرکت بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی ماہی بھی اس کے ساتھ ہی کار سے نکلی ابھی روحیل کچھ سمجھتا ہی کہ ان نقاب پوش آدمیوں نے روحیل پر فائر کیا جس وجہ سے ایک گولی روحیل کے کاندھے پر لگی وہ خود کو سنبھال نہ پایا اس لئے زمین پر جا گرا ماہی کی

رکھ لیا تھا ماہی بھاگ کر رو حیل کے پس گئی اور اس کا سر زمین سے اٹھا
کرا اپنی گود میں رکھا

ان دونوں کے سفید کپڑے اب خون کی وجہ سے بالکل لال ہو چکے
تھے "کوئی ہے... پلیز زرز زرز ہماری مدد کریں..." ماہی چیخ چیخ کر رو
رہی تھی رو حیل کا ایک ہاتھ خون میں بھر چکا تھا دوسرے ہاتھ سے وہ
ماہی کے ہاتھ کو مضبوطی سے پکڑا ہوا تھا آنکھوں سے آنسوؤں جاری
...تھے جان تو جب نکلی جب رو حیل نے آنکھیں بند کر دیں

یار زینش تمہیں مسئلہ کیا ہے آخر اس کی لائف اس کی مرضی وہ جو "
"...بھی کرے... تمہیں اس کی اتنی ٹینشن کیوں ہو رہی ہے

بول پڑا جبکہ عریشہ اور ہارون بھی ان کے ساتھ ہی موجود تھے یہ
لوگ ایک کیفے میں تھے زینش بار بار ماہی کے لئے فکر مند ہو رہی تھی
اسے ماہی کار و حیل کے ساتھ یوں ساتھ رہنا کچھ عجیب لگ رہا تھا جبکہ
بات تو عریشہ کو بھی پسند نہیں آئی تھی مگر وہ کہتی بھی کیا اسے تو اپنا ہی
مسئلہ سمجھ نہیں آ رہا تھا

حارث بات ٹینشن کی نہیں دوستی کی ہے... یونونہ وہ کتنی معصوم "
ہے... اسے لوگوں کی پہچان بالکل بھی نہیں ہے... اور پھر سب سے
بڑھ کر یہ کہ وہ ہماری دوست ہے یہ ہمارا فرض ہے کہ اسے کسی بھی
غلطی کرنے سے پہلے روکیں سمجھائیں شاید وہ غلطی پر ہو
زینش اب بھی فکر مند تھی حارث نے اپنا سر پکڑ لیا

کہ وہ معصوم ہے مگر اسے اپنے اچھے برے کی سمجھ ہے وہ بہتر جانتی
ہوگی کہ رو حیل اس کے لئے کیسا رہے گا اور تم نے تو اسے اپنے
"... حواسوں پر ہی سوار کر لیا یار زینی حد ہو گئی

حادث کی بات پر زینش نے منہ بنایا مگر تب ہی ہارون کی آواز پر سب
اس کی طرف متوجہ ہوئے
"... یا ااا یہ سب کیا ہو گیا"

کیا ہوا ہارون؟؟؟ "حادث نے ہارون کو موبائل کو عجیب نظروں"
سے گھورتے ہوئے دیکھا

ماہی کا میسج آیا ہے کہ... رو حیل کو گولی لگی ہے... ہمیں فوراً اس"
"... ایڈریس پر پہنچنا ہوگا

ہارون کی بات پر سب گھبرا گئے اور وہاں سے اٹھ کر ٹیکسی کر کے
ہو سپٹل جانے لگے

ہارون پلیزز زنگاڑی تیز چلاؤ... ماہی پتا نہیں کس حال میں ہوگی... وہ " ...کتنا ڈر رہی ہوگی

عریشہ کو اب ماہی کی بے حد فکر ہو رہی تھی کیونکہ وہ اتنی مشکل صورتحال میں ہو سہیل میں بلکل اکیلی تھی

♥ ♡ AreeSha KhaN NoVeLs ♡ ♥

کافی دیر تک وہ یوں ہی روتی رہی اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اور کوئی ان کی ہیلپ بھی نہیں کر رہا تھا مگر تب ہی ایک کار آکر رکی جس میں دو لڑکے بیٹھے تھے انہوں نے فوری طور پر رو حیل کو اٹھا کر گاڑی میں ڈالا اور ماہی کو ہو سہیل کا بتا کر وہاں سے جانے لگی مگر ماہی نے رو حیل کا ہاتھ نہیں چھوڑا رو حیل اپنے ہوش میں نہیں تھا مگر ٹھیک

منظبوطی سے پکڑ کر رکھا ہوا تھا تو ماہی بھی ان ہی لوگوں کے ساتھ
روحیل کو ہو سپٹل لے گئی

وہاں جا کر ڈاکٹر نے فوری آپریشن کر کے گولی نکالنے کا کہا اور پھر ان
دونوں لڑکوں نے ریسپشن پر پیمنٹ کی اور وہاں سے چلے گئے بنا کچھ
بتائے

ماہی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرتی اس نے موبائل ان لاک
کیا اور ہارون کو میسج کر کے صورتحال سے آگاہ کیا

ابھی وہ آپریشن تھیٹر کے باہر بیٹھی رو رہی تھی جب زینش حارث
عریشہ اور ہارون وہاں آئے

گلے لگ گئی

عرش... یہ کیا ہو گیا ہے روحیل کے ساتھ... عرش میں کیا

کروں... "رور و کر اس کا چہرہ سرخ پڑھ گیا تھا

ماہی بتاؤ تو کہ آخر یہ سب ہوا کیا ہے؟؟؟ روحیل کو گولی لگی

کیسے؟؟؟ "عریشہ نے ماہی کے آنسوؤں کو صاف کرتے ہوئے پوچھا

ماہی بہت ڈری ہوئی لگ رہی تھی

وہ... وہ... آرو... جب ہم... ریسٹورنٹ کے سامنے ر کے تو... تو دو"

لوگوں کی گاڑی... گاڑی ہمارے سامنے ر کی... اور اور ان نقاب

"... پوشوں نے... گولی ماردی میرے روحیل کو

ماہی پھر سے رور ہی تھی جبکہ زینش اور عریشہ مسلسل اسے تسلی دے

رہے تھے

ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ کیا روحیل کی کسی سے دشمنی تھی؟؟ ماہی کیا"
ان لوگوں نے تم لوگوں سے کچھ چھینا؟؟؟ کچھ لینے کی کوشش
"کی؟؟؟"

حادث نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا جس پر ماہی نے نہ میں سر ہلایا تب
ہی ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر آیا

"Where is Mrs RohaiL jahazaib??"

وہ شروع میں ہی ماہی کو روحیل کی بیوی سمجھ رہے تھے اس لئے سب
کو دیکھ کر کنفیوز ہوئے تب ہی ماہی سامنے آئی سب لوگ اسے حیرت
سے دیکھ رہے تھے

"ڈاکٹر پیشنٹ کی حالت اب کیسی ہے؟؟؟"

آپریشن ہو چکا ہے گولی نکال دی گئی ہے ہوش آنے میں ابھی تھوڑا"
"وقت لگے گا"

شکر اللہ کا... کیا میں ان سے مل سکتی ہوں...؟ "ماہی نے اللہ کا شکر ادا"
کرتے ہوئے پھر سے فکر مندی سے پوچھا
کچھ ہی دیر میں انہیں روم میں شفٹ کر دیں گے، تب آپ اپنے "
...ہسبینڈ سے مل سکتی ہیں
تھینکس... "ماہی کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسے وہ سب سے چھپا"
نہ سکی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

کیا...؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟؟؟؟ میں نے ساری زمیڈاری "
تمہیں دی تھی نہ۔؟؟؟؟ پھر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ تم اسے اب

اسے اب تک ایسا کچھ کہا بھی نہیں... کیسے... کیسے بڑھے گی بات
"آگے... کیسے؟؟؟؟؟ ٹیل می

ایس کے کی آواز پورے روم میں گونج رہی تھی وہ پاگلوں کی طرح
چلا رہا تھا جبکہ دوسری طرف اب بھی خاموشی تھی

بات سنو میری تم... اگر میری بیٹی کے ساتھ کچھ غلط ہوا یا ڈون نے"
اسے کوئی نقصان پہنچایا... میں تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم کسی کو منہ
"... دکھانے کے لائق نہیں رہو گے اپنے باپ کی طرح... سمجھے تم
ایک بار پھر سے ڈون کا سارا غصہ اس شخص پر اتار کر ایس کے نے
فون کو زمین پر دے مارا

ڈون... "ہر بار کی طرح اس بار بھی شراب کی بو پورے کمرے میں
پھیلی ہوئی تھی جبکہ ٹیبل سے کتابیں نیچے گری ہوئی تھیں وہ کمرہ کسی
کباڑ خانے سے کب نہ لگ رہا تھا

جبکہ دوسری طرف ڈون ایس کے کی پیٹھ میں خنجر گھونپنے کے
منصوبے بنا رہا تھا وہ نہ صرف بیسٹ اور گل خان کو بلکہ وہ تو ایس کے
کو بھی اپنے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا

سر... پہلے آپریشن بیسٹ ہینڈل کرنا ہے یہ پھر ایس کے کی ڈوٹر کو"
"اٹھانا ہے...؟؟؟"

ڈون کا آدمی سر جھکائے ڈون کے جواب کا منتظر تھا
"...بو تھ"

اگر اسے بیسٹ کا ساتھ حاصل ہو جاتا تو گل خان جیسے دس گینگسٹرز
کو آسانی صفا ہنستی سے مٹا چکا ہوتا مگر اب جب بیسٹ ایک بار پھر سے
اس کی آفر ریجیکٹ کر چکا تھا تو یہ اس کے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتا
تھا بیسٹ سب کے بعد آخر میں اس کا بھی کام تمام کر دیتا اس لئے وہ
گل خان جیسے گینگسٹر کے ساتھ مل کر وہ بیسٹ کے ساتھ ایس کے کو
بھی ختم کرنا چاہتا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

ساری رات وہ لوگ وہی رہے کیونکہ ماہی واپس جانے کو تیار ہی نہیں
تھی اس لئے وہ لوگ بھی ماہی کے ساتھ ہی تھے گولی لگنا کوئی عام

کو بھی نقصان پہنچا سکتے تھے اس لئے سب لوگ ماہی کے ساتھ ہی
تھے

روحیل کے پاس روم میں صرف ماہی تھی فجر کا وقت تھا جب ماہی نماز
ادا کر کے دعا کر رہی تھی تب روحیل کو ہوش آنے لگا

م... ماہی... "روحیل کو ہوش آنے لگا تھا ماہی جلدی سے اٹھ کر"
روحیل کے پاس آئی اور اس کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیا تب ہی سب
لوگ اس روم کے اندر آ گئے کیونکہ وہ بار بار ماہی سے روحیل کی
طبیعت پوچھنے آرہے تھے

چکرارہا تھا مگر ماہی کو دیکھ کر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگا
نہیں پلیر زرو حیل ابھی ڈاکٹر نے آپ کو ریسٹ کا کہا ہے... "ماہی"
نے روحیل کو اٹھنے سے روکا تب روحیل نے وہاں کھڑے لوگوں پر
نظر ڈالی جانتا تو سب کو تھا وہ مگر اب ماہی کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے
لگا

روحیل یہ سب آپ کی خیریت پوچھنے آئے ہیں... "ماہی کے علاوہ"
اسے سب کی موجودگی کچھ عجیب لگ رہی تھی مگر ماہی کے خاطر وہ
سب کچھ برداشت کر جاتا تھا تب ہی حارث اور ہارون بیڈ کے قریب
آئے روحیل کی خیریت پوچھنے کے لیے جس پر روحیل نے سر ہلا کر
ہاں میں جواب دیا وہ لوگ سمجھ چکے تھے روحیل ماہی سے کچھ بات
کرنا چاہ رہا تھا مگر ان سب کی موجودگی اس میں خلل بن رہی تھی

"...چلو گا نزاب ہمیں چلنا چاہیے"

حادث کی بات پر وہ لوگ سب ماہی سے مل کر وہاں سے جانے لگے
ماہی جب بھی رو حیل کو ڈسچارج کیا جائے یا جو بھی بات ہو پلیززز"
مجھے بتانا ہم لوگ فورن ہو سپٹل آجائیں گے... تم بالکل بھی پریشان
نہیں ہونا" عریشہ نے ماہی کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے اسے
حوصلہ دے کر سمجھانے لگی ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تو وہ لوگ وہاں
سے چلے گئے

ماہی کو ڈوپٹہ باندھے دیکھ کر رو حیل کے چہرے پر مسکراہٹ آنے لگی
میرے لئے دعا کر رہی تھیں..." ماہی نظریں جھکائیں"
"اگر گولی بازو کے بجائے سیدھا دل پر لگتی اور میں مر جاتا تو؟؟؟"
رو حیل کی بات پر ماہی کی آنکھیں نم ہو گئیں

مرا تو نہیں نہ زندہ ہوں... "روحیل نے اس کے گال کو سہلاتے"

ہوئے کہا

کون تھے وہ لوگ روحیل... اور اور انہوں نے ایسا کیوں کیا"

"تھا؟؟؟"

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا جو ماہی کو

پریشان کر گیا

روحیل پلیزز بتائیں آخر بات کیا ہے؟؟؟ کیا آپ کی کسی سے"

"... دشمنی ہے؟؟؟ پلیزز مجھے بتائیں

ماہی کے بہت پوچھنے پر روحیل نے رخ اس کی طرف کیا اور اس کا

ہاتھ تھاما

"... حال میں میرا ساتھ دو گی میرے ساتھ رہو گی

روحیل نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا جیسے وہ اسے
کھونے سے ڈر رہا ہو

روحیل کیا ہو گیا آپ کو... میں ساتھ ہوں آپ کے... حالات چاہے "
"... جیسے بھی ہوں میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گی... پرومس

ماہی نے روحیل کو یقین دلاتے ہوئے کہا

میں نہیں جانتا وہ لوگ کون ہیں مگر... جب سے میں بزنس کے سلسلے "
میں ٹراویلر پر ہوں تب سے مجھے ایسا فیل ہو رہا ہے جیسے کوئی میرا پیچھا
کرتا ہے کوئی ہے جو مجھ پر نظر رکھتا ہے... "روحیل نے کچھ سوچتے
ہوئے کہا

آپ کو کچھ ہو جاتا تو اور وہ آگے بھی آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش
... کریں گے

ماہی نے فکر مندی سے کہا جس پر روحیل کافی دیر تک کچھ سوچتا رہا

میں نے سوچ لیا میں یہ جو بچھوڑ دوں گا... اور ایک نیا جو ب کے "
لئے اپلائے کروں گا... مگر اس کے لئے مجھے یہاں سے دور جانا پڑے
گا کچھ ٹائم کے لیے..." روحیل نے آخری الفاظ ماہی سے نظریں
چراتے ہوئے ادا کئے تھے جس پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے
لگی

"... دور جانا پڑے گا... مطلب "

میں نے پیرس میں رہنے کا سوچا تھا مگر اب جب آپ میرے ساتھ
"...ہو... میں یوں آپ کو کہی بھی چھوڑ کر نہیں جاسکتا
روحیل کا مطلب صاف تھا مگر ماہی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی

روحیل میں سمجھی نہیں... آپ کو جانا بھی ہے اور آپ مجھے چھوڑ کر"
"جا بھی نہیں رہے... مطلب کیا ہے آپ کا...؟؟؟"
"ماہی ول یو میری می...؟؟؟"

ماہی کو لگا جیسے اس نے غلط سنا ہے
کیا؟ کیا کہا آپ نے؟ "ماہی نے سمجھی میں پوچھنے لگی جس پر روحیل"
اٹھ کر بیٹھنے لگا

"ماہی مجھ سے شادی کرو گی؟؟؟"

سمجھ نہیں آرہا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اوہ کمون آر وایسا بھی کیا کہہ دیا میں نے؟؟ بس اتنا ہی تو پوچھا ہے کہ "

"کوئی بوئے فرینڈ ہے کیا تمہارا کوئی کولائٹ کرتی ہو کیا تم...؟

ہارون کی باتوں سے عریشہ کو دماغ گھوم رہا تھا وہ کب سے اس کا سر

کھایا جا رہا تھا اب عریشہ کا غصہ اس کی برداشت سے باہر ہو رہا تھا

یہ کیا اااا بکو اس باتیں پوچھ رہے ہو؟؟؟ دماغ دماغ تو نہیں کھسک گیا"

"تمہارا؟؟؟"

تکے کے پیچھے چھپانے لگ گیا

تمہیں کیا لگتا ہے؟؟؟ میرے پاس اتنا فالتو ٹائم ہے کہ میں بوئے "فرینڈ کو سنبھالوں؟؟ مجھ سے اپنا غصہ فی برداشت ہوتا بوئے فرینڈ کے "نخرے کدھر سے برداشت کروں گی؟؟؟ عجیب

عریشہ کھا جانے والی نظروں سے ہارون کو گھور رہی تھی جبکہ ہارون اب صحیح معنوں میں عریشہ سے ایسا سوال پوچھ کر پچھتا رہا تھا

عرش بس یار... میں نے تو ایسے ہی سمپل سا سوال پوچھا تھا مجھے کیا پتا "تم تو ہٹلر ہی بن جاؤ گی..." ہارون نے ڈرنے والے انداز میں عریشہ کو کہا جس پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"...پیچھے

عریشہ نے چپس کا باؤل اس کے ہاتھ سے چھینا اور خود بھی اس کے
برابر میں بیٹھ گئی

"اچھا ایک اور سوال پوچھوں؟ ایک لاسٹ؟؟"

ہارون نے دانت دکھائے

پوچھو مگر دھیان سے کہیں یہ باؤل تمہارے منہ پر ہی نہ لٹا دوں"

"...میں سمجھے

عریشہ نے اسے فارن کرنے والے انداز میں کہا اور چپس کھانے لگ
گئی

تمہارے دل پر راج کرتا ہو گا؟؟ یا پھر فیوچر میں کبھی کرے گا... جو
"تمہارا فیوچر ہو گا... جو تمہارے دل میں بستا ہو گا

اس کے کہنے کی دیر تھی عریشہ کے سامنے اس ہڈی والے کا چہرہ آنے
لگا اس کی وہ براؤن آنکھیں اس کا وہ غصہ اس کی قربت اس کی سزا اس
کا ظلم اس کا لمس اس کی آواز اس کی خوشبو... عریشہ کا آدھا سانس اوپر
اور آدھا نیچے ہی رہ گیا

عرش...؟؟؟؟ کیا ہو گیا؟؟؟" ہارون نے عریشہ کی آنکھوں کے "
سامنے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں آئی
اُوقف کیا مسئلہ ہے تمہیں... "عریشہ نے منہ بناتے ہوئے "
نظریں چرائیں

میں نے کچھ پوچھا ہے... "ہارون اسے جانچتی نظروں سے دیکھنے لگا"

مگر کوئی بھی ایسا نہیں جو عریشہ خان کے دل پر راج کرے گا سمجھے
"...تم

عریشہ نے ایک ادا سے اپنے چہرے پر آئے بالوں ہاتھ سے ہٹاتے
ہوئے کہا

"اور اگر ایسا کوئی آگیا تو؟؟؟"

وہ بھی ہارون تھا جس نے سوالات کرنے پر پی ایچ ڈی کی ہوئی تھی
"...کوئی بھی نہیں آئے گا سمجھے تم ہٹو اب دماغ خراب"

عریشہ نے اسے دھکا دیا اور چپس کا باؤل اس کے ہاتھ میں رکھ کر وہاں
سے چلی گئی

ہوئے کہا جبھی عریشہ دوبارہ وہاں آئی

ادھر دو یہ سارے لے کر بیٹھ گئے... "عریشہ نے اس کے ہاتھ سے"

چپس کا باؤل چھینا اور اپنے کمرے میں چلی گئی

ہو نہہ ساری لے کر چلی گئی... "جبکہ ہارون پیچھے سے منہ بناتا رہ گیا"

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"...روحیل یہ کیسے ممکن ہے اپنے تو کہا تھا نہ کہ"

ماہی نے فکر مندی

ہاں میں نے کہا تھا کہ میں پاکستان جا کر آپکے ڈیڈ سے بات کروں گا"

مگر سب کچھ آپکے سامنے ہے اب حالات پہلے جیسے نہیں

رہے... انہوں نے آپ کو میرے ساتھ دیکھ لیا ہے... اگر اب میں

"...جائیں گے وہ... میرے ساتھ آپکی بھی جان کو خطرہ ہے
روحیل نے فکر مندانہ انداز میں ماہی کا ہاتھ پکڑا ماہی نے نظریں
جھکالیں کیونکہ وہ کس طرح سے اپنے ڈیڈ کے بنا اس سے شادی کر
سکتی تھی یہ ممکن نہیں تھا

ماہی نے ہاتھ چھوڑ دیا اور وہاں سے اٹھنے لگی اب وہ روحیل کا دل دھڑکا
رہی تھی روحیل اس کے اس طرح کرنے پر ڈرنے لگا تھا
ماہی... تم مجھے غلط سمجھ رہی ہو؟؟ میں بس تمہاری حفاظت کرنا چاہتا"
ہوں آج انہوں نے مجھے نقصان پہنچایا ہے مگر کل کو تمہیں اگر کچھ
"کر دیا تو؟؟؟ میں کیا کروں گا کہاں جاؤں گا؟؟؟؟

پولیس آفیسر ہیں... "ماہی نے روحیل کو دیکھے بنایہ کہا تھا وہ سمجھ چکا تھا
ماہی اس کی بات ماننے کے حق میں نہیں ہے اس لئے وہ چپ ہو گیا
کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر وہاں آیا

"مسٹر روحیل کیسا فیل کر رہے ہیں آپ؟؟"
ڈاکٹر نے روحیل کی فائل چیک کرتے ہوئے پوچھا
"...پہلے سے بہتر"

ہمم گڈ آپ کی مسز آپ کے لئے بہت پریشان ہو رہی تھیں... بہت "
"...لگی ہو آپ آپ کو ایسی مسز ملیں ہیں

ڈاکٹر کی بات پر روحیل نے نم آنکھوں سے ماہی کو دیکھا تو ماہی نے
نظریں جھکا لیں

"...میرا پورا جسم دکھ رہا ہے

گولی لگی ہے آپ کے بازو پر ایک دو دن تو آپ کو یہی ہو سہیٹل میں"

"...رہنا پڑے گا مسٹر رو حیل

ڈاکٹر بھی حیران تھا کہ آخر اتنی بڑی چوٹ پر بھی وہ اٹھ کھڑا ہونے کا

سوچ رہا تھا

نہیں میں مینج کر لوں گا آپ آج شام تک مجھے ڈسچارج کر دیں"

"...پلیزز

وہ بھی رو حیل تھا اپنی بات پر اڑا رہا ماہی کو رو حیل کی سمجھ نہیں آرہی

تھی کہ آخر اسے ہو کیا گیا اچانک سے

او کے مسٹر رو حیل بٹ آپ کو بیڈریسٹ کی ضرورت ہے میکسیم"

"...ون ویک تک

روحیل نے دوسری طرف رخ کر کے آنکھیں بند کر لیں ماہی کو اس کی یہ حرکت ناگوار گزری کیا وہ اس سے ناراضگی کا اظہار کر رہا تھا وہ بھی اس طرح سے ماہی سوچوں میں پڑ گئی تھی اگر روحیل واقعی اس سے ناراضگی برتے گا تو وہ اس کی یہ ناراضگی کیسے برداشت کرے گی وہ بہت کمزور دل کی لڑکی تھی اس میں نفرتوں کو ناراضگیوں کو برداشت کرنے کی ہمت بالکل بھی نہیں تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"بیسٹ کام ہو گیا گولی ڈائریکٹ آر جے کے بازو پر لگی ہے"

باسم اور نوفل نے بیسٹ کو خبر دی جس پر بیسٹ نے ان کی طرف رخ کیا یہ بیسٹ کا ہی آئیڈیا تھا تا کہ ماہی کو روحیل کے قریب لایا جاسکے

اس نازک دل لڑکی سے بے انتہا محبت کرتا تھا وہ چاہتا تھا ماہی اپنی
رضامندی سے اس کو اپنے نکاح میں قبول کرے اس لئے اس نے
بیسٹ کا یہ سیکنڈ ہاسک کو قبول کر لیا تھا

ویل ڈن... "بیسٹ نے نوفل کی طرف آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے"
دیکھا جو منہ بنا کر کھڑا تھا
پارٹس ہو اسپٹل پہنچ گئے تھے؟؟ "بیسٹ نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے"
پوچھا
"... لیس بیسٹ"

باسم نے مختصر جواب دیا تو بیسٹ نے اسے جانے کا اشارہ کیا تو وہ وہاں
سے چلا گیا جبکہ نوفل اب بھی وہاں منہ بنائے کھڑا تھا
واٹ ہیپن؟؟؟ "بیسٹ نے اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا"

نے منہ بناتے ہوئے کہا

وائے؟؟ "بیسٹ نے ایک ابیر واچکائی"

یہاں مجھے بلکل بھی مزہ نہیں آ رہا وہاں تو بہت مزہ آتا تھا ہر دو دن "
بعد ایک نیا شکار ملتا تھا جس کے ساتھ میں ڈھیر سا رادن کرتا تھا مگر
"... اب

نوفل بچوں کی طرح منہ بناتے ہوئے کہہ رہا تھا جس پر بیسٹ نے
بوریت کا اظہار کیا

آفٹرون ویک... "بیسٹ نے کہا اور اسے جانے کا اشارہ کیا جس پر وہ "
پاگلو کی طرح خوش ہونے لگا

ہائے جانِ من جانِ جہاں مجھے پتا تھا تم میری بات ضرور مانو گے لب "
یوڈار لنگ... "نوفل اس کے قریب آیا اور گلے ملنے کے لئے اس پر

سوری کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

جبکہ بیسٹ اب سنجیدگی سے کچھ سوچوں میں گم ہو گیا تھا تب ہی اس کے موبائل پر کال آئی جسے سن کر وہ آگ بگولہ ہونے لگا سامنے پڑا گلاس ہاتھ مار کر توڑ دیا جبکہ اس کا ہاتھ بھی زخمی ہوا تھا

مجھے ہر حال میں جلد سے جلد یہ تین چپ حاصل کرنی ہوں گی..."

"پھر تمہارا کھیل ختم ڈون

وہ خونخوار نظروں سے موبائل کو گھور رہا تھا جیسے اسے بھی زمین پر مار کر توڑ دے گا

نے ایک بھی بار ماہی سے بات کی ہو یا اس کے کسی سوال کا ٹھیک سے
جواب دیا ہو جبکہ ماہی بھی یہ بہت اچھی طرح سے سمجھ چکی تھی کہ وہ
کیوں ناراض تھا

اس وقت وہ اپنے روم میں موجود تھا ماہی کل سے دو تین بار آچکی تھی
اس کی خیریت پوچھنے مگر وہ تو اسے بیٹھنے کا بھی نہیں کہہ رہا تھا اسے
جس بھی چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ خود ہی ہوٹل انتظامیہ کو کال
کر دیتا تھا جس کا مطلب صاف واضح تھا کہ وہ اپنا کوئی کام بھی ماہی سے
نہیں کروانا چاہتا وہ کسی بھی کام میں ماہی کی مدد نہیں لیتا تھا

ابھی وہ بستر پر لیٹا آرام کر رہا تھا جب اس کا موبائل بجا جس پر بیسٹ کا
نام چمک رہا تھا

پہلے سے کافی بہتر بیسٹ... "روحیل نے بھی مختصر سا جواب دیا"

کام ہوا؟ "بیسٹ نے دھیمی سی آواز میں پوچھا"

ابھی نہیں ہوا... بٹ جلد ہی ہو جائے گا... "بیسٹ کو روحیل پر پورا"

بھروسہ تھا بیسٹ کا دیا ہوا کام روحیل ضرور پورا کرتا تھا پھر چاہے اس کے لئے اسے اپنی جان ہی کیوں نہ گوانی پڑے

گڈ... "بیسٹ نے کہا اور فون بند کر دیا جبکہ روحیل کو اب بھوک"

محسوس ہو رہی تھی کیونکہ اس نے کل شام سوپ پی کر دو انیاں کھائی تھیں اور سو گیا تھا تب سے اب دوپہر ایک بجے تک اس نے کچھ بھی نہیں کھایا تھا اس سے تو ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے لئے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا اور سونے پہ سہاگا اس کے زخم کی پٹی سے بھی ہلکے سا

لئے مگر جب دروازے پر دستک ہوئی تو وہ مسکرا نے لگا

آجائیں... "اس نے بے رخی والے انداز میں کہا ماہی اپنے ہاتھ میں " ایک ٹرے تھا مے کمرے کے اندر آئی اور بیڈ پر رو حیل کے پاس آکر بیٹھ گئی جبکہ رو حیل دوبارہ سے منہ سجھا کر بیٹھ گیا

اب طبیعت کیسی ہے آپکی رو حیل... "ماہی نے باریک سی آواز میں " کہا "ٹھیک ہے" جس پر رو حیل نے پھیکے لہجے میں مختصر جواب دیا "آپ نے صبح سے کچھ کھایا بھی ہے یا نہیں...؟؟"

ماہی نے فکر مندی سے پوچھا مگر رو حیل نے اس کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے موبائل اٹھا کر کال لگائی

پر خود کو بہت مصروف ظاہر کر رہا تھا

اُوففف اچھا اس اوکے یار اکیچلی مجھے ہو سپٹل جانا تھا بینڈج "

کروانے... "روحیل نے ماہی کی طرف نظر کی مگر اسے خود کی طرف متوجہ پا کر جلدی سے نظریں جھکا گیا تب ہی ماہی کی نظر اس کی پیٹی پر گئی وہ کتنی مشکلوں سے شرٹ پہنے بیٹھا تھا مگر خون پھر بھی نظر آرہا تھا جیسے ہی اس نے موبائل رکھا فورن سے ماہی اس کے قریب گئی

"...روحیل... یہ کیا؟؟ آپ کے تو بلڈ آرہا ہے... مائے گوڈ"

ماہی پریشانی کی حالت میں اس کے اتنے قریب تھی کہ روحیل اس کی خوشبو محسوس کر رہا تھا مگر اس بچاری کو تو روحیل کے زخم کے علاوہ کچھ نظر ہی نہیں آرہا تھا روحیل اس کی قربت کو محسوس کرتا ہوا مزید اس کے قریب آنے لگا جب ماہی کو احساس ہوا کہ وہ اس کے کتنے

ہونے لگی

ہو جائے گا ٹھیک... کر لوں گا بینڈج خود... "وہ بھی رو حیل تھا اکڑنا"

اس کو بھی بہت اچھے سے آتا تھا

پہلے یہ کھانا کھائیں... پھر آپ کی بینڈج میں کر دوں گی۔ "ماہی نے"

نرمی سے کہا اور ٹرے اس کے قریب لائی

مجھے بھوک نہیں ہے... "رو حیل نے دوسری طرف منہ کیا"

بھوک ہو یا نہ ہو کھانا تو آپ کو پڑے گا... اگر صحیح ہونا ہے تو میڈیسن"

پابندی سے لینی ہو گی اس کے لئے آپ کو ٹھیک سے کھانا کھانا ہو گا

... "ماہی کسی ڈاکٹر کی طرح اسے سمجھا رہی تھی رو حیل اسے بڑی

حیرت سے دیکھ رہا تھا رو حیل تو بہت سالوں سے اس سے محبت کرتا تھا

اس کی قربت میں سکون پاتا تھا مگر ماہی کو ابھی دو ہفتے بھی نہیں ہوئے

رہی تھی اس کا

کیا ہوا؟؟ کھائیں نہ پلیززز... "ماہی نے لقمہ بنا کر اس کے قریب کیا"

جس پر روحیل نے ایبرو کا زاویہ بنایا

آپ مان رہی ہو میری بات؟ جو میں آپ کی بات مانوں؟؟ اور نہیں"

ہونا مجھے ٹھیک... رہنے دیں اس ہی حال میں آپ مجھے... "روحیل نے

اب کہیں جا کر اپنے الفاظوں سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا وہ بھی آدھا

ادھورا

روحیل کیا ہو گیا ہے آپ کو ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ کیوں"

نہیں ہونا آپ کو ٹھیک؟؟ پوری لائف پڑی ہے آگے اب کیا ایسے ہی بیڈ

دیکھنے لگا

فائدہ ایسی زندگی کا جس میں میرا پیار میری جان ہی میرے ساتھ نہ
ہو... "روحیل نے اداس لہجے میں کہا جس پر ماہی اسے خالی نظروں
سے دیکھنے لگی جیسے اس کے پاس کوئی جواب نہ ہو

آپ کا بہت تھینکس آپ اتنی فکر کر رہی ہو میری آگے مجھے اکیلے
رہنا ہے تو اکیلے ہی سب ہینڈل کرنا ہوگا آپ کو میری فکر کرنے کی کوئی
ضرورت نہیں میں اپنا خیال خود رکھ سکتا ہوں، یہ سب لے جاؤ مجھے
نہیں کھانا، اور جاتے جاتے دروازہ بند کر دیا میں آٹھ نہیں سکتا... "کیا
تھا وہ شخص باتوں باتوں میں ہی اس کے سامنے خود کو کبھی مضبوط تو
کبھی کمزور ثابت کر رہا تھا

لگی مگر تبھی رکی

"کھانا یہاں رکھ دیا ہے کھالئے گا پلیز رز"

ماہی وہاں سے باہر چلی گئی جبکہ روحیل کو لگ رہا تھا وہ اب ماہی کو اپنی
بات منوانے کے لیے راضی نہیں کر پائے گا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

یہ کیسے ممکن ہے بیسٹ؟؟؟ اگر ایسا ہو گیا تو ہمیں پاکستان جانے کہ
بجائے کسی اور ملک جانا پڑے گا... تم سمجھ رہے ہو نہ اس کا مطلب
؟؟؟ یار ہمارا پلان خطرے میں ہے... "باسم نے بیسٹ کی بات سن کر
پریشانی ظاہر کی مگر یقیناً بیسٹ کا بھی کوئی پلان تو ہو گا نہ وہ ایسے ہی

نہیں ہے

ہم پاکستان ہی جائیں گے ہمیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں"

کیونکہ آر جے کی دی ہوئی انفارمیشن کے مطابق گل خان کے ڈھائی سو آدمی پاکستان روانہ ہوئے ہیں جن کا مقصد ہمیں ڈھونڈنا ہے مگر وہ اس بات سے انجان ہیں کہ ڈون کے آدمی ان کے تعاقب میں ہیں وہ مواقع ملتے ہی اس کے سارے آدمیوں کو مار کر چپ حاصل کرنا چاہیں گے جو کہ ہمارے پلان کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا اس لئے

"... ہمیں پاکستان جانا پڑے گا

بیسٹ کی بات سن کر مہر اور حورین بھی تھوڑا گھبرائیں تھیں کیونکہ اب ان کا یہ مقصد بہت اہم مراحل سے دوچار ہونے والا تھا ممکن تھا

پڑے مگر بیسٹ نے انہیں بہت اچھے سے سکھایا تھا کہ مضبوط کیسے بنا جاتا ہے اور مشکل وقت کو خود پر حاوی کرنے کے بجائے اس پر حاوی کیسے ہوا جاتا ہے وہ لوگ بیسٹ کا پلان سب چکے تھے

تو مطلب ان چند دن کے اندر اندر ہمیں پاکستان جانا ہو گا... "باسم" نے کچھ سوچتے ہوئے نوفل کی طرف دیکھ کر بیسٹ سے کہا جس پر نوفل بول پڑا

ہاں ہاں بھائی مجھے پتا ہے اس بار بھی ٹکٹ کروانے مجھے ہی جانا پڑے "گا ہونہ چھ لوگوں کی ٹکٹ بک کروانے کی ذمہ داری میرے ان "نازک کاندھوں پر ڈال دی ظالموں نے

اس کے منہ بنانے پر اس سچویشن میں بھی مہر کی ہنسی نکل گئی جبکہ بیسٹ اس کی اس زنانہ حرکت پر اسے گھورنے لگا

چھ نہیں آٹھ... "بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ اس کی"
طرف متوجہ ہوئے اسے ایسے دیکھنے لگے جیسے اس نے کسی خزانے کا
ذکر کر دیا ہو بیسٹ ہمیشہ کی طرح مغرورانہ چال چلتا ہوا وہاں سے چلا
گیا جبکہ پیچھے وہ سب کھڑے ایک دوسرے سے یہی سوال کر رہے
تھے کہ چھ کہ بجائے آٹھ ٹکٹ کیوں؟؟

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اوہ تو مطلب ایک تیر سے دو نہیں بلکہ تین شکار؟؟؟ "ڈون کا خاص"
آدمی سمجھ چکا تھا ڈون کی پلاننگ اس لئے شیطانی مسکراہٹ لئے کہنے
لگا جس پر ڈون نے بھی شیطانوں کی طرح ہنسنا شروع کر دیا

وہ لوگ بیسٹ کا کام ختم کریں گے ہم ان لوگوں کا کام تمام کر دیں
گے "ڈون کے آدمی نے ڈون کا شراب کا گلاس پکڑا تے ہوئے پوچھا

اہم اس کی ضرورت نہیں میں نے بہت خاص بندوں کو بھیج دیا ہے "
اور پھر تم تو جانتے ہو تمہارا کام میرے ساتھ ہی رہنا ہے "ڈون کی
بات پر وہ ہاں میں سر ہلایا رہ گیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

ہم بائے ہی ایئر جائیں گے مگر پراسٹیوٹ ہیلی کاپٹر میں... "باسم کی "
بات پر سب لوگ حیران ہوئے کیونکہ ابھی تو بیسٹ نے ٹکڑے کروانے
کا کہا تھا مگر اب اس کا ارادہ کچھ اور تھا

اوہ واؤ یعنی ہم اپنے ہیلی کاپٹر میں جائیں گے... "نوفل نے خوشی سے"
کہا مگر باسم بہت سنجیدہ تھا کیونکہ اسے شک ہو چکا تھا کہ بیسٹ نے چھ
کے بجائے آٹھ ٹکٹس کا کیوں کہا تھا بات واقعی کچھ اور تھی

ویل ہمیں پیکنگ کر لینی چاہیے "باسم اپنے کمرے میں چلا گیا ساتھ
مہر بھی چلی گئی

ہم بھی اپنی پیکنگ کریں حور؟؟؟ "نوفل نے ایک سائیڈ ہو کر پوچھا"
جس پر حورین اسے آنکھیں دکھاتی ہوئی چلی گئی "ہو نہ میری تو کوئی
سنتا ہی نہیں..." ہمیشہ کی طرح وہ بچا راز نانہ انداز میں بڑبڑاتا ہوا اپنے
کاموں میں مصروف ہو گیا

جب اس کا غصہ تھوڑا کم ہوا تو اسے یاد آیا کہ روحیل کے زخم سے
خون نکل رہا تھا نجانے وہ کس طرح اپنی بینڈج کرے گا ماہی کچھ دیر تو
سوچتی رہی کہ جائے یہ ناجائے مگر پھر اس کا دل نرم ہونے لگا تو
روحیل کے رویے کو بھلا کر اس نے جانے کا فیصلہ کیا

روحیل کب سے خود کی بینڈج کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر اس سے
تو زخم پر لگا خون بھی صاف نہیں ہو پا رہا تھا ماہی بنا پوچھے اچانک
کمرے میں آگئی اور جیسے ہی سامنے نظر پڑی فوراً آنکھوں پر ہاتھ
رکھنے لگی جبکہ اسے یوں اچانک پا کر روحیل بھی تھوڑا شرماتے لگا تھا
کیونکہ وہ بنا شرٹ کے تھا

جس پر ماہی نے بنا ہاتھ ہٹائے جواب دیا

جی وہ آپ کی بینڈج کرنی تھی... "ماہی کی بات پر روحیل اسے بہت " حیرت سے دیکھنے لگا

تو کرو پھر... "اب اس کے دماغ میں تھوڑی شرارت سو جھ رہی تھی " ماہی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر آگے بڑھنے لگی اور بیڈ تک آئی

ایسے کرو گی بینڈج؟؟؟ آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر؟؟؟ "روحیل کی بات " پر ماہی نے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائیں مگر نظریں اب بھی جھکی ہوئی

تھیں روحیل نے فسٹ ایڈ باکس اس کے قریب کیا تو ماہی نے اسے

تھاما اور اس کے قریب آ کر بیٹھ گئی پہلے ماہی نے اس کے زخم پر لگا

خون صاف کیا مگر روحیل کا درد تو جیسے کہیں غائب ہو گیا تھا اس کی

کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں اتار رہا تھا

اب ماہی نے اس کے زخم پر ٹیوب لگایا اور بینڈج کرنے لگی پٹی
باندھتے وقت وہ اس کے چہرے کے اتنی قریب تھی کہ روحیل کا دل
کر رہا تھا اس کے ہونٹوں پر ایک گستاخی کی جائے مگر ماہی کی نظر جب
روحیل کے چہرے پر گئی تو وہ اسے اپنے اتنا قریب پا کر اس سے دور
ہٹنے لگی جس پر روحیل نے اپنا زخمی ہاتھ اس کی کمر پر رکھ کر اسے اپنے
قریب کیا اور بھی زیادہ قریب

ماہی نے روحیل کے سینے پر ہاتھ رکھ لئے کیونکہ اگر وہ ایسا نہ کرتی تو
سیدھا جا کر اس کے لبوں سے ٹکراتی

بالوں کو پیچھے کیا

روحیل... آپکا ہاتھ... "ابھی وہ آگے کچھ کہتی روحیل نے اس کے"

لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کرایا

پتا نہیں تم میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہوں گی مگر یہ بات سچ "

ہے کہ مجھے اب تمہاری عادت ہو چکی ہے تم سے پہلے میں اپنا خیال

خود رکھ لیتا تھا مگر تمہارے آنے کے بعد مجھے ایسا محسوس ہونے لگا

ہے جیسے میں تمہارے بنا دوڑا ہوں مجھے مکمل صرف تم کر سکتی ہو

"ماہی

سے کہہ رہا تھا جبکہ ماہی اسے بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی کہ کچھ دیر پہلے کیا تھا اور اب کیا ہو گیا تھا وہ شخص

بتاؤ ماہی... کیا تم مجھے مکمل ہونے میں میرا ساتھ دو گی؟ کیا تم اپناؤ گی "

"... اس ادھورے شخص کو

اب وہ ماہی کو اور قریب کر کے ماہی کی جان نکال رہا تھا جبکہ وہ اب بھی اپنے سوال کا جواب مانگ رہا تھا

ماہی... اپنا ماضی میں تمہیں بتا چکا ہوں... حال تمہارے سامنے ہے..."

"اور مستقبل تمہارے ہاتھ میں ہے

ماہی نے اپنی نظریں جھکائیں جس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اب بھی اپنی بات پر قائم ہے روحیل نے اس کے چہرے کو اُوپر کیا

"...ماہی

روحیل... اگر آپ کو مجھ سے شادی کرنی ہے تو آپ کو میرے ڈیڈ" سے بات کرنی ہوگی پھر جو ان کا فیصلہ ہو گا وہ مجھے منظور ہوگا..." ماہی نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا جس پر روحیل نے اس پر اپنی گرفت مضبوط کی

اچھا... اور اگر آپ کے ڈیڈ نے انکار کر دیا تو؟؟ تو کیا کروگی؟؟ چھوڑ" کے چلی جاؤگی مجھے ہاں؟؟

اب روحیل کا لہجہ سخت ہو گیا تھا جس پر ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تو روحیل نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا

...کے روحیل کے بینڈج کرنی ہے یا نہیں

اگر وہ ہاں کہیں تو پھر آنا ورنہ میرے روم کے اندر آنے کی ہمت بھی
نہ کرنا سمجھیں اگر دوبارہ تم مجھے میرے آس پاس نظر بھی آئیں تو
"بہت برا ہوگا سمجھیں جاؤ یہاں سے اب"

روحیل کی آواز پورے کمرے میں گونجی ماہی سہم گئی تھی اس کی آواز
پر ماہی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا آخر وہ کس طرح اس معصوم
سی لڑکی پر اپنا غصہ اتار رہا تھا جبکہ وہ اس بات سے واقف تھا کہ وہ کتنی
حساس لڑکی ہے

رو... روحیل... آپ... "ماہی نے کچھ کہنے کی ہمت کی مگر وہ پھر سے"
پچھنے لگا

aGaiN"

ماہی گھبراتی ہوئی لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ وہاں سے چلی گئی جبکہ
روحیل نے ادھوری بینڈج کو ٹھیک سے باندھا اور غصے سے برابر میں
رکھی ٹرے کو ہاتھ مار کر زمین پر گرایا یہ وہی کھانا تھا جو ماہی اس کے
لئے لائے تھی

کیوں... آخر کیووووو نہیں ماما ان رہیں تم "
ماما... کیووووو... "وہ آج پہلی بار اتنا غصہ دکھا رہا تھا وہ پاگلوں کی
طرح چل رہا تھا آخر کتنا کچھ اس نے کیا تھا اپنے پیار کے لئے گولی تک
کھالی مگر ماہی کو اب بھی اس کا خیال نہیں آ رہا تھا

روحیل نے کال ملائی اور سخت لہجے میں بات کرنے لگا

♥️ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥️

اُوووفف اب یہ انونیمس بوئے مجھے کیوں کال کر رہا ہے... "عریشہ"
پانچ بار شہرام کی کال کاٹ چکی تھی کیونکہ پہلی بار ریسو کرنے پر وہ
اس کی آواز پہچان چکی تھی تب ہی اس کے پاس میسج آیا

اگر کال ریسو نہیں کی تو اٹھا کر لے جاؤں گا... سمجھیں "عریشہ کو"
اس کے میسج پر ہنسی آنے لگی

ہو نہہ آیا بڑا اٹھا کر لے جانے والا پتا نہیں سمجھتا کیا ہے خود"
کو... انونیمس بوئے... "عریشہ اپنی ہی باتوں میں مگن تھی جب ماہی
اس کے پاس آئی وہ بہت ڈری سہمی لگ رہی تھی

ماہی تم...؟ کیا ہوا ہے؟؟ "عریشہ اسے یوں اس حال میں دیکھ کر"
پریشان ہوئی ماہی اسے ہی عریشہ کے گلے لگ کر رونے لگ گئی
اوففف ماہی کچھ تو بتاؤ ہوا کیا ہے؟؟ روحیل کی طبیعت تو ٹھیک ہے"
نہ؟؟ "عریشہ نے اسے چپ کرانا چاہا مگر وہ مسلسل روئی جا رہی تھی
اس ظالم کو اس معصوم پر ذرا رحم نہیں آیا تھا وہ کس طرح اس پر اپنا
غصہ نکال رہا تھا

کچھ دیر تو وہ یوں ہی روتی رہی پھر ماہی نے جب رونا بند کیا تو عریشہ نے
اسے پانی کا گلاس دیا ماہی نے دو گھونٹ پی کر گلاس میز پر رکھ دیا عریشہ
نوٹ کر چکی تھی کہ ماہی بہت زیادہ ڈری ہوئی ہے کیونکہ گلاس
پکڑاتے وقت عریشہ دیکھ چکی تھی جس طرح ماہی کے ہاتھ کانپ
رہے تھے

ماہی نے عریشہ کو سب کچھ بتایا اب تک جو جو روحیل نے اسے کہا تھا
اور جو کچھ ماہی نے روحیل سے کہا تھا جسے سن کر عریشہ کو کچھ عجیب سا
لگا

ماہی یہ تو اچھی بات ہے کہ وہ تم سے نکاح کا ارادہ رکھتا ہے... مگر ایسا "
"بھی کیا ہو گیا جو وہ اتنی جلدی نکاح کرنا چاہتا ہے...؟؟؟"
پتا نہیں آ رہا وہ بہت غصے میں ہے مجھے ڈر ہے کہیں وہ مجھے چھوڑ کر "
چلے گئے تو... "ماہی پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی جس پر عریشہ نے
اسے چپ کروایا

بات سنو ماہی اگر وہ تم سے سچی محبت کرتا ہو گا تو تمہیں سمجھنے کی "
کوشش کرے گا سمجھیں اور تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں تم

"پاس نہیں جانا تم اسے اگنور کرو گی سمجھیں نہ؟

عریشہ کی بات پر ماہی اسے غور سے دیکھنے لگی

اوقف آئی نو ایک تو تمہیں کسی کو اگنور کرنا نہیں آتا دیکھو یہ اتنا"

مشکل تھوڑی ہے... تم اس کی کال ریسیو نہ کرنا اس کے میسج کا جواب

نہ دینا اور اگر وہ تمہارے سامنے آجائے تو اپنا راستہ بدل لینا اور ویسے

بھی تم یہاں انجوائے کرنے آئی ہو تو انجوائے کرو کوئی روگ لگا کر

"... بیٹھنے کی ہر گز تمہیں ضرورت نہیں سمجھیں

عریشہ اسے کسی ٹیچر کی طرح گائیڈ کر رہی تھی جبکہ ماہی کو اس کی

باتیں بہت مشکل لگ رہی تھیں ماہی کو پتا تھا یہ سب عریشہ کے لئے

بہت آسان ہو گا مگر وہ خود اس کہی بات پر عمل کیسے کرے گی یہ اس

کے بالکل سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر سامنے بھی عریشہ تھی اگنور کرنے میں

سکھانے کا ہنر بھی جانتی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ یہ
باتیں کوئی سن چکا ہے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

کیا مطلب؟؟؟ تمہیں کیسے پتا وہ اپنی دوست کے کہنے پر چل رہی ہے
ہے؟؟؟ بیسٹ یہ کیسے ہو سکتا ہے وہ خود اتنی معصوم ہے وہ کیسے کسی
کی بات پر عمل کرے گی تمہیں پتا ہے وہ بہت نرم دل لڑکی ہے شاید
"...یہ سب ناراضگی میں کر رہی ہو

روحیل اب اپنی کی گئی حرکت پر بے حد شرمندہ تھا اور ایک دو بار اس
نے ماہی کو کال بھی کی تھی مگر ماہی اسے فل اگنور کر رہی تھی جبکہ

کے اگنور کرنے کی اصل وجہ انہیں بتادی تھی جس پر روحیل کو بلکل
بھی یقین نہیں آرہا تھا

اگر واقعی ایسا ہے تو پھر اس کی فرینڈ اسے مجھ سے اور بھی دور "
... کر دے گی

روحیل نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

"اسے میں سمجھا لوں گا تم پریشان نہ ہو اور پلان سنو"
بیسٹ نے ریلیکس ہو کر اپنا پلان اسے سمجھایا جسے سن کر روحیل تھوڑا
کنفیوز ہوا مگر پھر یہ سوچ کر خاموش ہو گیا کہ بیسٹ بہتر جانتا ہوگا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اس کے کمرے میں آیا اور اس کے قریب آکر بیٹھ گیا مگر وہ اب تک
سونے میں اتنی مصروف تھی کہ اسے اپنے قریب کسی کا وجود محسوس
ہی نہیں ہوا

کیوں میری جان آخر کیوں؟؟ تم اتنی بدل گئی ہو آخر کیوں؟؟ " "
شہرام بالکل اس کے قریب تھا اس پر جھک کر ماتھے پر بوسہ دینے لگا وہ
جس عریضہ کو جانتا تھا وہ ایسی تو نہ تھی وہ تھوڑی غصے والی تھوڑی
مغرور تھوڑی نکچڑی تھوڑی اکڑو تھی مگر اتنی زیادہ نہیں آخر وہ اتنا
کیسے بدل گئی تھی

میری بیوٹی کوئین تم نے مجھے خود سے دور رکھ کر بہت بڑا ظلم کیا مجھ "
پر، تم سوچ بھی نہیں سکتیں یہ چوبیس سال میں نے تمہارے بنا کس

میری، پھر تمہیں مجھ سے دور کیوں کیا گیا تھا... "شہرام عریشہ پر جھک کر اپنے دل کی باتیں آج اس سے شیئر کر رہا تھا مگر وہ نواب زادی تو اب بھی نیند کی وادیوں میں گم تھی

سب لوگ میرے خلاف ہو گئے تھے مگر تم تو مجھے سمجھ سکتی تھیں نہ " تم مجھ پر بھروسہ کر سکتی تھیں نہ مگر تم نے بھی مجھے خود سے دور کر دیا تھا...

لیکن اب اور نہیں اب میں تمہیں اپنا بنا کر رہوں گا... تم صرف شہرام ملک کی ملکیت ہو تم صرف میری ہو صرف میری، سالوں سے جو "... فاصلے ہمارے بیچ قائم تھے انہیں آج میں ختم کر دوں گا

عریشہ کی آنکھیں کھل گئی اپنے اوپر کسی کو جھکا دیکھ کر اس کی توجہ جان
نکل گئی مگر وہ شہرام کا لمس محسوس کر چکی تھی اسے پتا تھا یہ وہی شخص
ہے مگر یوں اچانک اس طرح سے وہ اس کے کمرے میں کیسے آیا

عریشہ اسے خود سے دور کر کے اس کا چہرہ دیکھتی مگر اس نے عریشہ
کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور ماسک لگا کر وہاں سے جانے لگی تب ہی
عریشہ نے اس کا ہاتھ پکڑ کے اسے روکا

"رک جاؤ تم... کیوں بھاگ رہے ہو؟"

اس کی بات پر شہرام نے اس کی طرف رخ کیا

تمہیں میں نے کہا تھا نہ کہ مجھ سے دور رہو... مگر تم پھر آ گئے... اور "

جب آ ہی گئے تو جا کیوں رہے ہو؟؟؟ اور یہ اپنا منہ کیوں چھپا کر رکھتے

"ہو؟؟؟ دکھانے میں کیا مسئلہ ہے؟؟"

دیکھ لو ویسے بھی ساری زندگی تمہیں یہی شکل دیکھنی اور برداشت
... کرنی ہے

شہرام نے دو قدم اس کے قریب آ کر یہ الفاظ ادا کئے تھے جبکہ عریشہ
اب بھی اسے اپنی بڑی بڑی آنکھوں سے گھور رہی تھی

کیا ہوا؟؟ ہمیشہ خود بھگاتی ہو مگر آج تو خود ہی ہاتھ پکڑ کے کھڑی "
ہوئی ہو... لگتا ہے آج ارادہ کچھ اور ہے... " شہرام اب اس کے بالکل
قریب تھا جبکہ اس کی باتوں سے عریشہ کو یاد آیا کہ وہ اب بھی اس کا
ہاتھ پکڑی ہوئی تھی عریشہ نے جلد سے اس کا ہاتھ چھوڑا اور اسے خود
سے دور کرنے لگی مگر اگلے ہی لمحے شہرام نے اسے دیوار سے لگا دیا

عریشہ نے منہ بناتے ہوئے پوچھا جس پر شہرام اسے بہکی نظروں سے
اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا وہ اس وقت نائیٹی میں موجود تھی
تمہیں چاہتا ہوں تم سے کچھ نہیں چاہتا... بائے داوے نائٹس"
"نائٹی... قیامت

شہرام نے اس کی نائیٹی کی ڈور پکڑتے ہوئے بولا جس پر عریشہ کو اس
کے ارادے کچھ ٹھیک نہیں لگے عریشہ ابھی مزاحمت کرتی جب
شہرام نے برابر لگا سو بیچ آف کر دیا اور شہرام نے اس کی گردن پر
اپنے لب رکھ دیئے جہاں پہلے والے نشان اب کچھ کم ہو چکے تھے

شہرام کاشد ت بھرالمس عریشہ کو مدہوش کر رہا تھا مگر وہ خود پر قابو
کرتے ہوئے اسے دور کرنے کی کوششوں میں تھی مگر وہ بھی شہرام
ملک تھا اسے اچھے سے پتا تھا کہ اپنی بیوٹی کو کس کو کیسے قابو کرنا عریشہ

کے کام میں مداخلت کے برابر تھا اسے کہاں پسند تھا اپنے سکون
بھرے لمحے میں کسی بھی قسم کا خلل عریشہ کی کی گئی مزاحمت سے وہ
عریشہ سے دور ہوا اور عریشہ کو غصے سے دیکھنے لگا مگر عریشہ
اندھیرے کی وجہ سے کچھ کچھ دیکھ نہ پائی

"!!!... منع کیا تھا نہ... میں نے منع کیا اااا تھا نہ"

شہرام کی آنکھیں اب غصے سے لال ہو رہی تھیں اس کی آواز پر عریشہ
... سہم گئی ابھی کچھ سیکنڈ پہلے تو وہ اس پر پگھل رہا تھا مگر اب
شہرام نے اپنے غصے کا اظہار کچھ اس طرح کیا کہ عریشہ کی نائیٹی کی
ڈوری کھول دی

نائیٹی کو قابو کئے کھڑی تھی مگر وہ بھی شہرام تھا اس نے عریشہ کو
بالوں سے پکڑا اور اس کی گردن کو اپنے شدت بھرے لبوں کی
گرفت میں لینے لگا وہ یوں ہی اپنی شدت کو اپنے غصے کو عریشہ پر ظاہر
کر رہا تھا

شہرام کا لمس اب عریشہ کو گردن سے نیچے محسوس ہو رہا تھا وہ شخص
آج کچھ زیادہ ہی بہک رہا تھا یا پھر وہ اس طرح سے اپنے غصے کا اظہار
کر رہا تھا
"پلیززز نہیں پلیززز"

ابھی وہ کچھ زیادہ بہکتا جب عریشہ کی درد بھری آواز پر رکا وہ اپنا ماسک
لگاتے ہوئے دور ہوا اور سو تیج آن کیا

ڈرومت نکاح سے پہلے بس اتنا ہی ظلم کروں گا اس سے زیادہ"
نہیں..." عریشہ کا گال تھپتھپاتا ہوا وہ روم سے باہر چلا گیا جبکہ عریشہ کو
ایک نئی مشکل میں ڈال گیا تھا

آج وہ لوگ آخری بار آوٹنگ پر گئے تھے پھر وہاں سے شوپنگ مال
روحیل بھی اس ہی شوپنگ مال میں تھا مگر ماہی اسے بار بار اگنور کر رہی
تھی وہ عریشہ کی بتائی گئی باتوں پر بہت اچھے سے عمل کر رہی تھی جبکہ
روحیل کو اب خود پر غصہ آرہا تھا کہ آخر اس نے ایسا رویہ کیا ہی کیوں
تھا ماہی کے ساتھ جو اس ماہی اس کو اس طرح سے اگنور کئے جا رہی
تھی

ساتھ موجود تھی مگر ماہی اب بھی رو حیل کی طرف ایک بار بھی نہیں
دیکھ رہی تھی جبکہ رو حیل بچا را پتھر دل انسان آج اپنے پیار کے
ہاتھوں اس پتھر دل میں درد محسوس کر رہا تھا

رو حیل ابھی باہر نکلا ہی تھا جب اس کے کان میں لگے ایر فون پر کال
آنے لگی بیسٹ نے کال ریسپو کی تب ہی اس کو آواز آئی "ریڈی
رہو..." بیسٹ کے الفاظ اسے کچھ سمجھ نہیں آئے تب ہی ماہی اپنے
دوستوں کے ساتھ باہر نکل رہی تھی جیسے ہی ماہی رو حیل کے سامنے
سے گزرنے لگی وہی سے ایک گاڑی گزرنے لگی گاڑی دیکھ کر رو حیل
سمجھ چکا تھا اور ہوشیار بھی ہو چکا تھا

گاڑی سے کسی نے بندوق سے فائر کیا ان کا نشانہ ماہی کی طرف تھا
روحیل نے ماہی کو دھکا دیا جس سے وہ دونوں ہی سائڈ پر جا گرے
کیونکہ ماہی سب سے پیچھے تھی اس لئے باقی سب لوگ آگے جا چکے
تھے اس لئے ماہی پر فائر کیا گیا تھا روحیل یوں اچانک والے حملے کے
لئے بالکل بھی تیار نہ تھا گولی ریسٹورنٹ کے شیشے پر لگی تھی عریشہ
سمیت سب لوگ گولی کی آواز سے پیچھے مڑ کر دیکھنے لگے مگر ماہی اور
روحیل سائڈ میں گر چکے تھے اس لیے ماہی سیف تھی مگر وہ گاڑی
جس میں سے کسی نے فائر کیا تھا وہ جا چکی تھی

اس اچانک والے حملے میں بھی روحیل نے ماہی کا بچاؤ کچھ اس طرح
کیا تھا کہ ماہی کو خود کے ساتھ لے کر گرا تھا جس سے اس کا سر زمین

ہاتھ میں کھروچ آئیں تھی

سب لوگ بھاگ کر ماہی کے پاس آئے جبکہ ماہی اپنے آپ کو بھول
چکی تھی اس کا سارا دھیان روحیل پر تھا جبکہ روحیل آنکھیں کھول کر
اسے دیکھنے لگا وہ پاگلوں کی طرح اس پر جھک کر رونے میں مصروف
تھی

"...روحیل"

میری سلیپنگ بیوٹی... میں ابھی زندہ ہوں... "روحیل کی آواز پر"
ماہی نے سراٹھا کر اسے دیکھا تو وہ اس حالت میں بھی مسکرا رہا تھا
روحیل نے اٹھنے کی کوشش کی حارث اور ہارون نے بھی روحیل کو
سہارا دیا مگر اس کا سر زمین پر لگنے کی وجہ سے چکرار ہا تھا

حارث ٹیکسی بلانے لگا مگر رو حیل نے اسے اپنی جیب سے گاڑی کی
چابی نکال کر دی رو حیل کا کافی خون بہہ چکا تھا اس لئے حارث وقت
ضائع کئے بغیر اس کی گاڑی اسٹارٹ کر کے سامنے لایا اور ماہی کے
ساتھ ہی اسے ہو اسپتال لے کر چلا گیا جبکہ رو حیل نے سب کو کہا کہ
پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اس لئے سب لوگ اس کے بہت
کہنے پر ہو ٹیل واپس چلے گئے

رو حیل کے سر پر بینڈج کی گئی اور اسے آرام کا کہا مگر وہ اس وقت
بہت غصے میں تھا اسے واپس ہو ٹل جانا تھا ہر حال میں اس کی بہت ضد
پر حارث اور ماہی اسے واپس ہو ٹل لے کر آگئے تھے سب لوگ اس
کے کمرے کے باہر کھڑے تھے جیسے ہی وہ لفٹ سے اوپر آئے سب

گیا اور اندر سے کمرہ لاک کر دیا ماہی کو اس کا یہ رویہ بہت عجیب لگا

گائز اسے آرام کی ضرورت ہے اس کا سر چکرار ہا تھا تو ہمیں اسے "ابھی ڈسٹرب نہیں کرنا چاہیے..." حارث کی بات پر سب لوگ اپنے کمروں میں چلے گئے جبکہ ماہی وہیں کھڑی رہی تب ہی روحیل نے دروازہ کھول کر اسے اندر بلایا

روحیل... زیادہ درد تو نہیں ہے..." ماہی کی بات پر روحیل مسکرا کر "لگا" تمہارے لئے میری جان قربان... یہ تو پھر چھوٹی سی چوٹ ہے..." اس نے ماہی کی جان بچائی تھی اگر وہ اسے نہ بچاتا تو ماہی آج زندہ نہ ہوتی

روحیل اس کی بات پر چپ ہو گیا تھا

کافی دیر تک وہ یوں ہی چپ رہا پھر اس نے اس خاموشی کو توڑا "ویسے
تم اگنورا چھا کر لیتی ہو..." روحیل کی بات پر ماہی نے سر جھکا لیا مگر
روحیل اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا "روحیل میں..." ماہی کچھ کہتی
جبھی روحیل بول پڑا

ماہی... شاید تم نے ٹھیک ہی کیا تھا... تمہارا مجھ سے دور رہنا ہی ٹھیک "
تھا... کاش میں تمہارے ساتھ اس دن باہر نہ جاتا اور نہ ہی وہ لوگ
تمہیں میرے ساتھ دیکھتے اور نہ آج وہ لوگ تمہیں نشانہ بنانے
آتے... سب غلطی میری ہے..." روحیل کا لہجہ سخت تھا مگر غصہ اسے
بیسٹ پر تھا

روحیل پلیزز زخود کو بلیم نہ دیں... آپ کی اس میں کوئی غلطی "
نہیں... اینڈ آئی این سوری میں نے آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں کیا... "
ماہی نے اس کا ہاتھ تھام کر کہا مگر روحیل کے تاثرات کچھ عجیب لگ
رہے تھے جیسے وہ کھل کر کچھ بیان کر نہیں پارہا ہو

سب کچھ میری غلطی ہے سب میری وجہ سے ہوا ہے... تمہاری "
جان بھی خطرے میں ہے صرف میری وجہ سے... تمہیں تحفظ کی
ضرورت ہے... مجھے کچھ کرنا ہوگا... مجھے جو بڈھونڈنے سے پہلے کچھ
"... کرنا ہوگا

روحیل اپنی ہی سوچوں میں کچھ بولا جا رہا تھا جبکہ ماہی کو اس کی باتوں
سے فکر ہو رہی تھی کہ آخر کہ وہ کہنا کیا چاہ رہا ہے

روحیل نے ہاں میں سر ہلایا "تو کیا آپ ہمیشہ کے لیے دوسرے کنڑی
شفٹ ہو جائیں گے؟؟" ماہی نے جانچتی نظروں سے اسے دیکھا جس
پر روحیل اس کے قریب آیا

ہاں... مجھے کہیں تو جواب کرنی ہوگی مگر میں تمہیں اکیلے نہیں چھوڑ"
سکتا... تمہیں مجھ سے نکاح بھی نہیں کرنا... مجھے کچھ سوچنا ہوگا مجھے
"... تمہارے تحفظ کے لیے کچھ سوچنا ہوگا

روحیل کے عجیب ہی تاثرات تھے وہ دھیرے دھیرے غصے میں آتا
جا رہا تھا اس کا یہ سخت لہجہ اب اور بھی زیادہ سختی اختیار کر رہا تھا وہ اپنی
بات کہتا ہوا کچھ سوچ کر وہاں سے اٹھ کر جانے لگا تب ہی ماہی نے
اسے روکا

تم اپنے کمرے میں جاؤ... اور اکیلے باہر مت نکلنا... تمہیں میری "
قسم... " وہ کہتا ہوا اسے اس کے کمرے میں بھیج کر خود گاڑی کی چابی
لئے ہوٹل سے باہر چلا گیا جبکہ ماہی کو کمرے میں جاتا دیکھ کر حارث
نے زینش کو بتایا تو زینش اور عریشہ اس کے کمرے میں چلی گئیں

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

روحیل فارم ہاؤس پر پہنچ چکا تھا وہ گاڑی سے اتر کر فارم ہاؤس کے اندر
سیڑھیاں عبور کرتا ہوا سیدھا بیسٹ کے آفس آ پہنچا جبکہ بیسٹ اپنی
کرسی پر پر سکون انداز میں بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا تب ہی روحیل
اس کے کمرے میں داخل ہوا بنا اجازت لئے مگر بیسٹ کو پہلے سے ہی
علم تھا اس کے اس رد عمل کا

بیسٹ... کیا تھا یہ سب...؟؟؟؟؟ یہ کس قسم کی حرکت تھی... اسے "

کچھ ہو جاتا تو؟؟؟" روحیل کا جسم پسینے سے شرابور تھا آنکھوں میں

سخت تاثرات تھے سانس پھول رہا تھا اور لہجہ بھی کافی سخت تھا وہ آج

پہلی بار بیسٹ سے اس لہجے میں بات کر رہا تھا

ہوا تو نہیں نہ..." بیسٹ نے پرسکون انداز میں کہا جبکہ آنکھیں اس

کی اب بھی بند تھیں اس کی اس بات سے روحیل کو اور بھی زیادہ غصہ

آیا

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟ یا تمہیں پتا بھی ہے تم نے کیا کیا تھا؟؟؟"

کچھ بھی ہو سکتا تھا اسے... اگر تمہارا ایسا کوئی ارادہ تھا تو تم مجھے پہلے سے

"... بتا سکتے تھے

ہوتے... "بیسٹ نے اب آنکھیں کھولی اور سامنے کھڑے روحیل کو
کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا مگر روحیل کا سانس اب بھی پھول رہا تھا

بیسٹ یہ کوئی طریقہ نہیں تھا... تمہیں اس پر فائز چلانے کی کیا
ضرورت تھی؟؟؟ تم مجھ پر بھی تو چلا سکتے تھے نہ... "روحیل نے کس
جذبے سے خود پر فائز کروانے کی بات کی تھی بیسٹ اس کی طرف
ایبرو کا زاویہ بناتے ہوئے دیکھنے لگا

تم نے عشق میں تکلیفیں اٹھانے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟؟؟ "بیسٹ"
کی بات پر روحیل نے نظریں چرائی جس پر بیسٹ نے سگریٹ کو ایش
ٹرے میں مسل دیا

کل وہ پاکستان جارہی ہے... "روحیل نے فکر مندی سے کہا وہ ویسے تو بہت سمجھدار اور ذہین تھا مگر اپنی محبت کے معاملے میں اس کا دماغ یا تو بہت زیادہ چلنے لگتا تھا یا پھر بالکل ہی کام کرنا چھوڑ دیتا تھا

"بیسٹ ایسا کوئی پلان بناتا ہی نہیں جو رائگاں جائے"

بیسٹ نے ایک ہی جملہ کہا اور پھر سے کرسی سے سرٹکا کر بیٹھ گیا جبکہ روحیل کو اس کی بات کچھ سمجھ نہیں آئی تھی "مطلب؟؟؟" روحیل نے ایک ہی لفظ میں اس سے وضاحت مانگی تب ہی اس کا فون بجنے لگا اس مطلب کا جواب تمہیں اپنے فون سے ملے گا... "بیسٹ کی بات" پر اس نے موبائل نکالا تو ماہی کا فون تھا

"For God saKe aReesHa"

ماہی پریشان تھی کہ کیا فیصلہ کرے مگر عریشہ اس کے معاملے میں
بہت سنجیدہ تھی اور تبھی وہ ماہی کو بار بار روحیل سے دور رہنے کا
مشورہ دے رہی تھی مگر اس بار زینش بول پڑی جس پر عریشہ کی
زبان کو بریک لگا

"...یہ اس کی زندگی ہے اسے خود ہی فیصلہ کرنے دو"

زینش کی بات پر ماہی کو بھی تھوڑی ہمت آئی تھی اسے وہ سب لمحات
یاد آرہے تھے جو اس نے روحیل کے ساتھ گزارے تھے روحیل کی
باتیں روحیل کا پیار روحیل کا یوں اس کی فکر کرنا اور سب سے بڑھ کر
روحیل نے اس اپنی جان پر کھیل کر اسے بچایا تھا ورنہ آج وہ یہاں

ہوتی

یار کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟ اس کی جان خطرے میں ہے مانا کہ "
روحیل نے آج اس کی جان بچالی مگر وہ ہر جگہ اس کے ساتھ نہیں
ہو گا اور ماہی کار روحیل سے دور رہنا ہی ان دونوں کے لئے بہتر ہے..."
مگر عریشہ اب بھی اپنی بات منوانے میں لگی پڑی تھی مگر تب ہی ماہی
نے ان سے تنہائی میں رہنے کا کہا تو وہ دونوں وہاں سے چلی گئیں

کیا فیصلہ کروں کیا کروں میں... کیا روحیل کو خود سے دور جانے "
دوں... نہیں میں ایسا نہیں کر سکتی "ماہی کو کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا
مگر تب ہی اس نے اپنا ہاتھ اپنے دل کے مقام پر رکھا اور اسے روحیل
کی بات یاد آئی

میری جان... ڈرنے کی ضرورت نہیں میں ہوں نہ آپ کے "
"ساتھ... پھر کیسا ڈر ہے؟؟؟"

بے ساختہ ماہی کی آنکھوں میں آنسو آگئے کتنی محبت کرتا تھا وہ شخص
اس سے اور ماہی کتنی خود غرض بنی ہوئی تھی جب وہ شخص خود کہہ رہا
تھا کہ جب وہ اس کے ساتھ ہے تو اسے ڈرنا نہیں چاہئے تو کیا وہ شخص
جھوٹا تھا؟ آخر کیوں اسے یہ سب باتیں نظر نہیں آرہی تھیں وہ شخص
اس کے لئے اپنی جان دینے کو بھی تیار تھا تو پھر وہ کیوں اسے اتنا ترپا
رہی تھی وہ تو اب جانتی بھی نہیں تھی ٹھیک سے مگر وہ شخص نجانے
کتنے سالوں سے اس سے محبت کرتا آ رہا تھا اس کی محبت میں کوئی شک
نہیں تھا

میں پاگل شخص پر پورا بھروسہ کرے گی اور اپنا آپ اسے تھام دے
گی وہ اب اسے خود سے دور نہیں جانے دے گی دل پر ہاتھ رکھ کر اس
نے فون اٹھایا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

موبائل اسکرین دیکھ کر روحیل کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں وہ بے
یقینی کی کیفیت میں موبائل کو گھور رہا تھا جس کے لئے اس نے پہلے
اتنی کوششیں کیں اب وہی کام بیسٹ ایک ہی دن میں کر گیا تھا

"بیسٹ... یہ سب... کیسے؟؟؟"

مسکراہٹ اچھالی اور دوسرا سگریٹ سلگانے لگا

کیا لکھا ہے اس نے؟؟ "بیسٹ نے کش لگاتے ہوئے پوچھا"
وہ نکاح کے لیے راضی ہے بیسٹ... مگر یوں اچانک؟؟ یہ کیسے ممکن"
ہے؟؟ یا تو نا ممکن تھا... "روحیل کی بات پر بیسٹ نے ایک ایبرو
اُچکائی

نا ممکن کو ممکن کر دیکھنا بیسٹ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے... "بیسٹ"
نے کش لگا کر دھوئیں کو ہوا میں آزاد کرتے ہوئے کہا جس پر روحیل
مسکرا نے لگا واقعی میں یہ بات سچ تھی

وہ بیسٹ تھا وہ ہر نا ممکن کو ممکن کرنا اچھے سے جانتا تھا وہ ہمیشہ خود ہی
مشکل راستوں کا انتخاب کرتا تھا اسے شوق تھا ہر مشکل کو فیس کرنے
کا اور وہ کر دیکھتا تھا

ابھی وہ لوگ یہی باتیں کر رہے تھے جب نوفل اور باسم نے اندر آنے کی اجازت مانگی تو بیسٹ نے اشارے سے انہیں اندر آنے دیا نوفل کی نظر رو حیل پر گئی جو نیچے گردن کئے مسکرا نے میں مصروف تھا

ہو نہہ پتھر دل لوگ بھی مسکراتے ہیں ہمیں تو آج پتا چلا... "نوفل" کی بات پر رو حیل نے نظریں اٹھا کر اسے دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا بیسٹ نے باسم کر بیٹھنے کا اشارہ کیا کیونکہ وہاں صرف تین کرسیاں تھیں ایک بیسٹ کی کرسی تھی بیچ میں ٹیبل اور ٹیبل کی دوسری سائٹ دو کرسیاں جس میں سے ایک پر رو حیل بیٹھا ہوا تھا دوسری پر باسم بیٹھ گیا تھا اور اب نوفل کھڑا ان دونوں کو گھور رہا تھا

منہ بنانے پر باسم اس سے مخاطب ہوا

نہیں میری جان یو آر رونگ معاشرے میں شی میلز کی بہت "
ر سپیکٹ ہوتی ہے... " باسم کے کہنے کی دیر تھی جب روحیل کی ہنسی
نکل گئی یہ پہلی بار ہوا تھا کہ وہ اتنا خوش نظر آ رہا تھا باسم بہت حیران تھا
اس پر

نوفل منہ بنا کر سامنے والے صوفے پر جا کر بیٹھ گیا تب ہی حورین اور
مہروہاں آئیں تو وہ بھی نوفل کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی

جبکہ مہرنے روحیل کے سر پر پٹی دیکھ کر وجہ پوچھی جس پر باسم بول
پڑا

"... بیسٹ صاحب کی مہربانی ہے "

تھی باسم دانت دکھا کر نظریں چرا گیا

بیسٹ خیریت؟ کوئی نیو پلان ہے کیا؟؟؟ "حورین نے سنجیدگی سے"
پوچھا جس پر بیسٹ نے دھوئیں کو ہوا میں اڑاتے ہوئے جواب دیا

کوئی پلان نہیں... اب نکاح ہو گا... "بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی"
نوفل لپک کر بیسٹ کے ٹیبل کی طرف آیا

ہائے ہائے ظالم تم نے بھی دھوکا دے دیا مجھے اس پتھر دل انسان"
کی طرح... "روحیل کی طرف اشارہ کرتا ہوا وہ ایک ادا سے بولا جس پر
بیسٹ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے گھورنے لگا

روحیل اتنی جلدی نکاح کرنے والا ہے جبکہ نافل کی خوشی کی تو کوئی
انتہا ہی نہ رہی

ہائے ہائے میں صدقے میں واری... کب ہے نکاح...؟؟ مجھے "
ڈانس پر یکٹس ابھی سے شروع کرنی ہوگی ہائے کتنا مزہ آئے گا نہ
شادی بیاہ والا ماحول بنا ہوا ہوگا... میں نے تو گانا بھی ڈسائیڈ کر لیا... کالا
ڈوریاں " نوافل کی بات پر مہر ہنسنے لگی جبکہ روحیل سر پر ہاتھ رکھ کر
اسے دیکھنے لگا

بس کر دے بھائی ہر جگہ آجاتے ہیں ایسے لوگ شادی بیاہ میں تو اور "
بھی زیادہ آتے ہیں... " باسم کی بات پر مہر کا قہقہہ نکلا جس پر نوافل باسم
کو گھورنے لگا

لہجے میں کہا جس پر نوفل منہ بناتا واپس اپنی جگہ پر جا بیٹھا جبکہ اب
سب سنجیدگی سے بیسٹ کی بات سن رہے تھے

نکاح اپارٹمنٹ میں ہو گا... جو باسم اور مہر کا ذاتی اپارٹمنٹ کہلائے "
گا... نکاح میں باسم اور نوفل کے علاوہ دو گواہان اور ہوں گے... مہر تم
باسم کی فیونسی کی حیثیت سے ماہی سے ملو گی اور حورین تم نوفل کی
"... فیونسی کی حیثیت سے ملو گی

جب بیسٹ نے حورین سے مخاطب ہو کر کہا تو نوفل کا تودل باغ باغ
ہو گیا تھا وہ شرمانے والے انداز میں حوریں کو دیکھ رہا تھا جبکہ حورین
نے اسے گھورنے والے انداز میں دیکھا تھا

پاکستان روانہ ہوں گے... اس کے لئے ماہی کو کیسے کنوینس کرنا ہے آر
جے جانتا ہے... دورانے سفر ماہی کو تم سب پر کسی قسم کا کوئی شک
نہیں ہونا چاہیے... "بیسٹ اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگا
جب باسم نے سوال کیا

بیسٹ اور تم؟؟؟ تم کب آؤ گے پاکستان؟؟؟ "اس کے سوال پر"
بیسٹ کے قدم رکے

جب تم لوگ پاکستان پہنچو گے تو میں تمہیں وہیں پر ملوں گا... ""
مطلب صاف تھا وہ اپنے الفاظ ادا کر کے بنا کسی کی طرف دیکھے اپنے
خاص قسم کے اسٹائل سے چلتا ہوا وہاں سے باہر چلا گیا جبکہ باسم اور
سب لوگ رو حیل کے لئے بہت خوش تھے

صبح گیارہ بجے کا وقت تھا جب سب لوگ آپس میں ماہی کے بارے
میں پوچھ رہے تھے کیونکہ ماہی کا کمرہ لاک تھا اور فون بھی بند جا رہا تھا
آج ان لوگوں کی واپسی کی فلائیٹ تھی مگر ماہی کا کچھ اتنا پتا ہی نہیں تھا

یار کہاں چلی گئی یہ... اس کو پتا بھی ہے کہ پانچ بجے کی فلائیٹ ہے "
ہماری... "عریشہ نجانے کتنی بار اسے کال کر چکی تھی مگر ماہی کا نمبر
اب تک بند جا رہا تھا عریشہ اب غصے میں بڑبڑانے لگی تھی

جبکہ دوسری طرف ماہی روحیل کے ساتھ باسم کے اپارٹمنٹ میں
موجود تھی وہاں ان کا نکاح ہو رہا تھا روحیل نے ماہی کو ایک اچھا ساریڈ

روحیل اس کے کہنے پر سفید کرتے میں ملوث تھا

روحیل جہانزیب ولد محمد جہانزیب علی آپ کا نکاح ماہین آفتاب "
ولد رضوان آفتاب کے ساتھ کرایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول
ہے؟؟" روحیل نے تین بار قبول ہے کہا تھا

یہ ایک بہت بڑا ہال نما کمرہ تھا جہاں چار پڑے صوفے موجود تھے
جس میں سے ایک پر ماہی اور روحیل بیٹھے تھے برابر والے ہر مولوی
صاحب باسم اور نوفل جبکہ تیسرے پر مہر حوریں موجود تھے اور
سامنے والے پردہ اور گواہان تھے

قبول کیا تھا

"قبول ہے قبول ہے قبول ہے"

ماہی کے قبول کرتے ہی روحیل کے دل کو سکون سا ملا تھا وہ بہت خوش تھا جسے وہ سالوں سے پانا چاہ رہا تھا آج وہ اسے مل چکی تھی اب ان کے درمیان ایک پاک رشتہ قائم ہو چکا تھا اب وہ ماہی پر پورا پورا حق رکھتا تھا

مبارک ہو مبارک ہو نکاح ہو گیا ہے... "نوفل تو خوشی سے پاگل" ہو رہا تھا اس نے مٹھائی کا ڈبا اٹھایا اور سب کو کھلانے لگا جبکہ ماہی کو وہ بہت پسند آیا تھا وہ اسے بھابھی کے بجائے آپی کہا جا رہا تھا روحیل کے نمبر پر بیسٹ کی کال آنے لگی وہ سمجھ گیا بیسٹ کیا کہنا چاہتا ہے

کے کان میں سرگوشی کی جس پر ماہی اسے گھورنے لگی
روحیل کیا ہو گیا سب دیکھ رہے ہیں... "ماہی نے اسے آنکھیں"
دکھائیں

ماہی مجھے سچ میں تم سے بات کرنی ہے وہ بھی بہت امپورٹینڈ "وہ ماہی"
کوز بردستی اپنے ساتھ ایک کمرے میں لے گیا

ماہی تم اپنے فرینڈز کو کال کرو اور انہیں کہو کہ تم میرے ساتھ
پاکستان جاؤ گی۔ "ماہی اس کی بات پر حیران ہوئی

مگر کیوں روحیل آپکو پتا بھی ہے پانچ بجے کی فلائیٹ ہے میری..."
آگے وہ کچھ کہتی روحیل بول پڑا

ماہی مجھے میرے فرینڈ نے خبر دی ہے کہ جس نے فائرنگ کی تھی
وہ لوگ اب بھی ہمارے پیچھے ہیں تمہارا یوں اپنے دوستوں کے ساتھ

"انڈر سٹینڈ ماہی ہم پرائیویٹ ہیلی کاپٹر میں پاکستان جائیں گے
ماہی پہلے تو انکار کرتی رہی مگر پھر اپنے فرینڈز کے خاطر راضی ہو گئی

♥️ AreeSha KhaN NoVeLs ♥️

ماہی پاگل ہو گئی ہو کیا تم؟؟ وہ لگتا کیا ہے تمہارا جو تم اس کے ساتھ "
پاکستان جانے کی بات کر رہی ہو...؟ میں تمہیں کبھی بھی اس انجان
" شخص کے ساتھ کہیں نہیں جانے دوں گی نیور

ماہی جب ہوٹل آئی تو اس نے نکاح کی بات کسی کو بھی نہیں بتائی بس
یہ کہہ دیا تھا کہ رو حیل کے یونیورسٹی فرینڈز سے ملنے گئی تھی جبکہ وہ
یہ بات بھی بتا چکی تھی کہ وہ پاکستان ان کے ساتھ نہیں جا رہی سب

ان سب سے ملے گی

وہ اپنا سامان پیک کر کے جا چکی تھی جبکہ باقی سب بھی جانے کے لئے
ریڈی تھے عریضہ اپنے کمرے میں موجود تھی اور پیکنگ کرنے میں
مصرف تھی تب ہی کوئی اس کے کمرے میں آیا بھی وہ پلٹ کر
سامنے والے کو دیکھتی مگر اگلے ہی لمحے کسی نے اس کی ناک پر رومال
رکھ کر اسے بے ہوش کر دیا اور دروازہ اندر سے لاک کر دیا اب اس
کے ہاتھ میں عریضہ کا موبائل تھا

اس نے موبائل کا پاسورڈ ان لاک کیا اور ہارون اور زینش کو ایک ہی
میسج کا پی پیٹ کر کے سینڈ کر دیا جبکہ اب وہ باقیوں کے ہوٹل سے
جانے کا انتظار کر رہا تھا

واٹٹ؟؟؟ یہ عریشہ پاگل تو نہیں ہو گئی؟؟؟ "زینش نے جیسی"

موبائل پر آتا میسج چیک کیا وہ اُچھل کر حارث کے پاس آئی حارث جو ہر بار کی طرح بچارگی والے انداز سے اپنا اور زینش کا بیگ پیک کرنے میں مصروف تھا اس کے یوں قریب آنے سے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا تب ہی ہارون بھی ان کے کمرے میں آیا زینش حارث کو کچھ بتاتی ہارون بول پڑا

گائز عریشہ کو کیا ہو گیا ہے؟؟ ہمیں پتا تھا اسے ماہی کی بہت فکر ہے"

مگر اتنی فکر ہو گی کہ وہ اس کے ساتھ ہی جائے گی ہمیں پتا نہیں تھا..."

ہارون کی بات پر حارث نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا تو ہارون نے اپنا موبائل حارث کی طرف بڑھایا اس پر عریشہ کے میسج لگے

عریشہ کے میسج میں لکھا ہوا تھا "سوری گائز میں ماہی کو اس انجان شخص کے ساتھ اکیلا نہیں چھوڑ سکتی اس لیے میں بھی اس کے ساتھ ہی پاکستان جاؤں گی تم سب کا سفر اچھا گزرے میرا نمبر آف رہے گا... کیونکہ سگنلز نہیں آئیں گے او کے خدا حافظ

حادث نے میسج پڑ کر سر پکڑ لیا جبکہ زینش نے ماہی کو کال ملائی کیونکہ رو حیل نے ماہی کا فون آف کر دیا تھا اس لئے اس کا نمبر بند جا رہا تھا اور اب عریشہ کا نمبر بھی بند جا رہا تھا مطلب سگنل بند ہو چکے تھے پہلے وہ تینوں پریشان ہوئے مگر پھر یہ سوچ کر چپ ہو گئے کہ ایک طرح

ماہی کی فکر نہیں ہوگی

وہ لوگ ہوٹل سے نکل چکے تھے تب ہی ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے
ایک لڑکا عریشہ کے کمرے کی طرف آیا اور دروازہ بجانے لگا
سر راستہ صاف ہے... گاڑی باہر آچکی ہے کیمراس بھی آف"
کر دیے... "یہ وہ شخص تھا جس کی جاب خود بیسٹ نے اس ہوٹل میں
لگوائی تھی جو بیسٹ کے لئے کام کرتا تھا مگر عام انسانوں کی طرح
یہاں رہتا تھا

گڈ "بیسٹ نے اسے کچھ پیسے دیئے اور پیچھے کے راستے سے عریشہ"
کو گود میں اٹھا کر لے کر چلا گیا جبکہ وہ لڑکا عریشہ کا سامان گاڑی میں
پہنچانے کے لیے اس ہی راستے سے لے گیا اور کمرہ لاک کر دیا

اوففف میرا موبائل اب تک آف ہے... "ماہی اب ہیلی کاپٹر میں"
موجود تھی باسم مہر نوافل اور حورین بھی ان کے ہی ساتھ تھے روحیل
ماہی کو باتوں میں لگائے اس کا موبائل آف کر چکا تھا مگر اب ماہی کو
اندازہ ہوا تھا کہ اس کا موبائل آف ہے وہ ابھی آن کرتی جب روحیل
نے اس کے ہاتھ سے موبائل لیا

جان پلیزز اس حسین لمحے کو ضائع مت کرو کچھ ہی دیر میں ہم "
ہواؤں میں اڑ رہے ہوں گے پھر تم یہاں کہ نظارے دیکھنا بس..."
روحیل اس کے گرد باہیں ڈال کر بیٹھ گیا تھا جبکہ ماہی اس کی آنکھوں

شروع کی مگر

ماہی کو اب ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ وہ پلین میں بھی نیچ والی سیٹ پر بیٹھا کرتی تھی اور اگر کھڑکی کی طرف بیٹھتی تھی تو بھی باہر کا منظر نہیں دیکھتی تھی مگر روحیل نے جان بوجھ کر اسے کھڑکی کی طرف بٹھایا تھا اور خود اس کے برابر میں بڑے سکون سے بیٹھ گیا تھا

روحیل مجھے ڈر لگ رہا ہے... "ماہی روحیل کے سینے سے لگ گئی جبکہ "روحیل نے ہر بار کی طرح اس بار بھی بھی اسے اپنے سینے میں چھپا لیا تھا ماہی آنکھیں بند کئے روحیل کی جیکٹ کو مضبوطی سے تھامے اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی روحیل کو ماہی کی اس ادھر پر بے انتہا پیار آ رہا

تھا

وہ دونوں اس وقت ہیلی کاپٹر میں موجود تھے وہ اب تک بے ہوش تھی جبکہ بیسٹ نے اسے اپنے سینے پر جھکائے رکھا تھا اسے یوں بے ہوش پڑے دو گھنٹے ہو چکے تھے بیسٹ نے ہاتھ میں پہنی گھڑی پر ٹائم دیکھا عریشہ اب تک اس کی گود میں موجود تھی کیونکہ وہ ہوش میں نہیں تھی ایسے میں اسے سیٹ پر بٹھانا مشکل تھا

بیسٹ نے برابر والی سیٹ پر رکھی ہتھکڑی اٹھائی اور عریشہ کو سیٹ پر بٹھایا اور خود گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اب اس نے عریشہ کے ہاتھوں کو ہتھکڑی کی مدد سے قید کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا اگر اس بد تمیز لڑکی کو ہوش آیا تو وہ ہیلی کاپٹر میں ہی کہرام مچا دے گی

عریشہ کو اب ہلکا ہلکا ہوش آنے لگا تھا بیسٹ کو مشکل کام بہت پسند
تھے اس نے سوچا کیوں نہ اس شام کے سفر کو یادگار بنایا جائے اس
لیے جان بوجھ کر اس نے پانی کے چھینٹے عریشہ کی آنکھوں پر مارے
جس سے عریشہ نے ہلکی سی آنکھیں کھولیں مگر سر چکرانے کی وجہ
سے اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

"کون ہو تم...؟ میں کہاں ہوں... یہاں کیسے آئی ہوں میں"

عریشہ کو سب کچھ دھندلا نظر آ رہا تھا مگر سامنے کھڑے شخص جس کی
شکل واضح طور پر دکھائی نہیں دی رہی تھی اس سے سوال کرنے لگی

کر لایا ہوں میں "شہرام اس پر جھک چکا تھا جبکہ بے ہوشی اب تک
اس پر طاری تھی

سارے راستے وہ یوں ہی رو حیل کے سینے سے لگی سوتے ہوئے آئی
تھی پاکستان پہنچتے ہی رو حیل نے ماہی کو ماتھے پر بوسادے کر اسے
جگایا تو ماہی کی آنکھ کھلی باقی سب ہیلی کاپٹر سے اتر چکے تھے مگر وہ
دونوں اب بھی وہیں پر موجود تھے

اوف رو حیل آپ نے مجھے جگایا بھی نہیں؟؟؟ "ماہی آنکھوں میں "
نیند لئے رو حیل سے شکواہ کر رہی تھی جس پر رو حیل مسکرا نے لگا

نہیں کیا جانے کا "روحیل سارے راستے اسے حسرت بھری نگاہوں
سے دیکھتا رہا تھا اور اب بھی اسے چاہت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا
جس پر ماہی نے شرما کر نظریں جھکائی تھیں

ویل چلو میں آپ کو گھر ڈراپ کر دیتا ہوں، یا اگر آپ کہو تو آج "
رات میرے فلیٹ میں؟" وہ اپنا جملہ مکمل کئے بنا ہی سوالیہ نظروں
سے اسے دیکھنے لگا جس پر ماہی نے جلدی سے نامیں سر ہلایا

روحیل اب مجھے گھر جانا چاہیے... "روحیل اس کے قریب آیا تھا"
جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو مگر ماہی نے اسے روکنے کے لیے یہ بات کر دی
جس پر روحیل ثبات میں سر ہلاتے ہوئے اس کا سامان لئے آگے چلنے
لگا اور ماہی اس کے پیچھے پیچھے

بلڈنگ سے نیچے دو گاڑیاں کھڑی تھیں ایک گاڑی میں باسم حورین
مہر اور نوفل کو ساتھ لیے اپنے اپارٹمنٹ کی طرف چلے گئے جبکہ
دوسری گاڑی میں روحیل نے ماہی کا اور اپنا سامان رکھا اور ماہی کو اس
کے گھر چھوڑنے چلے گیا تھا

ماہی کو گھر کا راستہ بتانے کی ضرورت ہی نہیں تھی کیونکہ روحیل ماہی
سے جڑی ہر چیز سے واقف تھا اور پھر وہ خود بھی تو کتنی بار ماہی سے
ملنے اس کے گھر آیا کرتا تھا ابھی آدھا راستہ ہی کٹا تھا جب روحیل کی
نظر ماہی پر پڑی وہ خاموشی سے بیٹھی ہوئی تھی مگر اس کے چہرے کے
تاثرات سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ کسی ٹینشن میں ہے

"...ج جی

ماہی کیا ہوا ہے؟؟ کچھ پریشان لگ رہی ہو آپ؟؟ "روحیل بھانپ"
چکا تھا اس کی پریشانی مگر پھر بھی اس سے سوال کرنے لگا
نہیں روحیل... ایسی کوئی بات نہیں... "ماہی نے نظریں چرائیں جس"
پر روحیل نے ایک ہاتھ سے ماہی کا ہاتھ تھاما

ماہی بتاؤ کیا ہوا ہے... اب تم میرے نکاح میں ہو میری ذمہ داری ہو"
میرا تم سے رشتہ بدل چکا ہے اب ہمیں اپنی خوشی اپنے دکھ ایک
دوسرے سے شیئر کرنے چاہیے... بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے آخر بات کیا
ہے؟؟؟ "روحیل کی بات پر ماہی نے آخر اپنی پریشانی بتا دی

بتائے بنا ہی آپ سے نکاح کر لیا۔۔۔" ماہی کی آنکھیں نم تھیں وہ بہت زیادہ پریشان تھی اس بات کو لے کر کہ وہ اپنے بابا سے یہ سب شیئر کیسے کرے گی رو حیل اس کی آنکھوں میں آنسوؤں دیکھ کر اپنے سینے میں درد محسوس کر رہا تھا اس نے گاڑی روکی اور ماہی کا ہاتھ تھاما

ماہی۔۔۔ میری جان۔۔۔ نکاح ہم دونوں کی مرضی سے ہوا ہے۔۔۔ تو ہم " دونوں ہی اس کے جواب دہ ہیں۔۔۔ آپ کیوں پریشان ہو رہی ہو؟؟ کیا آپ کو لگتا ہے میں آپ کا ساتھ نہیں دوں گا؟ ماہی فلحال آپ اپنے بابا کو اس بارے میں نہیں بتانا میں پاکستان میں ہی کوئی جاب ڈھونڈنے کی کوشش کروں گا تا کہ مجھے آپ سے دور نہ جانا پڑے۔۔۔ میں اگر یہی ہوؤں گا تو آپ کی حفاظت بھی کر سکوں گا۔۔۔ صحیح وقت آنے پر میں

"...امانت ہو

ایک پل کے لئے ماہی کو ایسا لگا تھا جیسے وہ واقعی میں بے وجہ پریشان ہو رہی ہے روحیل ہے نہ اس کے ساتھ تو پھر ڈر کیسا... ماہی نے ہاں میں سر ہلایا تھا روحیل نے ماہی کے گال پر بوسہ دیا اور واپس سے گاڑی اسٹارٹ کی

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ ماہی کے گھر کے قریب موجود تھے روحیل نے ماہی کا سامان گاڑی سے نکالا اور اسے گیٹ تک چھوڑنے جانے لگا مگر ماہی نے اسے یہی پرٹھہرنے کا کہا اور ایک الوداعی نظر روحیل پر ڈال کر وہاں سے چلی گئی جب وہ گھر کے اندر جا چکی تھی تو روحیل نے واپس گاڑی اسٹارٹ کی اور اپنے فلیٹ چلا گیا

ماہی جب اپنے کمرے میں آئی تو بے حد ڈری ہوئی تھی اسے اب بھی
ڈر لگ رہا تھا کہ وہ کیسے نارمل بیہو کرے گی اپنے بابا کے سامنے مگر
تب ہی اسے روحیل کا خیال آیا تو پھر اس کا ڈر کافی کم ہو گیا تھا ماہی نے
پہلے اپنے ڈیڈ سے ملنے کا سوچا تھا مگر رات کے اس پہر ان کے کمرے
میں جا کر نیند خراب کرنا اسے مناسب نہ لگا تھا

اس لیے کل ملنے کا سوچ کر اس نے اپنا سامان ایک جگہ رکھا اور
کپڑے بدل کر بیڈ پر آ بیٹھی اور روحیل کی یادوں میں گم ہو گئی اسے پتا
ہی نہ چلا کہ نیند نے اسے اپنی آغوش میں لے لیا

تصویریں دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی ماہی کا نام لیتے لیتے ہی نیند کی
واد یوں میں چلا گیا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ لوگ صبح کے پانچ بجے ایئر پورٹ سے گھر کے لیے روانہ ہوئے
تھے زینش اور حارث کا تو بحث کرتے کرتے سفر کٹ گیا تھا مگر
ہارون کو عریشہ کی کمی شدت سے محسوس ہو رہی تھی کیونکہ ایک وہی
تو تھی جس کی وہ بک بک برداشت کرتا تھا عریشہ اس کی بیسٹ فرینڈ
تھی ابھی سے نہیں بچپن سے ہی اس لیے ہارون کبھی بھی اس کے بنا
کہیں بھی ٹوور پر نہیں جاتا تھا

معلوم کیا جائے کیونکہ جہاز کی بنسبت ہیلی کاپٹر کا سفر کافی ہم ہوتا ہے
اور اس لحاظ سے اسے اب تک پاکستان پہنچ جانا چاہیے تھا اس نے بہت
بار کال ملائی مگر عریشہ کا فون اب تک آف جا رہا تھا پھر اس نے سوچا
شاید وہ گھر پہنچ کر سو گئی ہو گی اس لئے وہ خود بھی کپڑے چینج کر کے
سونے کے لئے بستر پر لیٹ چکا تھا

زینش اور حارث بھی گھر پہنچتے ہی اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے
وہ لوگ کزنس تھے ان دونوں کے والد کا آپس میں بھائی کا رشتہ تھا وہ
لوگ جوئن فیملی میں رہتے تھے اس لئے ان کی بچپن ہی سے بہت
دوستی تھی اور عمر بڑھنے پر ان کے درمیان پسندیدگی کا رشتہ جنم لینے
لگا تھا ان کے والدین بھی ان کی خوشی میں بہت خوش تھے اس لئے
سب نے ان کا رشتہ پکا کر دیا تھا

وہ لوگ بھی بہت تھکے ہوئے تھے اس لئے بنا کسی سے ملے اپنے اپنے
کمروں میں جا کر سوچکے تھے کسی کو بھی ماہی اور عریشہ کا خیال نہیں آیا
تھایا پھر یہ سب سفر کی تھکن کی وجہ سے ہوا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ لوگ بیسٹ کے فارم ہاؤس پر موجود تھے وہ ہمیشہ سے یہی پر رہتے
تھے جبکہ اس کے علاوہ بھی بیسٹ کا ایک اور گھر تھا جو کسی محل سے کم
نہ تھا مگر وہاں بیسٹ بہت کم جایا کرتا تھا

بیسٹ عریشہ کو لے کر جنگل میں موجود ایک کھنڈر نما گھر میں آیا
عریشہ کو جب سے ہوش آیا تھا وہ اسے دھمکیاں دیئے جا رہی تھی

کے لبوں پر اپنے لب رکھ کر اس کا منہ بند کر دیتا مگر اب تک وہ یوں
ہی اندھیرے میں ماسک ہٹا کر اس کے قریب آتا رہا اس نے ایک بار
بھی اپنا چہرہ عریشہ کے سامنے واضح نہ ہونے دیا تھا

اب اس نے عریشہ کے منہ پر ٹیپ لگا دیا تھا گھر پہنچ کر اس نے عریشہ
کو ایک ویران سے کمرے میں قید کر دیا تھا تقریباً دو گھنٹے تک وہ اس
ہی حال میں وہاں پڑی رہی تھی جبکہ شہرام دوسرے کمرے میں
سکون سے بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا کیونکہ اگر وہ اب اس کے
سامنے جاتا تو وہ پھر سے مچلنا شروع ہو جاتی سگریٹ ختم ہوتے ہی اس
کی وہی صوفے پر آنکھ لگ گئی تھی

جب کمرے کے اندر گیا تو عریضہ بندھے ہاتھوں کے ساتھ ہی زمین پر
لیٹی پڑی تھی شاید نشہ اب تک اپنا اثر دکھا رہا تھا اس لئے وہ بے ہوش
ہو چکی تھی

شہرام اس کے پاس زمین پر بیٹھ کر اسے دیکھ رہا تھا وہ اب بھی پہلے کی
طرح ہی حسین دکھتی تھی بدلہ تھا تو اس کا رویہ وہ ایک ضدی، بدتمیز،
بد لحاظ، بگڑی ہوئی خود سر لڑکی تھی اسے اپنے باپ کے پیسوں پر بہت
غرور تھا وہ سب کو اپنے پیروں کی دھول سمجھتی تھی اس کے آگے
اہمیت تھی تو صرف مہنگے برینڈ کی

اس لڑکی کو جھیلنا کوئی عام انسان کا کام تو تھا ہی نہیں اسے صرف ایک
ہی شخص جھیل سکتا تھا اور وہ تھا شہرام ملک ایک وہی تھا جو اس کے

راہ راست پر لانے کی ہمت رکھتا تھا

شہرام اب بناماسک کے وہاں موجود تھا کچھ ہی دیر میں دن کا اُجالا نکلے
والا تھا شہرام نے اس کے پاس آکر اس کے منہ سے ٹیپ ہٹایا اس کے
ان سوکھے لبوں کو دیکھ کر شہرام کو طلب محسوس ہونے لگی تھی وہ
جھک کر اپنی طلب مٹانے لگا تھا پہلے تو اس کے لمس میں اتنی شدت نہ
تھی مگر جیسے جیسے اسے عریشہ کی سانسیں محسوس ہو رہی تھیں اس کی
طلب بڑھتی جا رہی تھی

اب وہ اس کی گردن پر جھک چکا تھا اس کا لمس محسوس کر کے عریشہ
ہوش میں آنے لگی تھی شہرام کا شدت بھرا لمس اب اسے تکلیف
دے رہا تھا اس نے مکمل آنکھیں کھول کر دیکھیں تو کسی کو خود پر جھکا

ظالم شخص کو کہا پرواہ تھی اس کے درد کی وہ اپنے کاموں میں مصروف
تھا

ہٹو پیچھے... درد ہو رہا ہے مجھے... "آخردل کی بات لبوں پر آہی گئی"
تھی شہرام نے نرمی سے اس کی گردن کو آزاد کیا مگر وہ ایک بار پھر
اپنے لمس کے نشان اس کی گردن پر چھوڑ چکا تھا جو عریشہ کی تکلیف کا
سبب بن رہے تھے

عریشہ کی آنکھیں تو کھلی رہ گئیں جب سامنے ایک خوبصورت سا
نوجوان دیکھا وہ ہی براؤن آنکھوں والا شخص تھا جسے وہ انونیمس کہتی
تھی مگر اب وہ لاپتہ کہاں رہا تھا اب تو وہ ہمیشہ اس کے ساتھ اس کے
پاس رہنے کا ہی ارادہ رکھتا تھا

عریشہ بڑی غور سے اس کی آنکھوں کو دیکھ رہی تھی یہ وہی آنکھیں
تھیں جو کبھی تو بہت پرکشش لگتی تھیں مگر اگلے ہی لمحے ان میں خون
اتر آتا تھا اور وہ کسی وحشی کی طرح معلوم ہوتی تھیں اب عریشہ کی نظر
اس کے ہلکے سرخ رنگ کے لبوں پر گئی جسے دیکھ کر صاف پتہ چل رہا
تھا کہ اب بھی یہ لب طلب گار ہوں

اس کے چہرے کو اور بھی زیادہ پرکشش بنانے والی داڑھی جو زیادہ
بڑی تو نہیں مگر اس کے چہرے کو چار چاند لگا رہی تھی اس کی گردن
کی ابھری ہوئی نصوں سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ وہ خاص بوڈی کیئر
کرتا ہو وہ دیکھنے میں ہر طرح سے بہت ہینڈ سم دکھتا تھا عریشہ نے شاید
اس جیسا اسمارٹ ہینڈ سم اور خوبرونو جوان کبھی نہیں دیکھا ہو گا اس
نے تو سپنوں میں بھی نہیں سوچا ہو گا جس شخص کے دہکتے لمس سے وہ

شہرام سمجھ چکا تھا وہ اسے یوں غور سے کیوں دیکھ رہی تھی وہ وہاں سے اٹھ کر باہر فریج کے پاس گیا اور ٹھنڈے پانی کی بوتل نکال کر واپس اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا تھا جیسے جیسے وہ پانی پیئے جارہا تھا عریشہ کو بھی پیاس محسوس ہو رہی تھی کیو اب اسے بارہ گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے یوں بھوکے پیاسے پڑے ہوئے

شہرام اس کی طرف دیکھنے لگا تو عریشہ کی نظریں اس بوتل پر ہی تھیں شہرام نے اشارے سے پانی کا پوچھا تو وہ منہ پھیر گئی پھر شہرام اس کے پاس آیا اور پانی کی بوتل آگے کی اور اس کے ہاتھ کھول دیئے

پیچھے کر دیا جس سے بے دھیانی میں وہ اس کے سینے سے ٹکرا گئی

یہ کیا بد تمیزی ہے؟ "عریشہ نے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے پوچھا"
تو شہرام یک طرفہ مسکرا نے لگا عریشہ ایک پل کے لئے اس کی
مسکراہٹ میں کھو گئی تھی مگر ہوش تو تب آیا جب وہ ظالم انسان اسے
پانی پلانے کے بجائے سارا پانی خود پی چکا تھا اور کھالی بوتل اس کے
سامنے کر رہا تھا عریشہ نے اس کے ہاتھ سے بوتل چھینی اور اس ہی
کے منہ پر ماری

یہ بھی رکھ لو نہ یہ بھی کیوں دے رہے ہو... "وہ اپنی بڑی بڑی"
آنکھوں سے اسے غصہ دیکھا رہی تھی مگر اس بے پرواہ شخص کو اس
کے غصے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا تھا

بہت زبان چلنے لگ گئی تمہاری... پہلے تو ایسی بلکل نہیں تھیں...""
شہرام اس کے بلکل قریب آچکا تھا اور اب وہ پیچھے کو ہٹ رہی تھی مگر
پیچھے دیوار تھی

دور رہو... "عریشہ نے اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہا جس پر"
شہرام اس کے اور بھی قریب آیا اب وہ دیوار سے لگ چکی تھی

نہ رہوں تو؟؟؟ "شہرام اس کے سوکھے ہونٹوں کو تکتے ہوئے اسے"
اپنے ارادوں سے آگاہ کر رہا تھا

تو میں تمہاری جان لے لوں گی... "عریشہ کے کونفیڈینس پر شہرام"
قہقہہ لگانے لگا جس پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے
لگی

اوہ... ریلی؟؟ کیسے لوگی میری جان؟؟ ذرا مجھے بھی تو پتا چلے..."

شہرام کہتا ہوا اس کے اور بھی قریب آیا جس پر عریشہ نے رکھ کر اسے تھپڑ مارا ایک پل کے لئے وہ شہرام سے خوف زدہ سی ہو گئی تھی کیونکہ وہ اب اسے بہت غصے سے گھور رہا تھا مگر پل بھر میں پھر سے ہنس پڑا

ہا ہا ہا مائے بیوٹی کوئین ایسے جان لوگی اپنی جان کی؟؟؟ بھلہ ان"

نازک سے ہاتھوں کا تھپڑ کھا کر کون اپنی جان گواہ بیٹھے گا؟؟؟" وہ ڈھیدوں کی طرح اب بھی اس سے بحث کئے جا رہا تھا جبکہ عریشہ کو اب اس ڈھیدو انسان پر سخت قسم کا غصہ آ رہا تھا مگر وہ کرتی بھی کیا ایک تو نیند سے اس کی آنکھیں بوجھل ہو رہی تھیں اوپر سے بھوک پیاس کی وجہ سے اس کی حالت خراب۔ ہو رہی تھی

مائے بیوٹی کو تین مجھے کچھ کام ہے تو میں دوپہر تک واپس آؤں گا اور "
ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ مجھے آتے آتے رات ہو جائے تو ڈرنا بالکل بھی
" مت اوکے

شہرام اسے کسی بچے کی طرح سمجھا رہا تھا مگر اب وہ اس کے لہجے میں
تھوڑی سختی آگئی تھی

اور ہاں ایک بات یاد رکھنا یہاں سے بھاگنے کی بالکل بھی کوشش نہ "
کرنا کیونکہ اس وقت تم جس گھر میں موجود ہو وہ کوئی اچھی سوسائٹی
میں نہیں بنا ہوا بلکہ ایک ویران سے خوفناک جنگل میں بنا ہوا ہے تو
اگر تم یہاں سے باہر گئیں تو بڑے بڑے دانتوں والے جنگلی
" جانوروں کا شکار بن جاؤ گی

تھی وہ ڈر بھی رہی تھی

ایک اور بات... جتنا خطرہ گھر کے باہر ہے اتنا اندر بھی ہے... اگر کوئی "
خوفناک آوازیں سنائی دیں تو وہ رہی جائے نماز وضو کرنا تو آتا ہوگا
نہ؟؟ بس تو پھر وضو کرنا اور جائے نماز پر بیٹھ کر اپنے تمام گناہوں کو
"... یاد کرنا کیا پتا کب وہ بڑے سینک والا جن تم پر حملہ کر دے

اس بار وہ عریشہ واقعی ڈر سی گئی تھی وہ آخر کتنا ظالم تھا کس کس طرح
سے اسے ڈرا رہا تھا

"... کون... کونسا جن... کیا اس گھر میں جن بھی ہے"

عریشہ نے ڈرتے ڈرتے پوچھا جس پر شہرام اس کے قریب آیا بلکل
قریب

صرف جن نہیں دو تین حسین چڑیلیں بھی ہیں... "شہرام کہہ کر"
واپس جانے لگا مگر پھر سے پلٹا

مگر تم سے کم "شہرام آنکھ مار کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ عریشہ کو"
دن کے اُجالے میں بھی ڈر لگ رہا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

واٹس؟ ماہی آریومیڈ؟؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہو تم جانتی بھی ہو؟؟ ایسا"
کیسے ممکن ہے؟ عریشہ نے خود ہمیں میسج کر کے تمہارے ساتھ جانے
کا بتایا تھا اور پھر اس کا موبائل آف جا رہا تھا... "ہارون نے صبح اٹھتے ہی
سب سے پہلے عریشہ کو کال کی مگر نمبر اب بھی آف تھا مگر جب اس
نے ماہی کو کال کی تو ماہی نے شا کڈ ہو گئی تھی کیونکہ عریشہ سے تو اس

ساتھ جانے والی تھی

تم ایک کام کرو تم زینش اور حارث سے بات کرو ہو سکتا ہے وہ تم "لوگوں کے ساتھ کوئی مزاق کر رہی ہو اور تم لوگوں کے ساتھ ہی... پلان میں آئی ہو مگر سیٹ الگ ہو

ماہی نے اپنا ٹوٹا پھوٹا خیال ظاہر کیا کیونکہ اس وقت وہ روحیل سے بات کر رہی تھی مگر بیچ میں ہارون کی کال آگئی تھی ہارون نے ٹھیک ہے کہہ کر کال کاٹ دی

زینش اور حارث بھی اس بارے میں کچھ نہیں جانتے تھے اب یہ بات کوئی چھوٹی سی تو تھی ہی نہیں جو چھپائی جاتی ہارون نے عریشہ

پریشان ہو گئے تھے

جس ہوٹل میں وہ لوگ ر کے ہوئے تھے شفقت صاحب نے ہارون سے اس ہوٹل کے بارے میں معلوم کیا اور فوری طور پر ترکی کی ٹکٹ کروا کر وہاں جانے کی تیاری کرنے لگے تھے

آخر تم کہاں جاسکتی ہو آرو؟؟ کہاں؟؟ "ہارون کا تو ایک لمحہ بھی اب اس کے بنا گزارنا مشکل ہوتا جا رہا تھا ویسے تو عریشہ اسے ہمیشہ ذلیل کرتی رہتی تھی ہمیشہ اپنا سارا غصہ اس پر اتارا کرتی تھی اور کبھی کبھی تو دو تین تھپڑ بھی رسید کر دیتی تھی مگر تھی تو اس کی دوست نہ عریشہ کی ماہی کے علاوہ سب سے زیادہ دوسری ہارون سے تھی مگر عریشہ کو لے کر ہارون کے جذبات کچھ اور ہی تھے

نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... ایسا کیسے ممکن ہے؟؟؟ بہزاد تمہیں پتا بھی " ہے تم کیا کہہ رہے ہو؟؟ اگر ڈون اور بیسٹ کی جنگ چھڑ گئی تو نا " صرف ایس کے بلکہ میں بھی رینج میں آ جاؤں گا

انسپیکٹر رضوان کو بھی اب حالات خراب ہوتے ہوئے نظر آرہے تھے جبکہ دوسری طرف بیسٹ نے اسے دو مردہ آدمیوں کی لاشیں بھی بھجوائی تھیں جو بظاہر تو صرف ہڈیاں نظر آرہی تھیں کیونکہ ان کے جسم کے کئی حصے نکال دیئے گئے تھے اور یہ پہلی بار نہیں ہوا تھا بیسٹ یا تو اپنے شکار کی ہڈیاں کتوں کے سامنے ڈال دیتا تھا یا پھر انسپکٹر رضوان کو بھیج دیتا تھا

سر سچ یہی ہے ڈون گل خان کے ساتھ مل کر بیسٹ کے خلاف کام "
کرنا چاہ رہا ہے اور پاکستان میں نجانے گل خان کے کتنے آدمی موجود
ہیں اور اس کا نقصان نہ صرف بیسٹ کو بلکہ ہمیں بھی ہو سکتا ہے "
بہزاد نے کچھ سوچتے ہوئے رضوان سے کہا جبکہ رضوان کو سب سے
زیادہ فکر اپنی بیٹی کی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

شہرام کے جانے کے بعد عریشہ کافی دیر یوں ہی ڈری سہمی بیٹھی رہی
مگر پھر اسے پانی کی پیاس محسوس ہوئی تو وہ کمرے سے نکل کر کچن کی
طرف جانے لگی مگر تب ہی اس کی نظر سامنے موجود بند کمرے پر گئی
جہاں تالا لگا ہوا تھا

صبح کا وقت تھا اس لیے اسے زیادہ ڈر محسوس نہیں ہوا وہ اس کمرے کو
نظر انداز کرتے ہوئے کچن میں گئی جہاں کھانا پکانے کا تو کوئی سامان نہ
تھا بس چند برتن موجود تھے اور ایک فریج رکھا ہوا تھا عریشہ لپک کر
اس فریج کی طرف گئی اور فریج کھول کر بوتل نکالی ابھی وہ پانی پینے
کے لئے ڈھکن کھولنے کی والی تھی جب اس کی نظر سامنے کھڑکی پر
گئی جہاں سے باہر کا جنگل صاف دکھائی دے رہا تھا وہ اس کھڑکی کے
قریب گئی مگر باہر جانوروں کی خوفناک آوازیں سنائی دے رہی تھیں

عریشہ کو شہرام کی بات یاد آئی وہ بنا وقت ضائع کئے وہاں سے بوتل
لئے اس ہی کمرے کی طرف بھاگی اور کمرے کے اندر ایک بیڈ موجود
تھا وہ وہی پر بیٹھ گئی اور پانی پینے لگی ساتھ ہی میز پر پھلوں کی ٹوکری بھی
تھی مگر اسے صرف پانی کی طلب تھی وہ نڈھال پڑی تھی اس میں اتنی

جنگل تھا جہاں سے نکلنا کوئی آسان کام نہیں تھا اوپر سے خالی پیٹ میں
تو بلکل بھی نہیں

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

بیسٹ اپنا کام کر چکا تھا ایک ہی دن میں اس نے دو آدمیوں کو پکڑ کے
چپ حاصل کر لی تھیں مگر یہ گل خان کے ان آدمیوں میں سے نہیں
ملی تھی جنہیں اس نے ابھی ہی پاکستان بھیجا تھا بلکہ یہ گل خان کے ان
آدمیوں میں موجود تھی جو اب تک پبلک کی نظروں میں یتیم مسکین
بنے ہوئے تھے

تک ناکام رہے تھے اُلٹا اس کے آدمیوں میں سے کچھ تو لاپتہ ہی
ہو گئے تھے مطلب صاف تھا بیسٹ نے ایک ہی دن میں اس کے
نجانے کتنے آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتارا تھا جبکہ گل خان اور
ڈون کو ایک اور دھچکا لگنے والا تھا یہ جان کر کے بیسٹ نے چار چپ
حاصل کر ہی لیں ہیں

بیسٹ کو یہ سب کرتے ہوئے رات ہو گئی تھی اس پورے ان میں
اس نے ایک گلاس بھی پانی کا نہیں پیا تھا اب جب باسم نے اسے
کھانے پر رکنے کا کہا تو اسے یاد آیا کہ عریشہ کو بھوکا پیاسا رہ کر پورے
چوبیس گھنٹے ہونے والے ہیں اس نے کھانے سے انکار کیا اور الگ سے
کھانا آرڈر کرنے لگا و حیل سمجھ چکا تھا یہ کھانا وہ اپنے لئے نہیں بلکہ

اپنے ساتھ چلا گیا

اب وہ فل اسپید میں گاڑی چلاتے ہوئے جنگل کے اندر آچکا تھا جہاں
رات کی تاریکی میں جنگلی جانوروں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جو
اس جنگل کو اور بھی زیادہ خوفناک بنا رہی تھیں شہرام نے گھر کے
سامنے گاڑی روکی گھر کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا گیراج بنا ہوا تھا
جہاں شہرام اپنی گاڑی پارک کرتا تھا کیونکہ یہ جگہ پبلک کی نظروں
سے تو سیوف تھی مگر جانوروں کا خطرہ لاحق تھا

عریشہ کو اس بند کمرے سے کافی بار سنسناہٹ سنائی دی تھیں مگر اس
کی ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ اس بند کمرے کے قریب جا کر دیکھ
سکے کہ یہ کس چیز کی آواز ہے جو بوتل عریشہ نے صبح فریج سے نکالی

ہمت نہیں ہو رہی تھی کہ وہ کچن سے جا کر دوسری بوتل نکالے
شہرام کی گاڑی کی آواز کو بھی وہ کسی جنگلی جانور کی آواز سمجھ کر ڈر رہی
تھی اسے بار بار اس دو سینک والے جن کا بھی خیال آ رہا تھا جو اس کے
ڈر میں مزید اضافہ کر رہا تھا

ابھی وہ یوں ہی خود میں سمٹی ہوئی بیٹھی تھی جب اسے کمرے کے باہر
سے کسی کے قدموں کی آوازیں آنے لگیں
جن... دو سینگوں والا جن... وہ آگیا... اوففف خدا یا میں کیا"
کروں... "عریشہ کی حالت پہلے ہی نڈھال تھی مگر اب تو اور بھی زیادہ
خراب ہوتی جا رہی تھی

تھا جبکہ اندر عریشہ اس جن کو مارنے کے لئے کمرے میں چیزیں
تلاش کر رہی تھی کیونکہ وہاں بیڈ کے علاوہ اور کچھ تو تھا ہی نہیں اس
لیے تکیا ہی اٹھالیا تھا جیسے ہی اس کمرے کا دروازہ کھلا عریشہ نے
آنکھیں بند کرتے ہوئے اس پر تکیا مارا جسے شہرام نے کیچ کر کے پکڑ
لیا مگر عریشہ کی آنکھیں اب بھی بند تھیں
یا اللہ جی پلیز ز مجھے بچالیں بس ایک بار پلیز ز ز... "عریشہ مسلسل"
یہی کہہ جا رہی تھی جبکہ شہرام عریشہ کے قریب آ کر اس کو بازوؤں
سے جکڑنے لگا

آااااا...!!!!!! "اس کی چیخ پورے گھر میں گونج رہی تھی جبکہ"
شہرام کو تو چین چین سننے کی عادت سی ہو گئی تھی مگر اسے عریشہ کی
حرکتیں مزہ دے رہی تھیں

چھوڑو مجھے جن... میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے چھوڑو مجھے... "عریشہ"
کی تو جان ہی نکل رہی تھی تب شہرام نے اس کی گردن پر بوسہ دیا
جسے محسوس کر کے اس نے آنکھیں کھولی

جن...!! "عریشہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی وہ تو وہی ظالم انسان تھا"
ہاں... مگر دو سینگوں والا نہیں بلکہ تمہارا جن... "شہرام کہہ کر اس"
کے اور بھی قریب آنے لگا جبکہ وہ بیڈ پر گر چکی تھی شہرام بنا کچھ
سوچے اس کی گردن پر جھک چکا تھا وہ آج تیسری بار اس کی تکلیف کا
باعث بن رہا تھا

نجانے کب تک وہ یوں ہی اس کی گردن پر ظلم کرتا رہا جبکہ عریشہ کی
آنکھوں سے آنسوں جاری تھے پھر کچھ سوچ کر وہ اس سے دور ہوا اور

محسوس ہو رہا تھا جیسے اب وہ ہمیشہ یوں ہی اس کی گردن زخمی کرتا
رہے گا

ہممم ڈن چلو اب کھانا کھاتے ہیں۔ "اس کے گالوں کو کھینچتا ہوا وہ"
اس پر سے اٹھ کر کمرے سے باہر کچن کی طرف چلا گیا جبکہ عریشہ
یوں ہی اپنی گردن سہلاتی رہ گئی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

ایس کے کا سارا غصہ سامنے کھڑے شخص پر نکل رہا تھا اس کا بس
نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے وجود کی جان لے لے اور اس کے
ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دے

تک اس نے اس بارے میں کسی کو بھی کوئی حکم نہیں دیا، ہو سکتا ہے
یہ کام گل خان کا ہو کیونکہ ایسی گری ہوئی حرکت گل خان ہی کر سکتا
ہے ڈون نہیں... "اس بندے نے ایس کے کو اپنا خیال بتایا جس پر
ایس کے بندوق تھا مے اس کے قریب آیا

تمم آج کل کچھ زیادہ ہی اس ڈون کی طرف داری نہیں کر رہے... "
کیا وہ تمہارا بابا ااااا پ لگتا ہے جو اتنی حمایت کر رہے ہو اس کی... اور تم
اتنے یقین کے ساتھ کیسے کہہ سکتے ہو کہ یہ حرکت ڈون کی نہیں بلکہ
"گل خان کی ہے؟؟؟؟

ایس کے کا پار آئی ہو چکا تھا اسے نقصان پر نقصان برداشت کرنا پڑھ
رہا تھا جبکہ گل خان اور ڈون ایک پاور بن چکے تھے جو جب چاہیں اسے

اس کو اپنے بزنس کی پرواہ تھی زندگی میں اس نے بہت کچھ کھویا تھا
صرف اس دولت کے خاطر مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ اس کا یہ
حرام کا پیسہ کبھی بھی اس کے کام نہیں آئے گا
سر میں یقین کے ساتھ نہیں کہہ سکتا مگر میں اس بارے میں "
"... معلومات حاصل کر کے آپ کو آگاہ کروں گا
اس نے سر جھکائے جواب دیا

تو یہاں کھڑے کیا کر رہے ہو؟؟؟ جاؤ اور جا کر معلوم کرو یہ کس کی "
"... حرکت ہے

ایس کے نے اپنے خاص آدمی کو ہی وہاں سے دفع کر دیا تھا جبکہ اب وہ
بیسٹ کے بجائے ڈون سے خوفزدہ تھا

شہرام جب کمرے میں آیا تو وہ لڑکی چادر کو پنکھے پر باندھ رہی تھی
جیسے اس کے اتنے سے ظلم سے اتنی جلدی تنگ آگئی ہو شہرام نے
اسے پکڑ کر زبردستی وہاں سے نیچے اتارا اور چادر کو سائڈ میں پھینک دیا
جبکہ عریشہ اب پھر سے اسے ان ہی نظروں سے دیکھ رہی تھی جن
سے پہلے دیکھا کرتی تھی

پاگل ہو گئی ہو؟؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے پنکھے سے لٹک کر مر جاؤ گی؟؟؟"
ہو نہہ بلکل بھی نہیں ابھی تمہی اور بھی زیادہ سزائیں برداشت کرنی
پڑیں گی جو کچھ تم کرتی آئی ہو ایک ایک بات کا گن گن کر حساب لوں
"گا میں تم سے، مگر پہلے کھانا کھاؤ شاباش

شہرام اس کا ہاتھ پکڑے اس کے پاس آنے لگا مگر وہ بھی عریشہ تھی

ایک دن کے اندر اندر تمہیں اس دنیا سے غائب کروا سکتی ہوں میں
"... سمجھے تم

ہر بار کی طرح آج بھی وہ اپنی انا اور دولت کے نشے میں چور سامنے
کھڑے شخص کو بار بار دھمکیاں دیئے جارہی تھی جبکہ وہ جانتی بھی
تھی اس سنسان جنگل میں بنے اس کھنڈر نما گھر میں اسے بچانے والا
کوئی نہیں

بکو اس بند کرو اپنی... اور چپ چاپ یہ کھانا کھا لو اور یہ خیال اپنے "
دماغ سے نکال دو کے اتنی آسانی سے میں تمہیں مرنے دوں گا... نہ
"میں خود مروں گا نہ ہی تمہیں اتنی آسان موت دوں گا

کئے بیٹھا تھا وہ ایک تھا مگر وہ ایک ہی سب پر بھاری تھا اس لڑکی کے
بھاگنے کی اب تمام راستے بند ہو چکے تھے مگر اس بچاری کو اب بھی
امید تھی کہ وہ اتنی آسانی سے اس بھیڑیے نما انسان سے بچ جائے گی

"... کھااا رہی ہو یا کروں زبردستی"

اپنی بات کو نظر انداز ہوتا دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا تھا وہ نہیں
جانتی تھی کہ وہ کس شخص کی قید میں ہے نا جانے وہ کتنی مشکلوں سے
خود کو قابو میں رکھ کر اس بد تمیز لڑکی کو جھیل رہا تھا مگر وہ یہ بہت
اچھی طرح سے جانتا تھا کہ کب اور کیسے اسے اپنی کہی گئی ہر بات کی
اہمیت سامنے بیٹھی لڑکی کو منوانی ہے

میز پر رکھنے لگا وہ لڑکی مکمل اس کی ایک ایک حرکت کو غور سے دیکھ
رہی تھی وہ تھا تو بہت حسین اتنا حسین کے کوئی بھی با آسانی اس کے
سحر میں جکڑ جائے مگر وہ صرف شکل ہی سے حسین تھا دل تو مانو جیسے
اس کے اندر تھا ہی نہیں وہ بے انتہا کا ظالم بھیڑیا تھا اس کے اس حسین
چہرے کے پیچھے ایک بہت ظالم درندہ چھپا تھا اور جو ایک بار اس
معصوم چہرے کی حقیقت جان لے اسے یہ درندہ موت کے گھاٹ
اتار کر ہی دم لیتا تھا

جب وہ پلٹ کر اس کے قریب آنے لگا تو اس کی آنکھیں مکمل لال ہو
چکی تھیں وہ لڑکی اس کی ان پرکشش آنکھوں میں غصے کے تاثرات
دیکھ کر گھبرانے لگی وہ اس کے قریب آیا اور اپنی شرٹ کے بٹن
کھولنے لگا

"... نہیں... پلیززز پلیززز نہیں ایسا مت کرنا"

پہلے خود ہی اس نے اس حسین لڑکے کے اندر کا بھیڑیا جھگایا اور اب وہ خود اس سے پناہ مانگ رہی تھی

ہو نہ میری جان میں نے تو اپنے باپ کو بھی نہیں بخشا تو تم کیا چیز "ہو؟"

وہ جانتا تھا اس گھمنڈی لڑکی کے سر سے دولت کا بھوت کیسے اتارنا ہے اس کے سامنے دولت کی کوئی اہمیت نہیں تھی وہ نواب تھا ایک اپنی ہی دنیا کا اسے نفرت تھی ہر اس شخص سے جس کے اندر دولت کا غرور ہو

گری وہ لڑکی خوف سے اسے اپنے قریب آتا دیکھ کر ہڑبڑا اٹھی اور
برابر میز پر پڑی پھلوں کی ٹوکری سے چھری اٹھا کر اپنا بچاؤ کرنے لگی
اس کی اس حرکت پر اس ظالم درندے کے لبوں پر ایک دل جلانے
والے مسکراہٹ آئی وہ مزید وقت ضائع کئے بنا اس کے قریب تر
قریب آگیا

وہ چاہتی تو نہیں تھی کہ اسے کوئی نقصان پہنچائے مگر اپنی عزت نفس
بچانے کے لیے اس نے ایک وار اپنے اوپر جھکتے ہوئے شخص کے ہاتوں
پر کیا مگر یہ کیا؟ اس شخص کو تو جیسے کوئی فرق ہی نا پڑا ہوا اپنے ہاتھ سے
خون نکلتا دیکھ کر وہ اب اسے بہت حیرت اور ڈر کے ملے جلے تاثرات
لئے گھور رہی تھی اور اپنی کی گئی حرکت پر پچھتا رہی تھی

جو اس کی طرف ہی متوجہ تھی

"... بہت بڑی غلطی کر دی تم نے"

وہ کہتا ہوا اپنے زخم کی پرواہ کئے بنا اس کے ہاتھ سے چھری لے کر نیچے

پھینکنے لگا اور پیل بھر میں اس کے ہونٹوں پر پہلی گستاخی کرنے لگا...

اس بچاری کو تو اس درندے کے لمس سے بے حد تکلیف ہو رہی تھی نا

جانے کتنے سالوں کی کثر وہ آج پوری کر رہا تھا کیسا تھا وہ شخص کبھی

کس طرح سے افیت دیتا تھا کبھی کس طرح سے... مگر وہ چھوٹی سی

لڑکی اب اپنا سانس رکنے کی وجہ سے اس ظالم شخص کی باہوں میں بے

ہوش ہو چکی تھی

"ایک ایک ظلم کا گن گن کر حساب لوں گا تم سے مائے بیوٹی کوئین"

کافی دیر تک یوں ہی لیٹی رہی پھر رات والا منظر یاد کر کے یک دم اٹھ
بیٹھی مگر وہ ظالم انسان اس وقت اس کمرے میں نہیں تھا تو پھر کہاں
تھا وہ؟

جیسے ہی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی یک دم اس کا سر چکرانے لگا اور وہ بیڈ پر گر
گئی ایک تو اس بچاری نے کتنے گھنٹوں سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا اوپر سے
اب اس سے کھڑا بھی نہیں ہوا جا رہا تھا ابھی وہ اپنا سر پکڑے بیڈ پر ہی
بیٹھی ہوئی تھی جب کمرے کا دروازہ کھولا اور وہی ظالم شخص کمرے
کے اندر آیا اس کے ہاتھ میں کھانے کی ٹرے تھی

گڈ مارنگ مائے بیوٹی کوئین... "شہرام نے ٹرے میز پر رکھی اور خود"
اس کے سامنے آکر بیٹھ گیا جبکہ اس کے لہجے میں اب بھی سختی تھی

پٹی پر نظر گئی تو وہ غور سے دیکھنے لگی یہ وہی زخم تھا جو اس نے کل رات
اسے خود ہی دیا تھا اور جس کا بدلہ شہرام بہت اچھے سے لے چکا تھا

ہیلو...؟؟ جا کے فیس واش کرو اور آکر یہ کھانا کھاؤ ورنہ بھوک کے "
مارے پاگل ہو جاؤ گی اور پھر تمہاری یہ خوبصورت رنگت بھی کمزور پڑ
...جائے گی

شہرام نے اس کے گال کو چھوتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے اس کا
ہاتھ جھٹکا مگر شہرام اگنور کر گیا اب عریشہ ایک بار پھر سے اپنی انا کو
جتانے کے چکر میں بھوکی نہیں رہنا چاہتی تھی اس لئے اس ظالم شخص
کی بات ماننا ہی بہتر سمجھی

کیونکہ یہ گھر بہت سالوں سے بند پڑا تھا یہاں کوئی آتا جاتا نہیں تھا اس
لئے صفائی نہ ہونے کی وجہ سے یہاں بہت دھول مٹی اور بڑے
بڑے جالے موجود تھے کیونکہ عریشہ کو اسپائیڈر سے بہت ڈر لگتا تھا
اس لئے آنکھیں بند کر کے چیخنے لگی جس پر شہرام بھاگ کر اس کے
پاس آیا

شہرام تو اس کی رگ رگ سے واقف تھا اسے پتا تھا کہ اسپائیڈر کو دیکھ
کر عریشہ کی جان نکل جاتی ہے اس لیے جان بوجھ کر اس نے عریشہ کو
اس طرف بھیجا تھا

کیا ہو گیا؟؟ کیوں شور مچا رہی ہو؟؟ "شہرام نے سخت تاثرات لئے"
اس سے سوال کیا جس پر وہ پیچھے کی جانب ہٹی

کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا

ہاں تو؟؟؟ اتنی بڑی ہو کر اتنے سے کیڑے سے ڈر رہی ہو؟؟؟ ویسے "
تو بڑی ہٹلر بنی پھرتی ہو... " شہرام اس کے سر پر کھڑا اسے ہی سنائے
جار ہاتھ جس پر عریشہ اسے غصے سے دیکھنے لگی

حد میں رہو اپنی سمجھے... اور وہ اتنی سی نہیں ہے... اتنی بڑی ہے نظر "
نہیں آتا کیا اندھے ہو؟ " عریشہ اس سے لڑنے میں مصروف تھی
جبکہ اس بات سے انجان تھی کہ جس سے وہ اتنا ڈر رہی ہے وہ اس
کے کتنے قریب آچکی ہے

اندھا میں نہیں ہوں اندھی تم ہو دیکھو کرنے پیار سے وہ چلتی ہوئی "
تمہارے پاس آرہی ہے... " شہرام کو تو مزہ آتا تھا اسے پریشان کر کے
ابھی وہ شہرام کی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی جب اس کی نظر

عریشہ نے ایک زوردار چھلانگ ماری اور چیختے ہوئے شہرام کے پیچھے
چھپ گئی

ہٹاؤ... ہٹاؤ اسکو پلیر زرز... "شہرام تو دل ہی دل میں بہت خوش ہو رہا"
تھا اسے تنگ کر کے مگر اس بچاری کی توجان پر بنی ہوئی تھی
نہیں میں نہیں ہٹا رہا اور ویسے بھی تم ہو ہی اس لائق، یہ تو ایک "
چھوٹی سی اسپائیڈر ہے میں تم پر اس سے بڑی اسپائیڈر چھوڑوں گا اور
باہر سے کمرہ لاک کر دوں گا..." وہ اس حالت میں بھی اس کو ڈرا رہا تھا
کیوں کہ اب تک جو جو اس نے کہا تھا وہ کر کے بھی دکھایا تھا اس لئے
عریشہ ڈر کے مارے رونے لگ گئی وہ بھی بنا آواز کے جسے دیکھ کر
شہرام کافی انجوائے کر رہا تھا

قریب جاتے ہوئے پوچھا جس پر وہ بے دھیانی میں ثبات میں سر
ہلانے لگی

گڈ "تو شہرام نے اسے اپنی گود میں اٹھایا اور بیسن کے پاس لے"
جانے لگا کیونکہ وہ اب تک خوف زدہ تھی اس لیے اس کی شرٹ کو
اپنی مٹھی میں دبوچنے لگی اور اس کے سینے میں سر چھپا گئی

عریشہ بس کر دو... زیادہ نخرے مت دکھاؤ سامنے دیکھو وہ رکھا"
بیسٹ اور برش... چلو شاہاش پانچ منٹ کے اندر اندر جلدی سے برش
کرو اور فیس واش کرو جلدی... "عریشہ کو ڈرتے دیکھ کر شہرام سختی
سے کہنے لگا جس پر عریشہ نے اسے حیرت سے دیکھا وہ کس طرح اس
کو گود میں اٹھائے منہ دھلوانے کے لیے کھڑا ہوا تھا عریشہ نے وقت

کرنے لگی اور پھر سامنے رکھے صابن کو گھورنے لگی

کیا گھور رہی ہو؟؟؟ "شہرام نے اسے یوں صابن کو گھورتے دیکھا تو"
چلاتے ہوئے بولا ایک تو وہ رات اس کا ہاتھ زخمی کر گئی تھی اور اب
جب وہ اسے گود میں لئے کب سے کھڑا ہوا تھا تو وہ نواب زادی بڑے
آرام سے اپنے کام کر رہی تھی شہرام کے ہاتھ پر بندھی پٹی خون کی
وجہ سے لال ہونے لگی تھی

یہ کیا ہے؟؟؟ "عریشہ نے اس کی طرف گھمنڈی انداز میں پوچھا"
جیسے کسی اسکول کی پرنسپل ہو

نظر نہیں آ رہا صابن ہے؟؟؟ اسے منہ پر لگاؤ اور پھر پانی سے منہ "
دھولو... "شہرام نے بھی ٹکا کر جواب دیا

آریومیڈ؟؟ میں... عریشہ خانزادی... اس گھٹیا صابن کو اپنے فیس پر"
اپلائے کروں گی؟؟؟ نیورر۔" عریشہ پھر سے اپنے پرانے انداز میں
آگئی تھی جس پر شہرام کو بہت غصہ آتا تھا

بات سنو... تم کسی منسٹر کی اولاد نہیں ہو سمجھیں... اور اگر ہو بھی تو"
ہو نگی اپنے گھر کی یہ میرا گھر ہے یہاں میری مرضی سے چلنا پڑے گا
زیادہ اکڑ دکھائی تو وہ جو سامنے کمرہ ہے نہ وہاں اس سے بھی بڑی
اسپائیڈر ہے وہیں بند کر دوں گا تمہیں میں سمجھیں پھر پڑی رہنا اپنی انا
"... کو لے کر

شہرام اسے غصے سے گود سے اتارنے لگا مگر تب ہی عریشہ کو خیال آیا
کہ اگر اس کی بات نہ مانی تو وہ واقعی ایسا کر بھی دے گا اس لئے جلدی
سے اس صابن سے اپنا منہ دھونے لگی

بظاہر تو وہ بہت سخت دکھائی دے رہا تھا مگر اندر ہی اندر عریشہ کی
حرکتیں اسے مزہ دے رہی تھیں وہ بالکل نہیں بدلی تھی پچپن سے
لے کر اب تک اس کے ڈر اس کی پسند اس کے شوق وہی تھے جو پہلے
ہوا کرتے تھے

ڈن... "عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اس نے فیس واش کر"
کے شہرام پر کوئی بہت بڑا احسان کر دیا ہو جسے وہ ساری زندگی اتار
نہیں سکتا

گڈ... "شہرام اسے یوں ہی گود میں لئے کمرے کی طرف آیا" اب تو"
اتر جاؤ... کیا ساری زندگی یوں ہی میری گود میں رہنے کا ارادہ ہے..."
شہرام کی بات پر وہ ایک جھٹکے سے اس کی گود سے اتری اور منہ بناتے

اور اسے کھانے کا اشارہ کیا اور خود صوفے پر جا بیٹھا

عریشہ بھوکوں کی طرح کھانا کھانے میں مصروف تھی جبکہ وہ اسے
یوں کھاتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا مگر جب عریشہ کی نظر اس پر گئی تو
جلدی سے منہ موڑ گیا اب اس کا دھیان اپنے ہاتھ پر بندی پڑی پر تھا
شہرام نے دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور اپنی بینڈج کرنے لگا وہ
بڑے آرام سے ایک ہی ہاتھ سے اپنی بینڈج کر رہا تھا جیسے اسے اس
کام میں بہت ایکسپیرینس ہو جسے عریشہ بڑی حیرت سے دیکھ رہی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

نہیں ہے "ماہی اس وقت روحیل کے ساتھ ایک ریسٹورنٹ میں
موجود تھی وہ عریضہ کو لے کر بہت پریشان تھی اور اب وہ پچھتا رہی
تھی ہیلی کاپٹر میں آکر اگر وہ اپنے دوستوں کے ساتھ پلان میں ہی آتی
تو شاید عریضہ اس کے ساتھ ہی ہوتی اور وہ ایسا میسج کر کے یوں غائب
نہ ہوتی

روحیل میں کیسے پریشان نہ ہوؤں... وہ دوست ہے میری... پتا نہیں "
وہ اس وقت کس حال میں ہوگی کہاں ہوگی... اسے کچھ ہوا تو نہیں ہوگا
"۔ نہ

ماہی کے تو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ عریضہ نے آخر سب جو اس طرح کا
میسج کیوں بھیجا تھا آخر یہ کیسی حماقت کی تھی اس نے

ماہی... لسن ٹومی میری جان... دیکھو سب ٹھیک ہو جائے گا مجھے ایسا"
فیل ہو رہا ہے وہ جہاں بھی ہے ٹھیک ہے... آئی ہو پ ایسا ہی ہو گا آپ
"پلیزز پریشان نہ ہوں

روحیل نے تو بہت کوشش کی اسے اپنی طرف سے دلاسا دینے کی مگر
ماہی آخر کس طرح سے اتنی بڑی بات کو ناسو چتی آخر عریشہ اس کی
بہت گہری دوست تھی اور پھر اس نے یہ بات اپنے ڈیڈ سے بھی شیئر
نہیں کی تھی کیونکہ اگر وہ یہ بات اپنے ڈیڈ کو بتاتی تو اسے سب کچھ سچ
بتانا پڑتا کہ وہ پلین میں نہیں ہیلی کاپٹر میں آئی تھی

ماہی روحیل سے ملنے کے بعد زینش کے گھر چلی گئی تھی جبکہ زینش
اور حارث خود ہارون کے لئے پریشان تھے کیونکہ ہارون نہ کال ریسیو

ہارون کے بارے میں بتایا تو وہ لوگ ہارون کے فلیٹ پر چلے گئے
جہاں دروازہ اندر سے بند تھا

ان سب کو وہاں کھڑے ہوئے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا مگر کوئی بھی گیٹ
پر نہیں آیا تھا مسلسل بیل بجانے کے بعد ہارون نے دروازہ کھولا
حادثہ جلدی سے فلیٹ کے اندر گیا جبکہ اس کے پیچھے زینش اور ماہی
بھی اندر گئے

ہارون... تم ہمارا فون کیوں نہیں اٹھا رہے تھے اور... اور یہ کیا حالت "
بنائی ہوئی ہے تم نے اپنی ہاں؟؟" مسلسل سگریٹ نوشی کرنے کی
وجہ سے اس کے چہرے کا رنگ ہی اڑا ہوا تھا بال بکھرے ہوئے تھے
مسلسل جاگنے کی وجہ سے حالت نڈھال تھی

حارث مجھے اس کی حالت ٹھیک نہیں لگ رہی... "زینش اس کی"
حالت کا جائزہ لیتے ہوئے کہنے لگی

حارث... وہ آرو... "ہارون اس حال میں بھی عریشہ کو یاد کر رہا تھا"
ہارون تم کیوں پریشان ہو رہے ہو؟؟ عریشہ کے ڈیڈ تر کی میں ہی"
ہیں نہ وہ ڈھونڈ لیں گے اسے... "حارث نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا
اور صوفے پر بٹھایا جبکہ ہارون حارث کے گلے لگ کر رونے لگا

حارث مجھے عریشہ چاہئے... مجھے میری آرو واپس چاہئے وہ پتا نہیں"
کہاں ہوگی کون ہوگا اس کے پاس... "ہارون نے یوں ہی رورو کر اپنی
حالت خراب کی ہوئی تھی

پلیزززز خود کو سنبھالو پلیزززز زیار... "حارث نے اسے دلا سہ دیتے
ہوئے چپ کروایا تھا جبکہ حارث بھی یہ بات سمجھ چکا تھا ہارون کا
عریشہ کے لئے یوں رونا کوئی گہری دوستی کی علامت نہیں بلکہ ہارون
کے جذبات کچھ اور ہی ہیں

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

بسسس کر دوووو تم...!!! سب کچھ تمہارا ری وجہ سے ہوا"
ہے... یہ ذمہ داری تمہیں دی تھی نہ میں نے؟؟؟ پھر آخر کیسے؟؟
"کیسے تم نے اتنی بڑی غلطی کر دی؟؟؟ کیسے آخر کیسے؟؟؟"

مسلسل چینخ رہا تھا ایس کے نے غصے سے فون کو زمین پر مارا اور تب ہی
دروازے پر دستک ہوئی

"... سر ڈون کی طرف سے ایک خوفیہ خبر ملی ہے"

بلکلککووووووو...!!!!!! "ایس کے نے چلاتے ہوئے بولا جس پر وہ"

شخص بنا وقت ضائع کئے بول پڑا

سر ڈون کے فارم ہاؤس پر موجود ہمارے جاسوس نے یہ خبر دی ہے"
کہ ڈون کے آدمیوں نے گل خان کے کچھ آدمیوں کو خوفیہ طور پر
موت کے گھاٹ اتارا ہے جن میں سے ایک آدمی کے جسم سے کوئی
ڈیوائس ملی ہے وہی ڈیوائس جس کے پیچھے ڈون اور بیسٹ کئی سالوں
... سے تھے

خبر ایس کے کے سر پر کسی پہاڑ کی طرح ٹوٹی تھی

اس کو ایک اور شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا وہ پاگلوں کی طرح چینٹتے
ہوئے سامنے میز پر رکھی چیزیں توڑ رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا اس کا انجام
بہت قریب ہے یا بیسٹ کے ہاتھوں یا پھر ڈون کے ہاتھوں مگر موت
تو اس کی ہونی ہی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

عریشہ کب سے اس کمرے میں بیٹھی ہوئی یہاں سے بھاگنے کی
پلاننگ کر رہی تھی تب ہی وہ کمرے میں آیا

اچھالتے ہوئے لا پرواہی سے کہا جس پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی
کرتے ہوئے دیکھنے لگی

"تمہارا پر اہلم کیا ہے؟؟؟"

تم... "عریشہ نے ان بیگز کو دور پھینکتے ہوئے غصے سے کہا جس پر اس
نے بنا پلٹے جواب دیا

"واٹ یو مین؟؟؟"

"...مطلب یہ کہ ہم یہاں سے جا رہے ہیں"

شہرام موبائل میں مصروف انداز میں کہنے لگا جس پر عریشہ جلدی
سے اٹھ کر اس کے قریب آئی

"کیا مطلب؟؟؟"

آیا جس پر عریشہ پیچھے ہوئی

م... مجھے واپس جانا ہے... مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے... آج"
ابھی..." عریشہ نے اسے حکم دینے والے انداز میں کہا جس پر شہرام
نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی
"اوہ ریلی؟؟؟"

سنا نہیں تم نے؟؟؟ مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے... مجھے پاکستان"
جانا ہے... تم مجھے یہاں کیوں لے کر آئے ہو؟؟؟ آخر چاہتے کیا ہو تم
"ہاں مجھے یوں قید کر کے کیا مل جائے گا تمہیں ہاں؟؟؟"

سکووووووون..." عریشہ بنا سانس لئے بولی چلی جا رہی تھی جس پر"
شہرام نے ایک ہی الفاظ کہا اور ایسا کہا کہ اس کی آواز اس ویران گھر
کے ہر کونے میں گونج رہی تھی

سکو وون ملے گا مجھے سمجھی تم... اب چپ چاپ یہ کپڑے پہن کر تیار"

"... ہو جاؤ ورنہ

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پورے جنون سے یہ بات کہہ رہا تھا جبکہ آخری الفاظ اس نے دھیمے لہجے میں کہا تھا

ورنہ کیا؟؟؟" وہ بھی عریشہ تھی پوچھے بنانہ رہ سکی"

ورنہ تمہیں اس ہی کمرے میں زندہ جلادوں گا سمجھیں..." شہرام"

نے اپنی بات مکمل کر کے جانے لگا تبھی عریشہ کے منہ سے بے ساختہ

نکلا

ہو نہہ ظالم کھڑوس انسان۔" جس پر شہرام نے ایک نظر اسے دیکھا"

اور دروازہ لاک کر کے وہاں سے چلا گیا

لیں... پلیرز مجھے اس ظالم انسان سے بچالیں "عریشہ کو اس وقت
اپنی قسمت پر بہت افسوس ہو رہا تھا کچھ دیر وہ یوں ہی بیٹھی رہی پھر کچھ
سوچ کر زمین پر پڑے بیگنز کو اٹھا کر دیکھنے لگی جس میں سے ایک میں
ریڈ کلر کی فراک تھی اور دوسرے میں ریڈ ڈوپٹہ اور اس کے ساتھ
ہی ایک لپ اسٹک

یہ کیا مذاق ہے؟؟ "میں بھلہ اتنا ہیوی ڈریس کیوں پہنوں گی وہ بھی "
"ایک تھریڈ کلاس مارکیٹ سے لایا گیا

عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا کیونکہ وہ ہمیشہ ڈیزائنڈریسر پہنتی
تھی وہ بھی یا تو سمپل سے یا پھر ماڈرن اتنا ہیوی ڈریس تو اس نے
صرف برائڈ کو پہنے دیکھا تھا

اسے یہ بات مانتی پڑی تھی ورنہ وہ کھڑوس انسان کبھی بھی کچھ بھی کر
سکتا تھا عریشہ نے وہ ڈریس پیکنگ سے نکالا اور پہننے لگی

کیونکہ وہ پہلے ہی اتنی خوبصورت سی پیاری سی دکھتی تھی اس لئے لال
رنگ کے ڈریس میں اور بھی زیادہ حسین لگ رہی تھی شہرام کا دیا ہوا
پہلا ڈریس تو وہ پہن چکی تھی مگر پیچھے لگی ڈوری باندھنے میں اسے
تھوڑی مشکل ہو رہی تھی

اوف فف یہ کس قسم کا ڈریس ہے یا رررر... "اسے سمجھ ہی نہیں آرہا"
تھا کہ وہ کس طرح پیچھے گردن کی طرف لگیڈوری باندھے تبھی
دروازہ کھلا اور شہرام اندر آیا

جب نظر سامنے کھڑی عریشہ پر پڑی تو جیسے دیکھتا ہی رہ گیا

وہ ان کپڑوں میں کتنی خوبصورت لگ رہی تھی بنامیک اپ کے بھی
قیامت ڈھا رہی تھی وہ

شہرام چلتا ہوا اس کے پاس گیا تو وہ اسے اگنور کر کے اپنی ڈوری
باندھنے میں الجھی رہی شہرام اس کے پیچھے جا کر اس کے بالوں کو
آگے کرنے لگا جس پر عریشہ تھوڑا گھبرائی شہرام نے ڈوری باندھی
اور اس کے کان کے پاس سرگوشی کرنے لگا

آج بہت خوبصورت لگ رہی ہو مائے بیوٹی کوئین... "شہرام کے"
ہاتھ اب اس کی کمر پر تھے جنہیں محسوس کر کے وہ مسلسل گھبرا رہی
تھی کیونکہ وہ تھا بھی ایسا کب کیا کر جائے کچھ پتا نہیں
عریشہ نے اسے پیچھے دھکیل کر اپنا بچاؤ کیا جس پر شہرام کے چہرے
کے تاثرات بدلنے لگے تھے عریشہ کو پتا تھا اب وہ اس کے ساتھ کیا

دوبارہ سے شروع کر دی

تم نے مجھے اتنا تیار کیوں کروایا ہے ہاں؟ کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے "

؟؟؟

عریشہ نے اببر و کا زاویہ بناتے ہوئے پوچھا جس پر شہرام دو قدم آگے آیا

اپنے گھر... "شہرام کی بات پر عریشہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے "

لگی مگر وہ کچھ نہ بولا

مطلب تم واقعی مجھے میرے ڈیڈ کے پاس لے کر جا رہے ہو؟ مگر اتنا "

"تیار کروا کر کیوں؟

تم سے یہ کس نے کہہ دیا کہ جو گھر تمہارے ڈیڈ کا ہے وہ تمہارا بھی "

گھر ہے؟؟ تم وہاں اب تب تک نہیں جاؤ گی جب تک میری مرضی نہ

"جائے گا"

شہرام نے ایک نظر اس پر ڈالی اور وہاں سے چلا گیا آخر وہ کرنے کیا
والا تھا عریشہ کو اس شخص کی کچھ سمجھ نہیں آتی تھی آخر وہ کہہ کر گیا
تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

تقریباً پندرہ منٹ بعد عریشہ کو کمرے کے باہر سے کچھ لوگوں کی
آوازیں آنے لگیں جب اس نے کمرے سے باہر جھانک کر دیکھا تو
چار نقاب پوش لڑکوں کو باہر کھڑا دیکھا اسے یہ تو پتا ہی تھا کہ شہرام کتنا

وہم وگمان بھی نہیں تھا

شہرام جیسے ہی کمرے کے پاس آنے لگا عریشہ نے اندر سے کمرہ لاک
کر دیا جب شہرام نے دروازہ کھولنے کی کوشش کی مگر وہ سمجھ چکا تھا
دروازہ اندر سے بند ہے

"HeY WhaT aRe YouH DoinG?

OpeN The DooR..."

شہرام کو اس کی یہ حرکت بہت عجیب لگی جبکہ اندر عریشہ کی جان نکل
رہی تھی

"LisTeN To MeH AreeSha I saiD

OpeN The DooR..."

شہرام نے پھر سے غصے میں کہا مگر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا جس پر
شہرام کو غصہ آنے لگا اب وہ اس کے اندر کا بیسٹ جگا رہی تھی شہرام
نے بنا وقت ضائع کئے بنا دروازہ توڑنے کی کوشش کی کیونکہ یہ گھر
کافی سالوں پرانا تھا یہاں کی ہر چیز خستہ ہو چکی تھی اس لئے دروازے
کو ٹوٹنے میں دو منٹ بھی نہ لگے شہرام نے دو تین لاتوں میں ہی اس
دروازے کو توڑ دیا تھا

جب وہ اندر آیا تو عریشہ ڈری سہمی کھڑی تھی شہرام غصے سے اسکی
طرف بڑھا

"مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟؟ یہ کیسی حرکت تھی؟؟؟"

شہرام غر راتے ہوئے اس کی طرف آیا جس پر عریشہ ڈر کے مارے
آنکھیں بند کر گئی

سیدھی شرافت سے پہنوا سے اور باہر چلو میرے ساتھ... "عریشہ"
اسے نہ سمجھی والے انداز میں دیکھنے لگی جس پر اسے اور بھی زیادہ غصہ
آنے لگا

سنائی نہیں دیا؟؟؟؟؟؟؟ پہنوا سے... ابھی... "شہرام کی آنکھوں میں"
خون اتر آیا تھا

میں باہر نہیں آؤں گی سمجھے تم دھوکے باز انسان تمہیں کیا لگا میں "
". پاگل ہوں جو تمہارے گھٹیا ارادوں سے بے خبر رہوں گی

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا آخر وہ کس بارے میں اس
سے بات کر رہی تھی

فروڈی انسان... میں نہیں آؤں گی تمہارے ان گھٹیادوستوں کے
"...سامنے سمجھے تم

عریشہ کی بک بک اب اس کے سمجھ میں آئی تھی وہ اس کے بارے
میں کتنا غلط سوچ رہی تھی نجانے وہ کیوں اس کے جزباتوں کا بار بار
مزاق بناتی تھی نجانے کیوں اس کی محبت کو وہ ہر بار اس کے منہ پر مار
دیتی تھی مگر وہ بھی شہرام ملک تھا اس نے قسم کھائی ہوئی تھی اس بے
وقوف لڑکی کو اپنا بنانے کی جو کہ وہ اب پوری کرنے والا تھا

چپ...!! ایک دم چپ...!! اب ایک لفظ بھی کہا تو تمہارے باپ"
"... کو جہنم پہنچانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا میں

اور غصے سے چلتی ہوئی اس کے قریب آئی

کیا مطلب ہے تمہاری اس بات کا...؟ کیا کیا ہے تم نے میرے ڈیڈ"

"!!!... کے ساتھ... بتاؤ مجھے جنگلی جانور... میں نے کہا بتاؤ مجھے

عریشہ نے شہرام کا گریبان دونوں ہاتھوں سے مضبوطی سے پکڑا اور

جواب مانگنے لگی جس پر شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے قابو کر کے

خود کے مزید قریب کیا

فلحال تو کچھ نہیں کیا لیکن اگر تم یہ ڈوپٹہ پہن کر باہر نہیں آئیں تو پھر"

جو تمہارے باپ کے ساتھ میں کروں گا اس کی ذمہ دار تم ہوں گی

عریشہ خان... "شہرام نے اسے ڈراتے ہوئے کہا جس پر اسے اپنے

سے جو اتنا سب کچھ کر رہا تھا

تم کیا کرنے والے ہو میرے ساتھ... اور یہ لوگ کون ہیں "عریشہ"
کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسوں جاری ہوئے پھر وہ چاہے کتنی
گھمنڈی نواب زادی ہی کیوں نہ تھی مگر تھی تو ایک لڑکی نہ اور ایک
لڑکی کے لئے اپنی عزت نفس سے بڑھ کر اور کچھ بھی قیمتی نہیں ہوتا

میں جو کرنے والا ہوں وہ بہت ثواب کا کام ہے سمجھیں... اور ایک "
اور بات اگر باہر سب کے سامنے تم نے اپنی آواز نکالنے کی کوشش
"... کی یا بک بک شروع کی تو وہیں پر زبان کاٹ کر پھینک دوں گا
ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ اسے دھمکی دے کر جانے لگا مگر تب ہی
واپس مڑا

یوہیوانلی ٹومنٹس جلدی باہر آؤ... ورنہ تمہارا باپ جو دوسرے ملک " میں بیٹھ کر آرڈر چلا رہا ہے تم جانتی بھی نہیں اس کی زندگی میرے آرڈر کی محتاج ہے... اگر تم نے کوئی بھی گڑبڑ کی... یا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی یا کوئی ہوشیاری دکھائی تو آئی سویر میری ایک فون کال پر تمہارے باپ کے مینشن کے ساتھ لگے ہوئے بومب پھٹ جائیں گے... اور تمہارے باپ کا وجود جل کر راکھ ہو جائے گا اینڈ اس نوٹ " ... جسٹ آجوک بے بی ٹرسٹ می

شہرام کی بات پر عریشہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں تھیں وہ آخر کس قدر ظلم ڈھارہا تھا اس لڑکی پر

تم شہرام ملک کے جنون کی آخری حد ہو شہرام ملک کے عشق کی " "اکلوتی وارث ہو تم، تم پر زیادہ ظلم نہیں کروں گا میں

شہرام اس کا گال تھپتھپاتا ہوا ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اس کی
طرف اچھال کر وہاں سے جا چکا تھا جبکہ عریشہ کو ایک طرف اپنی
عزت نفس کی فکر تو دوسری طرف اپنے جان سے پیارے باپ کی فکر
ہو رہی تھی نجانے آج اس کے ساتھ وہ ظالم بھیڑیا کیا کرنے والا تھا

آج وہ بہت خوش تھا بے حد خوش اپنے مینشن کے تمام ملازموں کو
اس نے اپنی جیت کی خوشی میں بہت سے تحائف دئے اور اپنے گارڈز
کی تنخواہ دگنی کر دی وہ خوش کیسے نہ ہوتا آخر اتنے سالوں میں پہلی بار
اس نے بیسٹ پر چھوٹا ہی صحیح مگر ایک وار کیا تھا جس کی خوشی آج اس
کے اس مکر و چہرے پر جھلک رہی تھی

کلر کا بال نماتار موجود تھا جو اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ یہ بہت
امپورٹینڈ ہے بیسٹ کے پاس موجود چار چپس سے بھی زیادہ قیمتی
چپ تھی وہ اس میں گل خان، ایس کے اور اس کے خود کے کالے
کر تو توں کے ثبوت موجود تھے اس نے اب تک اس چپ کو صرف
چھوا تھا

پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ اس چپ میں سے وہ اپنے کالے کر تو توں
کے تمام ثبوت ختم کر دے گا مگر اس چپ کو اوپن کرنے کے لیے
درست پاسورڈ کی ضرورت درکار تھی اگر غلط پاسورڈ لگایا گیا تو ایسا
صرف چار ہی ممکن ہو گا پانچویں بار اگر غلط پاسورڈ لگایا گیا تو اس
ڈیوائس کے اندر کا سارا ڈیٹا ڈیٹج ہو جائے گا

نہیں تھا بلکہ وہ اس چپ کے ذریعے ایس کے اور گل خان کو تباہ و برباد
کرنا چاہتا تھا وہ اس چپ کو ان دونوں کے خلاف استعمال کرنا چاہتا تھا
تاکہ تمام گینگسٹرز یہ جان لیں کہ ڈون کا نام سب سے اوپر ہے اور
ڈون سے زیادہ طاقتور کوئی بھی نہیں ہے

مگر کوئی تھا جو ایک انگلی کے اشارے سے ڈون کی ساری اکڑ نکال سکتا
تھا اور ڈون اس شخص کی طاقت سے اچھی طرح سے واقف بھی تھا اور
وہ بیسٹ کے ہاتھوں اپنے انجام کا سوچ کر کانپتا بھی تھا مگر شاید اپنی
اس چار دن کی خوشی میں کچھ زیادہ ہی اندھا ہو گیا تھا اور یہ بھول بیٹھا
تھا کہ باقی کی چپس بیسٹ کے پاس موجود ہیں جن میں اس کے خلاف
زیادہ نہیں مگر اتنے ثبوت موجود ہیں کہ اگر وہ قانون کے ہاتھ لگ
گئے تو اسے کئی سالوں کی سزا بھی ہو سکتی ہے

ترکی میں ہر طرف عریشہ کو تلاش کیا جا رہا تھا شفقت صاحب کارورو
کے برا حال تھا اور پاکستان میں ہارون جو عریشہ کے غم میں آدھا ہوا جا
رہا تھا اور خود کو کوس رہا تھا کہ آخر اس نے عریشہ سے اپنا اظہارِ محبت
کیوں نہیں کیا تھا آخر اس نے کیوں عریشہ کی ٹھیک سے حفاظت
نہیں کی تھی کیوں ہمیشہ اسے اپنی مرضی چلانے دی تھی جب بھی
اس نے کہا کہ ہوتے کون ہو تم مجھے روکنے والے تو آخر اس نے اس
کون کا مطلب اسے کیوں نہیں سمجھایا تھا

روحیل میں آپ کو کب سے کال کر رہی تھی آپ نے فون کیوں "
نہیں اٹھایا؟؟؟" ماہی نجانے صبح سے روحیل کو کتنی بار کال کر چکی

کی فکر میں ایک طرف عریضہ کی فکر اور دوسری طرف روحیل کی فکر
ماہی کو ڈرتھا کہیں اس کے ساتھ کچھ ہونہ گیا ہو کہیں ان مخالفین نے
روحیل کو پھر سے کوئی نقصان نہ پہنچا دیا ہو

ماہی کا وائس نوٹ سنتے ہی روحیل نے اسے کال کی تو ماہی نے سیکنڈ
ضائع کئے بغیر کال ریسیو کر لی

میری جان میں بیزی تھا دراصل یونی فرینڈ کا نکاح ہے آج تو بس "
"...وہیں پر جانے کی تیاری کر رہا تھا سوری جان

روحیل کو نہیں پتا تھا ماہی اس کے لئے اتنا زیادہ پریشان ہو جائے گی
روحیل تو آپ مجھے بتا بھی سکتے تھے مگر آپ کا تو نمبر ہی آف جا رہا تھا "
آپ کو نہیں پتا مجھے کتنی فکر ہو رہی تھی آپ کی آپ کو کوئی پرواہ نہیں
میری... "ماہی نے آج پہلی بار ناراضگی ظاہر کی تھی جس پر روحیل کو

نکل کے اس کے پاس آجائے

سوری جان بہت بیزی تھا قسم سے مجھے وقت کا پتہ ہی نہ چل سکا بٹ "ڈونٹ وری میں آج آؤں گا اپنی جان سے ملنے..." "روحیل اسے منانے والے انداز میں کہنے لگا جبکہ ماہی کی باتوں سے اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھرنے لگی تھی

"پلککا؟ آپ آئیں گے نہ؟؟ مگر کیسے؟"

ماہی کچھ سوچتے ہوئے بولنے لگی جس پر روحیل مسکرا کر لگا جیسے ہمیشہ آیا کرتا تھا بالکل ویسے ہی. "روحیل نے سرور بھرے" لہجے میں کہا تو ماہی بلش کرنے لگی تھی

ماہی بھی ہنسنے لگی روحیل اسے خدا حافظ کہہ کر بیسٹ اپارٹمنٹ پر چلا
گیا تھا جہاں وہ باسم اور نوفل کے ساتھ بیسٹ کی بتائی گئی جگہ پر جانے
والا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

آج اس بند کمرے کو کھولا گیا تھا جہاں بہت سے بڑے بڑے جالے
اور بہت دھول مٹی تھی اور یہاں موجود سامان پر سفید رنگ کی
چادریں ڈالی ہوئی تھیں ان نقاب پوشوں میں سے ایک جو کے نوفل
ہی تھا تمام چادروں کو صوفوں سے ہٹانے لگا

رکھ کر چپیر مارا جس پر نوفل اپنی ان ہی حرکتوں پر آگیا

ہائے السلاطی کیسا ظالم شوہر ہے میرا ہائے میرے تو نصیب ہی پھوٹ "
گئے ماں باپ تو بیاہ کر مر گئے مجھے اس عذاب میں تنہا چھوڑ گئے ہائے
"میں ننھی سی جان

نوفل نے ایک ادا سے اپنے کاندھے کو پکڑتے ہوئے زنانہ انداز میں
کہا

نوفل کی حرکت پر باسم اسے گھورنے لگا
ابے او... یہ تو ہمیں پتا ہے کہ تجھ میں آدمی عورتوں کی آتما آتی ہے "
"... مگر یہ آج تو تو پورا کا پورا سہاگن بن رہا ہے بھائی خیریت تو ہے نہ
باسم نے سر پکڑتے ہوئے کہا جس پر نوفل زنانہ چال چلتا ہوا اس کے
قریب آیا

"...تجھے

اوائے پاگل ہے کیا میں اپنی مہر سے تھوڑی یہ سب کام کروایا کروں"
گا..." باسم مہر کا نام سن کر سیدھا کھڑا ہوا جس پر روحیل اسے دیکھ کر
ہنسنے لگا

جانے کتنے دنوں کے بعد گلی میں آچاند نکلا "روحیل کو ہنستادیکھ کر"
نوفل پھر سے اپنی بے سری آواز میں گانا گانے لگا

فکر نہ کرتو بھی شادی کر لے پھر یہی گانا ہم تیرے بھی گایا کریں"
گے "روحیل کی بات پر نوفل شرمانے لگا جیسے لڑکیاں شرماتی ہیں تب
ہی شہرام کمرے میں آیا اور ساتھ ہی وہ چوتھا نقاب پوش بھی شہرام
کے آتے ہی روحیل نے اپنا چہرہ نقاب سے ڈھک لیا جبکہ شہرام نے

صوفے پر جا کر بیٹھ گئے

شہرام وقت کو مزید ضائع کئے بغیر سامنے کمرے میں گیا جہاں عریشہ
موجود تھی وہ اب تک یوں ہی ساخت بیٹھی ہوئی تھی شہرام نے ایک
آگ اُگلتی ہوئی نگاہ اس پر ڈالی اور بیڈ پر پڑا ڈوپٹہ اٹھا کر عریشہ کے سر
پر پہنایا اور ہاتھ پکڑ کر اسے زبردستی اپنے ساتھ لے کر آنے لگا عریشہ
دل ہی دل میں دعائیں کر رہی تھی کہ کسی بھی طرح وہ اس جنگلی
انسان کے ناپاک ارادوں سے بچ جائے

شہرام نے اسے اپنے ساتھ ہی صوفے پر بٹھایا
"... نکاح شروع کریں"

جب شہرام نے ایک نقاب پوش کو نکاح کا کہا تو جیسے عریشہ کے
پیروں تلے زمین ہی نکل گئی ہو شہرام کی بات پر ایک نقاب پوش نے
نکاح شروع کیا عریشہ اس بات پر بہت حیران تھی کہ اگر وہ شخص اس
سے نکاح کرنے کا ہی ارادہ رکھتا تھا تو یوں اس طرح سے نقاب پوشوں
کو لے کر آنے کی کیا ضرورت تھی بھلے وہ گواہان تھے مگر ان کے
چہرے چھپانے کی آخر کیا ضرورت تھی

عریشہ خان ولد شفقت خان آپ کا نکاح شہرام ملک ولد اشفاق"
ملک سے ایک کروڑ سکہ رائج الوقت کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح
قبول ہے؟؟

ایک کروڑ کا سن کر عریشہ دنگ رہ گئی تھی جو شخص بچپن میں اسے
چھوٹے چھوٹے تحفے دیا کرتا تھا آج وہ اسے حق مہر میں ایک کروڑ

ہاتھ پر شہرام کی انگلیوں کا دباؤ محسوس کرتی ہوئی وہ ہوش کی دنیا میں
آئی

سیدھی شرافت سے جواب دو ورنہ اپنے باپ کی قبر پر فاتحہ پڑھنے "
" کے لئے تیار ہو جاؤ

شہرام کی دھمکی پر عریشہ نے ایک نظر اٹھا کر شہرام کو دیکھا جو اسے ہی
گھور رہا تھا عریشہ التجائی نظروں اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ بھی شہرام تھا
وہ تو رحم کا مطلب بھی نہیں جانتا تھا شہرام نے اپنے موبائل سے کسی
کا نمبر ڈائیل کیا تو عریشہ کی جان نکلنے لگی

شہرام نے بھی جلدی سے قبول کیا اور پھر پیپر زپر سائن کر کے وہ ان
نقاب پوشوں کو باہر چھوڑنے چلا گیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

ایس کے پہلے ہی ڈون کو چپ ملنے والی بات کو سوچ سوچ کر آگ
بگولہ ہوئے جارہا تھا جبکہ ڈون نے اسے جلانے کے لئے کال کر دی

ہیلو ایس کے کیا حال ہے بھول تو نہیں گئے ہمیں... "ڈون کی بات کو"
ایس کے خاموشی سے سنتا رہا جبکہ ڈون پھر سے اس سے مخاطب ہوا

اس کا دل جلانا چاہا

"کس بات کی مبارکباد؟؟؟"

اوہ ہاں یہ تو میں تمہیں بتانا ہی بھول گیا... دراصل مجھے ٹوپ ون "

"...ڈیوس مل چکی ہے

ڈون نے مزے لیتے ہوئے کہا جس پر ایس کے نے غصے سے سامنے

پڑا گلاس توڑا جس کی آواز ڈون بھی سن چکا تھا

"تم نے مجھے فون کیوں کیا؟؟؟"

"چپ کا بتانے کے لیے"

ڈون نے ایک ٹھنڈی سانس لے کر پرسکون انداز میں کہا جس پر ایس

کے کچھ سوچنے لگا

لگانے لگا

"... تعلق ہے ایس کے... بہت گہرا تعلق ہے"

"کیا مطلب؟؟؟"

جو چپ میرے پاس ہے وہ کوئی عام نہیں مگر ان تمام چپ میں سب "سے ٹوپ پر ہے اور اس بات کا مطلب سمجھتے ہو؟؟؟ اس کا مطلب یہ ہے کہ میرے پاس 80% طاقت موجود ہے... اس لئے اب جو میں چاہوں وہ آسانی حاصل کر سکتا ہوں..." ایس کے کو اب شک ہونے لگا تھا کہ وہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ ڈون ہی ہوگا

میں گھما پھرا کر بات نہیں کروں گا... مجھے تمہاری بیٹی چاہیے... ہر "قیمت پر چاہیے... اسے حاصل کرنا میرے لئے بہت آسان ہوگا مگر میں نہیں چاہتا کہ تمہارا کوئی نقصان کروں میں چاہتا ہوں کہ تم خود

"زیادہ وقت نہیں لگاؤں گا

ڈون اسے کھلم کھلا دھمکی دے رہا تھا جس کا مطلب ایس کے بخوبی
سمجھ چکا تھا

ڈون تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے یہ کیسے ممکن ہے کیا تم نہیں جانتے "
تمہارا میری بیٹی سے کیا رشتہ ہے؟؟؟ میرا نہیں تو اس رشتے کا ہی لحاظ
کر لو..." ایس کے نے چلاتے ہوئے کہا جس پر ڈون ہنسنے لگا

رشتوں کا لحاظ تم مجھے مت سکھاؤ ایس کے... یہ سب سیکھنے کی تمہیں "
سب سے زیادہ ضرورت ہے سمجھے تم اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں
ہے... یا تو اپنی بیٹی کو میرے حوالے کر دو اور اپنا بزنس اور زندگی بچالو
" یا پھر ڈوبنے کے لئے تیار ہو جاؤ



عریشہ کو ایک بات سمجھ نہیں آئی تھی کہ شہرام اس کی حق مہر آخر
ایک کروڑ کیسے رکھ سکتا تھا؟؟ جبکہ وہ اسے کس حال میں رکھ رہا تھا یہ
بات وہ بھی اچھی طرح جانتی تھی ابھی وہ ان سوچوں میں گم تھی
شہرام کمرے میں آیا

"...مبارک ہو مائے ڈیروائف"

شہرام اس کے بالکل قریب بیٹھ کر شیطانی مسکراہٹ اچھالنے لگا جس
پر عریشہ نے دوسری طرف منہ کر لیا

ہٹایا اور اس کے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹانے لگا

میں نے کہا تھانہ میں تمہیں حاصل کر کے رہوں گا چاہے کچھ بھی " ہو جائے... اور دیکھو آج تم میرے نکاح میں آچکی ہے اوفیشلی وائف بن چکی ہو تم میری... " شہرام کا ہاتھ اب عریشہ کی گردن پر تھا جس سے عریشہ کو چہن محسوس ہو رہی تھی

ویسے جب تم میری وائف نہیں تھیں تب بھی میں تم پر پورا پورا حق " رکھتا تھا... رائٹ میری جان... " شہرام نے آگے بڑھ کر اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر عریشہ دور ہونے لگی شہرام نے کمر سے پکڑ کر اسے اپنے قریب کر لیا

اگر تم نے اب مزید یہ ڈرامے بازیاں جاری رکھیں تو میں مجبور
ہو جاؤں گا تم پر ظلم کرنے کے لیے... اور تم یہ بات اچھی طرح سے
جانتی ہو کہ شہرام ملک سے تمہیں بچانے والا کوئی بھی نہیں ہے تمہارا
باپ بھی نہیں... "عریشہ کایوں دور ہونا شہرام پر سخت ناگوار گزرا تھا
اب جب کہ وہ اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا وہ پاگل لڑکی اب بھی
اسے خود سے دور کرنے پر تلی ہوئی تھی

شہرام کی بات پر عریشہ اسے غصے سے دیکھنے لگی ابھی وہ کچھ کہتی شہرام
نکاح کے بعد پہلی بار اسے اپنے لمس سے دوچار کر گیا تھا جبکہ عریشہ
اب بھی مزاحمت کرنے میں مصروف تھی مگر شہرام کا ایسا بھی کیا
جنون تھا جو کم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا تھا

نے عریشہ کے لبوں کو آہستگی سے آزاد کیا جس پر وہ زور زور سے
سانس لینے لگی اس کا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا شہرام نے اس کا ڈوپٹہ کا ندھے
پر رکھا

"...تیار ہو جاؤ ہم جارہے ہیں"

شہرام کی بات پر وہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی
"اپنے گھر... مائے وائف"

اس کے سوال کرنے سے پہلے ہی شہرام نے جواب دیا اور خود کمرے
سے باہر چلا گیا

اب یہ مجھے اور کس قید خانے میں لے کر جانے والا ہے... نجانے"
"...اب یہ مجھ پر اور کون کون سے ظلم کرے گا"

رات کا وقت تھا جب شہرام کی گاڑی ایک بہت عالیشان حویلی کے سامنے رکی ویسے تو یہ کوئی بہت بڑا بنگلے نما گھر تھا مگر باہر سے یہ کسی تاریخی عمارت کی طرح تعمیر کیا گیا تھا پوری عمارت روشنی میں ڈوبی ہوئی تھی جو شام کے اس منظر کو اور بھی زیادہ خوبصورت بنا رہی تھی

شہرام کی گاڑی کو دیکھتی ہی واچ مین نے گیٹ کھولا تو شہرام کی گاڑی اندر داخل ہوئی راستہ بہت طویل تھا جس وجہ سے عریشہ کی آنکھ لگ گئی تھی مگر جس طرح وہ پوری دنیا سے لاپرواہ بلکل انجان اپنی نیند پوری کرنے میں مصروف تھی اس کا یہ روپ شہرام کو مزید بے چین کر رہا تھا نجانے وہ کس طرح پورے راستے خود پر قابو کئے ڈرائیو کر رہا تھا یہ صرف وہ ہی جانتا تھا

وادیوں سے باہر نہ آئی شہرام پہلے اسکے تھوڑا قریب آیا اور اس کے
چہرے پر آتے بالوں کو اپنی انگلیوں سے بڑی نزاکت سے ہٹانے لگا کہ
شاید اس کی آنکھ کھل جائے "عریشہ..." شہرام نے آج پہلی بار کسی کو
اتنے پیار سے مخاطب کیا تھا مگر وہ تو ٹھیری نواب زادی جسے اپنی نیند
میں ذرا سا بھی خلل برداشت نہ تھا

ہمممممم... "چہرے پر بیداری والے تاثرات لئے وہ نیند کے نشے میں"
چور تھی جس پر اب شہرام کو غصہ آنے لگا تھا وہ ایک بات کو ایک ہی
بار کہنے کا عادی تھا دوسری بار کہنا اس کی ڈکشنری میں شاید ٹھیک سے
شامل نہیں ہوا تھا

ہوئی لڑکی پر اب شدید غصہ آ رہا تھا اس نے تیز تیز گاڑی کا ہارن بجانا شروع کر دیا جس سے وہ یک دم ڈر کر اٹھی اور خوفگی سے شہرام کو دیکھنے لگی مگر وہ اسے فل نظر انداز کرتا سا منے دیکھنے میں مصروف تھا

جب تو وہ اسے دیکھتی رہی مگر جب گاڑی سے باہر نظر دوڑائی تو دنگ رہ گئی آخر یہ اتنا خوبصورت محل نما گھر کیا واقعی شہرام کا تھا اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا آخر وہ اتنا امیر انسان تھا اس کے پاس ہر طرح کی پاور تھی وہ کوئی عام شخص نہیں بلکہ کسی بڑی سی سلطنت کا بادشاہ معلوم ہوتا تھا جس کے ہاتھ میں ہر ایک کی ڈور ہو جو ہر ایک کو اپنے اشاروں پر چلانے کی طاقت رکھتا تھا

باہر گھمائی جا رہی تھی شہرام اپنے ان ہی سخت تاثرات کے ساتھ گاڑی
سے باہر نکلا اور ایک جھٹکے سے گاڑی کا دروازہ بند کیا جس سے عریضہ
چونک گئی شہرام نے عریضہ کی طرف کا دروازہ کھولا اور اسے ہاتھ پکڑ
کر باہر نکالا جبکہ وہ اب تک اسے دیکھی جا رہی تھی وہ بلیک پینٹ کوٹ
میں بہت حسین لگ رہا تھا

گاڑی سے باہر نکلتے ہی اس نے چاروں اطراف نظر دوڑائی تو وہ ایک
خوبصورت حویلی نما گھر میں موجود تھی شہرام اسے اپنے ساتھ گھر
کے اندر لے گیا گھر اتنا بڑا تھا کہ ہر طرح ویرانی چھائی ہوئی تھی یہ
شہرام کا اپنا ذاتی گھر تھا جواب تک صرف رو حیل نے ہی دیکھا تھا

لگایہ کمرہ شاید اس نے عریشہ کے لیے ہی ڈیکوریٹ کروایا تھا اسے پتا
تھا اس نواب زادی کو سکون میں رہنے کی عادت ہے اس لئے پورا کمرہ
اس نے عریشہ کے مزاج کے مطابق تیار کروایا تھا شاید عریشہ کی
سوچ سے بھی کئی زیادہ مہنگی چیزیں موجود تھیں اس کمرے میں
عریشہ اس کمرے کو دیکھ کر حیران رہ گئی تھی اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے
یہ کمرہ خاص اس کے لئے ہی اس سے پوچھ کر ہی سیٹ کروایا گیا تھا

"...جلدی سے فریش ہو کر ڈائننگ پر آؤ"

شہرام اسے کہہ کر جانے لگا مگر وہ اب بھی اسے نا سمجھی والے انداز
میں گھوری جا رہی تھی

"You HaVe OnLy HalF HouR...Do
FaSt..."

لہجہ ہی اتنا سخت تھا اوپر سے یہ لڑکی جب سے ملی تھی خود ہی اپنی
حرکتوں سے اس کھڑوس انسان کو بار بار غصہ دلارہی تھی

اس کے جاتے ہی عریشہ نے پورے کمرے کا جائزہ لیا یہ کمرہ بہت بڑا
تھا عریشہ کے اپنے کمرے سے بھی زیادہ بڑا اس کمرے میں بیڈ،
صوفہ سیٹ، ایل ای ڈی، ڈیوائڈر، ڈریسنگ، فل سائز مرر، رنگ
لائٹ اور بھی بہت کچھ موجود تھا اور ایک بہت بڑی اور کشادہ کھڑکی
بنی ہوئی تھی جس سے گھر کے بیک سائیڈ کا منظر صاف دکھائی دے
رہا تھا جو کہ بہت خوبصورت اور دلکش تھا

جبکہ اس کمرے کے اندر بھی ایک کمرہ تھا جو صرف وارڈروب کے
لیے ہی بنایا گیا تھا عریشہ وہاں جا کر جائزہ لینے لگی یہاں بہت سی

ڈریس موجود تھے اور دوسری الماریوں میں اس کے لئے کافی مہنگے اور
قیمتی ہینڈ بیگز موجود تھے اس کے علاوہ دوسرے کبڈز اس کے لئے
جیولری اور مختلف قسم کی ہیلز اور شوز موجود تھے جو بہت ہی
خوبصورت دکھ رہے تھے

کیا شہرام واقع اس کی اتنی قدر کرتا تھا کہ یہاں کی ساری سیٹنگ سارا
سامان سب کچھ اس نے عریشہ کے لئے اور اس کے مطابق ہی رکھا
ہوا تھا مگر یہ بھی سچ ہے کہ محبت کو کبھی بھی دنیاوی چیزوں کی نظر
سے دیکھنا غلط بات ہے محبت تو دل سے کی جاتی ہے اور شہرام تو اس
سے جب بھی محبت کرتا تھا جب شہرام اسے کچھ بھی دینے کی حیثیت
نہیں رکھتا تھا

وہ ظالم انسان اسے صرف آدھے گھنٹے کا وقت دے کر گیا ہے اگر ایک
منٹ بھی آگے پیچھے ہوا تو وہ خود چل کر یہاں آجائے گا اور پھر اس
کے ساتھ جو کرے گا وہ بہت اچھی طرح سے جانتی تھی عریشہ نے
وارڈروب میں سے ایک ڈریس سلیکٹ کیا اور باتھ چلی گئی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

تقریباً رات دس بجے کا وقت تھا جب ماہی اپنے بابا کے ساتھ بیٹھ کر
ترکی ٹوور کی باتیں کر رہی تھی اور باتیں کرتے کرتے کب اسے بابا کی
گود میں ہی نیند آگئی اسے پتا ہی نہیں چلا تو رضوان نے اس کا سر تکیے پر
رکھ دیا اور ماتھے پر بوسہ دے کر وہاں سے دروازہ بند کر کے چلے گئے

سوتا ہوا پا کر کمرے کا دروازہ بند کرنے لگتا کہ اس دوران کوئی اندر نہ
آجائے روحیل ماہی کے پاس آکر بیٹھا اور اس کے بالوں پر ہاتھ
پھیرنے لگا

اوففف نیند کی کتنی کچی ہو آپ میری سلیپنگ بیوٹی... "روحیل"
اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جبکہ وہ اب بھی پرسکون
نیند سو رہی تھی مگر وہ آج پورا پورا ارادہ رکھتا تھا اپنی سلیپنگ بیوٹی کو
نیند سے بیدار کرنے کا

ماہی... میری جان... "روحیل نے ماہی کے گال پر بوسہ دیا تب ماہی"
گھبرا کر اٹھی جب سامنے دیکھا تو روحیل اس پر جھکا ہوا تھا ماہی ڈر کر
اٹھ بیٹھی یہ سچ تھا کہ روحیل اکثر اس سے ملنے آتا رہتا تھا مگر کبھی بھی

نازک سی جان کے دل میں اپنا ڈر پیدا کرے

رو... "ابھی ماہی چینختی رو حیل نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھا"

شششش... آہستہ... انسپیکٹر صاحب ابھی جاگ رہے ہوں گے... ""

رو حیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی تو رو حیل بھی مسکرایا

کیسی ہو میری جان... سوری یہاں آنے میں تھوڑی دیر ہو گئی... ""

رو حیل نے اس کا گال سہلایا جس پر ماہی نے مسکراتے ہوئے ثبات

میں سر ہلایا

ویسے آپ کو اپنے شوہر کی ذرا سی بھی فکر نہیں ہے... "رو حیل کی"

بات پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

گا تو بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے شوہر کا انتظار کرے... مگر آپ تو..."
روحیل کی بات سن کر ماہی شرمندہ سی ہوئی اور نظریں جھکا گئی جیسے
واقعی اس سے کوئی بہت بڑی غلطی ہو گئی ہو

وہ... روحیل... وہ میں نے آپ کا انتظار کیا تھا... مگر... پتا نہیں"
کب... مجھے... نیند... "ماہی نے شرم سار انتظار میں بامشکل یہ آدھے
الفاظ ادا کئے جس پر روحیل کا دل کیا اسے گلے لگالے مگر ماہی کا یوں
شرمندہ ہونا اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگا روحیل آگے بڑھ کر اپنے
ہاتھوں سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا

ماہی... نظریں اٹھاؤ... آپ روحیل جہاں زیب کی وائف ہو... آپ کو"
اس طرح سے نظریں جھکانا زیب نہیں دیتا... آئندہ کبھی بھی یہ

بات پر ماہی نے نظریں اٹھا کر معصومیت سے سامنے بیٹھے شخص کو
دیکھا جو نجانے کتنی حسرتیں آنکھوں میں لئے اسے دیکھ رہا تھا

اس کے لہجے سے نجانے کتنی محبت جھلک رہی تھی وہ شخص اس سے
کتنی محبت کرتا تھا کہ دو ہفتوں میں ہی اس نے ماہی کو اپنا نام دے دیا تھا
مگر کچھ تھا جواب بھی ادا ہوا تھا جسے اب تک پورا ہو جانا چاہیے تھا اور
وہ تھا ان کے درمیان قائم رشتہ جو اب تک آدھا ادا ہوا تھا مگر جب وہ
شخص اپنی جان سے پیاری بیوی کی نیند میں خلل کی وجہ بن سکتا تھا تو
کیا وہ دونوں کے درمیان اس فاصلے کو ختم کرنے کی خواہش نہیں رکھتا
تھا

کرے مگر رو حیل اسے اپنے ساتھ لے کر ہی جائے گا "ماہی... میرے
"ساتھ چلو گی؟

"روحیل کی بات پر ماہی اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی "کہاں؟؟
جہاں بس ہم دونوں ہوں... ہمارے بیچ کوئی تیسرا نہ ہو "روحیل"

نے ماہی کا ہاتھ تھاما جس سے ماہی کا دل دھڑکنے لگا
"...میں... کچھ سمجھی... نہیں روحیل"

"...سب سمجھ آ جائے گا بس ایک بار ہاں کر دو"

مگر رو حیل مجھے پتا تو چلے اتنی رات میں آپ مجھے کہا لے کر جانا چاہا "
"رہے ہیں... میں کیسے جاسکتی ہوں آپ کے ساتھ؟

واٹ یو مین ماہی؟؟؟ یہ کس طرح کی بات کی ہے اپنے؟؟ میں شوہر "
"...ہوں آپ کا پورا پورا حق رکھتا ہوں آپ پر

خود کو محفوظ نہیں سمجھتی تھی جو اس نے ایسی بات کی تھی

"سوری... روحیل... میرا وہ مطلب ہر گز نہ تھا... دراصل... وہ بابا"

ماہی آپ کا جو بھی مطلب ہو آپ میرے ساتھ چل رہی ہو بس"
بات ختم... باقی اپنے بابا کی فکر نہ کرو جس طرح میں آپ کو لے کر جاؤ
گا اس ہی طرح چھوڑ کر بھی جاؤں گا سب کچھ مجھ پر چھوڑ دو آپ کو فکر
"کرنے کی بلکل ضرورت نہیں

روحیل کی بات پر ماہی بلکل خاموش ہو گئی تھی جب روحیل خود کہہ رہا
تھا تو اسے آخر ڈرنے کی کیا ضرورت تھی روحیل نے کبھی بھی ماہی کو
کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا اس نے ہمیشہ ماہی کا خود سے بڑھ کر خیال
کیا تھا یہاں تک کہ اس کے لئے گولی تک کھالی تھی

جی... "ماہی نے مختصر سا جواب دیا جس پر روحیل مسکرا نے لگا اور "
کچھ سوچ کر وہ دروازے کے پاس آیا اور دروازہ کھول کر باہر کا جائزہ
لینے لگا مگر باہر کوئی بھی نہیں تھا پھر اپنا موبائل نکال کر اس نے کسی کو
کال کی

کچھ ہی دیر میں پورے گھر کی لائٹس آف ہو گئیں روحیل ماہی کا ہاتھ
پکڑ کے سیڑھیاں اترتے ہوئے مین گیٹ سے باہر چلا گیا جبکہ واج
مین جو کہ سووتیچ چیک کرنے کے لیے گھر کے بیک سائیڈ پر گیا ہوا تھا
اسے کچھ پتا ہی نہیں چلا اور روحیل ماہی کو گیٹ کے ذریعے باہر لے گیا
اور دوسرے سائیڈ پر کھڑی کار میں جا بیٹھا اور پھر سے کال کرنے لگا

روحیل سے پوچھا جس پر روحیل نے ان کے گھر کے ملازم کا بتایا جس
پر ماہی حیران ہوئی

مگر آپ انہیں کیسے جانتے ہیں؟؟ وہ تو ہمارے بہت پرانے ملازم "

"...ہیں نہ

جی ہاں بہت پرانے ہیں... ویسے تو میں بالکنی سے ہی آیا کرتا تھا مگر "

"... اب جب آپ میرے ساتھ ہو تو مجھے ان کی ہیلپ لینا پڑھی

روحیل نے پرسکون انداز میں کہا مگر ماہی اب بھی اسے سوالیہ نظروں

سے دیکھنے لگی کہ آخر وہ انہیں کیسے جانتا تھا اور کب سے جانتا تھا

"... اتنا مت سوچو میری جان... وقت آنے پر سب پتا چل جائے گا"

فلیٹ کے سامنے پہنچے جہاں اطراف میں بہت کم لوگ نظر آرہے
تھے دراصل روحیل خود ہی ایسی جگہ پر رہتا تھا جہاں وہ کسی کی نظروں
میں نہ آئے اس لئے فلیٹ بھی اس نے یہی لیا تھا وہ بھی صرف ماہی کی
وجہ سے تاکہ اپنی رہائش کی جگہ اسے چھپانی نہ پڑے تاکہ آگے چل کر
ماہی کو شک نہ ہو

"...روحیل یہ کونسی جگہ ہے"

میری جان یہ سب چھوڑو آپ چلو اب فلیٹ کے اندر چلتے ہیں..."
گاڑی پارک کر کے روحیل ماہی کو اپنے ساتھ اپنے فلیٹ کے اندر لے
گیا جو تھوڑا چھوٹا مگر بہت ہی خوبصورت تھا

سامنے ایک ٹیبل سچی ہوئی تھی جہاں ویسے تو یہ ڈرائنگ روم تھا مگر
روحیل نے اسے کسی ریسٹورنٹ کی طرح ڈیکوریٹ کیا تھا کیونکہ وہ
پاکستان میں ماہی کو کھلے عام یوں کہیں باہر لے کر نہیں جاسکتا تھا اس
لئے اس نے گھر میں ہی ریسٹورنٹ والا ماحول بنالیا تھا

روحیل یہ سب اپنے؟؟؟" ماہی تو حیران ہی رہ گئی تھی اسے اس یہ گھر "
تو کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا ہر طرف پھول بکھرے ہوئے تھے
جو اس خوبصورت جگہ کو اور بھی خوبصورت بنا رہے تھے ماہی کو یہ
سب بہت رومینٹک سالگ رہا تھا

"...جی ہاں میری جان"

نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے ڈانٹنگ کی طرف لے کر جانے لگا اور
اسے کرسی پر بیٹھا کر خود سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا

جی ہاں... یہ رات بہت خاص ہے... بہت سے بھی زیادہ خاص..."
ویسے تو یہ رات میں ہمیشہ اکیلے ہی سیلیبریٹ کرتا تھا اور اس رات کو
اسپیشلی آپ سے ملنے بھی آیا کرتا تھا مگر اب جب آپ میرے ساتھ
ہو میری وائف ہو میری لائف پارٹنر ہو تو کیوں نہ اس رات کو ہم
ساتھ سیلیبریٹ کریں..." روحیل مسکراتے ہوئے بہت ہیر و لگتا تھا
کوئی بھی لڑکی باآسانی اس کی اس مسکراہٹ پر دل ہار بیٹھ سکتی تھی

مگر روحیل اب تو بتا دیں ایسا کیا خاص ہے آج کی رات؟؟؟"
روحیل نے کچھ سوچا اور پھر سامنے پڑے صوفے جہاں کچھ سامان

بھی اٹھ کر اس صوفے کے پاس آئی یہ بہت سارے گفٹز تھے

روحیل یہ... تو کوئی گفٹ معلوم ہوتے ہیں... یہ کس کے ہیں... "ماہی"
ان گفٹس کو حسرت سے دیکھنے لگی

یہ سب آپ کے ہیں... ان میں سے کچھ آپ کی برتھڈے کے ہیں"
اور باقی آج کی خوبصورت رات کے کو میں نے ہمیشہ آپ کے لئے
"...لے کر رکھے تھے

ماہی کی سوچ سے بھی زیادہ گفٹ دیکھ کر ماہی حیران ہوئی تھی مگر جب
روحیل نے بتایا کہ یہ گفٹ اس کے لیے ہی تو ہیں تو ماہی کی خوشی کی
کوئی انتہا ہی نہ رہی تھی بے ساختہ ماہی کی آنکھوں سے آنسو جاری
ہوئے جسے اگر بڑھ کر روحیل نے اپنے لبوں سے جذب کر لیا

نہیں میری جان... رونا بالکل بھی نہیں ہے... یہ تو خوشی کا موقع "

"...ہے

روحیل... آپ اتنے سالوں سے مجھ سے یک طرفہ پیار کرتے رہے "

"اور مجھے اس بات کی خبر بھی نہ ہوئی... آخر کیسے؟

ماہی کو سامنے کھڑے شخص پر بے انتہا پیار آ رہا تھا وہ کتنی خوش قسمت تھی کہ اسے اتنا چاہنے والا پیار کرنے والا لائف پار ٹر ملتا تھا روحیل نے ماہی کو واپس کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا جس پر وہ فوری عمل کرتی ہوئی جا بیٹھی

ماہی... آپ کو پتا ہے آج کی رات اتنی خاص کیوں ہے؟؟ کیونکہ کئی "

سالوں پہلے میں نے آج کی رات ہی آپ کو پہلی بار دیکھا تھا مجھے نہیں پتا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے بس دن رات مجھے آپ کا چہرہ دکھائی دینے

آواز... ماہی میں پاگل ہو گیا تھا وہ کی محبت میں... "روحیل اسے اپنا حال
دل بتانے لگا تھا جسے سن کر ماہی کی دھڑکنیں تیز ہو رہی تھیں

روحیل جب آپ مجھ سے اتنی ہی محبت کرتے تھے تو آپ نے مجھے "
پہلے کیوں نہیں بتایا؟" اور کیا ہم پہلے کبھی ایک دوسرے کو جانتے
"تھے؟؟

جی ہاں ہم ایک دوسرے کو جانتے تھے... مگر اس وقت نہ ہماری عمر "
ایسی تھی کہ آپ سے ایسا کچھ بیان کروں نہ ہی حالات نے اجازت
دی تھی... مگر اب جب ہم ایک ہو چکے ہیں... تو اب یہ سب آپکا جاننا
" ضروری تھا

ماہی نے مسکراتے ہوئے ثبات میں سر ہلایا

ہوں کہ... ہمارے بیچ یہ فیصلہ اب ختم ہو جائے... اب کوئی بھی دوری
"... نہ رہے

روحیل کی گرفت ماہی کے ہاتھ پر مضبوط ہوئی ماہی کے اندر ایک اور
بیٹ مس ہوئی روحیل اس کی تیز رفتار دھڑکنوں کو محسوس کر سکتا تھا
اور کر بھی رہا تھا جبکہ دھڑکنیں تو آج اس کی بھی عروج پر تھیں ماہی کو
شرماتا دیکھ کر جلدی سے اٹھ کر پچن کی طرف گیا اور کچھ ڈشیز جو اس
نے ماہی کی فیوریٹ بنائی تھیں وہ لایا

"ماہی یہ سب ٹیسٹ کر کے بتاؤ کیسی بنی ہے...؟"
روحیل نے ماہی کے سامنے الگ الگ اقسام کی ریسپی ر کھی جسے وہ
حیرانگی سے دیکھنے لگی کہ روحیل کو کھانا بنانا بھی آتا ہے
"... یہ سب اپنے بنائی ہیں؟؟ مگر یہ سب تو میری فیوریٹ ہیں"

ہممم یعنی جب ہم ساتھ رہنے لگیں گے تو کھانا روز آپ بنایا کریں "
گے رائٹ؟؟" ماہی کی بات پر روحیل ہنسنے لگا
جی جو آپ کا حکم میری جان... "ماہی بھی بلش کر گئی تھی اور اب وہ "
روحیل کے ہاتھ کی بنی ہوئی ڈشز ٹرائے کر رہی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اپنے گیلے بالوں کو خشک کرنے کے لیے وہ ڈرائر مشین ڈھونڈ رہی
تھی مگر اسے نہیں ملی تو وہ یوں ہی ٹاول سے خشک کر کے شیشے کے
سامنے آ بیٹھی ڈریسنگ ٹیبل پر بہت سے نئے پرفیوم رکھے ہوئے تھے
جن میں سے اس نے ایک اٹھایا اور لگانے لگی اس پرفیوم کی خوشبو
واقعی بہت دلچسپ تھی

عریشہ نے بلیک کلر کی اسٹریچیبیل جینس اور اس کے ساتھ بلیک ہی
شرٹ پہنی تھی جس میں وہ بہت پیاری لگ رہی تھی مگر اب اسے یاد
آیا کہ وقت کتنا تیزی سے گزر گیا ہے وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے
سے باہر جانے لگی سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے بنے ہال کا جائزہ لے رہی
تھی تبھی ایک ملازم آیا

بیگم صاحبہ وہ شہری صاحب کب سے آپ کا انتظار کر رہے ہیں...""
ملازم کی بات پر عریشہ اس کے ساتھ چلتی ہوئی ایک بڑے سے
کمرے میں آئی جہاں تقریباً آٹا بڑا ڈائنگ ٹیبل موجود تھا کہ بیس
بندے بھی آرام سے ساتھ بیٹھ کر کھانا کھا سکیں اب تک اس نے
صرف اس ڈائنگ روم اور اپنے روم کو کی دیکھا تھا جسے یہ کسی رئیس
زادے کی حویلی معلوم ہو رہی تھی

سب سے بڑی چیئر پر شہرام نظریں جھکائے بیٹھا ہوا اس ہی کا انتظار کر رہا تھا چہرے سے ہی پتا چل رہا تھا کہ وہ تھوڑا غصے میں ہے عریشہ دھیمے قدموں کے ساتھ چلتی ہوئی اس کی کرسی کے برابر آئی اور دو کرسیاں چھوڑ کر بیٹھنے لگی مگر شہرام کی آواز پر یک دم سے چونکی

ادھر بیٹھو... "ٹیبیل کی ایک سائنڈ شہرام بیٹھا تھا جہاں گھر کا سربراہ" بیٹھا کرتا ہے عریشہ جلدی سے اس کے ساتھ والی کرسی پر آ بیٹھی شہرام پہلے اس کا مکمل جائزہ لینے لگا وہ بالکل سمپل سی لگ رہی تھی مگر اس سادگی میں بھی پیاری لگ رہی تھی

تین ملازموں کے ساتھ ڈائمنگ ٹیبل پر مختلف اقسام کے کھانے کی
ڈشز رکھنے لگا اور پھر اشارہ ملتے ہی وہ سب ملازم وہاں سے چلے گئے

جبکہ شہرام کی نظریں اب بھی عریشہ پر مرکوز تھیں اور عریشہ جو اپنے
اوپر شہرام کی نظروں کی تپش محسوس کرتی ہوئی تھوڑا گھبرا رہی تھی

میرے دیئے گئے وقت سے دس منٹ لیٹ کیوں آئیں؟؟ "شہرام"
نے اپنی نظریں اس کے چہرے پر گاڑتے ہوئے کہا جس پر عریشہ پہلے
تو اسے دیکھنے لگی پر نظریں جھکا کر جواب دینے لگی

وہ... ہیر زڈ رائے نہیں ہوئے تھے اس لئے دیر ہو گئی... "عریشہ"
نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر شہرام اس کے بکھرے ہوئے گیلے
بالوں کو دیکھنے لگا

"...ہوا تو اچھا نہیں ہوگا

عریشہ کو اس کا یوں بات بات پر دھمکی دینا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا
اس کا دل کر رہا تھا سامنے بیٹھے اس کھڑوس انسان کا منہ نوچ لے
شہرام اپنی بات مکمل کر کے سامنے رکھے چمچے کو اٹھانے لگا مگر تب ہی
عریشہ غصے سے بولی

کیا مطلب اچھا نہیں ہوگا؟؟ اگر بندہ چنیج کر رہا ہو اور تمہارا دیا ہوا"
"...وقت نکل رہا ہو تو کیا وہ

تو اسے چاہیے جس حالت میں ہے ایسی آجائے..." ابھی وہ اپنی بات
مکمل کرتی جب ہی شہرام نے اس سے بھی اونچا لہجہ اختیار کیا اسے

عریشہ شہرام کی بات سن کر عجیب سی شرمندگی محسوس کر رہی تھی

شہرام نے کھوان شروع کیا جبکہ عریشہ آنکھیں چھوٹی کرتی ہوئی اسے
ہی گھور رہی تھی بنا دیکھے بھی شہرام سمجھ چکا تھا عریشہ نے اب پہلی
باٹ کی جس پر اسے بریانی بہت تیز لگی وہ ایک ہی منٹ میں دو گلاس
پانی پی گئی

شہرام اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

وہ... مرچی تیز ہے... "عریشہ نے ایبروکازاویہ بناتے ہوئے کہا جس"
پر شہرام کر سکون انداز میں کھانا کھانے لگا جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی

ہو

لگا اور وہ وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر شہرام کی آواز پر اس کے قدم
وہیں رک گئے

"...کمرے میں"

"کیوں؟؟ کھانا پورا کون کھائے گا؟"

اس میں مرچی بہت تیز ہے... مجھ سے نہیں کھایا جائے گا "عریشہ"
نے منہ بنایا جس پر شہرام کے تاثرات اور بھی زیادہ سخت ہو گئے
تمہیں یہ کھانا پڑے گا... اور ویسے بھی تمہیں تو اسپاؤسی چیزیں بہت "
پسند ہیں

ہاں مگر اتنا زیادہ اسپاؤسی کون پاگل کھاتا ہو گا... "عریشہ اپنی ہی"
دھن میں کیا بول گئی تھی جس پر شہرام اسے گھور کر دیکھنے لگا

"...ڈشز اسپا ئسی ہی لگ رہی ہیں

عریشہ نے بات گھماتے ہوئے کہا شہرام نے اپنی پلیٹ میں چمچہ رکھا
اور اب وہ مکمل طور پر اس سے مخاطب تھا

رائٹ... یہاں رکھیں تمام ڈشز اسپا ئسی ہیں... مگر ان سب کے "
سامنے بریانی میں مرچی بہت کم ہے اور جو کھانا تم اپنی پلیٹ میں نکال
...چکی ہو وہ تو تمہیں ہر حال میں کھانا پڑے گا
عریشہ اس کی بات پر غصے سے اسے گھورنے لگی
"...مگر"

"No More ArGuemenTs"

میں مصروف ہو گیا جبکہ عریشہ پیر پٹختی ہوئی چیر پر آ بیٹھی اور منہ
میں بک بک کرنے لگی

ہو نہہ... کھڑوس کہیں کا اتنی مرچی کھاتا ہے جبھی تو اتنا کھڑوس "
...ہے

اس کی بات شہرام با آسانی سن چکا تھا مگر عریشہ بچاری اب منہ بناتے
ہوئے اپنی پلیٹ میں نکلی بریانی بڑی مشکل سے کھا رہی تھی اور
سامنے رکھا پانی کا جگ وہ پورا خالی کر چکی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

کھانا واقعی میں بہت ٹیسٹی تھا ویسے تو میں ڈنر کر چکی تھی مگر اتنا "
" مزے دار کھانا دیکھ کر دوبار اسے بھوک لگنے لگ گئی

میں موجود تھے روحیل نے دراز میں سے نیکلیس نکالا جو بہت خاص
قسم کے موتیوں سے تیار کی یا گیا تھا

ماہی کے گال پر بوسہ سے کرا اس نے یہ نیکلس ماہی کی نازک سی
گردن میں پہنایا

روحیل اس کی کیا ضرورت تھی آپ نے الریڈی اتنے سارے گفٹز "
"جمع کر رکھے ہیں اور اب یہ بھی

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنے دونوں ہاتھوں سے ماہی کو تھاما اور
قریب کیا

میری جان وہ تب کے گفٹ ہیں جب میں آپ کا محرم نہ تھا مگر نکاح "
کے بعد میں نے آپ کو کچھ بھی نہیں دیا تو بس یہ ایک چھوٹا سا تحفہ
"آپ کے لئے... امید ہے میری جان کو یہ پسند آیا ہوگا

"...روحیل یہ واقعی بہت خوبصورت ہے "

گیا تھا اب وہ اس کے سینے سے لگی ہوئی تھی جیسے کوئی معصوم سی گڑیا
ہو وہ روحیل کی مضبوط باہوں میں قید ہو چکی تھی

"...ماہی"

"جی"

"I Love You So Much My Sleeping
Beauty my wife"

"I Love You too my dear husband..."

ماہی کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا تھا جب روحیل نے آہستگی سے اس
کے نازک پنکھڑی جیسے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے قید کیا ماہی کو
پہلے بہت ڈر لگ رہا تھا مگر ڈر کس بات کا آخر وہ قانونی طور پر میاں

کے ساتھ ساتھ ماہی کا ڈر کم ہوتا گیا جبکہ دھڑکنیں اب دونوں کی ہی
عروج پر تھیں

روحیل کی اس مضبوط قید میں ماہی بالکل بکھر کر رہ گئی تھی مگر جو
بکھرنے کی وجہ بنا تھا اس نے ہی اس نازک سی لڑکی کو سمیٹا بھی تھا
رفتہ رفتہ روحیل کی شدتوں میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور ماہی اس کی
چاہتوں سے دوچار ہوتی گئی کتنی محبت تھی ان میں کتنا پیارا تھا ان کا
جوڑا کتنا خوبصورت رشتہ تھا ان کا مگر اب یہ رشتہ مکمل ہو چکا تھا
روحیل نے آج اپنے اور ماہی کے بیچ جو فاصلہ سالوں سے قائم تھا اسے
ختم کر دیا تھا

کھانا کھاتے ہی وہ ٹیبل سے اٹھ کر بھاگی کیونکہ اس کا اب یہاں بیٹھنا
محال ہو چکا تھا نجانے کتنے گلاس وہ پانی کے پی چکی تھی اور شہرام اندر
ہی اندر اس کی حرکت نوٹ کر کے مزے لے رہا تھا اور جب وہ وہاں
سے بھاگی تو اس کی اسپیڈ چیک کر کے مسکرانے لگا اگر عریشہ اس کی یہ
مسکراہٹ دیکھ لیتی تو کچھ پل کے لیے ہی صحیح مگر اس پر فدا ہو جاتی مگر
یہ بھی سچ تھا وہ کھڑوس کبھی بھی اپنی بیوٹی کو سین کے سامنے اس انداز
میں نہیں مسکرایا تھا

اوف فف کیا کروں یا رر رراتنی تیز زمرچی کون کھاتا ہے منہ ہی جلا"
کر رکھ دیا دماغ خراب کھڑوس کہیں کا... ایک تو ڈیڈ پتا نہیں کہاں ہیں
مجھے ڈھونڈ بھی رہے ہوں گے یا نہیں اور ہارون کے بچے کو دیکھو
ویسے تو بڑا آرو آر و کرتا تھا اور اب کیسے خاموشی سے بیٹھ گیا اور ماہی کو

"...گئے مجھے

عریشہ کو اب بہت پچھتاوا ہو رہا تھا ترکی جا کے مگر یہ بھی سچ تھا جو
شخص اس کے پیچھے ترکی جاسکتا ہے اسے ترکی سے کڈنیپ کر کے
یہاں لاسکتا ہے پھر اس کے لئے تو پاکستان میں بھی کڈنیپ کرنا بہت
آسان تھا

اللہ کرے اس کے گھر میں موجود سارے مصالحے ختم ہو"
جائیں... آمین... نہیں بلکہ اس کے کک یہاں سے چھٹی لے کر چلے
جائیں... اوف یہ بھی نہیں کیونکہ اگر ایسا ہوا تو یہ کھڑوس انسان
"...انگارے بھی کھا سکتا ہے ہو نہ آگ کا جو بنا ہے

شہرام سامنے آکھڑا ہوا یعنی وہ باہر سے ہی اس کی ساری باتیں سن چکا
تھا شہرام کو دیکھ کر تو اس کی سٹی گم ہو گئی تھی اور اب وہ اپنے کہے گئے
الفاظوں پر بچھتا رہی تھی

شہرام جو اپنے بارے میں اتنی عزت افزائی سن کر اسے غصے سے گھور
رہا تھا اس کے قریب آنے لگا

اب شامت آئی... "عریشہ بھی بس عریشہ ہی تھی مگر جیسے جیسے"
شہرام اس کی طرف قدم بڑھاتا گیا اسے معلوم ہو رہا تھا کہ اب وہ
بہت کچھ برا کرنے والا ہے

اسے ایک جھٹکے سے اپنے قریب کیا جس سے وہ سیدھا اس کے مضبوط
سینے سے ٹکرائی

آؤج... "اپنے ماتھے پر ہاتھ لگا کر اسے غصے سے گھورنے لگی"

"یہ کیا حرکت ہے...؟؟"

"... اس حرکت ہی میں تو برکت ہے"

شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے عریشہ اسے آنکھیں
چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی جیسے ابھی کھا جائے گی

کیونکہ وہ اس وقت شہرام کے سہارے پر کھڑی تھی اس کے گھورنے
پر شہرام نے اپنا ہاتھ اس کی کمرے سے ہٹایا جس سے وہ پیچھے گرنے

ہی گرجاتی

یہ حرکت کر کے شاید وہ اس کو یہ یاد دلانا چاہ رہا تھا کہ اس کا غصہ
شہرام کے سامنے تنکے کے برابر بھی نہیں عریشہ نے جلدی سے ہاتھ
پیچھے کھینچ لیا

سامنے والا روم میرا ہے... دو منٹ کے اندر اندر میرے روم میں "
"...موجود ہونی چاہیے ہو تم سمجھیں

جب عریشہ یہاں آئی تھی تو اپنا الگ کمرہ دیکھ کر اسے یہ تسلی ہو گئی
تھی کہ شہرام اسے اپنے ساتھ نہیں رکھے گا وہ دونوں الگ رہیں گے
مگر شہرام نے اس کی یہ خوش فہمی بھی پل بھر میں دور کر دی تھی

"...بس کمرے الگ ہیں ہم نہیں"

"...مگر مجھے نیند آرہی ہے"

"...بھاڑ میں جائے تمہاری نیند... ٹومنٹس میں پہنچو"

شہرام اور عریشہ کی گفتگو سے ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی بحث کا مقابلہ کر رہے ہوں

"...ہو نہ اتنی ہی جلدی بلانا ہے تو ساتھ ہی لے جاؤ نہ"

"OHh Great IDea...Why Not BabY..."

عریشہ کے منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر شہرام پلٹ کر یک طرفہ مسکرا نے لگا اب ایک اور بار عریشہ بول کر پچھتا رہی تھی کیونکہ شہرام اس کے قریب بڑھ رہا تھا جیسے ہی وہ قریب آکر اسے اٹھانے لگا وہ بول پڑی

"پلیزز پلیزز زہا تمھ مت لگانا پلیزز"

اوہ ہیلو میڈم ان ہی ہاتھوں سے تمہیں ترکی سے اٹھا کر پاکستان لایا"
ہو میں اور اب تو او فیشلی شوہر ہوں تمہارا ہر طرح کا حق رکھتا ہوں تم پر
"اب منع کرنے کا کیا فائدہ

شہرام اس کے اچھل کر دور ہونے پر تپ گیا ایک تو وہ اس کی بات
پوری کر رہا تھا اوپر سے میڈم کی ڈرامے بازیاں ہی ختم نہ ہوتی تھیں

اب تو اس کی زبان کو ایسا بریک لگا تھا کہ اب اپنی بڑی بڑی آنکھوں
سے شہرام کو ہی دیکھی جا رہی تھی

اونلی ٹو منٹس... "وہ اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرتا ہوا وہاں"
سے چلا گیا جبکہ عریشہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا کہ وہ اتنی رات کو آخر

تو پڑے گانہ

عریشہ وقت ضائع کئے بنا جلدی سے کمرے سے جانے لگی مگر تب ہی
یاد آیا کہ کوئی چھوٹی سی نوکیلی چیز ساتھ رکھے جس سے وہ اپنی حفاظت
کر سکے اس ظالم کھڑوس انسان سے عریشہ نے ڈرینگ کی دراز کھول
کر چیک کی تو وہاں میک اپ کے ساتھ کچھ ہیر پنس رکھی ہوئی تھیں
جو ہیر اسٹائلز وغیرہ میں کام آتی ہیں عریشہ نے جلدی سے ان میں
سے ایک پن نکالی اور اپنے ہاتھ میں دبائی ہوئی سامنے والے کمرے
میں چلی گئی

شہرام پر کیا تو کیا وہ اسے اتنی آسانی سے معاف کر دے گا؟؟ کبھی بھی
نہیں کیونکہ معافی اس کی ڈکشنری میں شامل نہیں تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

شہرام کرسی پر بیٹھا سگریٹ نوشی کر رہا تھا جب عریشہ اس کے کمرے
میں آئی وہ ایک عجیب سی اسمیل کی وجہ سے اسے کھانسی ہونے لگی
کیونکہ کمرہ بند ہونے کی وجہ سے سگریٹ کا سارہ دھواں کمرے میں
ہی ٹہرہ ہوا تھا

عریشہ اس کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی اور وہ نوابوں کی طرح ایک
کرسی پر خود بیٹھا ہوا تھا جبکہ پیر سامنے والی کرسی پر سیدھے کتے ہوئے

کش پہ کش لگا رہا تھا عریشہ کا دل کیا اس کا گلا دبا دے مگر جب نظر
اطراف میں پڑی تو وہ پورے کمرے کو غور سے دیکھنے لگی یہ کمرہ تو اس
کے کمرے سے بھی کئی زیادہ بڑا اور خوبصورت دکھتا تھا

"کہو کیوں بلایا؟"

اسے اب تک یہ بات سمجھ لینی چاہیے تھی کہ شہرام کو اس کا اکڑنا اور
اس لہجے میں بات کرنا بالکل بھی نہیں پسند اس کی بات سے شہرام کے
چہرے کے تاثرات تھوڑے سخت ہوئے اس نے آنکھیں کھولی تو وہ
سامنے کھڑی اسے گھور رہی تھی شہرام نے ایش ٹرے میں سگریٹ
دبائی اور پاؤں زمین کی طرف کر کے بیٹھ گیا

دہرایا اور جواب بھی خود ہی دیا جبکہ عریشہ ایک ادا سے اس کے سامنے
کمر پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی جیسے اس کے سر پر مسلط ہو رہی ہو شہرام
نے اپنے پیروں کی طرف اشارہ کیا جس پر عریشہ سوالیہ نظروں سے
اسے دیکھنے لگی

"کیا ہے یہ؟؟"

"...پیر"

"پیروں پر کیا ہے؟؟؟"

"...جوتے"

"...تو میری شکل کیا دیکھ رہی ہو؟؟ اتاروا نہیں"

شہرام کی بات پر عریشہ نا سمجھی والے انداز میں اسے دیکھنے لگی کہ آخر
وہ کیا کہا جا رہا تھا

آر یو میڈ؟؟ تمہیں لگتا ہے عریشہ خان کسی کے جوتوں پر ہاتھ لگائے؟
"گی؟؟ نیوور"

"...ارے گندے تھوڑی ہیں صاف ہیں"

"Whatever..."

پہلے شہرام نے اس پر شیطانی مسکراہٹ اچھالی مگر اس کا آخری الفاظ
جو شہرام کو تھوڑا ناگوار گزرا تو وہ ایبر و کا زاویہ بناتے ہوئے اسے
دیکھنے لگا

ہمممممم تو مس عریشہ خان... اوہ آئی مین مسز عریشہ شہرام ملک کسی
کے جوتوں پر ہاتھ نہیں لگاتیں... یعنی کسی کے جوتے نہیں اتار
"سکتیں... اپنے ہی کے بھی نہیں؟؟"

"Never..."

اس کی مسکراہٹ سے صاف واضح ہو رہا تھا کہ اب اس کے دماغ میں
کوئی نہ کوئی گھٹیا سوچ تو آئی ہی ہو گی اور وہی ہوا وہ ایک جھٹکے سے
اٹھ کر اس کے قریب آیا

"... مگر شرٹ تو اتار سکتی ہو نہ... اپنے... ہبی کی"

شہرام اس کے چہرے پر اپنی نظریں گاڑتے ہوئے کہنے لگا جس پر
عریشہ اسے عجیب نظروں سے دیکھنے لگی

"... دور ہٹو"

". کبھی بھی نہیں"

"... میں نے کہا دور ہٹو ووو"

اس کا یوں اتنے قریب آنا عریشہ کو بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا مگر
شہرام کو زبردستی کرنا بھی اچھے سے آتی تھی شہرام نے اسے بازوؤں

طرح اس بار بھی اسے درد دینے کا سبب بن رہا تھا

پھر کیا ہونا تھا عریشہ نے ہاتھ میں موجود ہیرِ پَن نکالی اور شہرام کے سینے پر چبائی جس سے اسے درد تو نہیں ہوا البتہ اپنے کام میں خلل محسوس کر کے وہ غصے سے دور ہٹا عریشہ جلدی سے وہاں سے جانے لگی مگر شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے کنٹرول کی اور اسی دوران اس کے ہاتھ سے پَن نیچے گر گئی

"...میں نے منع کیا تھا نہ"

شہرام نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا
جبکہ اس کی گرفت عریشہ پر مزید گہری ہوئی جارہی تھی
"!!!!!!...میں نے منع کیا اااا تھا اا نہ"

کمرے میں شہرام کی آواز گونج رہی تھی

اب بھی وقت ہے جو ہیوانلی ٹو آپشنز یا تو میرے جوتے اتاروا اور "
اسے سامنے بنے کبڈ میں رکھو یا پھر میری شرٹ کے بٹن کھولو... آئی
سو ویر آج تمہیں بخش دوں گا... ورنہ تم جانتی نہیں ہو شہرام ملک
"... کو

اس نے عریشہ کے سامنے دو آپشنز رکھے اور دونوں ہی عریشہ کو نہ
منظور تھے اسے دونوں کاموں میں ہی شرم محسوس ہو رہی تھی آخر وہ
کس طرح کسی کے جوتوں کو ہاتھ لگاتی

"Five..."

عریشہ نہ سمجھی میں اسے دیکھنے لگی

آخر وہ کیا کہنا چاہ رہا تھا

"ThRee..."

کیا وہ کاؤنٹنگ کر رہا تھا

"Two..."

مگر کیا وہ اسے وارننگ دے رہا تھا

"ONe..."

"Time Up..."

اب وہ مزے اسے اسے گھور رہا تھا جیسے وہ جیت گیا ہو

اوہ ہو... سو سیڈ... تم نے تو یہ موقع بھی گواہ دیا... چلو اب سزا کے

"...لئے تیار ہو جاؤ مائے بیوٹی کوئین

والی نظروں سے اسے دیکھا جیسے اس کے چہرے پر اڑارنگ دیکھنا چاہ
رہا ہو

شہرام چینجنگ روم میں گیا اور کبڈ سے ایک بوکس نکال کر لایا اور
عریشہ کی طرف بڑھانے لگا

"!!... یہ لو... اور پہنوا سے... ابھی"

وہ اسے حکم دینے والے انداز میں کہنے لگا جیسے وہ آگے کچھ بھی سننے
کے موڈ میں نہ ہو عریشہ نے جب اسے کھول کر دیکھا تو اندر
خوبصورت سرخ رنگ کی نائٹی تھی ویسے تو وہ ماڈرن کپڑے پہنا کرتی
تھی مگر جو کپڑے شہرام نے اس کے کمرے میں رکھے تھے ویسے
کپڑے پہننے میں عریشہ کو بھی شرم محسوس ہو رہی تھی

"... مگر میں یہ کیسے "

نومور آرگیو منٹس... جلدی اسے پہن کر میرے سامنے آؤ اور اگر "
تمہیں اس بات پر بھی اعتراض ہے تو بتاؤ تا کہ نائی چلیج کرنے میں
" میں خود تمہاری ہیلپ کروں

اس کی بات سے عریشہ اور بھی زیادہ ڈر گئی تھی وہ ایسا انسان تھا جو کہتا
تھا کر کے دکھاتا تھا چاہے کچھ بھی ہو جائے عریشہ کی بہتری اس میں
ہی تھی کہ وہ اس کی بات مان لے اور وہ شاید ماننے پر بھی مجبور ہو چکی
تھی

بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ اب تک چینج کر کے باہر نہیں آئی تھی
شہرام اپنے ہاتھ کی مٹھی کو دبوچتے ہوئے اپنے غصے پر قابو کیا جا رہا تھا
اور دوسرے ہاتھ میں موجود سوڈے کا گلاس جو اپنے آخری انجام پر
نظر آ رہا تھا

مگر جب چینجنگ روم کا دروازہ کھلا اور باہر آتی عریشہ پر نظر گئی تو
جیسے وہ پلک جھپکانا ہی بھول گیا لال رنگ کی نائیٹ اس کے صاف
شفاف رنگ پر اور بھی زیادہ نیچ رہی تھی یہ نائیٹ گٹھنوں تک آرہی
تھی ویسے تو وہ پہلے بھی کئی بار گٹھنوں تک آتے ڈریسز اکثر پہنا کرتی
تھی مگر آج اس نائیٹ میں اسے کمفرٹبل فیل نہیں ہو رہا تھا اور شاید
اس کی وجہ بھی شہرام ہی تھا

جیسے اس نے پہلے کبھی بھی عریشہ کو دیکھا ہی نہ ہو یا شاید نکاح کے
تین لفظوں میں اتنی طاقت تھی کہ اسے عریشہ پر پہلے سے زیادہ محبت
آ رہی تھی وہ پہلے کی نسبت کئی زیادہ حسرتیں لئے اسے دیکھ رہے تھے

شہرام نے گلاس کو میز پر رکھا اور اٹھ کر اس کے پاس آیا جس سے وہ
ڈری سہمی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ وہ اب کیا کرنے والا تھا
شہرام نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے بڑھایا جیسے وہ عریشہ کو ہاتھ تھا منے
کا اشارہ کر رہا ہو مگر وہ بھی عریشہ تھی اسے کہاں قدر تھی اس عشق
میں پاگل انسان کی عریشہ نے اپنی نظریں کا زاویہ بدلہ جیسے وہ اس کو
نظر انداز کر رہی ہو

بنا آگے بڑھ کر عریشہ کو کمر سے تھاما شہرام کی اس اچانک والی حرکت سے ناواقف عریشہ یک دم اس کے سینے سے ٹکرائی اور مضبوطی سے اس کی شرٹ کو دبوچنے لگی جیسے وہ خود کو گرنے سے بچا رہی ہو

تمہیں پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ہاں؟؟ اور کتنا بھاگو گی مجھ سے " ہاں؟؟ کیا لگتا ہے تمہیں؟؟ تم ایسا رویہ اختیار کر کے مجھ سے بچ جاؤ "۔۔۔ گی؟؟ بھول ہے تمہاری

شہرام اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا وہ اس کے بے حد قریب تھا اس کی گرم جھلستی سانسیں عریشہ کے چہرے کو مزید جھلسہ رہی تھیں عریشہ شہرام کی باہوں میں پناہ گاروں کی طرح معلوم ہو رہی تھی

!!! آئی سوویر بہت پیار دوں گا اپنی پیاری سی جان کو میں

شہرام کی بات پر عریشہ اس کی طرح دیکھنے لگی جبکہ شہرام کا لہجہ محبت سے چور تھا اس کی ان براؤن آنکھوں میں عریشہ کے لئے بے انتہا محبت تھی ہاں یہ سچ تھا وہ انتہا کا کڑوا اور ظالم انسان تھا مگر آج اس کے لہجے میں وہ کڑواہٹ وہ سختی وہ وحشت بالکل بھی ظاہر نہیں ہو رہی تھی

مگر اس کی ان پراثر آنکھوں میں محبت دیوانگی اور شدت پسندی کے علاوہ کچھ اور بھی تھا جسے دیکھ کر کچھ پر کے لئے ہی صحیح عریشہ گم سی ہو جاتی تھی یہ پراثر آنکھیں جن میں کئی راز دفن تھے یہ آج عریشہ

کرنے پر

میں تم سے محبت نہیں کرتی... میں تمہیں قبول بھی نہیں کروں "

"...گی

تمہیں مجھ سے محبت کرنی ہوگی... ہر حال میں کرنی ہوگی... اور رہی "

قبول کرنے کی بات تو میری جان میں تمہارے حالات ہی کچھ ایسے

"... کردوں گا کہ تم خود مجھے چاہنے پر مجبور ہو جاؤ گی

شہرام کا یہ تشنگی سے چور لہجہ عریشہ کو بے سکون کر رہا تھا آخر وہ کیسے

چاہ سکتی تھی اسے آخر یہ کیسے ممکن تھا

خوفگی سے اس کی اگلی حرکت کا انتظار کر رہی تھی شہرام نے بہت
آرام سے اسے بیڈ پر لیٹایا اور اس کے قریب آنے لگا جس پر عریشہ
نے آنکھیں بند کر لیں

"!!!... آنکھیں کھولو عریشہ"

اب وہ شہرام کو غصہ دلارہی تھی وہ ایسا کیوں کر رہی تھی جبکہ شہرام
اب اس کا شوہر تھا اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا پھر وہ اسے خود کے
قریب آنے سے کیوں روک رہی تھی

"I SaiD OpeN Your Eyes...!!!!!!"

شہرام کی آواز پر عریشہ نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں شہرام کی آواز
اس خاموش کمرے میں شور کی وجہ بن رہی تھی عریشہ کے یوں

خوبصورت لمحے میں وہ عریشہ پر اپنی وحشت طاری کرے

میری جان...!!! اگر تم میرے ساتھ خوش رہو گی تب ہی تم سکون "میں رہو گی... آخر تم ایسا کیوں کر رہی ہو؟؟ کیا تمہیں میں پسند نہیں ہوں... کیا مجھ میں اب بھی کوئی کمی ہے؟؟ تم کیوں مجھے اتنی تکلیفیں دیتی ہو؟ کیا اب بھی تمہارا دل نہیں بھرا؟؟؟

وہ آج پہلے بار عریشہ سے گلہ کر رہا تھا شہرام کے لہجے سے اب افسردگی ظاہر ہو رہی تھی عریشہ نا سمجھی میں اسے دیکھ رہی تھی آخر اس نے ایسا کیا ظلم کیا تھا ایسی کیا تکلیف دی تھی جو وہ ظالم شخص اس سے بدلہ لینے کے لیے اس حد تک پہنچ چکا تھا کہ اب اس کی ساری زندگی اس ظالم انسان کے ہاتھوں میں تھی

"... شہرام پلیز زردور ہٹو"

عریشہ شہرام کی جھلستی ہوئی سانسوں کو مزید برداشت کرنے کی قوت
نہیں رکھتی تھی اس لئے مزاحمت کرنے لگی جس سے وہ ایک بار پھر
شہرام کو غصہ دلانے کا سبب بن رہی تھی

"... نہیں ہٹوں گا... کبھی بھی نہیں"

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہنے لگا جس پر عریشہ اسے
دھکا دے کر جانے لگی تو شہرام نے ایک ہی جھٹکے سے اسے خود پر گرا
لیا

ہاں مگر تمہارا باپ میرا نوکر ضرور ہے اس کی ایک ایک سانس صرف
"میری مرضی سے چلتی ہے تمہیں احسان مند ہونا چاہیے میرا

شہرام کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط ہو گئی تھی وہ مکمل اس پر جھکی
ہوئی تھی شہرام نے اسے بیڈ کراؤن سے لگایا اور خود اس پر جھک گیا
ابھی آگے وہ کچھ کہتی شہرام نے اپنے لب اس کے نازک سے لبوں پر
رکھ دیئے

کافی دیر تک وہ یوں ہی اپنی پیاس بجھاتا رہا اور یوں ہی وہ اس نازک سی
لڑکی کی سانسوں کو روکنے کی وجہ بنتا رہا جب عریشہ نے ہاتھ ڈھیلے
چھوڑ دیئے تو شہرام نے بہت آرام سے اس کے لبوں کو آزاد کیا

چہرے پر ڈر کے تاثرات اچھے لگتے ہیں؟؟ کیا ان بڑی بڑی آنکھوں
میں آنسو اچھے لگتے ہیں؟؟ کیا اس نازک پنکھڑی جیسے ہونٹوں پر
گلے اچھے لگتے ہیں؟؟ کیا اس پھول سے جسم پر ظلم ہوتے ہوئے اچھے
" لگتے ہیں؟؟ "

شہرام اس کے اتنا قریب تھا کہ شہرام کے لب اپنے الفاظ ادا کرتے
ہوئے اس کے چہرے سے ٹکرا رہے تھے عریشہ کو اب اس کی
قربتوں سے گھٹن محسوس ہو رہی تھی

شہرام پلیزز زردور ہٹو... میں نے کہا نہ مجھ سے دور ہٹو... میں نہیں "

کرتی تم سے محبت نہیں ہے میرے دل میں تمہارا احساس اور میں نے
کبھی بھی تم سے کوئی دعویٰ نہیں کیا میں تو تمہیں جانتی تک نہیں تھی

سے کوئی تعلق نہیں یہ رشتہ جو تم نے زبردستی مجھ سے قائم کیا ہے یہ
ایک دن ضرور ختم ہو جائے گا اور میں آزاد ہو جاؤں گی تمہاری اس
"... قید سے

عریشہ نے آخر کیا سوچ کر اتنی بڑی بات کہی تھی شہرام نے غصے سے
اس کا منہ دبوچا

اچھا؟ تمہیں لگتا ہے تم آزاد ہو جاؤ گی؟؟ کیا سوچ کر تم نے اپنے منہ "
سے یہ گھٹیا اور بے مقصد الفاظ نکالے ہیں؟؟ میری ایک بات تم
کان کھول کر سن لو... میں تمہیں تا قیامت تک قید رکھوں گا اور اگر
میں نے تمہیں کبھی آزاد کر بھی دیا تو یہ میرا چیلنج ہے تمہارے لئے...
کہ تم خود بھاگ کر میرے پاس آؤ گی تم خود مجھ سے محبت مانگو گی جتنا

"...ایک دن تم بھی میری قربتوں کے لئے ترسوگی

شہرام اسے ایسے چیلنج دے رہا تھا جیسے واقعی ایسا کچھ ہو گا مگر یہ ممکن ہی نہیں تھا کہ عریشہ کبھی اس شخص کے لئے تڑپے جو اسے بات بات پر ڈراتا دھمکاتا تھا

شہرام اپنے الفاظ ادا کر کے اس کی گردن پر جھک چکا تھا شہرام نے اپنے دہکتے لب اس کی نازک سے گردن پر رکھے جس سے عریشہ کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہوئے وہ خاموشی سے اس کی باہوں میں قید ہو گئی تھی وہ مزاحمت کرتی بھی تو کیسے اس کی مزاحمت پر شہرام نے کونسا اپنی حرکتوں سے باز آ جانا تھا

بیوٹی کو تین کو کسی بچوں کی طرح اپنی باہوں میں سمیٹ کر اسے اپنی
محبت کا احساس دلارہا تھا زبردستی ہی صحیح مگر اب وہ عریشہ کو مکمل طور
پر اپنا بنا رہا تھا اس کا خوبصورت جسم جسے دیکھ کر اس وحشی انسان کی
طلب اور بھی زیادہ بڑھ رہی تھی

وہ اب مکمل بہک چکا تھا وہ قطرہ قطرہ اسے اپنی باہوں میں پگھلا رہا تھا
جبکہ وہ لڑکی اب ہمت ہار چکی تھی اسے پتا تھا کہ سامنے جو شخص ہے وہ
کبھی بھی رکنے والا نہیں وہ کبھی اپنے ارادوں سے پیچھے ہٹنے والا نہیں
تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ اب وہ اپنی محبت کو کبھی بھی خود سے دور
نہیں جانے دے گا مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ وہ جسم سے تو اسے
اپنا بنا چکا تھا مگر اس کے دل میں تو وہ تھا ہی نہیں

روحیل کی جب آنکھ کھلی تو خود کو اس کمرے میں اکیلا پا کر وہ پریشان
ہوا وہ ماہی کو آوازیں دینے لگا تھا مگر ماہی کا کوئی پتا ہی نہیں تھا روحیل
جب کمرے سے باہر آیا تو اس کی نظر کچن پر گئی جہاں ماہی کھڑی ہوئی
کچھ کام کر رہی تھی ماہی کو دیکھ کر روحیل کی جان میں جان آئی

"میری جان... یہاں کیا کر رہی ہو آپ؟؟"

روحیل نے اسے پیچھے سے پکڑ کر اپنے قریب کیا جس سے ماہی ایک
دم چونکی

"... اوف روحیل چھوڑیں مجھے پلیز ز میں کافی بنا رہی ہوں"

"ہممم اچھا یعنی آج مجھے اپنی بیگم کے ہاتھ کی کافی ملنے والی ہے وہ بھی"
صبح صبح واؤ... "روحیل نے ماہی کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کے مزید

تھے تو وہ جلدی سے دور ہوئی

جی ہاں مگر آپ جا کے فریش ہوئیں تب تک کافی بھی ریڈی " "ہو جائے گی اینڈ پھر آپ کو مجھے گھر بھی چھوڑنا ہے گھر چھوڑنے کا سن کر رو حیل اسے نا سمجھی میں دیکھنے لگا "گھر؟؟؟"

"جی ہاں گھر... بھول گئے کیا آپ؟؟"

"ماہی مگر ابھی گھر... پلیرز زرا بھی نہ جاؤ نہ"

رو حیل کیا ہو گیا آپ کو اگر بابا کو پتا چلا میں گھر میں نہیں ہوں تو پتا "

"ہے وہ کتنا پریشان ہو جائیں گے...؟"

"ہممم بہت جلد میں آپ کے بابا سے بات کروں گا آپ کو وہاں سے "

"لے کر آ جاؤں گا ہمیشہ کے لئے"

روحیل کے لئے اب اپنی سلیپنگ بیوٹی سے دور رہنا بے حد مشکل ہو
چکا تھا اب اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ماہی کو اپنے پاس لے کر آ جائے
گا وہ بھی ہمیشہ کے لئے

اچھا نہ پلیر زراب جلدی سے فریش ہو جائیں دیکھیں کافی بھی بلکل "
ریڈی ہونے لگی ہے... " ماہی نے روحیل کو یوں سوچو میں گم دیکھا تو
اس کے گالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہنے لگی جس سے
روحیل مسکراتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ ماہی روحیل کے ساتھ
فیوچر کے خوابوں میں گم ہو گئی تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

اٹھنے لگی مگر وہ شخص جو اس کے اوپر اپنا مکمل وزن کر سکون کی نیند
سونے میں مصروف تھا اب ذرا ہی مزاحمت پر آنکھ کھول کر اسے
دیکھنے لگا

"Hmmm MorninG My Beauty
Queen"

اس نے شہرام کی بات کو اگنور کیا اور اپنے آپ کو مکمل نائٹی سے
ڈھانپنے لگی مگر شہرام نے اسے ایسا نہ کرنے دیا وہ سرور بھرے لہجے
میں اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا

آئی ایم سوری میری جان وہ کیا ہے نہ نیند کم آگئی مجھے کچھ پتا ہی نہیں "
...چلا

انگلی عریشہ کی گردن پر تھی عریشہ کو اس شخص سے شدید نفرت
ہو رہی تھی آخر وہ کس طرح اس کی مرضی جانے بنا اپنا حکم اس پر چلا
رہا تھا اسے زبردستی اپنا بنا رہا تھا عریشہ نے اس کا ہاتھ جھٹکا اور اسے خود
سے دور کیا جس سے اس ظالم شخص کی آنکھوں میں غصہ اتر آیا اور وہ
ایک بار پھر اس کی نازک سی گردن کو نشانہ بنا گیا

عریشہ مسلسل مزاحمت کرتی رہی مگر وہ دور نہ ہوا جیسے ہی عریشہ نے
ہاتھ ڈھیلے چھوڑے وہ اس کی اس ہار پر شہرام جیتی ہوئی نظروں سے
اسے دیکھنے لگا اور وہ بچاری بے بس اپنی حالت پر اندر ہی اندر تڑپتی رہی

ویسے ایک بات ہے... میری سوچ سے بھی زیادہ خوبصورت ہے "
میری بیوی... "شہرام کی شیطانی مسکراہٹ پر عریشہ نے نفرت بھری

"...گی ہی نہ

عریشہ نے اسے دور دھکا دیا اور وہاں سے اٹھ کر جانے لگی مگر تب ہی شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑا اور بیڈ کراؤن سے لگ کر بیٹھا بھی وہ کچھ کہنے لگا تھا مگر اس کے موبائل پر کال آنے لگی جس پر اس نے بے حد غصے سے کورنر پر پڑے موبائل کو دیکھا شہرام نے کال ریسپو کی اور دوسرے ہاتھ سے عریشہ کو کھینچ کر اپنی گود میں بیٹھایا

جبکہ وہ بولا کچھ نہیں مگر سب کچھ سن کر کال کاٹ گیا جبکہ اب اس کے تاثرات بہت زیادہ سخت معلوم ہو رہے تھے اس نے جھک کر عریشہ کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کیا اور اسے آزاد کرتا ہوا سخت لہجے میں کہنے لگا

"اب تم جاسکتی ہو"

بھاگی اور اپنے کمرے میں آکر دروازہ بند کر گئی

جبکہ شہرام شاور لینے چلا گیا اب اس کے دماغ میں ڈون اور ایس کے
کو ایک اور بار دھچکا پہنچانے کے ارادے چل رہے تھے

عریشہ اپنی حالت پر مسلسل روئی جا رہی تھی اس نے کبھی بھی اپنے
دل و دماغ میں ایک شخص کے علاوہ اور کسی کو بھی جگہ نہیں دی تھی
مگر آج وہ اتنی بے بس ہو گئی تھی کہ اسے اپنی زندگی سے نفرت
ہو رہی تھی

قسمیں وہ وعدے یاد آنے لگے تھے آخر وہ کس قدر ٹوٹا ہوا محسوس کر
رہی تھی اور شہرام نے آج اسے مزید توڑ دیا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

شہرام اپنے کمرے سے نکلتا ہوا ملازم کو عریشہ کی پسند کا ناشتہ بنانے کا
کہتا ہوا اپنے گاڑی میں بیٹھ کر اپارٹمنٹ کی طرف چلا گیا جبکہ ملازم
اب تک دروازے کے باہر کھڑا ہو کر عریشہ کا انتظار کر رہا تھا مگر وہ تو
خود کو اندر بند کر چکی تھی اور دوبارہ دروازہ نہ کھولنے کا عہد کر چکی تھی

انسپیکٹر رضوان ہمیشہ اپنی جان سے پیاری بیٹی سے مل کر ہی اپنی
ڈیوٹی پر جایا کرتے تھے مگر آج اس کا دروازہ بند دیکھ کر انہوں نے

ان کے جاتے ہی روحیل ماہی کو گھر ڈراپ کرتے ہوئے وہاں سے
بیسٹ کے اپارٹمنٹ چلا گیا تاکہ آگے کا پلان پتا چل سکے

تو یہ ہے آج کا پلان اور اس پلان میں کسی بھی قسم کی غلطی کی کوئی "
گنجائش نہیں اگر کسی نے بھی کیسی بھی غلطی کی تو وہ سزا کا حقدار
ہوگا"

ایک ٹیبل جس کے آس پاس تمام لوگ کھڑے بیسٹ کا پلان بڑے
گور سے سن رہے تھے وہیں پر سزا کا سن کر نوفل کی ٹانگیں کانپنے لگیں

او کے تو بیسٹ کے پلان کے مطابق میں مہر حوریں اور نوفل ساتھ "
کام کریں گے"

بات کو سوچ رہا تھا

بیسٹ میں کچھ کہوں؟؟؟ "بیسٹ کے خاموش ہوتے ہی نوفل بول"
پڑا بیسٹ نے بس ایک نظر اسے دیکھا جس پر نوفل تھوک نگلتا ہوا
خوفگی سے بیسٹ کی طرف دیکھنے لگا

بیسٹ وہ... میں کہہ رہا تھا کہ شادی کے بعد کچھ تو ظالم پن کم کر دو"
اپنا... یہ ظلم برداشت کرنا ہمارے لیے ہی بہت مشکل ہے اور وہ
"...بچاری عریشہ بھابی تو پتا نہیں کس حال میں ہوں گی

پہلے تو بیسٹ یوں ہی چپ کر کے اس کی بات مکمل ہونے کا انتظار کرتا
رہا لیکن جب عریشہ کا نام نوفل کی زبان پر آیا تو خونخوار نظروں سے

ایک دم گھبرایا

بات سنو میری... اگر آج کے بعد میری بیوی کا نام کسی نے بھی اپنی "

"... زبان سے لیا تو اس کی زبان کاٹ دوں گا میں

بیسٹ کے لہجے سے وہاں کھڑے سب لوگ نظریں جھکا گئے تھے

"... بیسٹ وہ "

آج تو ہو گیا لیکن آج کے بعد آئندہ اگر ایسا کچھ بھی ہوا تو بہت برا "

"... ہو گا

نوفل اب پچھتا رہا تھا عریشہ کا نام لے کر بھلے ہی وہ ان سب سے چھوٹا

تھا مگر تھا تو مرد نہ اور کسی بھی غیر مرد کے لبوں پر عریشہ کا نام آئے یہ

شہرام کو کہاں برداشت تھا

روحیل اس کے ساتھ ہی تھا کیونکہ روحیل کی ذمہ داری ہمیشہ کی طرح بہت بڑی اور سخت تھی

شہری کیا سوچا ہے اگے؟؟ اگر ڈون نے اس چپ کے ساتھ چھیڑ " چھاڑ کی تو تمہیں پتا ہے نہ یہ ہمارے لئے کرنا نقصان دہ ہو جائے گا "۔۔۔ ہمارا سالوں کا مقصد ہماری سالوں کی محنت بے کار جائے گی

ڈونٹ وری... وہ اس چپ کو چھونے سے پہلے بھی سو بار سوچے گا وہ " چپ جتنی ہمارے لئے فائدہ مند ہے اتنی اس کے لیے بھی ہے اور " ڈون کبھی بھی اپنا اتنا بڑا نقصان نہیں ہونے دے گا

بیسٹ اس ڈون کی رگ رگ سے واقف تھا اس لئے بیسٹ نے اس کی سوچ سے سوچ کر یہ بات کہی تھی "اور ایس کے؟؟ اس کا کیا کرنا ہے؟؟"

"سامنے گٹھنے ٹیک دے گا یا پھر جا کر ڈون کے ساتھ مل جائے گا

بیسٹ کی بات پر آر جے نے ثبات میں سر ہلایا

"تم سمجھ گئے نہ تمہیں کیا کرنا ہے؟"

ہاں بیسٹ... میں سمجھ چکا ہوں بس آج شام کا انتظار ہے... پھر ڈون"

"...کی طاقت آدھی سے بھی آدھی ہو جائے گی

روحیل اپنے ہاتھ میں موجود الیکٹرک لائٹر لئے آنکھیں چھوٹی کرتا

ہوا مسکرا رہا تھا جبکہ بیسٹ اب اپنے نیکسٹ پلان پر غور کر رہا تھا

وہ کب سے خود کو کمرے میں بند کئے بیٹھی تھی اس ظالم انسان نے

اس گھمنڈی لڑکی کو آخر کس قدر جھکا دیا تھا وہ ایسی تو نہ تھی آج جس

مشکل تھا

ڈیڈ پلینرز ز ز مجھے ڈھونڈ لیں پلینرز ز ڈیڈ کچھ بھی کر کے مجھے یہاں "
"... سے نکال لیں مجھے بچالیں اس انسان سے

وہ مسلسل روئی جا رہی تھی جبکہ وہ ملازم اب تک باہر کھڑا ہوا اس کا
انتظار کر رہا تھا اور ایک دو بار اس نے دروازہ بھی بجایا تھا مگر کوئی
جواب نہ پا کر وہ بھی خاموش ہو گیا تھا

شہرام کی گاڑی اپنے گھر کے مین گیٹ سے اندر آ کر رکی تو سارے
ملازم خوف سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے کہ اب ان کے ساتھ کیا
ہونے والا ہے شہرام ہمیشہ کی طرح مغرورانہ چال چلتا ہوا گھر کے اندر
داخل ہوا جہاں سارے ملازم لائن سے کھڑے ہوئے تھے وہ ملازم

حکم پورا نا کر سکتیں ہو

شہرام سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگا جن میں سے ایک ملازم
آگے آیا اور وہ اس قدر کانپ رہا تھا کہ اس کی جان ہی نکلنے کو تھی
"کیا ہوا ہے؟"

شہرام کے سوال پر سب ملازموں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا
"کیا ااااا ہوااا ہے؟؟؟؟؟؟؟"

شہرام کی آواز ایسی تھی کہ وہاں کھڑے تمام ملازم ڈر کے مارے تھر
تھر کانپنے لگے اور اپنی موت کی دعا کرنے لگے
"...وہ... شہری صاحب وہ... بیگم صاحبہ"

تمام ملازم پر ایک قہر برسانے والی نظر ڈال کر بڑے بڑے قدم
بھرتے ہوئے اوپر کمرے کی طرف جانے لگا
جیسے ہی شہرام نے ہینڈل گھمایا کمرہ اندر سے لاک تھا شہرام سمجھ چکا تھا
وہ پھر سے اپنی ان ہی حرکتوں پر آچکی ہے

عریشہ دروازہ کھولو... "شہرام نے سخت لہجے میں کہا مگر اندر سے"
کوئی جواب نہ آیا

"... عریشہ دروازہ کھووو لوووو"

شہرام نے پھر سے ہینڈل گھمایا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا اس نے ملازم کو
دوسری چابی کا کہا جس پر ملازم پل ضائع کئے بنا جلدی سے دوسری
چابی لایا جب شہرام نے دروازہ کھولا تو اندر عریشہ کو فرش پر بے ہوش

پایا

شہرام بھاگ کر اس کے پاس گیا وہ اب تک اس ہی نائٹی میں موجود
تھے شہرام نے اسے اپنی باہوں میں اٹھایا اور اپنے روم کی طرف لے
گیا

اپنے بیڈ پر لٹا کر اس نے عریشہ کو ہوش میں لانے کی بہت کوشش کی
مگر وہ اب تک بے ہوش پڑی تھی شہرام نے پانی کے چھینٹے اس کہ
منہ پر گرائے جس سے وہ ہلکی ہلکی آنکھیں کھول کر دیکھنے لگی

عریشہ... میری جان... کیا ہوا ہے تمہیں پلیرز زہوش میں آؤ...
شہرام نے اس کا گال تھپتھپایا جس سے وہ یک دم اسے دور دھکا دے
کر اٹھ بیٹھی

دور رہو مجھ سے تم... آج کے بعد میرے قریب آنے کی کوشش
"... بھی نہ کرنا ورنہ میں اپنی جان لے لوں گی

وہ اب بالکل سنجیدہ لہجے میں کہہ رہی تھی جبکہ شہرام حیران تھا کہ صبح
تک تو وہ ڈری سہمی ہوئی تھی اور اب یوں اچانک اسے کیا ہو گیا تھا
"... عریشہ پاگل مت بنو"

شہرام اس کے مزید قریب آیا

"... میں نے کہا نہ مجھ سے دور رہو مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا ہے"
آخر اصل بات لبوں پر آ ہی گئی تھی شہرام اب پر سکون انداز میں اس
کے سامنے بیٹھ گیا

اوہ ریلی تو تمہیں تمہارے ڈیڈ کے پاس جانا ہے، ہممم... تمہیں کیا لگتا"
ہے یوں بھو کی پیاسی رہ کر تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گی؟؟
"... نیور"

اسے التجائی نظروں سے دیکھنے لگی مگر سامنے والے کو اس پر کہاں رحم
آنے والا تھا

میری جان میں تمہیں تمہارے باپ کے پاس کبھی جانے دوں گا یہ "
خیال اپنے دل و دماغ سے نکال دو کیونکہ اب میں مزید تمہیں خود سے
دور بھیجنے کے ارادے بالکل بھی نہیں رکھتا سمجھیں تم... مگر ایک
احسان کر سکتا ہوں تم پر اگر تم چاہو تو اپنے اس باپ کی آواز سن سکتی
ہو..."

شہرام کی باتوں سے صاف ظاہر ہو رہا تھا کہ اسے عریشہ کے حال سے
کوئی فرق نہیں پڑتا وہ اب واقع اسے خود سے دور کرنے کا کوئی ارادہ
نہیں رکھتا تھا

شہرام نے اپنا موبائل نکال کر اس کے سامنے بڑھایا جسے وہ لپک کر
پکڑنے لگی مگر تب ہی شہرام نے موبائل سمیت اسے خود کے قریب
کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے ٹکرائی

بٹ میری ایک شرط ہے... تمہیں آدھے گھنٹے کے اندر اندر یہ نائی
چینج کر کے نیچے آنا ہو گا وہ کیا ہے نہ تم ہو ہی اتنی ہوٹ کے تمہیں اس
حال میں دیکھ کر میرا موڈ بن رہا ہے تمہیں اپنی باہوں میں قید کرنے
کا اس لیے اگر تم نہیں چاہتیں کہ میں تمہیں دیکھ کر مزید بہکوں تو
پلیز ززیہ نائی جلد سے چینج کر لو ورنہ تیار ہو جاؤ میری کل رات والی
"... شدتوں کو دوبارہ برداشت کرنے کے لئے

شہرام اب پھر سے اس لڑکی کو دیکھ کر بہکنے لگا تھا مگر سامنے بیٹھی لڑکی
اب اس کے ارادوں سے ڈرتی ہوئی خود کو اس کی باہوں سے آزاد

تھانجانے وہ اپنی اس مخصوص مسکراہٹ کے ساتھ اتنا حسین کیوں
لگتا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

یہ میشن تھوڑا مشکل تھا اس لئے اس آج مہر اور باسم بھی ان کے ساتھ
اس کام میں شامل تھے جبکہ روحیل کا کام ان سب سے بہت زیادہ
مشکل تھا ان چاروں کو دو دن کے اندر گل خان کے تمام بندوں کو
موت کے گھاٹ اتار کر بیسٹ کو خوشخبری دینا تھا جبکہ گل خان کے
ڈھائی سو بندوں میں سے اب صرف دو سو چھ لوگ بچے تھے باقی کہ
لوگ میشن کے لئے جنگل میں پھیل گئے تھے تو دوبارہ ان کا کوئی پتانہ

اسے وہ ٹوپ و ن ڈیوائس ملی تھی

اب ان کے پاس دو دن تھے جبکہ بیسٹ کا حکم ملتے ہی وہ لوگ اپنے
تمام ہتھیار لے کر جنگل کی طرف روانہ ہو چکے تھے تاکہ ان کے
آدمیوں کی جگہ ڈھونڈ سکتیں

اوففف یہاں کتنے کانٹے ہیں میری تو ساری پیٹ ہی چھل گئی اب "
"...گھر جا کر ٹریٹمنٹ کروانا پڑے گا ہو نہ"

نوفل کی بات پر باسم اسے گھور کر دیکھنے لگا جبکہ دوسری طرف مہر بھی
نوفل کی بات پر مسکرا نے لگی جس کو حورین نے ہاتھ مار کر چپ کر وایا
کیونکہ یہ وقت مناسب نہیں تھا ان تمام فضول باتوں کا اور حورین

سے بڑا مشن تھا

نوفل اپنی چونچ بند رکھ تجھے پتا نہیں ہم ان نسواریوں کے علاقے "میں آچکے ہیں... تیری یہ زنانہ حرکتیں ایک دن ہمیں بہت بڑے "نقصان میں ڈال دیں گی

باسم نے اسے دھیمے مگر سخت لہجے میں کہا جس پر نوفل منہ بناتا ہوا بندوق تانے آگے بڑھتا گیا مگر جب سامنے کا منظر دیکھا تو سب سنجیدہ ہو گئے نوفل فائر کرنے کے لیے آگے بڑھنے لگا مگر باسم نے اسے روک دیا کیونکہ وہ لوگ ایک نہیں پچاس سے بھی زیادہ تھے ایسے میں ان پر سامنے جا کر فائر کرنا بہت مشکل تھا کیونکہ ہتھیار ان کے بھی پاس تھے

نٹ ڈھیلا کر لے باسَم کو دیا پھر باسَم نے پوری جان لگا کر بنا کسی کی
نظروں میں آئے وہ بم سامنے بیٹھے پچاس آدمیوں کے بیچ پھینکا جس
کے گرتے ہی ہر طرح دھواں پھیل گیا بس یہی موقع تھا ان
نسوار یوں پروار کرنے کا وہ لوگ بسم اللہ کہہ کر آگے بڑھے اور ابھی
وہ آدمی اس دھند میں اپنا ہتھیار تلاش کر پاتے وہ چاروں ان کے
چاروں طرف پہنچ گئے اور فائر کرنے لگے

تقریباً یہ فائرنگ پورے پندرہ منٹ تک جاری رہی اور وہ لوگ
کامیاب ہو گئے کیونکہ گل خان کے پچاس آدمیوں کو وہ موت کے
گھاٹ اتار چکے تھے مگر ان کے ٹھکانے سے کچھ خاص معلومات برآمد
نہیں ہوئی تھی مگر اب ان کا اگلا نشانہ ندھی کے پار تھا جو کہ وہ لوگ
کل کرنے والے تھے

شہرام ڈائننگ پر اس کا انتظار کر رہا تھا جب وہ دھیمے دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی ڈائننگ روم میں آئی اور اپنی پرانی کرسی پر ہی بیٹھی وہ ایسا اس لئے کر رہی تھی کہ اسے اس کے ڈیڈ سے بات کرنی تھی اس لئے وہ شہرام کی باتیں خاموشی سے مان رہی تھی

کیونکہ اب دوپہر کے کھانے کا وقت ہو چکا تھا اس لئے ملازموں نے شہرام کے کہنے کے مطابق بہت سی ڈشز بنائی ہوئی تھیں اور کل رات کی طرح آج بھی تمام ڈشز بہت زیادہ اسپائسی لگ رہی تھیں جنہیں دیکھ کر عریشہ ایبروکازاویہ بناتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھانے لگی

اس نے چکن کے لیک پیس اپنی پلیٹ میں نکالے اور کیچپ سے
کھانے لگی مگر ایک ہی بائٹ میں اس کے کانوں سے دھواں نکلنے لگا گیا
پھر اس نے مجبوراً بریانی اپنی پلیٹ میں نکالی اور کھانے لگی مگر اس
کے لئے یہ کھانا بھی بے حد مشکل تھا جبکہ شہرام اس کی ایک ایک
حرکت نوٹ کر رہا تھا جب عریشہ کی نظر شہرام پر پڑی تو وہ برے پر
سکون انداز میں کھانا کھانے میں مصروف تھا جیسے اسے مریچی کا کچھ پتا
ہی نہ چل رہا ہو

ہو نہہ کھڑوس... "عریشہ نے اسے منہ چڑایا جس پر شہرام اسے "
دیکھنے لگا مگر پھر اچانک وہ جلدی سے بریانی کھانے میں مگن ہو گئی جبکہ
آدھی پلیٹ کھا کر ہی اس کی آنکھیں لال ہو چکی تھیں وہ جلدی سے

عریشہ آپ پلیٹ میں چمچ گھمائی جا رہی تھی

شہرام نے باہر کھڑے ملازم کو اشارہ کر کے میٹھا لانے کا کہا جبکہ شہرام اپنا کھانا مکمل کر چکا تھا ملازم نے جلدی سے کسٹر ڈکی ڈش عریشہ کے سامنے لا کر رکھی جسے دیکھ کر عریشہ بے چین ہونے لگی ویسے تو اسے میٹھا بالکل بھی نہیں پسند تھا مگر آج اس کھڑوس کی وجہ سے عریشہ کو میٹھا کھانا پڑھ رہا تھا

عریشہ نے جیسے ہی کسٹر ڈنکا لنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا شہرام نے اپنی پلیٹ سے فوک اٹھایا اور اس کے ہاتھ کے آگے ہی ٹیبل پر ٹھوکا جس سے عریشہ نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھا کھینچا ورنہ وہ کانٹا اس کے ہاتھ میں گھس جاتا

"یہ کیا حرکت ہے؟؟"

حرکت ہی میں تو برکت ہے... "عریشہ کی بات پر شہرام نے فٹ" سے جواب دیا جس پر عریشہ اسے گھورنے لگی اور پھر سامنے رکھی کسٹرڈ کی ڈش کو دیکھنے لگی شہرام اسے تڑپانا چاہ رہا نجانے اسے اس پاگل لڑکی کو تنگ کر کے اتنی خوشی محسوس کیوں ہوتی تھی

ہمممم بہت اسپائسی کھانا تھا... بہت مرچیاں لگ رہی ہوں گی... رائٹ " "نہ؟؟"

شہرام نے اسے جلاتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے دانت بیچتے ہوئے گھورنے لگی شہرام نے اپنا کانٹا واپس اپنی پلیٹ میں رکھا اور کسٹرڈ کی ڈش اس کے قریب کی

اس کی بات پر عریشہ کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھرنے لگی جسے دیکھ کر شہرام کا دل کیا اس بیوٹی کو تین کی یہ حسین مسکراہٹ پی جائے مگر وہ ارادے بھی کچھ ایسے ہی رکھتا تھا

"... مگر میری ایک شرط ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی تو شہرام نے اپنی کرسی پیچھے کر کے عریشہ کی طرف رخ کیا اور اپنے لبوں پر انگلی پھیرنے لگا عریشہ کو اس کے ارادے کچھ عجیب سے لگے

"Give Me A Kiss"

شہرام نے عریشہ کی طرف ایک طرف مسکراہٹ اچھالی

"WhaT???"

"آریومیڈ؟ یہ کہا بد تمیزی ہے؟؟"

اوہ ہیلومیڈم یہ بد تمیزی نہیں محبت ہے... تمہیں تو اسلپاک کا شکر"
ادا کرنا چاہیے کہ اتنا ہینڈ سم، لویال اور محبت کرنے والا، ہسبینڈ ملا
...ہے"

شہرام کے اسے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے مزید
گھور کر دیکھنے لگی

سمجھتے کیا ہو تم خود کو ہاں؟؟ تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری ان بے"
ہودہ باتوں پر عمل کروں گی تو مسٹر شہرام ملک یہ تمہاری بہت بڑی
بھول ہے سمجھے تم!!! اور رکھو اپنی اس ڈش کو اپنے پاس اور یہ بھی
خود ہی ٹھوس لو کیونکہ یہ بھی نام کا ہی میٹھا ہوگا اس میں بھی کہیں نہ
"... کہیں مرچ نکل آئے گی

عریشہ اکڑ دکھاتے ہوئے اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگی
جس پر شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے اسے منبوطی سے پکڑ کر اپنی گود
میں بٹھایا

مسز عریشہ شہرام ملک یہ تمہارے باپ کا گھر نہیں بلکہ تمہارے "
شوہر کا گھر ہے... اس لئے یہاں اپنے مزاجی خدا کے مزاج کے مطابق
چلنا ہو گا... پھر چاہے رات کے تین بجے ہی کیوں نہ کس مانگوں تمہیں
"...دینی پڑے گی سمجھیں تم

شہرام کی بات پر عریشہ کے تاثرات یک دم اداس سے ہو گئے جسے
شہرام با آسانی سمجھ چکا تھا

چاہو تمہیں تمہاری مرضی کے مطابق ملے گا... اور پھر آج تمہیں
تمہارے ڈیڈ کی بھی آواز سننی ہے تو تمہیں ایسا کرنا ہی پڑے گا...
ورنہ..... یونہی تمہارے ہسبنڈ کا موڈ کب چلیج ہو جائے کچھ پتا نہیں

”

شہرام نے آخری جملہ عریشہ کی نازک سی گردن پر انگلی پھیرتے
ہوئے ادا کیا عریشہ سمجھ چکی تھی کہ اگر اس نے اس کی یہ بات نہ مانی تو
بدلے میں وہ اس سے کچھ زیادہ ہی مانگ لے گا اور عریشہ اب مزید
اس کی قربت کو برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی

عریشہ نے جلدی سے اپنے لبوں کو شہرام کے لبوں پر رکھ دیا جبکہ
شہرام اس کے یوں اچانک والے عمل پر تھوڑا حیران مگر بے حد خوش

دیا تھا شہرام آنکھیں بند کر کے اس کے لبوں پر اپنی شدت نچھاور
کرنے لگا مگر تب ہی عریشہ نے اسے دور دھکا دیا اور وہاں سے اٹھ کر
ڈائننگ روم سے باہر بھاگی

شہرام سمجھ چکا تھا اس کا یوں اچانک بھاگ جانا وہ یقیناً بے حد شرم
محسوس کر رہی ہو گی اس لئے اس بار شہرام نے اسے کوئی آواز نہ دی

وہ اب تک اپنے لبوں پر انگلی پھیر کر مسکرا رہا تھا اور اس کی یہ
مسکراہٹ نجانے کیوں اتنی حسین تھی کہ کوئی بھی اس پر مکمل فدا ہو
جائے اور ہر ایک کو اپنے پیچھے فنا کرنے کا پورا ہنر رکھتا تھا مگر وہ خود
کسی پر فدا ہو چکا تھا اور اس کے علاوہ وہ کسی اور کو دیکھتا بھی نہیں تھا

کھڑی اپنے آپ کو دیکھنے لگی کیا تھی وہ اور کیا بنا دیا تھا اسے اس خود
غرض شخص نے آخر وہ کس طرح اس کی ہر بات پوری کئے جا رہی
تھی صرف اپنے باپ کے لئے مگر وہ تھا کہ اسے اس لڑکی کے
احساسات سے کوئی مطلب ہی نہ تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ اس وقت ایک عالیشان گھر کے باہر کھڑا زہن میں کئی سوچیں لئے
اس گھر کو دیکھ رہا تھا بدلے کی آگ اس کے دل میں آج بھی بھڑک
رہی تھی وہ اپنی ان گہری آنکھوں میں کئی راز لئے خود پر قابو کئے کھڑا
تھا

"...ساتھ جو کرنے جا رہا ہوں وہ تو صرف ایک ٹریلر ہے

روحیل نے اپنے الیکٹرک لائٹر کو گھورتے ہوئے کہا وہ اس عالیشان
گھر کو پیل بھر میں خاک کرنے کے ارادے رکھتا تھا روحیل نے اس
گھر کے آس پاس پیٹرول کے ڈرم رکھ دیئے تھے اور بڑی ہوشیاری
سے گھر کے اندر ہر طرف پیٹرول چھڑک دیا تھا

پھر کیا ہونا تھا اس نے اپنے لائٹر سے زمین پر گرے پیٹرول پر آگر
بھڑکائی اور خود مین گیٹ سے نکل کر باہر چلا گیا وہ بڑے آرام سے
اس سنسان جگہ سے دور جا رہا تھا اور اس کے پیچھے اس گھر پر اٹھنے
والے آگ کے شعلے اسے سکون دے رہے تھے ہر طرف آگ ہی
آگ تھی

نظر اس خاک نما گھر سے اٹھنے والے شعلوں پر ڈال کر وہ گاڑی جہاز
کی رفتار سے اڑاتے ہوئے وہاں سے چلا گیا تھا

وہ ہمیشہ بیسٹ کے بھروسے پر اس کے دیئے گئے ہر امتہان پر پورا
اترتا تھا ایسے ہی تھوڑی بیسٹ نے اسے اتنی بڑی بڑی ذمہ داریاں
دیں تھی آخر کچھ تو تھا اس پتھر دل شخص میں جو بیسٹ اسے اپنے
سب سے قریبی شاگرد کی نظر سے دیکھتا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ اب تک یوں ہی گٹھنوں پر سر چھپائے اداس بیٹھی تھی جبکہ منہ اس
کا اب تک جل رہا تھا کیونکہ اس نے میٹھا نہیں کھایا تھا مگر اپنے شوہر

بارے میں صرف برے ہی نظریے سے سوچ رہی تھی

اتنے میں کمرے کا دروازہ کھلا اور اس کا شوہر یعنی شہرام اپنے ہاتھ میں
کسٹرڈ کی پیالی لے کر اندر داخل ہوا اور اس کے پاس زمین پر آ بیٹھا
جبکہ عریشہ اسے خالی نظروں سے دیکھ رہی تھی شہرام نے بنا کچھ کہے
کسٹرڈ کا پیالا اس کی طرف بڑھایا جس پر وہ منہ پھیر گئی مگر شہرام نے
کوئی سخت ردِ عمل نہیں کیا

"...مائے ڈیروائف... اسے جلدی سے فنیش کرو شاباش"

شہرام نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر عریشہ اب اسے غصے سے دیکھ
رہی تھی

"تمہیں میں اتنی مجبور لگتی ہوں؟؟؟"

ہممم... پہلی بات میں خود کو وہی سمجھتا ہوں جو میں خود "

ہوں... دوسری بات تمہیں میری پر بات ماننی پڑے گی کیونکہ او فیشلی

"... شوہر ہوں تمہارا... تیسری بات ہاں تم مجبور ہو... بہت مجبور ہو

تم میرے شوہر نہیں ہو...!!! یہ سب تم نے زبردستی کیا ہے... اور "

"... میں نہیں مانوں گی تمہاری کوئی بھی بات سمجھے تم

اب وہ شہرام کو غصہ دلارہی تھی جبکہ واقعی اب شہرام کے چہرے پر

سخت تاثرات آچکے تھے

تم مانو نہ مانو زبردستی ہی صحیح مگر میں شوہر ہوں تمہارا اور رہی بات نہ "

ماننے کی بات تو میری جان تمہیں ایسا کرنا پڑے گا وہ کیا ہے نہ تمہارا جو

ایک ظالم انسان کے قبضے میں ہے اب اسے تو بتانا پڑے گا نہ اور پھر
اپنے شوہر کا تو تمہیں پتا ہی ہے نہ کہ اس کا موڈ کب کیا ہو جائے کچھ پتا
نہیں اب میں اپنے سسر جی کو اتنی جلدی اوپر پہنچاتا ہوا اچھا تو نہیں
"لگوں گا نہ"

شہرام کی بات کا مطلب صاف تھا وہ باتوں ہی باتوں میں عریشہ کو
دھمکارہا تھا اور عریشہ واقعی اب اس سے خوف زدہ ہونے لگی تھی اس
لئے جلدی سے اس کے ہاتھ سے کسٹرڈ کی پیالی لے کر جلدی جلدی
کسٹرڈ کھانے لگی جبکہ شہرام اسے یوں کھاتے دیکھ کر مسکرا رہا تھا مگر
وہ اب بھی کسٹرڈ کی پیالی کھالی کرنے میں لگی ہوئی تھی

"...کرنے لگا ہوں

اپنے ڈیڈ کا سن کروہ جلدی سے اٹھی

"...ڈن"

"...ہمممم گڈ گرل"

شہرام نے اسے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے ترچی
نظروں سے دیکھنے لگی اور شہرام کے جاتے ہی وہ اس کے پیچھے پیچھے
چلی گئی

شہرام ٹشن سے ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھا اپنے سر جی کا نمبر ڈائیل
کر رہا تھا جبکہ عریشہ برابر میں بے صبری سے بیٹھی اس کے کال ملانے
کا انتظار کر رہی تھی جبھی شہرام اس کی طرف جھکا جس پر عریشہ
تھوڑی سی پیچھے کی طرف ہوئی

بات سنو میری...!! اپنے باپ کی آواز سن کر اگر تم نے زیادہ اور "

"...ری ایکٹ کیا تو میں تمہاری جان لے لوں گا

عریشہ اس کی بات پر اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگی

"کیا مطلب تمہارا؟؟؟"

مطلب صاف ہے... اپنی یہ زبان بند رکھنا ورنہ کاٹ کر پھینک دوں "

"...گا

"تو میں ان سے بات کیسے کروں گی؟؟؟"

"تمہیں کس نے کہا بات کرنے کو؟؟؟"

"تم نے تو کہا تھا... اب اپنی بات سے پھر رہے ہو تم؟؟؟"

میں نے صرف اتنا کہا تھا کہ تمہارے باپ کی آواز تمہیں سناؤں گا "

". سمجھیں

"...گے میری میں ان سے

آگے وہ کچھ کہتی شہرام نے اس کی منہ پر ہاتھ رکھا
بس کر دو یار کتنی بک بک کرو گی؟؟ اب اپنا منہ بند رکھنا ورنہ کہیں "
"...ایسا نہ ہو تمہاری غلطی کی سزا بھی تمہارے باپ کو ملے

شہرام اسے ڈراتے ہوئے کہنے لگا مگر وہ بچاری کر بھی کیا سکتی تھی
شہرام نے شفقت صاحب کو کال لگائی جبکہ ایس کے جو اپنے کمرے
میں بیٹھا اپنی بیٹی کو یاد کر رہا تھا ان نون نمبر سے کال آتی دیکھ کر ریسپو
کرنے لگا

"...اسلام و علیکم مائے ڈیر سسر جی"

دیکھنے لگے

"سوری رانگ نمبر"

وہ یہ کہہ کر کال کا ٹنے لگے جب ہی شہرام کی بات پر وہ ساخت ہو گئے

"... ارے سسر جی میں عریشہ کا ہسبنڈ بات کر رہا ہوں"

"... کون ہو تم؟؟؟ اور کہاں ہے میری بیٹی"

ارے ارے آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں؟؟ آپ کی بیٹی میرے

قبضے... آئی مین میرے گھر میں محفوظ ہے... آپ یوں بھی کہہ سکتے

ہیں کہ وہ اپنے گھر میں موجود ہے اب ظاہر سی بات ہے عورت کا

"اصل گھر تو اس کے شوہر کا ہی گھر ہوتا ہے نہ

کیا بکو اس کر رہے ہو؟ میری بات میری بیٹی سے کراؤ جلدی تم "

"... جانتے نہیں تم نے کس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے

اوقف سسر جی کیسی بات کر رہے ہیں آپ میں کیوں کسی کی عزت "

پر ہاتھ ڈالوں گا عریشہ تو شروع سے ہی میری تھی اینڈ رہی آپ سے

بات کرنے کی تو وہ آپ سے بات نہیں کرے گی میں نے اسے بہت

انس کیا مگر وہ کہتی ہے کہ اسے میرے علاوہ کسی سے کوئی تعلق

نہیں رکھنا شاید آپ کی بیٹی اپنے ہسبند آئی مین میرے ساتھ بہت

"زیادہ خوش ہے... اکیلی آپ کا داماد ہے کہ اتنا کیئر فل

تھا اور کس قدر جھوٹے پنہ کا مظاہرہ کر رہا تھا جبکہ دوسری طرف
ایس کے یعنی شفقت خان صاحب اپنی بیٹی کے لئے پریشان ہو رہے
تھے

جبکہ اب عریشہ کچھ بولنے کے لئے قریب آنے لگی جس پر شہرام نے
اسے غصے سے گھورا عریشہ کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلنے لگے

بند کرو اپنی بکواس میں بہت جلد اپنی بیٹی کو ڈھونڈ نکالوں گا چاہے تم "
"... ترکی کے کسی بھی شہر میں کیوں نہ چھپ جاؤ

ارے سسر جی آپ کیوں خاں مخواہ ترکی چلے گئے؟؟ اپنے اتنی "
تکلیف کیوں کی؟؟ تھوڑا صبر کر لیتے تو میں آپ کو جلد بتا ہی دیتا کہ
میں پاکستان میں ہی ہوں... وہ کیا ہے نہ آپ کی بیٹی آئی مین میری پیاری

"...پاکستان میں ہی ہیں

تم چاہے جہاں بھی چلے جاؤ میں تم سے اپنی بیٹی کو آزاد کروا کر ہی "
"...رہوں گا سمجھے تم ابھی تم جانتے نہیں کہ تم نے کس سے پنگا لیا ہے

"Just Shut Up...!!!"

اس کی دھمکی پر شہرام کا دماغ گھومنے لگا وہ کہاں کسی کی اونچی آواز
برداشت کرتا تھا

مسٹر شفقت خان اپنی اوقات سے باہر نکلنے کی کوشش تو بالکل بھی نہ "
کرناور نہ شاید تم نہیں جانتے تم نے کس سے پنگا لیا تھا... عریشہ ہمیشہ
سے صرف میری تھی میری ہے اور ہمیشہ میری ہی رہے گی... اور بہتر
ہوگا اگلی بار اگر میں کال کروں تو مجھ سے لمٹ میں رہ کر بات کرنا لمٹ

دوں گا'...امید ہے اب 'تم کون ہو' والے سوال کا جواب بہت اچھے
"...سے سمجھ چکے ہوں گے تم

شہرام نے تلخ لہجے میں کہا جبکہ اس کی روب دار آواز سن کر عریشہ
بہت ڈر گئی تھی اور دوسرے طرف ایس کے جو کہ اب تھر تھر کانپ
رہا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا فون کال پر کوئی اور نہیں بلکہ بیسٹ تھا

عریشہ اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل روئی جا رہی تھی آخر وہ ظالم
شخص کس طرح اس پر ظلم کئے جا رہا تھا ذرا سارحم نہیں کر رہا تھا اسے
اس کے باپ تک سے بات کرنے کی اجازت نہیں دی تھی عریشہ
نے سوچ لیا تھا وہ کسی بھی طرح اس گھر سے بھاگ جائے گی مگر وہ

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی
عریشہ سمجھی وہی بد تمیز شخص پھر سے اس کے پاس آگیا مگر باہر سے
کسی ملازم کی آواز سن کر اسے تھوڑی تسلی ہوئی
"... بیگم صاحبہ دروازہ کھولیں... آپ کو شہری صاحب سنار ہے ہیں"
اسے کہو نہیں آنا مجھے...!!" عریشہ نے غصے میں چینختے ہوئے کہا
بیگم صاحبہ آپ کو اللہ کا واسطہ ایسے نہ کہیں... آپ اگر نہ گئیں تو
"... آپ کی تو آئے گی ہی مگر ساتھ ہماری بھی شامت آئے گی
وہ ملازم ڈرتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ نے آنسوؤں صاف کئے اور
دھیمے قدموں کے ساتھ دروازے تک گئی جب دروازہ کھولا تو وہ
ملازم سامنے سر جھکائے کھڑا مسلسل چہرے پر آئے پسینے صاف کر رہا

نو کروں کو اس ہی طرح ڈرتے ہوئے دیکھا تھا وہ سمجھ چکی تھی کہ وہ
ظالم انسان اپنی وحشت ہر ایک حتہ کے ملازموں پر بھی طاری کر چکا
تھا

عریشہ اس ملازم کو ثبات میں سر ہلا کر جانے کا اشارہ کرنے لگی اور خود
بو جھل قدموں سے چلتے ہوئے شہرام کے کمرے کی طرف آنے لگی
جبکہ وہ اندر بیٹھا اس کا ہی انتظار کر رہا تھا

کیوں بلایا مجھے؟؟ "وہ اندر داخل ہوتے ہی سامنے بیٹھے شخص سے "
سخت لہجے اور اونچی آواز سے مخاطب ہوئی جس پر سامنے بیٹھا شخص
آنکھوں میں آگ لئے اسے گھورنے لگا

"Get Out..."

"What??"

"I Said Get out..."

شہرام اس سے انتہا کے کڑوے لہجے سے مخاطب ہوا تھا جس پر وہ ایک
پل کے لئے سہم سی گئی تھی مگر سامنے بیٹھا شخص

"... جب کوئی کام ہی نہیں تھا تو بلا یا کیوں بے وجہ وقت ضائع"

جسٹ شٹ اپ... ابھی میرے کمرے سے نکلوا اور مجھ سے اجازت "
"... لے کر اندر آؤ

شہرام اب اسے فل نظر انداز کرتے ہوئے کہنے لگا تھا جبکہ عریشہ کو
اس نفسیاتی انسان کی کچھ بھی سمجھ نہیں آتی تھی وہ پل بھر میں کیسا ہو
جاتا تھا مگر عریشہ کو یہ سب بالکل بھی نہیں برداشت تھا کہ کوئی اس
... سے اس لہجے میں بات کرے

عریشہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کچھ کہنے لگی مگر سامنے بیٹھا شخص تو جیسے اب بہرا ہو چکا تھا وہ اپنے ہاتھ میں پکڑے اخبار کو پڑھنے میں مصروف تھا جبکہ وقفے وقفے سے برابر میں رکھے کافی کے کپ سے سپ لگا رہا تھا عریشہ کا دل کیا اس ہی کافی سے اس کا منہ جلادے وہ پیر پٹختی ہوئی اس کے قریب گئی اور اس کے ہاتھ سے اخبار چھینا جس سے وہ اسے سوالیہ نظروں سے گھورنے لگا

"... بات سنو میری... میں تمہاری نوکر نہیں ہوں سمجھے تم"

"... تو کیا ہوا؟؟ میں بنادوں گا... وہ بھی بہت جلد"

شہرام نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اس کا مکمل جائزہ لیا وہ ایک دن میں دس بار کپڑے چینج کرتی تھی اور اس وقت وہ بلیک ٹائٹس

تک بڑا تھا اور آستینیں کافی چھوٹی تھیں

"What You Mean???"

"سارے مطلب آج ہی سمجھا دوں؟؟؟"

شہرام پر سکون انداز میں بیٹھا کافی پی رہا تھا اور اس کا یہ پر سکون لہجہ
سامنے کھڑی لڑکی کو کسی زہر سے کم نہ لگ رہا تھا

اب جاؤ یہاں سے اور تمیز سے بہت ادب سے مجھ سے اجازت مانگو"
اور جب تک اجازت نہ ملے تب تک اندر قدم نہ رکھنا بلکہ یوں ہی باہر
"... کھڑی رہنا

شہرام اسے کسی باس کی طرح حکم دے رہا تھا مگر عریشہ کو کہاں پسند
تھا کسی کے حکم پر چلنا وہ تو دوسروں کی باتوں کو بھی اپنے پیروں کی
دھول سمجھتی تھی

"...میں نہیں جاؤں گی"

"!!!.....آئی سیڈ جاؤ"

"...نہیں جاؤں گی جو کرنا ہے کرلو"

"...میں نے کہا جاؤ ورنہ"

"...ورنہ"

عریشہ بڑے آرام سے یہ کہہ کر اپنی نظروں کا زاویہ بدلنے لگی جبکہ وہ اب شہرام کا دماغ پھر سے خراب کر رہی تھی شہرام نے وقت ضائع کئے بغیر اپنی کافی کا کپ زمین پر پھینکا جس سے وہ ڈری جبکہ شہرام نے یہ عمل غصے میں نہیں بلکہ بالکل پرسکون انداز میں کیا تھا

"...صاف کرو اسے"

...شہرام نے زمین پر گرے کانچ کے ٹکڑوں کی طرف اشارہ کیا

صااااااف کروووو واسے...!!!!!! ورنہ اپنے باپ کو کال کر کے کہو کہ " ...وہ اپنے آخری دن گنا شروع کر دے

شہرام نے اس بار غصے سے کہا تھا جبکہ اپنے باپ کا سن کر اس کی تھوڑی اکڑ تو کم ہو ہی گئی تھی

"...میں... صاف... کروں کیسے... مجھے تو یہ سب نہیں... آتا"

تو پھر سکھایا کیا ہے تمہارے باپ نے تمہیں ہاں؟؟ ہر وقت اکڑ"

دکھانا... دوسروں کو برینڈڈ برینڈڈ گنوانا اور اپنے شوہر سے زبان

"درازی کرنا... یہی سکھایا ہے تمہارے باپ نے تمہیں؟؟"

نہیں آتے تھے اسے اس کے باپ نے بالکل شہزادیوں کی طرح پالا تھا
... اس نے صرف حکم چلانا سیکھا تھا نہ کہ کسی کا حکم ماننا

سنا نہیں تم نے میں نے کیا کہا ہے؟؟ لگاؤں تمہارے باپ کو"
"فون؟؟؟"

"... نہیں پلیز ز پلیر ز وہ میں کر... لوں گی"

شہرام کی دھمکی پر وہ جلدی سے سیدھی ہوئی اب شاید وہ واقعی میں ڈر
گئی تھی

"!... رفیق"

"... جی صاحب"

"... اسے صفائی کا سامان لا کر دو"

کی بات پر کبھی نیچھے پڑے ٹکڑوں کو اور کبھی سامنے کھڑی لڑکی کو
دیکھ رہا تھا

"کیا سنا نہیں تم نے؟؟؟"
"جججججی ججی صاحب"

شہرام کے سخت لہجے پر وہ کانپتا ہوا وہاں سے بھاگا جبکہ عریشہ سر نیچے
کئے کھڑی تھی اور وہ صاحب خود اب واپس اپنی نشست پر جا بیٹھا اور
ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر اسے اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگا

"...آج سے تم اس طرح کے کپڑے ہر گز نہیں پہنو گی"

بلکل ناپسند تھا وہ سخت خلاف تھا مگر وہ تو ڈر کے مارے اب اس سے
اس بات کی وجہ بھی نہیں پوچھ سکتی تھی

"آج سے تم سمپل سی شلوار قمیض پہنا کر وگی"

شہرام کی بات پر وہ بہت حیران ہوئی آخر اس نے کبھی شلوار قمیض کو
قریب سے دیکھا بھی نہیں تھا وہ پہننتی کیسے مگر خیر اس نے سوچا تب
کی تب دیکھی جائے گی

ابھی وہ اسے آگے کچھ کہنے لگا تھا جب ملازم جھاڑو پوچالے کر آگیا جسے
دیکھ کر عریضہ منہ بنانے لگی مگر جب شہرام پر نظر گئی تو وہ اسے کام
کرتے دیکھنے کا منتظر تھا شہرام نے ملازم کو ہاتھ کے اشارے سے

اور پوچے کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی

"کیا سوچ رہی ہو؟؟؟"

"... کلک کچھ بھی نہیں"

"... تو پھر جھاڑو اٹھاؤ اور شروع ہو جاؤ جلدی شاہاش"

شہرام کے کہنے کی دیر تھی عریشہ جلدی سے جھاڑو سے کانچ سمیٹنے لگی
جبکہ شہرام اسے اس حال میں دیکھ کر مزے لے رہا تھا کیونکہ اسے یہ
سب بالکل بھی نہیں آتا تھا اس لئے وہ ہاتھ سے کانچ سمیٹنے لگی جبکہ اب
شہرام کے ماتھے پر بل پڑھے تھے

"... اوففف"

لگا جبکہ شہرام تھوڑا پریشان ہوا تھا مگر خود کو سنبھالنا اسے آسانی آتا تھا

یہ کیا کر رہی ہو؟؟ دماغ نہیں ہے تمہارے پاس؟؟؟ ہاتھ سے کان "

"کانچ سمیٹتا ہے؟؟؟

شہرام وہیں پر بیٹھے ہوئے غصے سے کہنے لگا عریشہ کو لگا تھا اسے شاید

اب تھوڑا ترس آجائے

"...جا کے کچھ لگاؤ اس پر"

عریشہ اٹھی اور وہاں جانے لگی مگر پھر اس کی آواز پر پلٹی

"...رکو... پہلے یہ کام مکمل کرو پھر جانا"

ویسے تو یہ ایک چھوٹی سی چوٹ تھی مگر شہرام اسے بہت اچھی طرح

سے جانتا تھا کہ وہ اتنے سے زخم سے بھی ڈرے گی مگر شہرام اس پر

واپس زمین پر بیٹھی اور اپنا کام مکمل کرنے لگی مگر اب بھی اسے یہ سب کرنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا

"...ہاتھ تیز چلاؤ"

شہرام کی آواز پر وہ جلدی جلدی کام کرنے لگی اور اس جگہ پر پورا پوچھا
لگا کروہاں سے چلی گئی جبکہ شہرام کسی سے کال پر باتیں کرنے میں
مصروف ہو گیا تھا

♥️ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥️

"...آآآآ... بیسٹ آخر تم چاہتے کیا ااااا ہو"

آئی ہوئی خبر سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی تھی پورے
میشن کو اس نے سر پر اٹھالیا تھا وہ پاگلوں کی طرح چیخے جا رہا تھا اور
آخر کیسے نہ چینختا بیسٹ نے اس کے پاکستان میں تمام گھروں کو جلا
دیا تھا مگر ایک گھر جس میں اس کی آدمی سے زیادہ دولت دفن تھی
آج وہ گھر اس دولت سمیت راکھ ہو چکا تھا

میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں بیسٹ... میں تم سے بدلہ لے کر رہوں "
گااااا... میرے سالوں کی محنت تم نے پل بھر میں خاک کر ڈالی... میں
تمہیں تڑپا تڑپا کر ماروں گا... دیکھنا تم... اور ایک دن یہ پوری دنیا جان
جائے گی کہ ڈون سے بڑا اور طاقتور انسان اس دنیا میں کوئی بھی
"!!!!!!... نہیں... کوئی بھی نہیں

نہیں چلا کہ کوئی اسے اس حال میں دیکھ کر بہت خوش ہو رہا تھا

"!!!... تم اکیلے نہیں ہو ڈون... میں آج بھی تمہارے ساتھ ہوں"

ایس کے کی آواز پر ڈون پلٹا اور اسے اپنے مینشن میں دیکھ کر کافی

حیران بھی ہوا

تم... یہاں؟؟؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو؟؟؟ اور تمہیں کس نے کہا"

"کہ مجھے تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے؟؟؟

وہی جو تم کر رہے ہو... تمہیں نہ صحیح مگر مجھے تمہاری سخت ضرورت"

"...ہے ڈون

ڈون حیران ہوا کیونکہ وہ تو اسے اپنے سے الگ کر چکا تھا پھر آخر وہ آج

یہاں اس سے کیا لینے آیا تھا؟

جاؤں گا تم پر ترس کھاؤں گا تمہاری مدد کروں گا تو وہ رہا دروازہ... تم جا
"...سکتے ہو

ڈون اپنی بات مکمل کر کے سگریٹ جلانے لگا جبکہ ایس کے اس کی
بات کو نظر انداز کرتا ہوا بالکل اس کے سامنے آکر کھڑا ہوا

میں یہاں جانے کے لئے نہیں آیا ہوں ڈون... اور کیا تم بھول گئے "
تم نے مجھ سے کچھ مانگا تھا... بس اس ہی سلسلے میں میں تمہارے پاس
"...آیا ہوں

اوہ تو کیا تم اپنی بیٹی مجھے دینے کے لئے راضی ہو گئے؟؟ ہم بڑی "
جلدی راضی ہو گئے... ویسے صحیح فیصلہ کیا تم نے... اب تم روڈ پر آنے
سے بھی بچ جاؤ گے اور تمہاری وہ خوبصورت بیٹی بھی میری حفاظت
"میں رہے گی

سامنے پڑی بندوق سے اس کی جان لے لے مگر وہ ٹھہرا مجبور یہ اس
کی مجبوری ہی تو تھی جو اسے یہاں تک لائی تھی

ڈون میری بیٹی لاپتہ ہے... وہ ترکی ٹور سے واپس نہیں آئی تھی میں "
"...نے پورا ترکی چھان مارا مگر وہ کہیں نہیں ملی

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟؟؟ تم یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟؟؟ کیا "
تمہیں لگتا ہے تم یہ جھوٹی کہانیاں بنا کر اپنی بیٹی کو مجھ سے چھپا کر رکھ
"لوگے؟؟

ڈون نے اس کا گریبان پکڑا وہ کافی طیش میں آچکا تھا
"...ڈون میری بیٹی پاکستان میں ہی ہے... مگر "
"مگر کیا؟؟"

"...مگر وہ بیسٹ کے قبضے میں ہے "

ڈون کو لگا تھا جیسے صرف وہی سب کو شکست دے سکتا ہے مگر آج
اسے خود دوبار شکست کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا وہ بیسٹ کے ہاتھوں بہت
بڑی بڑی شکست کھا چکا تھا
"وہ کیا اچا ہوتا ہے؟؟؟"

پتا نہیں مگر اس نے پرائیویٹ نمبر سے کال کی تھی اور اتنا ہی بتایا تھا "
...کہ میری بیٹی اس کے قبضے میں ہے

اوفففف احمق انسان اوففففف تم سے ایک لڑکی نہ سمجھالی "
گئی؟؟؟؟ تمہیں پتا بھی ہے وہ بیسٹ ہے بیسٹ... جسے آج تک کسی
نے نہیں دیکھا اور جس نے دیکھا اس کی زندگی کا وہ آخری دن ہوتا
ہے..."

ایک بار بس ایک بار کسی بھی طرح میری بیٹی کو صحیح سلامت بیسٹ
سے چھڑالاؤ پھر میں خود خوشی خوشی اپنی بیٹی کا ہاتھ تمہارے ہاتھ میں
"...دے دوں گا"

ایس کے اس سے التجا کر رہا تھا جبکہ ڈون کے دماغ میں اب واقعی
بیسٹ سے بدلہ لینے کی پلاننگ چل رہی تھی
"...اس کا بس ایک ہی حل ہے"
"کیا؟؟؟"

جس جس کو یہ بات پتا ہے کہ عریشہ غائب ہو گئی ہے ان سب کو یہ
خبر دو کہ عریشہ مل چکی ہے مگر وہ اکیلے رہنا چاہتی ہے... تاکہ یہ کام
"...بہت پر سکون انداز میں سرانجام دیا جائے"

"مگر کہاں ہے وہ کیسی ہے؟؟"

ہارون کا تو بس نہیں چل رہا تھا وہ ناچنا شروع کر دے عریشہ کے ملنے کا سنتے ہی اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی تھی مگر یہ خبر اگر واقعی سچ تھی تو عریشہ اب تک واپس پاکستان کیوں نہیں آئی تھی

ہارون ریلیکس یار... اس کے ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ وہ کچھ ٹائم اکیلے "
"...اپنی بیٹی کے ساتھ سپینڈ کرنا چاہتے ہیں

حادثہ نے اسے سمجھایا جبکہ عریشہ کے صحیح سلامت ہونے پر زینش اور ماہی بھی بہت خوش تھیں

"ہے؟؟؟"

ہاں اس کے ڈیڈ کہہ رہے تھے کہ اس کا موبائل ٹوٹ گیا تھا تجھے تو پتا "ہے نہ عریشہ کو کتنا غصہ آتا ہے... توڑ دیا ہو گا غصے میں اس نے خود ہی... بٹ ڈونٹ وری وہ کچھ ٹائم اکیلے رہنا چاہتی ہے پھر وہ خود اپنے "ڈیڈ کے ساتھ پاکستان آ جائے گی

حادث کی بات پر اب وہ کافی مطمئن ہو چکا تھا جبکہ ماہی اب جانے کا کہہ کر اس کے فلیٹ سے نیچے اترنے لگی تھی ابھی وہ ڈرائیور کو کال کرنے لگی تھی جب روحیل کی کال آنے لگی

"...ماہی جلدی نیچے آؤ... میں ویٹ کر رہا ہوں"

"...روحیل میں گھر پر نہیں ہوں... میں تو وہ ہارون"

"...مجھے پتا ہے... میں پارکنگ ایریا میں ہوں جلدی آؤ آپ"

تھا؟؟ خیر وہ جلدی جلدی سے سیڑھیاں اترتی ہوئی پارکنگ ایریا کی طرف گئی جہاں روحیل گاڑی سے ٹیک لگائے اس ہی کاویٹ کر رہا تھا

بلیک پینٹ اس کے ساتھ براؤن شرٹ جیل سے سیٹ کیا گیا ہیمیر اسٹائل ہاتھ میں گھڑی آنکھوں پر چشمہ وہ کسی بھی لڑکی کا دل بآسانی دھڑکا سکتا تھا اور شاید دھڑکا بھی چکا تھا ماہی کے قدم اسے دیکھ کر رک سے گئے تھے

"ماہی؟؟؟"

جب نظر سامنے سے آتی ماہی پر پڑی تو روحیل نے اپنا چشمہ اتارا جس سے اس کی نیلی آنکھیں واضح طور پر نظر آرہی تھیں

"...جج جی"

قریب آئی

"روحیل آپ کو کیسے پتا میں یہاں تھی؟؟؟"

"مائے سلیپنگ بیوٹی مجھے سب کچھ پتا ہوتا ہے"

روحیل اس کے ماتھے پر بوسہ دینے لگا تو ماہی نے اس کی بات کے
آگے مزید کوئی سوال کرنا مناسب نہ سمجھا

روحیل نے فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے بیٹھنے کا کہا تو ماہی اپنی
فراک سمیٹ کر بیٹھ گئی جبکہ روحیل اب خود ڈرائیونگ سیٹ پر جا
بیٹھا

"روحیل ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟"

اپ سیٹ ہو... اور میں نہیں چاہتا کہ میری وائف خود کو کسی بھی
ٹینشن میں ڈالے اس لئے ہم آج آؤٹنگ پر جائیں گے تاکہ آپ کا مائنڈ
"... فریش ہو جائے"

اس کی بات سن کر ماہی کو بہت اچھا محسوس ہوا آخر وہ اس کی کتنی فکر
کرتا تھا اس کے ساتھ نہ رہتے ہوئے بھی وہ ہمیشہ اس کے ساتھ ہی
رہتا تھا

عریشہ کے ذکر پر ماہی کو یاد آیا

"... روحیل عریشہ مل چکی ہے وہ بالکل سیف ہے"

"اوہ ریلی بٹ کیسے؟؟؟"

آخر ماہی کی بات کا مطلب کیا تھا

"...وہ اپنے ڈیڈ کے ساتھ ترکی میں ہی ہے"

"اوہ تو آپ کی بات ہوئی اس سے؟؟؟"

نہیں روحیل اس کے پاس موبائل نہیں اس نے خود ہی توڑ دیا"

ہوگا... وہ غصے کی بہت تیز ہے بہت ضدی بھی ہے اور سر پھری بھی...

". کبھی بھی کسی کا بھی سر پھاڑ دے کوئی بھروسہ نہیں اس کا

ماہی روحیل کو مزے سے عریشہ کی باتیں بتا رہی تھی جبکہ روحیل اب

اس بات پر مسکرا رہا تھا کہ وہ خود جتنی اکڑ مزاج ہے اسے اس سے کئی

زیادہ اکڑ و انسان ملا ہے جو اس سے بھی کئی زیادہ اکڑ مزاج، سر پھرا،

خود سر اور تلخ مزاج انسان تھا

"...کھڑوس کہیں کا... ظالم انسان"

وہ مسلسل اپنی انگلی پر لگے اس چھوٹے سے زخم کو دیکھ کر اس کھڑوس
انسان کو برا بھلا کہی جا رہی تھی تب ہی اس کاے دروازے پر دستک
ہوئی کوئی ملازمہ اندر آئی جسے دیکھ کر عریشہ بہت حیران ہوئی

"...اسلام وعلیکم بیٹی"

وہ ملازمہ کافی بوڑھی معلوم ہو رہی تھیں انہوں نے اندر آتے ہی
عریشہ کو ادب سے سلام کیا

"وعلیکم السلام"

ہو گئی جبکہ وہ بزرگ عورت اس کے قریب آ بیٹی اور اس کے زخم پر
ٹیوپ لگانے لگی

"... پلینرز ز رہنے دو میں خود کر لوں گی"

عریشہ نے غصے سے کہا اور ٹیوپ چھین کر خود لگانے لگی

"بیٹی کیا تم بہت زیادہ تکلیف میں ہو؟؟؟"

ان کی بات پر عریشہ انہیں گھورنے لگی

جی ہے بلکل کیا آپ کو نظر نہیں آرہی میری تکلیف؟؟ اس جنگلی

جاہل بھیڑیے کے ساتھ میں خوش رہ سکتی ہوں کیا؟؟؟" عریشہ نے

اب بھی تلخ کلامی کا مظاہرہ کیا

"... مگر تم سے بھی زیادہ تکلیف میں وہ ہے"

"...وہ اتنا برا بھی نہیں جتنا تم اسے سمجھ رہی ہو"

ان کا لہجہ اب بھی کافی نرم تھا جو عریشہ کو بار بار نرمی سے مخاطب کرنے پر اکسارہا تھا جبکہ وہ اس بات سے بھی انجان تھی کہ کوئی اس کی تلخ کلامی سن کر بڑے غصے سے اسے گھور رہا تھا

وہ اس سے بھی زیادہ برا ہے... وہ انسان نہیں بلکہ بھیڑیا ہے... وہ"

"...انسان کے بھیس میں ایک جنگلی جانور ہے

عریشہ اپنی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی مگر جب سامنے بیٹھی عورت پر نظر گئی جو نظریں جھکائے افسوس نگاہوں سے اپنے دوپٹے کو دیکھ رہی تھیں

"آپ کون ہیں؟؟ کیا آپ کوئی ملازمہ ہیں؟؟"

اندر آیا جسے اچانک آتا دیکھ کر عریشہ ڈر سی گئی

بات سنو میری...!!! آج کے بعد اگر میری ماں کو ملازمہ کہہ کر "
مخاطب کیا تو تمہارا وہ حشر کروں گا کہ تم ساری زندگی موت مانگتی رہو
گی..."

شہرام اسے انگلی سے وارن کر رہا تھا جبکہ اس کی آواز پر نیچے کھڑے
تمام ملازم ڈر سے گئے تھے اس کا لہجہ کسی نہ رکنے والے طوفان کی
مانند تھا

"بیٹا یہ تم کس طرح سے بات کر رہے ہو؟؟؟"

وہ بہت آہستگی سے شہرام کو افسوس کن نظروں سے دیکھنے لگیں وہ عمر
سے ہی بہت ضعیف خاتون معلوم ہو رہی تھیں وہ عمر کے اس حصے

سفید ہو چکے تھے چہرہ مر جھا گیا تھا اور ہاتھ کانپنے لگے تھے

ماں آپ چلیں یہاں سے... آپ کو میں نے پہلے ہی کہا تھا اس بد تمیز "
"... لڑکی کے منہ نالگنا یہ اس قابل نہیں کہ اس سے رحم کیا جائے
شہرام ان کا ہاتھ تھا متا ہوا نہیں وہاں سے لے کر جانے لگا

"... بیٹا میری بات تو سنو"

ماں پلیز زرز... چلیں یہاں سے یہاں رکنے کا کوئی فائدہ نہیں آپ "
"... چل کر آرام کریں

شہرام بنان کی ایک بھی بات سنے انہیں وہاں سے لے جانے لگا اور
جاتے جاتے ایک آگ اُغلتی ہوئی نظر اس پر دوڑا کروہاں سے چلا گیا
جبکہ عریشہ کا دل اب بھی زور زور سے دھڑک رہا تھا

پورا دن وہ دونوں ساتھ گھومتے پھرتے رہے اور آج انہوں نے بہت
انجوائے کیا تھا ماہی اپنے محرم کا ساتھ پا کر بہت خوش اور مطمئن تھی
اس کا ڈر کافی حد تک ختم ہو چکا تھا اب کہیں جا کر رو حیل نے اسے گھر
چھوڑا تھا وہ بھی کہنے پر ورنہ رو حیل کا تو بس ہی نہیں چل رہا تھا کہ
وہ اسے آج ہی اپنے ساتھ لے جائے

جبکہ دوسری طرف باسم مہر حورین اور نوافل اب تک بیسٹ کے
دیئے ہوئے مشن پر کام کر رہے تھے اور اب انہوں نے ڈون کے سو
سے زائد بندے مار دیئے تھے اب صرف ساٹھ آدمی باقی تھے جو باقی
آدمیوں سے بھی زیادہ طاقتور تھے

ہو گا وہ آدمی سب سے زیادہ ضروری ہے اور وہ بیسٹ کا زندہ چاہئے تھا

یار ان سب نے تو فل آستینیں پہنی ہوئی ہیں ہمیں کیا پتا ان ساٹھ "
آدمیوں میں سے کونسے والے نے ٹیو بنایا ہوا ہے " وہ لوگ جھاڑیوں
میں چھپ کر ان آدمیوں پر نظر رکھ رہے تھے جبکہ باسم کی بات پر
سب لوگ متفق ہوئے

ہاں بالکل ٹھیک کہا اب اگر ہم نے یہاں فائرنگ کی اور ان میں وہ "
بند ابھی مارا گیا تو یہ ہمارے مشن کی سب سے بڑی ناکامی ہوگی
"... رائٹ

مہر نے بھی اپنی بات آگے رکھیں جبکہ حورین خاموشی اختیار کئے کچھ
سوچنے میں مصروف تھی

تم کچھ نہیں کہو گی؟؟؟" باسم کی بات پر وہ جلدی سے ہوش کی دنیا میں آئی

آئی تھنک ہمیں کسی بھی طرح ان سب کو بے ہوش کرنا ہو گا تبھی " ہم اس بندے کو آسانی سے ڈھونڈ نکالیں گے..." حورین کی بات پر نوفل جو کب سے ادھر ادھر دیکھنے میں مصروف تھا اب اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے گھورنے لگا

اوہ ہیلو کدھر سے آسانی سے ڈھونڈ لیں گے ہم اس چیڑ کنجو کو؟؟ اوہ " بھائی ساٹھ آدمیوں میں اس ٹیڈوالے نسواری کو ڈھونڈنا آسان " ہو گا؟؟؟

نوفل کی بات پر مہر مسکرا نے لگی جبکہ حورین اسے آنکھیں پھاڑ کر گھورنے لگی جس سے وہ نظریں پھیر گیا

نہیں آئی تھینک حورین صحیح کہہ رہی ہے... یہ کام تھوڑا مشکل ہے "

مگر ورکنگ کرے گا..." باسم کی بات پر مہرنے نوفل کی طرف اشارہ

کیا جواب تک منہ بنائے اطراف میں دیکھا جا رہا تھا

ہممم... پھر کیا کہتے ہو نوفل؟؟ " باسم کی بات پر نوفل نے پہلے تو مکمل "

اسے اوپر سے نیچے تک دیکھا پھر اپنے زنانہ انداز میں کہنے لگا

جو بھی کرنا ہے جلدی کرو... ادھر اتنے موٹے موٹے مچھر ہیں کاٹ "

کاٹ کر سُجھا کر رکھ دیا... ہونہہ. " اس کی بات پر مہرنے لگی تو تینوں

نے اسے گھورا

"...او کے ناؤ ہمیں وہ بم وہاں نشانے پر پھینکنا ہے "

"...بے ہوش کرنے کے لیے تھوڑی

باسم کی بات پر نوفل بول پڑا

تو کیا ہوا... ہم اس میں بھی نشہ آور دوائی ملا دیں گے..." مہرنے

مسکراتے ہوئے اپنے بالوں کو ایک اسٹائل سے ٹھیک کیا جس پر باسم
بھی مسکرانے لگا

انہوں نے اس بم نما بال میں انجیکشن کی مدد سے نشہ آور دوائی ملا دی
جس کی مقدار کافی زیادہ تھی اور اس کا اثر اتنا زیادہ ہوتا تھا کہ کوئی
غلطی سے سو نگھ بھی لے تو کافی گھنٹوں تک وہ ہوش کی دنیا سے بھگانا
ہو جائے اور یہ دوائی بھی خود مہر اور باسم نے بنائی تھی اور بیسٹ نے
اب تک جو جو کیمیکلز اپنے شکاروں کے جسم میں اترے تھے وہ سب
بھی مہر اور باسم کے ہی بنائے گئے تھے

ان لوگوں نے بڑی چلا کی سے وہ بم ان نسواریوں کے بیچ پھینکا جس سے منٹوں میں وہ سب لوگ بے ہوش ہو گئے اور اس ہی دوران وہ چاروں اس ٹیٹو والے بندے کو ڈھونڈنے لگے ساٹھ لوگوں کی آستینیں چڑھا کر وہ ٹیٹو تلاش کیا گیا مگر ان میں وہ بندہ تھا ہی نہیں تقریباً پندرہ منٹ تک یہ کام جاری رہا مگر وہ بندہ انہیں نہیں ملا

یار یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ بیسٹ کے مطابق اس بندے کے ہاتھ پر " ... ٹیٹو تھا تو وہ یہیں کہیں ہونا چاہیے تھا نہ

باسم تھوڑا پریشان ہوا اور وہ تینوں بھی پریشان نظر آرہے تھے "نوفل تم نے ان تمام لوگوں کی گنتی ٹھیک سے کی تھی نہ؟؟"

ارے ہاں نہ صبح ہی تو میں نے ان کی گنتی کی... پورے ساٹھ آدمی " ... تھے

یار نفل تو پاگل ہے کیا؟؟ صبح سے لے کر اب تک تو اس کی گنتی پر "
ٹکا ہوا ہے؟؟ یار ضروری تھوڑی ہے کہ صبح پورے ساٹھ آدمی تھے تو
"... اب بھی پورے ساتھ ہی ہوں

باسم نے غصے سے کہا جبکہ حورین نے کاؤنٹنگ کی تو انسٹھ آدمی تھے

ایک غائب ہے... "مہر کے کہنے کی دیر تھی سب نے اپنی بند و قیں "
لوڈ کر لیں جبکہ وہ آخری بند ا بڑی ہوشیاری سے اڈے کے پیچھے والے
دروازے سے بھاگنے لگا جبکہ وہ چاروں دھیمے قدموں سے اس اڈے
کے آگے والے دروازے سے اندر گئے تو دوسرے والے دروازے
سے گاڑی اسٹارٹ کرنے کی آواز آنے لگی وہ لوگ وقت ضائع کئے بنا
جلدی سے بھاگ کر پیچھے والے دروازے کی طرف گئے جہاں سے وہ
بنداجیپ لے کر بھاگ رہا تھا

ان چاروں کی ایک خاص بات یہ تھی کہ ان کا نشانہ ہمیشہ ٹھیک جگہ پر
لگتا تھا ان چاروں نے ایک ہی فائر کی کیونکہ وہ وہیں قریب تھا تو اس
کی جیب کے چاروں ٹائر پنکچر ہو گئے اور اب وہ ہڑ بڑاہٹ میں پیدل
ہی بھاگنے لگا تو باسم نے باسانی اسے پکڑ لیا اور اس کے منہ پر چار
گھونسے برسائے جس سے وہ بے ہوش ہو گیا نو فل نے اس کے ہاتھ
باندھ کر اسے گاڑی کی ڈگی میں ڈال کر لاک کر دیا جبکہ اب ان سب
نے فائر کر کے باقی کے بے ہوش ہوئے بندوں کو موت کی نیند سلا
دیا اور اب وہ لوگ بیسٹ کے اپارٹمنٹ کی جانب چلے گئے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

بھی اسے کھانے کے لیے نہیں بلایا وہ خود اسے اس کے حال پر چھوڑ
چکا تھا تا کہ کچھ دیر بھوکے رہے گی تو خود ہی کمرے سے باہر نکل آئے
گی جبکہ ایسا ہی ہوا تھا شام کے ساتھ بج رہے تھے جب وہ کمرے سے
باہر نکل کے کچن کی طرف جانے لگی مگر شہرام اسے کہیں بھی نظر
نہیں آیا تھا

وہ دھیمے دھیمے قدموں سے باورچی خانے میں آئی سامنے چولے پر کچھ
بڑی بڑی ہانڈیاؤں چڑھی ہوئی تھیں جن میں پکتے کھانے کی خوشبوؤں
پورے کچن میں مہک رہی تھی عریضہ کا بھوک سے برا حال تھا وہ
جلدی سے کیمینٹ سے پلیٹ اور چمچ نکال کر چولے کی طرف دوڑی
بھوک میں اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اس لئے گرم گرم ڈھکن کو
پکڑنے کی وجہ سے اس کا ہاتھ جل گیا

اسی دوران فاطمہ بیگم جو مغرب کی نماز پڑھ کر لان میں جا رہی تھیں
عریشہ کی آواز سن کر یک دم پریشاں ہوئیں اور ہلکے ہلکے قدم آگے
پڑھاتے ہوئے کچن کی طرف آئیں سامنے عریضہ زمین پر بیٹھی رو رہی
تھی اس کا ہاتھ پورا لال ہو رہا تھا وہ اس کے قریب آئیں جبکہ عریضہ کو
یہ احساس بھی نہ رہا کہ وہ وہیں بزرگ خاتون تھیں جسے وہ ملازمہ سمجھ
رہی تھی

"...یا اللہ! خیر کیا ہوا بیٹی یہ کیسے جل گیا"

انہوں نے بڑی فکر مندی سے عریضہ کے ہاتھ کر تھاما عریضہ روتے
ہوئے کہنے لگی

مم مجھے بھوک لگی تھی... میں... کھ کھانا نکالنے لگی... او... اور ہاتھ"
"...جھج جل گیا"

یہی وجہ تھی جو ہارون اس کی اتنی فکر کرتا تھا

بیٹی تم کسی ملازم کو کہہ دیتیں نہ... اچھا چلو میرے ساتھ میں اس پر "
"...کچھ لگا دیتی ہوں

وہ عریشہ کو پیار سے اپنے ساتھ لے کر اپنے کمرے میں گئیں اور اس
کے ہاتھ پر بینڈج کرنے لگیں جبکہ عریشہ اب سسکیوں پر آچکی تھی

نہ رو بیٹی یہ چھوٹا ساز خم ہے جلد ٹھیک ہو جائے گا... "انہوں نے"
عریشہ کے سر پر شفقت کا ہاتھ رکھا اور نرم لہجے میں مخالف ہوئیں
جبکہ عریشہ انہیں بہت حیرت سے دیکھ رہی تھی

"...رفیق"

"جی بڑی بیگم صاحبہ"

بہورانی کے لیے کچھ کھانے کو لے کر آؤ... "ان کے حکم پر عمل کرتا"
ہوا وہ باورچی خانے میں گیا اور عریضہ کے لئے کھانا نکال کر لانے لگا
تب ہی شہرام کی گاڑی گیٹ کے سامنے رکی تو اس ملازم کے بھی قدم
وہیں تھم گئے

"... سلام شہری صاحب"

وعلیکم السلام... یہ مغرب کے وقت کس کے لیے کھانا لے جایا جا رہا"
"ہے؟؟"

جی... وہ بڑی بیگم صاحبہ نے چھوٹی بیگم صاحبہ کے لیے کھانا منگوایا"
"ہے..."

دینے لگا تو شہرام نے اسے جانے کا اشارہ کیا اور خود کمرے میں چلا گیا

یہ لو بیٹی یہ کھانا کھا لو... "فاطمہ بیگم نے پلیٹ عریشہ کی طرف "
بڑھائی تو وہ بنا کچھ سوچے سمجھے کھانا کھانا شروع ہوئی اور کھاتی ہی رہی
جبکہ شہرام کہ کہنے پر ملازم فاطمہ بیگم کے کمرے کے پاس کھڑا اس
کے کھانے کے ختم ہونے کا انتظار کر رہا تھا

"کیا تمہیں اتنی ہی بھوک تھی بس؟؟"

جی... "عریشہ نے انتہائی معصومیت سے پلیٹ میز پر رکھی تو فاطمہ "
بیگم مسکرا نے لگیں

"... چھوٹی بیگم صاحبہ آپ کو شہری صاحبہ بلا رہے ہیں "

طرف دیکھنے لگی

ڈرومت جاؤ بیٹی... شوہر ہے وہ تمہارا... اس کا ہر حکم ماننا فرض ہے تم"
پر... "شوہر کا الفاظ سن کر وہ ایک پل کے لئے خود کو قیدی محسوس
کرنے لگی تھی مگر پھر اٹھ کر ملازم کے کہنے کے مطابق شہرام کے
کمرے کی طرف چلی گئی مگر نجانے یہاں آکر اس میں اتنی اکڑ کیوں
آ جاتی تھی

"کہو؟؟؟"

"یہاں آ کر بیٹھو"

شہرام نے فٹ سے جواب دیا تو وہ اس کے مخالف صوفے پر بیٹھ گئی
میں ملازم کو کہہ کر تمہارا سامان اس کمرے میں سیٹ کروا دیتا ہوں"
"... آج سے تم یہیں رہو گی

عریشہ نے فورن سے سوال کیا جس پر وہ اسے عجیب نظروں سے
دیکھنے لگا

"... میں بھی ادھر ہی رہوں گا"

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ میں تمہارے ساتھ اس کمرے میں رہوں "
"گی؟؟"

"... جی ہاں بالکل"

"اور تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے کہ میں تمہاری بات مانوں گی؟؟"

"... تمہیں ماننی پڑے گی"

شہرام کا فیصلہ اٹل تھا جس پر عریشہ کا دل کیا اس ہی وقت اس کمرے
سے اٹھ کر چلی جائے

"نہ مانوں تو؟؟؟"

تاثرات بدلنے لگے تھے وہ کیوں بار بار اس وحشی انسان کے اندر کا
بیسٹ جگانے کی کوشش کرتی تھی

بات سنو میری یہ گھر میرا ہے میں ہوں یہاں کا مالک اور اس لحاظ "
"...سے سب ملازم میرا حکم مانتے ہیں تو تمہیں بھی ماننا پڑے گا
"...میں ملازم نہیں ہوں میں عریشہ خان ہوں سمجھے تم "
مسز عریشہ...!!! میری ایک بات کان کھول کر سن لو...جب تک "
تمہاری یہ فضول کی اکڑ اور انا ختم نہیں ہو جاتی تم میری نظر میں کسی
"...ملازم سے کم نہیں ہو سمجھیں

وہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے کہہ رہا تھا

"...گی اور یہ میرا آخری فیصلہ ہے

عریشہ کو یقین نہیں آ رہا تھا آخر وہ شخص اس سے کس قسم کا بدلہ لے
رہا تھا

"...تم پاگل ہو؟؟ یہ کیا بکواس"

یہ بکواس نہیں میرا فیصلہ ہے... ناؤ گیٹ لوسٹ... جب تک تمہارا"

"...سامان یہاں سیٹ نہیں ہو جاتا تم اس کمرے میں نہیں آؤ گی

وہ اپنی بات ختم کرتا ہوا اپنے فون میں مصروف ہو گیا مگر عریشہ کو

وہیں پر کھڑا دیکھ کر شہرام نے ملازم کو آواز دی تو وہ حاضر ہوا

کو ارٹر سے ملازموں کے پہنے ہوئے کپڑے لا کر دوکل سے یہ بھی تم
"...سب کے ساتھ مل کر اس گھر کا کام کیا کرے گی

عریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس کا منہ توڑ دے وہ آخر کیسے کسی
ملازم کی اترن پہن سکتی تھی

ملازم سر جھکائے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب اسے غصے سے گھور
رہی تھی تو شہرام نے بھی یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی وہ پیر پٹختی
ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ اب شہرام اپنے نیکسٹ ٹاسک کی طرف
متوجہ ہوا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

چھوڑے گا تو بلکل نہیں ہم اس کا وہ حشر کرے گا کہ وہ ساری زندگی
"...موت مانگے گا

گل خان کو نجانے ایک ہی ہفتے میں کتنی شکست کھانی پڑی تھیں اب
اس کے پاس آدمی بھی بہت کم تھے مگر وہ اب بھی ڈون سے بدلا لینے
کے خواب دیکھ رہا تھا جبکہ بیسٹ سے تو وہ بدلہ لینے کا کبھی خوابوں میں
بھی نہیں سوچ سکتا تھا

وہ دو دن بعد پاکستان آنے والا تھا جبکہ رو حیل کو یہ انفارمیشن مل چکی
تھی

اچھا تو کیا واقعی خان صاحب پاکستان تشریف لارہے ہیں؟؟؟
رو حیل کی بات پر باسم تنزیہ مسکرایا

اس ہی طرح جس طرح اس کے آدمیوں کو موت یہاں لائی تھی "
روحیل نے بھی تنزیہ جملہ کہا

"اگلہ پلان کیا ہے؟؟"

"...چپ"

"یعنی ہمارا اگلہ حذف ٹوپ ون ڈیوائس ہے؟؟"

نوفل حیرانی سے کہنے لگا

ابے ہاں نہ... "باسم نے بیزاری کا اظہار کیا"

"تو کیا ہم ڈون سے چپ مانگیں گے؟؟"

نہیں ہم چپ چرائیں گے... "مہر کے سوال پر روحیل نے پرسکون"

انداز میں کہا

مگر کیسے؟؟ "ان چاروں نے روحیل سے یک آواز ہو کر سوال کیا"

ٹھیک اس ہی طرح جس طرح ڈون نے گل خان اور ایس کے کے "
ساتھ مل کر انسپیکٹر رضوان کے آفس سے وہ چپ چرائیں تھیں..."
بیسٹ کی آواز پر سب لوگ دروازے کی طرف دیکھنے لگے جہاں
بیسٹ مغرور انداز میں کھڑا کش لگا رہا تھا

مطلب؟؟؟ "روحیل کے آواز سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے "
لگے کیونکہ وہ ہنٹ دے چکا تھا جو صرف روحیل ہی سمجھ سکتا تھا

آر جے... "بیسٹ کے کہنے پر سب لوگ روحیل کو دیکھنے لگے تو"
بیسٹ بڑے آرام سے قدم رکھتا ہوا اپنی نشست پر آ بیٹھا اور سب
لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ بیسٹ کے اشارے پر روحیل
نے پلان سمجھانا شروع کیا

واؤ اس میں تو بہت مزہ آنے والا ہے... "نوفل نے بڑی خوشی سے"
کہا جس پر بیسٹ اسے دیکھنے لگا تو اس نے شرمندگی سے دانت نکال
لئے

تو روحیل کے کہنے کے مطابق ہم سب اس پارٹی میں گیسٹ بن کر "
جائیں گے؟؟ اور اگر کسی نے ہمیں پہچان لیا تو؟؟؟

جب کسی نے ہمیں دیکھا ہی نہیں تو پہچانے گا کیسے اور ویسے بھی "
ڈون نے پورے شہر کو پارٹی پر انوائٹ کیا ہے... اور یقیناً اتنے لوگوں
میں اس کا دھیان ہم پر بالکل بھی نہیں جائے گا۔ "باسم کے سوال پر
روحیل نے اپنا خیال ظاہر کیا

بیسٹ کی بات پر سب مسکرا نے لگے مگر یہ مشن بھی کافی ر سکی تھا
لیکن یہ بھی سچ تھا بیسٹ کو رسک لینا بہت پسند تھا

بیسٹ کے اشارے پر سب لوگ وہاں سے باہر چلے گئے جبکہ آر جے
ہمیشہ کی طرح بیسٹ کے ساتھ بیٹھا تھا

"ماہی کو کیا کہو گے؟؟"

"...جواب کے سلسلے میں دوسرے کنٹری جانا پڑ رہا ہے"

"گڈ... مگر جانے سے پہلے کچھ اہم کام ہیں جو ہمیں مکمل کرنے ہیں"

"...تاکہ ہمارے جانے کے بعد پیچھے سے کوئی خطرہ جنم نہ لے"

ہمیشہ اپنے بنائے گئے پلان پر عمل کرتا تھا اور پلان بھی وہ ایسا بناتا تھا کہ
اس کے کسی بھی مشن میں انہیں کسی مشکل یا نقصان کا سامنا نہ کرنا
پڑے وہ اپنے ارادے کا بہت پکا تھا جو سوچ لیتا تھا وہی کرتا تھا چاہے
دنیا ادھر سے ادھر ہی کیوں نہ ہو جائے ایسے ہی تھوڑی اسے بیسٹ
کہتے تھے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

تقریباً چار دن ہو چکے تھے مگر عریشہ شہرام کے سامنے بھی نہیں
آ رہی تھی کیونکہ اسے پتا تھا اگر وہ سامنے گی تو وہ درندے نما انسان پھر
سے اسے اپنے ساتھ رہنے پر مجبور کرے گا اس لئے عریشہ اپنا سارا
وقت ملازموں کے ساتھ کام کرتے وقت گزارا کرتی تھی

ملازموں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اسے بہت پریشانی کا سامنا کرنا پڑا
مگر یہ سب کام بھی ضروری تھے اس کھڑوس انسان کے غضب سے
بچنے کے لئے جبکہ فاطمہ بیگم بھی عریشہ کو کچن کے کچھ کام سکھا چکی
تھیں کیونکہ وہ شہرام کو بہت اچھی طرح سے جانتی تھیں کہ اگر
عریشہ سے کوئی غلطی ہوئی تو وہ اسے بہت خطرناک قسم کی سزا دے گا

فاطمہ بیگم اس پیاری سی لڑکی کو کسی بھی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتی
تھیں جبکہ عریشہ ان کے ساتھ رہ کر ان سے تھوڑا کلو ز بھی ہو گئی تھی
چار دن سے شہرام اسے کہیں نظر نہ آیا رہا صبح جاتا تھا تو نجانے کب
کس وقت وہ گھر پر آتا تھا اور جب وہ گھر آتا تھا تو عریشہ اپنے کمرے
میں سوئی ہوئی ہوتی تھی مگر آج اس کا پورا پورا ارادہ تھا اس کی نیند
خراب کرنے کا

ابھی وہ اپنے کمرے میں بیٹھی کسی کی یادوں میں گم تھی جب فاطمہ
بیگم اس کے کمرے میں آئیں

ماں جی... "عریشہ جلدی سے اٹھ کر ان کے پاس گئی"

"...خوش رہو بیٹی... میں جارہی تھی اس لئے تم سے ملنے آئی ہوں"

مطلب؟؟؟ ماں جی آپ کہاں جارہی ہیں؟؟؟ "عریشہ ان کے جانے"
کاسن کر تھوڑا پریشان ہوئی کیونکہ ایک وہی تو تھیں جن کی وجہ سے
شہرام نے اب تک اسے تنگ نہیں کی تھا

بیٹا میں سب کچھ بعد میں بتاؤں گی فلحال میرا جانا ضروری ہے... تم"

"...اپنا بہت سارا خیال رکھنا

عریشہ کی آنکھوں میں پہلی بار کسی انجان کے لئے آنسو آئے تھے
اسے وہ اپنی اپنی سی لگنے لگی تھیں

مگر ماں جی آپ چلی گئیں تو میرا کیا ہو گا... وہ... وہ بہت "

"... ظالم... ہے

عریشہ خوف زدہ سی ہوئی جس پر وہ مسکرا نے لگیں

بیٹا وہ شوہر ہے تمہارا... اور وہ اتنا بھی ظالم نہیں جتنا تم اسے سمجھ رہی "

ہو... اسے پیار کی زبان سمجھ آتی ہے... کوئی اگر اس کے سامنے غصہ

دکھائے یا تیز آواز سے بات کرے تو پھر وہ اپنی پر آ جاتا ہے... اور بیٹی

اب وہ شوہر ہے تمہارا تمہیں اس سے احترام سے بات کرنی ہو گی تاکہ

"... وہ بھی تم سے اس ہی طرح مخاطب ہو

وہ اسے سمجھانے لگیں مگر انہیں کیا پتا تھا وہ سر پھری صرف ان کا

احترام کرتی تھی ناکہ اس کھڑوس انسان کا

"... شوہر کا بھی... وہ بہت پیار کرتا ہے تم سے

فاطمہ بیگم نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اس ہی دوران شہرام اندر آیا اور

عریشہ کو نظر انداز کرتا ہوا وہ فاطمہ بیگم سے مخاطب ہوا

"... ماں ڈرائیو آپ کا انتظار کر رہا ہے چلیں"

عریشہ اس کا مکمل جائزہ لے رہی تھی وہ سفید رنگ کی شرٹ اور بلیک

پینٹ میں بہت پیار الگ رہا تھا اور پھر اس کا یہ اٹیٹیوڈ اس کی شخصیت

کو اور بھی زیادہ متاثر کر رہا تھا آخر وہ شہرام ملک تھا کیوں نہ غرور کرتا

اس پر غرور چتا تھا اس کی انا ہی اس کی پہچان تھی وہ ایک مغرور شہزادہ

تھا اس کے آگے سب کچھ خاک برابر تھا

جبکہ عریشہ بھی ان کے پیچھے ہی تھی فاطمہ بیگم نے گاڑی میں بیٹھ کر
ان دونوں کو خدا حافظ کیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ گاڑی اس بڑی سی
عمارت سے باہر چلی گئی تھی

جیسے ہی شہرام نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا وہ دوسو کی اسپید سے
بھاگ کر سیڑھیاں عبور کرتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گئی اور اندر
سے دروازہ لاک کر دیا جبکہ شہرام نے تمام ملازموں کو آج رات کا
کھانا بنانے سے منع کر دیا اور آٹھ بجے ہی ان کو سرونٹ کوارٹر میں
جانے کا کہہ دیا

وہ ہاتھ میں چابی لئے عریشہ کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا جبکہ اس
کے قدموں کی آہٹ عریشہ محسوس کر چکی تھی پہلے شہرام نے ہینڈل

کھول لیا اور عریشہ جواب تک دروازے کے ساتھ کھڑی شہرام کے
قدموں کی آہٹیں محسوس کر رہی تھی یک دم پیچھے ہٹی

تنت تم... مم میرے کل کمرے میں کل کیا کر رہے ہو؟؟؟""
عریشہ نے بامشکل یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ شہرام کی شرٹ کے دو
بٹن کھلے ہوئے تھے اسے شرم محسوس ہو رہی تھی مگر جس نے
کھولے ہوئے تھے وہ تو بڑے پرسکون انداز میں آگے بڑھ رہا تھا

وہی جو تم نے پچھلے کئی دنوں سے مجھے کرنے کا موقع نہیں دیا...""
شہرام اپنی آستینوں کو اوپر کی جانب موڑ رہا تھا ابھی عریشہ اسے کچھ
کہتی اس نے آگے بڑھ کر عریشہ کا ہاتھ پکڑا اور اپنے ساتھ زبردستی
اپنے کمرے میں لے کر جانے لگا

"...چھوڑو مجھے... میں نے کہا چھوڑو مجھے"

منہ بند کرو اپنا صرف ماں کی وجہ سے لحاظ کر رہا تھا میں ورنہ تمہیں "

" بخشنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا میرا

شہرام اسے اپنے کمرے میں لا چکا تھا اور بیڈ پر دھکا دے کر دروازہ بند کر چکا تھا

"چلو بتاؤ آج کونسی سزا دوں تمہیں؟؟؟"

کس بات کی سزا ہاں؟ تمہارے کہنے پر پورے گھر کا کام کر رہی تھی "

"میں تو اب کس بات کی سزا؟؟؟"

عریشہ نے خود کو سنبھالتے ہوئے غصے سے کہا مگر سامنے کھڑے

شخص پر تو جیسے غصے کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تھا

"...اپنے پیار کو وقت نہ دینے کی سزا میری جان "

نہیں کر سکتی تھی کیونکہ شہرام نے مضبوطی سے اس کے ہاتھوں کو
قابو کیا ہوا تھا

"...تم میرا پیار نہیں ہو"

"ہاں مگر شوہر تو ہوں نہ"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے منہ پھیر لیا شہرام کو

اس کا اس طرح منہ پھیرنا بالکل بھی پسند نہیں آیا

"...ادھر میری آنکھوں میں دیکھ کر بات کرو"

"...مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی"

عریشہ نے نخرے دیکھاتے ہوئے کہا

"...اوہ تو پھر میری وائف کا موڈ رو مینس کرنے کا رائٹ"

بند کر لیں اور تب ہی شہرام نے اپنے لب اس کے لبوں پر رکھ دیئے
تھے

کافی دیر بعد اس نے عریشہ کے لبوں کو آزاد کیا اسے آج اپنی جان سے
پیاری بیوی پر بے انتہا محبت آرہی تھی

"I Love You so much deaR wiFe"

شہرام نے سرگوشی نما انداز میں کہا شاید آج اس کا موڈ بہت زیادہ بہتر
تھا جو وہ اتنے پیار سے مخاطب ہو رہا تھا

"I said I love you..."

عریشہ کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر شہرام نے پھر سے کہا مگر
عریشہ اب بھی اس کی بات سنی ان سنی کر گئی تھی جو شہرام کو غصہ
دلانے کی وجہ بن رہے تھی

"...میں نے کہا جواب دو"

"کس بات کا جواب؟؟؟"

"...آئی لو ویو کا جواب"

کیا جواب دوں؟؟؟" عریشہ نے اکڑنے والے انداز میں کہا"

"...آئی لو ویو ٹو بولو مجھے"

"ہو نہہ نائس... اور ایسا کیوں کہوں میں؟؟؟"

"...کیونکہ یہ میرا حکم ہے"

شہرام نے اس پر ایک بار پھر اپنا حکم رکھا تو وہ تنزیہ مسکرا نے لگی

ہو نہہ مسٹر شہرام ملک تمہیں یہ کس نے کہہ دیا کہ کوئی کسی کے"

حکم کو اس حد تک مانے گا کہ سامنے والے کہ کہنے پر محبت کا اظہار

"کردے گا؟؟؟"

"کیا مطلب تمہاری بات کا؟؟؟"

محبت نہیں ہوگی اور جب میں تم سے محبت ہی نہیں کرتی تو کیوں
"تمہیں لو ویو ٹو کہوں؟؟؟"

شہرام ایبرو کا زاویہ بنائے اسے گھور رہا تھا مگر اس بار عریشہ کو اس کے
تاثرات دیکھ کر مزہ آرہا تھا

"... تو پھر کس سے محبت کرتی ہو تم؟؟؟ آج بتا ہی دو"

شہرام سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

میں جس سے محبت کرتی ہوں نہ وہ تم سے لاکھ درجے بہتر انسان
ہے... وہ میرے ساتھ تمہاری طرح جانوروں والا سلوک نہیں کرتا

تھا وہ تو میری بہت کیئر کرتا تھا وہ مجھ سے محبت کرتا تھا... "عریشہ اپنی
ہی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی جبکہ وہ اس بات سے انجان تھی کہ
اس کی باتیں سامنے کھڑے شخص کے غصے کو مزید ہوا دے رہی ہیں

بند کرو اپنی بکواس... میں جان سے مار دوں گا اس شخص کو... جو"
تمہارے بارے میں سوچے گا بھی تو... قبر میں اتار دوں گا میں اسے
"... سمجھیں تم

شہرام اپنی کمزوری پہلی بار کسی پر ظاہر کر رہا تھا جبکہ عریشہ سمجھ چکی
تھی کہ شہرام کو تکلیف دینے کے لیے یہ موضوع بہت زبردست ہے

تم صرف شہرام ملک کی ملکیت ہو تم پر صرف شہرام ملک کا حق ہے"
سمجھیں تم..." وہ اپنے جنون کو ظاہر کر رہا تھا مگر سامنے کھڑی لڑکی کو
تو اس سے صرف نفرت تھی اور کچھ بھی نہیں

تم کچھ بھی کہہ دو تم صرف مجھے حاصل کر سکتے ہو اور کر بھی چکے ہو"
مگر تم کبھی بھی میرے دل کو قابو نہیں کر پاؤ گے... تم میرے دل میں

سے کوئی اور تھا ہے اور ہمیشہ رہے گا اور تم چاہ کر بھی اسے میرے دل
"سے نہیں نکال پاؤ گے"

اس کی تلخ باتوں سے شہرام کی سانس رکنے لگی تھیں وہ عریشہ کو ایک
جھٹکے سے خود سے دور دھکا دے کر خود باہر بالکونی میں چلا گیا جبکہ
عریشہ اب کافی سکون میں تھی شاید اس شخص کو درد دے کر وہ بہت
خوش ہو رہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا...!!!!!!" اس کی چینخ پورے گھر میں گونج
رہی تھی وہ غصے میں نجانے کتنی سگریٹ پی چکا تھا وہ درد میں تھا... ہاں
وہ واقعی بہت افیت میں تھا اس نے ہمیشہ سے جسے چاہا تھا جسے مانگا تھا
جسے پانے کے خواب دیکھے تھے جو اس کی سب سے بڑی جیت تھی

لڑکی کو اس کی ذرا برابر بھی پرواہ نہیں تھی

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کھڑوس کے کمرے میں پایا وہ جلدی سے اٹھ کر بیٹی کہ کہیں وہ کھڑوس اس ہی کمرے میں نہ ہو مگر وہ تو اس وقت وہاں موجود تھا ہی نہیں جبکہ عریشہ کو اب رات والا منظر یاد آرہا تھا اس نے کس طرح اس ظالم شخص کو دو منٹ میں ہرٹ کر کے دکھایا تھا اسے خود پر بہت فخر محسوس ہو رہا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی گئی

جبکہ شہرام جواب تک بالکنی میں موجود صوفے پر بیٹھا ہوا تھا اس کو جاتا دیکھ کر خود کمرے میں آیا وہ رات بھر یونہی جاگ کر خود سے بس ایک ہی سوال کر رہا تھا کہ آخر کیا کمی تھی اس کے پیار میں جو عریشہ

کی یہ جلن اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہی تھی

ابھی وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہا تھا جب موبائل پر
آر جے کی کال آنے لگی تو وہ پک کر کے آر جے کی بات سنتا رہا مگر بولا
کچھ بھی نہیں اور پھر فون بند کر کے اپنے کمرے میں آیا وارڈروب
سے کپڑے نکال کر فریش ہونے چلا گیا

کل ان لوگوں کی فلائٹ تھی آج ان کا پاکستان میں آخری دن تھا اور
آج ہی ان دونوں کو تمام کام نپٹانے تھے جس میں شہرام بالکل بھی
تاخیر نہیں چاہتا تھا اس لیے بنا کچھ کھائے پیئے اپنی گاڑی کی چابی لے کر
گھر سے باہر چلا گیا جبکہ عریشہ بڑے پرسکون انداز میں اپنے کمرے کی
صفائی کرنے میں مصروف تھی

وہ بڑا اہم کام نیٹانے جا رہا تھا مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں تھا کہ کل رات جو کچھ ہوا جو کچھ اس کے کانوں نے سنا وہ سب اس نے بھلا دیا... اسے عریشہ کا ایک ایک الفاظ یاد تھا وہ گاڑی اڑانے والے انداز میں چلا رہا تھا نجانے وہ کس قدر غصے کی آگ میں جل رہا تھا

اپارٹمنٹ جانے کے بجائے اس نے آر جے کو بلڈنگ میں ملنے بلایا تھا اس لیے خود بھی گاڑی کا رخ بلڈنگ کی جانب کر گیا تھا گاڑی اس کی بلڈنگ کے باہر کی اور وہ بڑے بڑے قدم رکھتا ہوا اندر کی جانب جانے لگا ٹارچر روم میں موجود آر جے اب کمرے میں لگی لائٹ پر غور کر رہا تھا اسے انتظار تھا بیسٹ کے یہاں نے کا اور چند ہی منٹ میں بیسٹ وہاں آچکا تھا

دیکھ کر بلک بلک کر معافیاں مانگنے لگا جبکہ آر جے نے اس بندے کی حالت ہی بگاڑ کر رکھ دی تھی وہ ایسی ہی نہیں تڑپ رہا تھا آر جے نے اپنے الیکٹرک لائٹس سے اس بندے کے ہاتھوں اور پیروں کے ناخن جلا کر راکھ کر دیئے تھے جبکہ اس کے ہاتھ پر بنا ٹیٹو والا حصہ جسے آر جے نے خنجر کی دھار سے اس کے جسم سے ہی الگ کر دیا تھا اب وہاں سے بے انتہا خون رسنے لگا تھا

وہ بیسٹ کے پیروں میں گر کر اپنی زندگی کی بھیک مانگ رہا تھا جبکہ بیسٹ جو پہلے ہی غصے میں تھا اس نے ایک ہی لاٹ مار کر اس شخص کو دور ڈھکیلا وہ کچھ کہنے یا سننے کے موڈ میں نہیں تھا مگر پھر بھی اپنے پلان کی وجہ سے اسے ایسا کرنا پڑا

بیسٹ نے اپنی لال سرخ آنکھیں اس کی خوف سے بھیگی ہوئی
آنکھوں میں گاڑتے ہوئے کہا جس پر وہ خاموشی سے اب اس کی شکل
دیکھ رہا تھا

بیسٹ سمجھ چکا تھا یہ اب بھی نہیں بتائے گا اس لئے سامنے بنے کبڈ
میں سے ایک کیمیکل نکالا اور نیچے رکھے ٹپ میں موجود پانی کے اندر
اسے حل کرنے لگا جبکہ وہ شخص اب بھی خاموشی سے بیسٹ کی ایک
ایک حرکت کو دیکھ رہا تھا

بیسٹ نے پیر سے اس ٹپ کو اس شخص کے پیروں کے قریب کیا
جبکہ رو حیل پر سکون انداز میں اپنے لائٹر کو ہاتھ میں اچھال رہا تھا
".... یہ... یہ کیا کر رہے ہو"

نے اس کے دونوں ہاتھوں کو رسی سے باندھ تھا بیسٹ نے اس شخص
کے دونوں پیروں کو اس ٹپ میں ڈالا جس پر وہ ڈرتے ہوئے پوچھنے
لگا

تیری زبان کھلوانے کا انتظام..." بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی جب "
روحیل نے سرکٹ کی دونوں تاروں کو اس ٹپ میں ڈالا اور سو ویتج
آن کر دیا اب وہ شخص بے انتہا تڑپ رہا تھا ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ
لوگ اپنے شکار کو ایک نئی افیت دے رہے تھے اس کی آوازیں اس
سنان بلڈنگ میں گونج رہی تھیں

اب نڈھال حالت میں انہیں التجائی نظروں سے دیکھنے لگا بیسٹ نے
قریب جا کر اس کو بالوں سے جکڑا

پاسور ڈبتا اااااااااا... "بیسٹ کی آواز سے ایک پل کے لیے اسے لگا جیسے"
کان سن ہو گیا ہو

یہ ایسے نہیں مانے گا... "بیسٹ نے آر جے کو پھر سے اشارہ کیا ابھی"
وہ پھر سے سو ویتج آن کرنے ہی لگا تھا کہ وہ شخص بول پڑا
"...رررر کو خدا کا واسطہ رررر کجج جاؤ"

بیسٹ نے آر جے کو ہاتھ کے اشارے سے روکا

میں... میں پاسور ڈ نہیں جانتا... ممم مگر... اتنا جج جانتا ہوں... کہ....."
گل خان نے ٹاپ ون ڈیوائس کا پاسور ڈ... کچھ ایسا... رکھا ہے... جو
صرف انسپیکٹر رضوان ہی کھول سکتا ہے وہ بھی دماغ پر زور ڈال کر
"..... اگر اسے یاد... اجائے تو

اس چپ میں جو کچھ تھا وہ انسپکٹر رضوان اور اس کے سب سے قریبی
ساتھی نے اپنی جان پر کھیل کر حاصل کیا تھا اور رضوان کے کہنے کے
مطابق اس کے ساتھی نے ان تمام ڈیوائس کو ثبوت کے طور پر اپنے
پاس رکھا تھا اور اس بات کی بھنک ان کے بیچ موجود ایک غدار کو پڑھ
گئی تھی

پھر ایک دن گل خان ڈون اور ایس کے نے اس ڈیوائس کو حاصل
کرنے کے لئے انسپکٹر رضوان کے اس ساتھی کو مار ڈالا ان کے گھر
موجود سب سے پرانے اور وفادار ملازم نے بڑی ایمانداری اور
بہادری سے وہ تمام ڈیوائس انسپکٹر رضوان کو دے دیں کیونکہ اس
کے مالک نے اسے ہمیشہ یہی نصیحت کی تھی کہ ان کے لاکر میں جو کچھ

بعد رضوان نے ان میں سے ایک ڈیوائس پر پاسور ڈلگا دیا تھا

مگر بد قسمتی سے ایک دن انسپیکٹر رضوان اور ان کی بیٹی ماہی جو کہ اس وقت بہت چھوٹی تھیں ان کی گاڑی کو راستے میں روک لیا گیا تاکہ انہیں ڈرایا دھمکایا جاسکے اور اس ہی دوران ان لوگوں نے اپنے آدمیوں کو کہہ کر وہ تمام ڈیوائس چرائیں تھیں کیونکہ اس وقت گل خان سب سے زیادہ پاوور فل تھا اس لیے تمام ڈیوائس اس کے ہی پاس تھیں اور پھر ڈون اور گل خان ایک دوسرے کے خلاف ہو گئے تھے اور گل خان نے ان ڈیوائس کو کہاں چھپایا اس بات کی بھنک کسی کو نہ پڑنے دی

آدمیوں کے جسم سے وہ چپ حاصل کر لیں تھیں تب کہیں جا کر
ڈون کو بھی ایک چپ ملی تھی جو قسم سے تمام ڈیوائس سے بڑی اور
اہم ڈیوائس تھی

خدا کا واسطہ اب تو مجھے بخش دو... میں نے تمہیں سچ بتا دیا... اب تو "
...مجھے آزاد کر دو

وہ پھر سے گڑ گڑانے لگا تو روحیل بیسٹ کو مسکراتے ہوئے دیکھنے لگا

کیوں نہیں ضرور... آ رہے... ذرا اس کو آزاد کرنا... ہمیشہ ہمیشہ کے "
...لیے

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی روحیل نے دوبارہ سے وہ دونوں تاروں کو
اس ٹپ میں ڈال دیا جس سے وہ شخص پھر سے تڑپنے لگا اور جھٹکے

انداز میں دیکھ رہا تھا مگر یہ سب دیکھ کر بیسٹ پر اب بیزاری طاری
ہو رہی تھی

دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص تڑپ تڑپ کر موت کی نیند سو گیا جبکہ بیسٹ
آر جے کے ہاتھ سے خنجر لے کر اس مردہ شخص کے پاس جانے لگا اور
پھر کچھ ہی پل میں اس کڑوے زہریلے انسان نے اس مردہ شخص کے
سینے پر ایک ہی وار کیا اور ایک ہاتھ کی مدد سے ہی اپنے مٹھی میں اس کا
دل دبوچ کر نکال لیا

ہاتھ میں دل دبوچے وہ آر جے کو اشارہ کر کے باہر جا چکا تھا جبکہ باقی
کام آر جے کا تھا اور وہ جانتا تھا اسے کس طرح اس مردہ شخص کے
حصوں کو الگ کر کے اسپتال پہنچانا ہے

"...ہاہاہاہا... تم مزاق آج بھی اچھا کر لیتے ہو ایس کے"

وہ دونوں ہمیشہ کی طرح آج بھی ساتھ بیٹھے شراب نوشی کر رہے تھے جبکہ ایس کے ہمیشہ کی طرح آج بھی ڈرا بیٹھا تھا کیونکہ اس کی بیٹی اب بھی بیسٹ کی قید میں تھی

میں نے کوئی مزاق نہیں کیا ڈون... تم نے سارے شہر کو انوائیٹ کیا"
"...ہے... مجھے ڈر ہے کہ کہیں... گل خان یہاں... آگیا تو

وہ نہیں آئے گا... جب ہم یہاں پارٹی منارہے ہوں گے تب وہ"
میرے آدمیوں کی قید میں ہو گا... اور ویسے بھی چاروں طرف

"گے جنہیں میں نے انویٹیشن کارڈ بھیجا ہے

ہمیشہ کی طرح آج بھی ڈون پر سکون انداز میں کہنے لگا جیسے اس کے لئے کوئی مسئلہ ہی نہ ہو

ڈون تم اس پارٹی کے چکر میں کہیں میری بیٹی کو تو نہیں بھول
"گئے؟؟"

اوقف ڈونٹ وری جگر میں اپنی محبت کی ہمشکل کو کیسے بھول سکتا
ہوں... "ڈون کی اس بے حودہ بات پر ایس کے نے بڑی مشکل سے
اپنے غصے کو قابو کیا

مگر اسے اپنی بیٹی کو بچانے کے لئے یہ سب برداشت کرنا پڑ رہا تھا
کیونکہ اس کے پاس اتنی طاقت نہ تھی کہ وہ بیسٹ سے مقابلہ کرے

کے پاس اب یہی آخری موقع تھا

♥ areesha khan novels ♥

روحیل اب آپ مجھے ڈر رہے ہیں... "وہ اس وقت ماہی کے کمرے"
میں موجود تھا اور ماہی کو اپنی باہوں میں لئے وہ خود کو سکون پہنچا رہا تھا
میری جان اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے؟؟ میں صرف کچھ ہی"
وقت کے لئے وہاں جا رہا ہوں... جیسے ہی میرا کام مکمل ہو جائے گا میں
"...جلدی واپس آ جاؤں گا آئی پرومیں"

ماہی روحیل کے جانے پر ناخوش تھی وہ روحیل کو لے کر بہت فکر مند
رہتی تھی کیونکہ پہلے بھی دو بار روحیل موت کے منہ سے واپس آیا تھا

مشکل میں پڑھ جائے

روحیل آپ کو یہ بات پہلے بتانی تھی اب جب کل آپ کی فلائٹ "

" ہے اب آپ مجھے یہ بات بتا رہے ہیں؟؟؟

ماہی کی آنکھوں نم تھیں روحیل نے ماہی کا رخ اپنی طرف کیا اور

بڑے پیار سے ماہی کے ماتھے پر بوسہ دیا

جان میں آپ کو بالکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا... اگر اپنے "

جانے کا میں آپ کو پہلے بتا دیتا تو... جب سے لے کر اب تک آپ بس

"... فکر میں ہی ڈوبی رہتیں

روحیل کی بات پر ماہی کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے

اہم کام کے لئے ملک سے باہر جا رہا ہے تو کیا ایسے الوداع کرو گی اپنے
روحیل کو آپ؟؟ کیا لگتا ہے آپ کو اس طرح سے روتا چھوڑ کر جانے
کے بعد میں وہاں سکون میں رہوں گا؟؟ اپنے کام پر دھیان دوں
"گا؟؟ کامیاب ہو کر لوٹوں گا؟؟ بلکل بھی نہیں

روحیل کا دل تڑپ سا گیا تھا ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں نکلتے دیکھ کر وہ
کبھی بھی اپنی جان سے پیاری ماہی کو دکھ میں نہیں دیکھنا چاہتا تھا سے
بے انتہا تکلیف ہوتی تھی وہ شاید جاتا بھی نہ اگر بیسٹ کا حکم نہ ہوتا پھر
وہ لوگ اپنے مشن کے سب سے زیادہ مشکل مرحلے پر تھے وہ کیسے
پیچھے ہٹ جاتا مانا کہ وہ ماہی سے بے انتہا محبت کرتا تھا مگر روحیل کے
لئے بیسٹ کا حکم سب سے زیادہ ضروری اور اہم تھا

بڑا اور اہم کام ہے جس کے لئے میں جا رہا ہوں... مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے.... ماہی یوں سمجھیں یہ میری زندگی کا سب سے اہم کام ہے اگر میں اس میں کامیاب ہو گیا تو آئی پرومس پھر میں بہت جلد آپ کے بابا سے آپ کا ہاتھ مانگنے آؤں گا اور بہت جلد "...آپ کو ہمیشہ کے لیے اپنے ساتھ لے جاؤں گا

ماہی اب بھی بہت خاموش تھی مگر روحیل اس کے آنسو صاف کرتے ہوئے اسے مسلسل پیار سے سمجھا رہا تھا اسے پتا تھا جب تک وہ واپس نہیں آ جاتا ماہی یوں ہی پریشان رہے گی کیونکہ وہ بہت حساس تھی وہ بہت جلد پریشان ہو جاتی تھی بہت جلد رونے لگ جاتی تھی اس کہ یہاں سے جانے کے بعد آخر کون اسے سنبھالے گا بس روحیل کو یہی فکر کھائی جا رہی تھی

ماہی... میری جان کچھ تو کہو... "روحیل ماہی کے بالوں میں ہاتھ پھیر"
رہا تھا اور ماہی روحیل کے سینے سے لگی اب تک مسلسل روئی جا رہی
تھی

"...ماہی"

".جج جی"

"...آپ کو میری قسم رونا بند کرو"

روحیل کی بات پر ماہی سر اٹھا کر اسے دیکھنے لگی

ماہی میں کام سے جا رہا ہوں واپس آ جاؤں گا... آپ ایسے رو رہی ہو"

"...جیسے یہ ہماری آخری ملاقات

آگے وہ کچھ کہتا ماہی نے روحیل کے لبوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش
کرا دیا

اداس ہو گئی تھی

او کے آئی پرومس نہیں کروں گا تو آپ بھی وعدہ کرو اب آپ "

". اداس نہیں ہوگی

". پرومس "

اب کی بار ماہی مسکراتے ہوئے کہنے لگی تھی جس پر روحیل کو اس کی
یہ مسکراہٹ اتنی پسند آئی تھی کہ اس نے ماہی کے نازک سے
ہونٹوں کو اپنی قید میں لے لیا تھا اور لمحہ وہیں تھم گیا تھا۔

♥ areesha khan novels ♥

پورا دن گزار کر وہ آدھی رات کو گھر لوٹا تھا مگر غصہ اب بھی
ساتھوے آسمان پر تھا وہ اپنی گاڑی گھر کے سامنے کھڑی کر کے بڑے

جانے لگا جبکہ عریشہ جو اس کو اپنے کمرے سے چھپ کر دیکھ رہی تھی
اس کے کمرے میں جاتے ہی سکون کی سانس لیتی ہے

"... صاحب جی... کھانا لگاؤں"

نہیں... "شہرام کے ایک ہی الفاظ پر ملازم ہانپتا کانپتا ہوا کمرے سے"
چلا گیا جبکہ شہرام سگریٹ لبوں پر دبائے لائٹر جلانے لگا لائٹر کی
بھڑکتی ہوئی آگ اس کے دل میں غصے کی آگ کو مزید بھڑکار رہی تھی
اس کا بس نہیں چل رہا تھا ابھی ہی کسی کا قتل کر دے پھر وہ سامنے
پیکٹ میں پڑھے ہارٹ کو دکھتا ہے جو آج ہی اس نے اپنے ہاتھوں سے
نکل کر پوکٹ میں رکھ لیا تھا

ہے... وہ میرے ساتھ تمہاری طرح جانوروں والا سلوک نہیں کرتا
"تھا"

عریشہ کے الفاظوں کو یاد کر کے وہ پھر سے ارادے کر رہا تھا اس لڑکی
کو حد یاد دلانے کے
"... رفیق"

شہرام کی ایک رعب دار آواز پر ملازم حاضر ہوا
"... ہماری نئی ملازمہ کو یہاں پیش کرو"

شہرام کی بات پر وہ ملازم نا سمجھی میں اسے دیکھنے لگا
"شکل کیا دیکھ رہے ہو؟؟ سنائی نہیں دیا کیا کہا ہے میں نے؟؟"
"... ججی صاحب جی"

وہ جلدی سے کمرے سے بھاگا اور عریشہ کے کمرے کے باہر سے اسے
بلانے لگا تو وہ بالکل خاموشی سے سنتی رہی مگر کہا کچھ بھی نہیں

" فارغ بعد میں کریں گے پہلے ایک دردناک سزا دیں گے
ملازم کے کانٹے ہوئے کہے گئے الفاظوں پر عریشہ کو اس بچارے پر
رحم آنے لگا اور ایسا پہلی بار ہوا تھا

او کے رفیق تم جاؤ اب... "عریشہ کمرے سے باہر آئی اور ملازم کو "
جانے کا کہہ کر خود شہرام کے کمرے کی طرف بڑھنے لگی
ریلیکس عریشہ... تمہیں پتا ہے نہ تمہیں کیا کرنا ہے... تمہیں اس "
"... ظالم درندے سے اپنا بچاؤ کیسے کرنا ہے
عریشہ خود ہی ڈرتے ہوئے خود کو ہی تسلی دینے لگی اور اپنا سانس بحال
کرتی ہوئی اس کے کمرے کا دروازہ کھولنے لگی

"welcome my dear beautiful wife..."

اس کی اکڑاب بھی اپنی جگہ پر تھی جو شہرام کو بالکل بھی پسند نہیں تھی
شوہر ہوں تمہارا... تمہیں بلانے کے لیے مجھے کسی وجہ کی ضرورت "
... نہیں

شہرام کی بات پر عریشہ نے ایک تنزیہ مسکراہٹ اچھالی وہ سمجھ چکی
تھی کہ اس کھڑوس انسان کو کیسے ہینڈل کرنا ہے

"... میرے قریب آؤ"

"... میرے پاس اتنا فالتو وقت نہیں جو بولنا ہے جلدی بولو"

اوہ تو تمہارے پاس فالتو وقت نہیں... "شہرام کچھ سوچتے ہوئے"
کہنے لگا جس پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا

اٹھ کھڑا ہوا اور عریشہ کی طرف قدم بڑھانے لگا اور پل بھر میں اسے
اپنی گرفت میں لے لیا

"... چھوڑو مجھے... یہ کیا حرکت ہے"

ڈارلنگ حرکت ہی میں تو برکت ہے... اور پھر تم نے ہی کہا جو کرنا"
"... ہے جلدی کروں

شہرام ڈھٹائی کی حد پار کرنے کے ارادے رکھ رہا تھا جبکہ عریشہ اسے
غصے سے گھور رہی تھی

میں نے کرنے کا نہیں کہنے کا کہا تھا..." عریشہ نے دانت بیچ کر یہ
الفاظ ادا کئے

"... مگر کرنا بہت کچھ چاہتا ہوں

وہ پر سکون انداز میں کہتا ہوا اس کی گردن پر جھکنے لگا مگر تب ہی عریشہ

نے اسے دھکا دیا

"تمہارا پر و بلم کیا ہے؟؟"

اب اس میں پر و بلم کی بات کہاں سے آگئی؟؟ میں شوہر ہوں"

"... تمہارا

"... شوہر ہوں شوہر ہوں اوففففف بسسسس کر دو"

عریشہ کو وہ کوئی دس ہزار بار تو یہ جتا چکا تھا کہ وہ شوہر ہے اس کا مگر

عریشہ کو اب شوہر الفاظ سے ہی نفرت سی ہونے لگی تھی

اور سے کرتی ہوں... تو تم کیوں مجھے زبردستی اپنی محبت کا احساس دلانا
"... چاہتے ہو؟؟؟ جھوٹی محبت

عریشہ نے چینیختے ہوئے کہا جبکہ اس کے آخری الفاظ شہرام ک چپے
... تھے

"کیا کہا تم نے؟؟؟ جھوٹی محبت ہاں؟؟؟؟"

ٹھیک سنا تم نے... تم اگر مجھ سے محبت کرتے تو یوں زبردستی مجھ
سے نکاح نہ کرتے اور نہ ہی اپنی قید میں رکھتے جن سے محبت کی جاتی
ہے ان کی تو ہر خوشی میں راضی رہا جاتا ہے... مگر تم... تم تو مجھے کسی چیز
"کی طرح ٹریٹ کرتے ہو

مگر اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ میں تمہیں کوئی چیز سمجھتا ہوں... تم
میری محبت ہو میرا جنون ہو میں کیسے تمہیں خود سے دور رکھ سکتا
ہوں؟؟؟

شہرام کی بات پر کچھ پل کے لیے عریشہ کو شہرام کے جزبات سچے
لگنے لگے تھے مگر اگلے ہی لمحے اسے پھر سے اپنی کھوئی ہوئی محبت کی
کمی محسوس ہونے لگی

مجھے تمہاری محبت کی کوئی پرواہ نہیں بھاڑ میں جاؤ تم اور تمہاری یہ "
جھوٹی محبت... تم ایک جانور ہو... لائک بیسٹ... ایک درندہ، انتہا کا کڑوا
" زہریلا انسان

عریشہ کی بات پر وہ مسکرا نے لگا آخروہ بیسٹ ہی تو تھا

"... ہمم رائٹ میں بیسٹ ہی تو ہوں... اور تم میری بیوٹی"

لسن مسٹر بیسٹ اپنی بیوٹی پر بالکل بھی ظلم نہیں کرتا تم وہ والے "
"... بیسٹ نہیں ہو سمجھے

عریشہ نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے قہقہہ لگایا

اوہ تو تم میری یہ چھوٹی سی مستی کو ہنسی مذاق کو ظلم کا نام دے رہی "
ہو... خیر چلو اب یہ بیسٹ بھی اپنی بیوٹی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا...
"... مگر اس کے لیے اس کی بیوٹی کو بھی ایک پرومس کرنا ہوگا

شہرام نے اسے بازوؤں سے تھام کر مزید قریب کیا جیسے اسے منارہا
ہو

"کیا مطلب کیسا پرومس؟؟؟"

یہی کہ آج کے بعد تم اپنے پیارے سے بیسٹ سے پیار سے پیش آؤ "
"... گی

"...میں تمہیں کتنی بار کہوں کہ تم سے پیار"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی شہرام پھر سے بول پڑا

ہاں ہاں میری جان میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کتنا زیادہ پیار کرتی

ہو... مگر اب شوہر کو ہر وقت نخرے دکھانا اچھی بات تو نہیں نہ... تو

بس آج سے تم جس طرح سے پیش آؤ گی تمہارا یہ بیسٹ بھی تم سے

"... اس کی طرح پیش آئے گا

شہرام بات کہتے ہوئے مزید قریب آنے لگا تھا اب عریشہ کو کچھ بھی

بولنے کا موقع نہیں مل پارہا تھا

"تم نے بتایا نہیں کہ تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟"

"... ہم کل یو کے جا رہے ہیں"

جھکتے جھکتے رک گیا

"مگر کیوں؟؟؟"

"...ایک پارٹی کا انویٹیشن ملا ہے... بس وہیں جانا ہے"

عریشہ کو بہت عجیب سا لگا کہ وہ ایک پارٹی اٹینڈ کرنے کے لیے
دوسرے ملک جا رہا ہے

"مگر تم مجھے کیوں لے جانا چاہتے ہو...؟؟؟"

کیونکہ تم مسز شہرام ہو اور تم میرے ساتھ وہاں جاؤ گی اور سب کے
"...سامنے مجھ سے تمیز سے پیش آؤ گی"

شہرام نے عریشہ کے نازک سے ہونٹوں پر انگلی پھیرتے ہوئے کہا

انداز میں کہا

کیونکہ تمہارے ڈیڈ کی زندگی تمہارے اس ظالم سے شوہر کے "
"...ہاتھوں میں ہے

شہرام نے اس کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا وہ اسے اب بھی دھمکا ہی تو
رہا تھا بس انداز تھوڑا مختلف تھا

ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ چلنے کے لیے تیار ہوں... مگر تمہیں "
بھی مجھ سے یہ وعدہ کرنا ہو گا کہ تم اپنی گھٹیا اور چھپھوری حرکتوں
سے باز رہو گے... اگر تم نے میرے قریب آنے کی یا مجھے ٹچ کرنے
"...کی ذرا بھی کوشش کی تو میں... میں تمہارے ساتھ نہیں رہوں گی
عریشہ اپنی بات منوانے کا موقع تلاش کر رہی تھی جو کہ اسے آج مل
ہی چکا تھا

وہ اپنی بات مکمل کر کے اس سے دور ہوا تو وہ وہاں سے جانے لگی

"listen my beauty..."

"yes..??"

اپنے یہ ملازموں والا لباس تبدیل کرو اور ہاں جیسے پہلے رہتی تھی "

اپنی اکڑ میں اپنی انا میں یو کے جا کر بھی بالکل ایسا ہی اٹیٹیوڈ رکھنا... بلکہ

اس سے بھی کئی زیادہ... تاکہ سب کو پتا چلے کہ تم شہرام ملک کی

"وائف ہو

وہ اسے آنکھ مار کر مسکرا نے لگا جس پر عریشہ منہ بناتے ہوئے کمرے

سے باہر چلی گئی مگر اب تو اس نے معائدہ کر لیا تھا اب تو وہی کرنا تھا جو

وہ کہہ رہا تھا

ارے ارے لڑکی یہ کیا کر رہی ہو؟؟ ہمیں وہاں رہنے نہیں جانا"
مشن مکمل کرنے جانا ہے اور تم ہو کہ چار چار سوٹ کیسز تیار کر بیٹھی
"...ہو

باسم جب کمرے میں آیا تو مہر چاروں سوٹ کیسز ریڈی کر چکی تھی
ہاں تو میں نے کب کہا کہ ان تمام سوٹ کیسز میں میرے کپڑے"
"ہیں؟؟؟

مہر نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے جواب دیا جس پر باسم اسے سوالیہ
نظروں سے دیکھنے لگا
"تو پھر کیا ہے ان میں؟"

ہیں... جیسے بے حوشی کی دوائیاں، سرنج کے پیکٹ، مختلف قسم کے
"...اوزار، ہارڈ کیمیکلز، بیٹری، وائرز اور بھی بہت کچھ

مہر کے بتانے کے انداز سے لے کر اس میں موجود ہر ایک چیز کا جان
کر باسم بہت حیران ہوا تھا

اوہ واؤ مہر... تم کتنی اوسم ہونا یار... آئی ایم سو لکی کہ مجھے تم جیسی لڑکی
"۔ ملی... اتنی انٹیلیجنٹ

باسم کی بات پر مہر نے ایک اداسے اپنے چہرے پر اسے بالوں کو پیچھے
کیا باسم اب اس کے قریب آنے لگا تھا

باسم تم نے اپنا بیگ پیک کر لیا؟؟ گنڈزو غیرہ تو رکھ لیں نہ؟؟ "مہر"
اسے اپنی طرف آتا دیکھ کر اسے باتوں میں لگانے لگی

مگر تب ہی دروازہ کھلا اور نوفل ہمیشہ کی طرح بری سی شکل بنائے اندر
آیا جس پر باسم ایک دم سے مکر سے دور ہوا

یہ کیا طریقہ ہے نوفل ایسے کیسی کے پر سنل روم میں بنانوک کئے "
کون گھستا ہے؟؟" باسم کو اس کی یہ عادت ہمیشہ سے بالکل بھی نہیں
ہنس تھی

اوہ ہیلو... پہلی بات یہ کہ تمہارا نہیں صرف مہر کاروم ہے اور "
دوسری بات... تم ہمیشہ یہیں گھسے کیوں رہتے ہو ہاں تمہیں کام
"دھندے نہیں ہیں؟؟"

نوفل نے منہ بناتے ہوئے زنانہ انداز میں کہا جس پر باسم پہلے اسے اور
پھر مسکراتی ہوئی مہر کو گھورنے لگا

خیر پرے مرو مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی ہو نہہ... مہر ڈار لنگ "

"مجھے نہ تم سے بہت ضروری کام ہے

ہاں میں تو جیسے اس عورت سے بات کرنے کے لیے مراجار ہا ہوں "

"نہ

نوفل نے ایک ادا سے باسم کو کہا جس پر باسم نے بھی اسے جواب دیا

"...یس کہو نوفل "

تم اپنے اور اپنے اس باؤ لے منگیترا کا سامان باہر گاڑی میں رکھو اداو "

"...کل بس گھر سے نکلنا ہی ہوگا

اس کا باسم کو باؤ لہ کہنا باسم کو ذرا بھی پسند نہ آیا اس لئے اسے آنکھیں

دکھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"اچھا تو تم نے اور حورین نے اپنا سامان پیک کر لیا؟؟؟"

"...کرتی

نوفل اپنی بات کہتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ مہراب اپنے سوٹ کیسز کو باہر گاڑی میں رکھنے کے لیے چلے گئی

♥ 🔥 areesha khan novels 🔥 ♥

صبح کا وقت تھا جب وہ اپنے کمرے میں پر سکون انداز میں سونے میں مصروف تھی مگر کسی کی غیر موجودگی محسوس کرتی ہوئی وہ ماتھے پر بل لئے آنکھیں کھولنے لگی باہر کھڑکی سے آتی دھوپ جو اس کے چہرے کو کب سے جھلسا رہی تھی اسے آنکھیں کھولنے میں مشکل ہو رہی تھی

"...رو...رو حیل"

اسے اپنے برابر ناپا کر ماہی پریشان سی ہو گئی تھی جبکہ رو حیل کے
سونے والی سائڈ کا بستر اب بھی تھوڑا گرم محسوس ہو رہا تھا یعنی وہ کچھ
ہی دیر پہلے یہاں سے گیا تھا

وہ بے چینی سے اپنا موبائل ڈھونڈتی اسے کال کرنے کا سوچ رہی تھی
مگر موبائل بھی آف ملا وہ کمرے سے بھگاتی ہوئی سیڑھیاں اتر کر نیچے
لگے لین لائن نمبر سے اسے فون کرنے لگی مگر دوسری طرف سے
نمبر بند جا رہا تھا

کاش میں تھوڑی دیر پہلے اٹھ جاتی... کاش وہ مجھ سے مل کر چلا "
جاتا۔ "وہ ننھے سے ذہن میں اپنے شوہر کی لاکھ قسم کی فکر لئے وہ
سیڑھيوں پر بیٹھ کر رونے میں مصروف تھی جبکہ اس کا یہ رونا کسی کو

پوچھنے کی اس شخص میں تنکا برابر بھی ہمت نہ تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ اب تک اپنے کمرے میں نوابوں کی طرح سونے میں مصروف تھا
مگر موبائل پر آتی کال کی آواز سے اس کی آنکھ کھلی غصہ تو بہت آ رہا تھا
مگر جب نمبر آرہے گا دیکھا تو کال ریسیو کرنے لگا

"شہرام... گل خان پاکستان پہنچ چکا ہے... کیا کرنا ہے آگے؟؟؟"

"کرنا کیا ہے جاتے جاتے اس کا بھی کام تمام کر دیتے ہیں"

"مگر آج ہی؟؟؟"

"...سکتے

شہرام نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تو اب؟؟؟" آرجے اس کے حکم کا منتظر تھا"

جب تک ہم واپس نہیں آجاتے اسے زندہ رکھنا ضروری ہے... ہم"

اسے اپنے سب سے بھروسے مند انسان کے حوالے کر کے جائیں

"...گے... تم سمجھ رہے ہو نہ

بیسٹ کی بات پر آرجے کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اور وہ آگے کا پلان

سن کر فون بند کر گیا آگے کا کام باسم اور رو حیل کا تھا کہ کس طرح

انہیں گل خان کو اس کے اڈے سے اٹھانا ہے

دو گھنٹے بعد انہیں یہاں سے نکلنا بھی تھا اس لئے وقت کا جائزہ لیتے

ہوئے وہ اٹھ کر فریش ہونے چلا گیا وہاں سے آکر شیشے کے سامنے

ہوا ایک لاکٹ اور جیل سے سیٹ کئے گئے بال
وہ بالکل ہیر و لگ رہا تھا مگر پھر اسے یاد آیا اس کی ہیر و سن تو اب تک
سوئی ہوئی ہوگی

وہ اپنے دماغ میں اپنی بیوٹی کو تین کوجگانے کے کوئی ارادے لئے اس
کے کمرے کی طرف بڑھنے لگا مگر جب دروازہ کھولا تو سامنے کا منظر
دیکھ کر حیران رہ گیا

وائٹ گھنٹوں تک آتی ہاف فراک پہنے ہلکی سی جیولری ساتھ ہی ہلکا سا
میکپ اونچی ہیل میں ملوث وہ اپنے بالوں کو اسٹیٹ کرنے میں
مصروف تھی

"عریشہ...؟؟؟"

وہ واقعی بیسٹ کی وائف لگ رہی تھی شہرام کچھ پل کے لیے تو کسی اور
ہی دنیا میں جا چکا تھا وہ آج بالکل پہلے والی عریشہ لگ رہی تھی
"ایس مسٹر شہرام؟؟؟"

"Beautiful...so hot"

شہرام کا دل کیا اسے گلے لگالے مگر اگر وہ ایسا کرتا تو پھر اس پاگل لڑکی
کے ناراض ہو جانے پر اسے منانے میں وقت لگ جاتا اس لئے وقت
ضائع کئے بنا وہ جلدی سے اپنی بات پر آیا

اگر تم ریڈی ہو تو جلدی چلو ہمیں آدھے گھنٹے میں بلڈنگ پر پہنچنا"
"ہے..."

کئے اس لئے عریشہ بھی اس سے اس ہی کے انداز میں پیش آرہی تھی
جو اسے اچھا لگتا تھا

"...ہاں میں ریڈی ہوں"

"رفیق... یہ سامان گاڑی میں رکھو جلدی"

ملازم سے کہتا ہوا وہ عریشہ کی طرف متوجہ ہوا وہ بار بار اپنی نظروں کر
اس پر سے ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا مگر آخر کیا کرتا وہ لگ ہی اتنی
پیاری رہی تھی کہ اس کا دل ہی نہیں کر رہا تھا کہ اس پر سے نظریں
ہٹائے

"کیا ہوا؟؟؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟؟"

عریشہ اس کی طرف بڑھتی ہوئی اس سے سوال کرنے لگی

"کم نہیں لگ رہیں میری ظالم حسینہ

شہرام اپنی محبت کے ہاتھوں مجبور اس کو کمر سے پکڑ کر اپنے قریب
کرنے لگا جس پر عریشہ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر فاصلہ قائم کیا
"... مسٹر شہرام ملک تم اپنا وعدہ بھول رہے ہو"

"کونسا وعدہ؟؟؟"

شہرام نے شرارتی انداز میں کہا جبکہ اب اس کی گرفت عریشہ پر
مضبوط ہو رہی تھی اس کی بات پر عریشہ اسے گھورنے لگی
تم نے کل وعدہ کیا تھا مجھ سے کہ تم اپنی حرکتوں سے باز رہو گے مگر
"تم۔"

لسن میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا بس تمہاری بات مانی تھی اور میں
"... کونسا تمہیں کسنگ کرنے لگا ہوں جو تم اتنا پریشان ہو رہی ہو

ہی لمحے وہ سچ میں ایسا کر دے گا
"۔ چھوڑو مجھے"

عریشہ نے وارننگ والے انداز میں کہا
"۔۔۔ اوکے مگر اس خوبصورت لمحے کو میں یادگار بنانا چاہتا ہوں"
شہرام کی بات پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ اب بھی
اس کی گرفت میں تھی شہرام نے دوسرے ہاتھ سے جیب میں رکھا
موبائل نکالا اور عریشہ کو مزید خود سے لگا کر تصویر لینے لگا مگر عریشہ
اب بھی اسے گھور رہی تھی

"Let's smile baBy..."

بچاری مجبوراً مسکرا نے لگی تب ہی شہرام نے دو تین پکس کیپچر
کیں مگر تمام پکس میں اس نے خود ایک بھی بار اسمائل نہیں کی تھی

ہو نہہ کھڑوس کہیں کا۔ "عریشہ کہ منہ سے بے ساختہ نکلا جس پر"
شہرام اسے گھورنے لگا تو وہ پھر سے مسکرا نے لگی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

جب وہ لوگ بلڈنگ کے باہر پہنچے تو ایک ہیلی کاپٹر اڑ چکا تھا بانی ایک
اب بھی تیار کھڑا تھا بیسٹ کے ایک اشارے پر گارڈ نے اس کا سارا
سامان ہیلی کاپٹر میں پہنچایا اور بیسٹ خود اپنی بیوٹی کے ساتھ لفٹ کے
ذریعے بلڈنگ پر جانے لگا

"یہ کس کی بلڈنگ ہے؟؟"

".تمہارے بیسٹ کی"

اوہ اتنی خوفناک قسم کی بلڈنگ ہے تمہاری... بالکل تمہاری"

"... طرح

ہاں تو میری جان یہاں کام بھی خوفناک قسم کے ہی کئے جاتے"

ہیں" شہرام کی بات پر عریشہ اسے نا سمجھی میں دیکھنے لگی

"...ہو نہہ تم کو نسا یہاں بندوں کو لا کر ان کا مرڈر کرتے ہو"

عریشہ کے مذاق پر شہرام مسکرا نے لگا

"Exactly..."

اس کی بات کو اگنور کرتی وہ لفٹ سے باہر قدم رکھ کر جانے لگی اور

شہرام اس کے پیچھے پیچھے چل دیا سچ تو یہ تھا اسے عریشہ کا یہ اسٹائل

بہت پسند آ رہا تھا وہ کس طرح آج اپنے شوہر کے ساتھ اپنے اندر ایک

جارہی تھی

تقریباً پندرہ منٹ ہو چکے تھے ان کے سفر کو شروع ہوئے مگر ان کے
درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی مگر پھر شہرام نے خاموشی توڑی
"بریک فاسٹ میں کیا لوگی؟؟"

"... بڑی جلدی یاد آگیا"

عریشہ نے اس کے سوال پر تنزیہ جواب دیا جس پر شہرام اسے حیرت
سے دیکھنے لگا

"... ویل اب یاد آہی گیا تو منگوا بھی لو جو دل کرے"

عریشہ اسے احسان جتانے والے انداز میں کہنے لگی جس پر شہرام کافی
حیران ہوا کہ آخر کل جو تناؤ رہی تھی آج اس میں پہلے جیسی ہمت
کیسے آگئی تھی یہ سب شہرام کی دی ہوئی ڈھیل کا نتیجہ تھا

کچھ ہی دیر بعد ان دونوں نے ہلکا پھلکا بریک فاسٹ کیا
کتنا بورنگ سفر ہے نہ... "عریشہ کی بات پر شہرام اس کی طرف"
متوجہ ہوا

"...ہمم مگر جہاں تم جا رہی ہو وہاں بہت انجوائے کرو گی"
کیسا انجوائے؟ مجھے کیا پتا کس کی پارٹی ہے کہاں جا رہے ہیں کون"
"...لوگ ہوں گے وہ

عریشہ کی بات پر شہرام مسکرایا
میری جان تم اس پارٹی کو سائڈ کر دو... یوں سمجھو ہم یو کے ہنی مون"
پر جا رہے ہیں... "شہرام کی بات پر عریشہ کا رویہ پھر سے پہلے جیسا
ہونے لگا

میں ہنی... "وہ پھر سے اسے برا بھلا بولی جا رہی تھی شہرام کو لگا اس کی
بک بک سے اس بچارے کا سر پھٹ جائے گا

اوففف اوففف بس یار اور کتنا برا کہو گی اپنے ہسبنڈ کو؟؟ "عریشہ کی"
زبان کو بریک لگا

خیر ہنی مون نہ صحیح ہم ساتھ آؤٹنگ پر تو جاسکتے ہیں نہ... اور ویسے "
بھی تمہارے ڈیڈ نے تمہیں کہیں ابھی اکیلے ٹوور پر جانے سے منع کیا
ہوا تھا اس وجہ سے تم کہیں آؤٹنگ پر نہیں جاسکتیں تھی مگر اب
"...میرے ساتھ تم پوری دنیا گھوم سکتی ہو بہت آسانی سے

شہرام کی بات پر عریشہ تھوڑی حیران ہوئی کہ آخر اسے سب کچھ کیسے
پتا چل جاتا تھا

"دیکھتے ہیں... ہمارے اس سفر کو یادگار بناتے ہیں

شہرام زو معنی الفاظوں میں اسے کچھ اور ہی بتانا چاہ رہا تھا

"کونسی مووی...؟؟"

"کوئی ہالی وڈ مووی"

شہرام نے یہ الفاظ آنکھ مارتے ہوئے ادا کئے تھے جس پر اب عریشہ کو

اس شخص کے ارادے کچھ عجیب ہی لگ رہے اور اب اسے اس

کھڑوس انسان سے ڈر بھی لگ رہا تھا

ہوووووئی ہووووئی... آج تو ہیلی کاپٹر میں اور بھی زیادہ مزہ آرہا ہے"

یا ہوووووو... "نوفل ایئر فون لگا کر اپنی ہی دھن میں بولا جا رہا تھا جبکہ

سامنے بیٹھی حورین اس کی بے سری آواز سن کر کانوں پر ہاتھ رکھے

بیٹھی تھی

باسم اور مہر ایک ساتھ بیٹھے ایک دوسرے کو آنکھوں سے اشارے کرنے میں مصروف تھے وقفے وقفے سے باسم کبھی مہر کو تنگ کر رہا تھا اور کبھی مہر اس کے ہیئر اسٹائل کو خراب کر رہی تھی وہ چاروں ہی کچھ نہ کچھ کرنے میں مصروف تھے خاموش تھا تو صرف روحیل اسے ہر پل ماہی کی یاد ستار ہی تھی اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ابھی ہیلی کا پٹر لینڈ کروائے اور ماہی کے پاس چلا جائے

بچنا اے حسینوں... لو میں آگیا ااااا... "ابھی نوفل نے پھر سے کچھ گانا" شروع کیا تو حورین نے اس کے کانوں سے ایئر فون ہٹایا اور غصے سے اسے گھورنے لگی جبکہ دوسری طرف مہر اور باسم جواب ایک دوسرے کے گلے لگ کر سکون سے باتیں کرنے میں مصروف تھے

ہوئے اور اپنے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے لگے

تمہیں کتنی بار کہا ہے اپنا منہ بند رکھا کرو... تمہیں ایک بات سمجھ " نہیں آتی؟؟؟" حورین کے دانت بیچنے پر نوافل نے دانت دکھائے جبکہ دوسری طرف باسم بھی اسے سڑے ہوئے منہ بناتے گھور رہا تھا

اور نہیں تو کیا اس کا منہ تو بند ہی نہیں ہوتا جب دیکھو بے سری " آوازوں میں کچھ نہ کچھ گاتا ہی رہتا ہے شکر کر بیسٹ یہاں نہیں ورنہ تجھے چلتے ہوئے ہیلی کاپٹر سے ہی نیچے گرا دیتا " باسم نے بھی اسے غصہ دکھایا

رہا ہے اور یہ میڈم جن کے مزاج ہی نہیں ملتے اور وہ سامنے بیٹھا آ
جے ناکام عاشقوں کی طرح اپنی محبوبہ کی یادوں میں گم ہے... اب
میری نہ کوئی محبوبہ نا کوئی منگیترا اور نہ کوئی دوست... تو آخر میں کروں
"کیا

نوفل نے سڑے سڑے منہ بناتے ہوئے ایک ایک کو مخاطب کرتے
ہوئے یہ الفاظ ادا کئے تھے

روحیل اپنا نام سنتے ہی ان سب کی طرف متوجہ ہوا
"روحیل تجھے کیا ہوا ہے یار؟؟ کیا واقعی تجھے ماہی کی یاد آرہی ہے؟؟"

باسم کی بات پر روحیل نے سر جھکا لیا وہ آج بالکل بھی پہلے والا روحیل
لگ ہی نہیں رہا تھا

لگی مگر روحیل نے کوئی جواب نہیں دیا

مہر کیا تمہیں نہیں پتا بیسٹ نے ہمارے اس خطرناک پلان میں کوئی "
بھی غلطی کی گنجائش نہیں رکھی اگر روحیل ماہی کو ساتھ لیتا تو یہ ماہی
کے لئے بہت خطرناک ثابت ہوتا پھر روحیل مشن پردھیان دیتا یا
"ماہی کی حفاظت کرتا

باسم کی بات پر مہر نے ثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہی سچ تھا
تو کیا ہوا تم ماہی کو کال کر کے اس کا حال پوچھ لو... "مہر نے پھر سے "
کہا مگر روحیل بالکل خاموش بیٹھا اپنی ہی سوچوں میں گم ہو گیا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

برابر بیٹھے شخص کو تو ذرا برابر بھی شرم چھو کر نہیں گزری تھی وہ
بڑے آرام سے سامنے اسکرین پر لگی واحیات قسم کی مووی دیکھنے
میں مصروف تھا اور جب جب زیادہ بولڈ سین آنے لگتا تو وہ عریشہ
کے چہرے کے سامنے سے میگزین ہٹا دیتا جس سے وقتی طور پر عریشہ
کے گال شرم سے سرخ ہونے لگتے مگر اس بار تو اس نے حد ہی کر دی

ہیسی ڈیروائف... میرے ساتھ یہ مووی پوری دیکھو... اگر نہ دیکھی
"... تو

تو؟؟؟" عریشہ میگزین سامنے سے ہٹاتے ہوئے اسے گھورنے لگی
تو پھر میں یہ مووی اسٹارٹنگ سے لگاؤں گا اور تمہیں اپنے ساتھ بیٹھا
کر پوری دیکھنے پر مجبور کر دوں گا... اینڈ... یونونہ جو سینز تم نے مس
"... کر دیئے وہ کتنے زیادہ ہوٹ

کی اس حرکت پر یک طرفہ مسکرا نے لگا

"...بیسی بیوٹی... ہٹاؤ نہ اسے سامنے سے"

شہرام اب شرارتی انداز میں کہنے لگا مگر عریشہ اب تک خود کو میگزین
کے پیچھے چھپائے بیٹھی تھی

"ہمممم مطلب تم نہیں ہٹاؤ گی... اوکے"

شہرام نے ریموٹ کے ذریعے وہ فلم ہٹائی اور ایک ہارر مووی لگادی
اور سوئچ سے اس ایریا کی لائٹس بھی آف کر دیں اس کامیوزک اتنا
زیادہ ہارر تھا کہ عریشہ کو میوزک سن کر ہی ڈر لگنے لگا تھا جبکہ وہ نواب
کہیں کا خود بالکل پرسکون انداز میں ہارر مووی دیکھنے میں مصروف تھا
ہٹاؤ اسے..." عریشہ نے میگزین کو آنکھوں سے نیچے کرتے ہوئے "

کہا

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا

"...مہم میں کیوں... ڈروں... گی... ہاں... میں کسی... سے نہیں... ڈرتی"

عریشہ نے بامشکل یہ الفاظ ادا کئے اور میگنرین میں مصروف ہونے کا
ناٹک کرنے لگی جبکہ شہرام اس کی اس حالت پر بہت لطف اندوز ہو رہا
تھا اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ ہارر مووی اتنی ہارر ہو گئی کہ عریشہ کا وہاں
اکیلے سیٹ پر بیٹھنا بھی مشکل ہو رہا تھا کیونکہ ساری لائٹس آف تھیں
اور سامنے اسکرین پر وہ مووی چل رہی تھی عریشہ کو بار بار محسوس
ہو رہا تھا کہ جیسے ابھی ہی پیچھے سے کوئی آجائے گا

ابھی وہ پیچھے کی آہٹ محسوس ہی کر رہی تھی جب مووی میں کسی
لڑکی نے زور سے چیخ ماری اور ساتھ ہی اس چڑیل نے بھی اور اس

ہی شہرام نے فلم رو کی اور اس کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا

پپلیز ززیہ مووی... ہٹا دو... پلیز ززیہ... "عریشہ التجائی نظروں سے"

اسے دیکھنے لگی جبکہ اس بار لہجہ بھی التجائی ہی تھا

"No..."

"PleaSe SheHraM PleaSe..."

"NeVer..."

اس بچاری کی بات کو وہ دوبارہ انکار کرتا دوبارہ سے مووی اسٹارٹ

کرنے لگا

پلیز ززیہ پلیز ززیہ کو... "شہرام اس کی بات پر یک دم رکا اور اس کی"

طرف متوجہ ہوا

"...پلیز ززیہ اس مووی کے بجائے کچھ اور دیکھ لو"

"...کوئی سین اسکیپ کئے پوری

شہرام یک طرفہ مسکراہٹ لئے اسے اس وقت بے حد زہر لگ رہا تھا
مگر وہ اسے کہتی بھی کیا وہ تو کوئی موقع نہ چھوڑتا تھا اس بچاری کو تنگ
کرنے کا شاید اسے بہت مزہ آتا تھا یہ سب کر کے

"...بد تمیز انسان"

عریشہ غصے میں کہنے لگی جس پر شہرام بھی اسے گھورنے لگا جیسے ابھی
ہی کچھ کر دے گا

"نہیں میرا مطلب... پلیز زوہ بھی نہ لگاؤ... پلیز زز"

"...ہاں تو بس یہی دیکھو پھر"

شہرام پھر سے ریموٹ پکڑے مووی اسٹارٹ کرنے لگا

"...پلیز زز کوئی تھرڈ آپشن دے دو... پلیز زز آسان سا"

تھی اس گھٹیا شخص کے دماغ میں پھر کچھ گھٹیا ہی سوچ آئی ہوگی

دیکھو... بولڈ مووی تم میرے ساتھ دیکھو گی نہیں... ہارر مووی میں "

"... ہٹاؤں گا نہیں... تو بس ایک ہی آپشن ہے تمہارے پاس

عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ شہرام اپنے لبوں پر انگلی پھیرتا اسے نیچے سے اوپر تک دیکھنے لگا جس پر عریشہ نے میگنیزین کو خود

سے کے گلے سے لگایا

"... تم میری سیٹ پر آ جاؤ "

اس سے کیا ہو گا ہاں؟؟ تمہاری سیٹ پر آنے سے کیا میرا ڈر ختم ہو "

جائے گا؟؟ ایسا کیا ہے تمہاری سیٹ میں جو سیٹ چینج کرنے سے مجھے

"... ڈر محسوس نہیں ہو گا

وہ غصے میں بولتی چلی جا رہی تھی

شہرام کی رعب دار آواز پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا
میں نے کب کہا سیٹ چینج کرو؟؟ اتنی بڑی سیٹ ہے ہم دونوں "
یہاں آرام سے ایڈجسٹ ہو سکتے ہیں... اور اگر نہ بھی ہوئے تو تم
میری گود میں بیٹھ جانا اب ہی ہوں تمہارا... تھوڑا سا وزن برداشت
"... کر لوں گا اب اتنا تو کر سکتا ہوں نہ میں

شہرام کی بات پر عریشہ کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں آخر کتنا چلاک
تھا وہ شخص اب عریشہ کرتی بھی کیا باقی کے دو آپریشنز اس کو بالکل ہی
نہ منظور تھے اس لئے مجبوراً اسے اس بد تمیز شخص کی بات ماننی پڑی
وہ معصوم سی بے بس سی شکل بنائے اٹھ کر اس کے قریب آنے لگی تو
شہرام نے اس جگہ دی اور جیت کی خوشی میں اس کے لبوں پر
مسکراہٹ آئی

وہ ہاتھ میں فون لئے آن کرنے کی کوشش کر رہا تھا اسے ڈر تھا اگر
فون ان کر لیا تو وہ اس سے بات کئے بنا رہ نہیں پائے گا اور اگر اس سے
بات ہو گئی اور وہ رونے لگی یا اس ہونے لگی تو وہ بہت زیادہ کمزور پڑھ
جائے گا اور اگر وہ کمزور پڑھ گیا تو یہ اس کے مشن کے لئے بہت
خطرناک ثابت ہوگا

"RuhaiL PleaSe Pickup The CaLL..."

ماہی کے تقریباً بیس سے زائد میسجز جمع تھے مگر جب روحیل نے میسج
سین کئے تو ماہی آن لائن تھی اور تب بھی کوئی ٹائپنگ کر رہی تھی
ابھی وہ ماہی کے نیکسٹ میسج کا انتظار کر رہا تھا جب ماہی کی کال آگئی

مگروہ کشمکش کی حالت میں سکرین پر چمکتے نمبر کو دیکھ رہا تھا

دماغ کہہ رہا تھا کال ریسیونہ کرنا مگر دل کہہ رہا تھا وہ پریشان ہو جائے
گی وہ رور رہی ہوگی بہت ساری ہمت جمع کر کے رو حیل نے اپنے دل
کی بات سنی اور کال ریسیو کی

"...رورور رو حیل"

"...جی میری جان"

رو حیل نے آہستگی سے کہا تا کہ کچھ فاصلے پر بیٹھے ان چاروں لوگوں کو
اس کی آواز نہ جائے

رو حیل... آپ... آپ بنائے مجھے چھوڑ کے چلے گئے... رو حیل"
آپ... آپ انتظار تو کر لیتے... رو حیل آپ مجھ سے مل تو لیتے... مجھے...
"...ملنا تھا... آپ سے"

ماہی کی درد بھری آواز سن کر رو حیل کے اس پتھر دل نے دھڑکنا شروع کیا تھا رو حیل نہیں چاہتا تھا کہ اس کی کوئی کمزوری ہو تبھی تو وہ اتنے سال ماہی سے دور رہا تھا مگر اب جب وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی اور سب سے بڑی بات وہ خود بھی اس سے محبت کرتی تھی تو وہ کیسے اس کی فکر نہ کرتا فکر تو اسے ہمیشہ سے تھی مگر اب بات پہلے جیسی نہیں تھی

ماہی میری جان آپ سو رہی تھیں مجھے جگانا چھانہیں لگا... اور آپ کا "فیوور کیسا ہے؟؟ میڈیسن لی اپنے؟؟"

رو حیل کی جب آنکھ کھلی تھی تو ماہی کا ماتھا اسے کچھ گرم لگ رہا تھا یعنی ماہی کو ہلکا سا بخار تھا جسے لے کر رو حیل کافی پریشان تھا اس لئے اسے جگائے بنا وہاں سے چلا گیا تھا

مم مجھے کچھ نہیں سننا... میں... میں آپ سے ناراض... ناراض "

"... ہوں

ماہی کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں لگ رہی تھی روحیل اس کی آواز سن کر
سمجھ چکا تھا ماہی بہت روئی ہے اور اسے اب بھی بخار ہے

ماہی پلیرز ز میری جان... آپ میڈیسن لے لیں پلیرز ز میری جان "

پلیرز ز... میں آپ سے پرومس کرتا ہوں میں جلد ہی واپس آ جاؤں

"... گا

روحیل نے ماہی کو منانا چاہا ویسے تو وہ بہت سمجھدار تھی مگر روحیل کے
ملنے کے بعد وہ بہت زیادہ سینسیٹو ہو گئی تھی وہ ہر چھوٹی بات پر
پریشان ہو جایا کرتی تھی شاید یہ سب روحیل کے بے انتہا پیار کا نتیجہ

بھی نہیں گزارتی تھی

آپ پرومس کر رہے ہیں نہ رو حیل... آپ جلدی واپس آئیں گے "
"...نہ... آپ میرے پاس جلدی سے آجائیں گے نہ

ماہی کی آواز رو حیل کو بے حد درد دے رہی تھی وہ اندر ہی اندر بہت
تڑپ رہا تھا اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی بھی طرح واپس ماہی
...کے پاس چلا جائے اور اسے اپنی باہوں میں محفوظ کر لے

جی جی میری جان... میں نے آپ سے پرومس کیا ہے... میں جلدی "
واپس آ جاؤں گا... پلیز زراب تو میڈیسن کھالیں پلیز زراب... میں شام
"...میں کال کر کے پوچھوں گا

". ہم جی ٹھیک ہے "

"I LoVe You RuHaiL..."

"LoVe You Too Meri Jan..."

ان میں مختصر گفتگو ہوئی اور ماہی کو منا کر رو حیل نے فون دوبارہ

سو و تـج آف کر دیا جبکہ دل اس کا اب بے حد پریشان تھا

♥ ♠ AreeSha KhaN NoVeLs ♠ ♥

وہ اب تک اس کے ساتھ بیٹھی ہارر مووی دیکھ رہی تھی جبکہ شہرام
اسے اپنے سینے سے لگائے بیٹھا اس کو دیکھ رہا تھا جیسے جیسے زیادہ ہارر
سین آتا اس کی گرفت شہرام کی شرٹ پر مضبوط ہونے لگتی وہ اس
بات سے بالکل انجان تھی کہ وہ اس وقت جس کے سینے میں پناہ لئے
بیٹھی ہے وہ کوئی اور نہیں بلکہ وہی شخص ہے جس سے وہ بے حد

حسرتوں سے دیکھ رہا تھا

شہرام پلیر ز زاب تو یہ مووی ہٹا دو پلیر ز ز مجھ سے اب یہ بالکل بھی "
دیکھی نہیں جا رہی... "عریشہ کے لئے اب یہ مووی دیکھنا مزید مشکل
ہو رہا تھا ڈر کے مارے اس کی جان نکل رہی تھی اس کی بات مانتا وہ
مووی اسٹاپ کرنے لگا

"...واؤ آج اس کھڑوس نے میری بات کتنی آسانی سے مان لی "
کیونکہ شہرام دوسری مووی ڈھونڈنے میں مصروف تھا مگر عریشہ
کے سرگوشی نما انداز میں کہے گئے الفاظ سن چکا تھا اب اس کی طرف
ایبروکازا ویہ بناتے دیکھنے لگا

جبکہ عریشہ اپنی نظریں اس پر سے ہٹاتے وہاں سے اٹھنے لگی

"کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

"...اپنی سیٹ پر"

کچھ دیر پہلے جو لڑکی اس کی باہوں میں پناہ لئے بیٹھی تھی اب وہی لڑکی دوبارہ سے اپنی اکڑ میں آچکی تھی

مگر کیوں؟؟؟ "شہرام نے اس سے پھر سے سوال کیا"

کیا مطلب کیوں؟؟؟ میں کیا جہاں تمہارے ساتھ بیٹھی رہوں"

گی؟؟؟؟ ہٹو سامنے سے... "شہرام اس کے سامنے کھڑا اسے وہاں سے

جانے سے روک رہا تھا مگر عریشہ نے اسے اپنی پوری طاقت سے

سامنے سے ہٹایا اور اپنی جگہ پر جا کر بیٹھ گئی اور اس کا وہاں سے جانا

شہرام پر بہت ناگوار گزرا تھا

"...اٹھو"

"...میں نے کہا اٹھو"

"مگر کیوں؟؟؟"

دیکھتی نہیں ہو کچھ گرا ہوا ہے کہیں بھی بیٹھ جاتی ہو... کر لیانہ "
ڈریس خراب... "شہرام کی بات پر وہ ایک دم سے وہاں سے اٹھی اور
سیٹ کر گھورنے لگی

"مگر یہاں تو کچھ بھی نہیں گرا ہوا...؟"

"...کچھ نہیں گرا ہوا تو ابھی گرا دیتا ہوں"

عریشہ کی بات پر شہرام یک طرفہ مسکرا کر لگا اور سامنے پڑا جوئس کا
گلاس اٹھا کر سیٹ پر الٹا دیا

عریشہ اسے غصے سے گھورنے لگی آخر وہ شخص کس طرح کے مزاج کا
تھا کبھی بھی کچھ بھی کر جاتا تھا کچھ پتا نہیں چلتا تھا

تم سے کم... "شہرام نے اسے آنکھ ماری جس پر عریشہ باقی ساری"
سیٹوں کو دیکھنے لگی شہرام اس کے ارادے بھانپتا ہوا جوئس کی بڑی
بوتل اٹھا چکا تھا ابھی عریشہ آگے بڑھ کر دوسری سیٹ پر جاتی شہرام
نے ڈھکن کھولتے ہی بوتل کا جوئس تمام سیٹوں پر گرا دیا سوائے اپنی
سیٹ کے

اوہ سیڈ... سب کیسے بیٹھو گی؟؟ ڈریس خراب ہو جائے گا نہ...""
شہرام اسے چڑا رہا تھا جبکہ عریشہ جس ہمیشہ اس کے سامنے خود کو
بہت سمجھدار ظاہر کرواتی تھی اب کھڑی کوئی نئی ترکیب سوچ رہی
تھی

"... آ جاؤ بیٹھ جاؤ میری سیٹ حاضر ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ نے ہاتھ باندھتے ہوئے منہ موڑ لیا

شہرام حیران کن انداز میں اس سے پوچھنے لگا
"...ہممم... بلکل"

عریشہ اب بھی اکڑ دکھائے پر سکون انداز میں کھڑی ہوئی دل ہی میں
اسے کوس رہی تھی جبکہ شہرام جو بڑے مزے سے اسے جلاتا ہوا اپنی
آرام دہ سیٹ پر بڑے سکون والے انداز میں جا بیٹھا اور خود اس کے
ٹیبل پر رکھی میگزین کو اٹھا کر پڑھنے میں مصروف ہو گیا مگر بار بار اسے
دیکھ بھی رہا تھا اور جیسی عریشہ کی نظر اس پر پڑتی تو خود کو میگزین میں
مصروف ظاہر کرتا

تقریباً پانچ منٹ بھی نہیں گزرے تھے جب ایک دم سے ہیلی کاپٹر
نے جھٹکا کھایا تو عریشہ جو کہ سیٹ سے ٹیک لگا کر کھڑی ہوئی تھی
سیدھا شہرام پر جا گری جبکہ شہرام کے ہاتھ سے میگزین نیچے گر گئی اور

بد تمیز بے شرم انسان چھوڑ مجھے... "شہرام موقع سے فائدہ اٹھاتے"
 ہوئے اس کی کمر پر گرفت مضبوط کر کے اسے اپنے قریب تر قریب
 کرنے لگا اس کے ارادے بھانپتے ہوئے عریشہ نے اس کے مضبوط
 سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے خود کے مزید قریب آنے سے روکا اور غصے
 میں اسے الٹا سیدھا بولنے لگی

سو چلو اگر اس بد تمیز بے شرم انسان نے تمہیں چھوڑ دیا تو نیچے جا"
 گرو گی "شہرام اس کے جزباتوں کی قدر کئی بنا شرارتی انداز میں کہتا
 ہوا مزید اس کے قریب آنے لگا جبکہ عریشہ اپنی بڑی بڑی آنکھوں
 سے اسے دیکھ رہی تھی آخر کیا تھا اس ظالم انسان کی ان براؤن سی

سی جاتی تھی

وہ اس کے اتنی قریب تھی کہ شہرام اس کی سانسیں محسوس کر رہا تھا اور عریشہ جس کا ایک ہاتھ شہرام کے دل کے مقام پر ہاتھ اب وہاں اسے کچھ دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ہار ٹلیز کہلاتا تھا مگر آج اس کا دل اپنے ہونے کی گواہی دے رہا تھا یا پھر عریشہ کا اس کے دل کے مقام کو چھو جانا اس کے دل کو دھڑکانے کا سبب بن رہا تھا

نجانے شہرام کب اس کے اتنا زیادہ قریب آ گیا تھا کہ اب اس کے لب شہرام کے لبوں سے جا لگے تھے پل بھر میں شہرام نے اس کے لبوں کو اپنے لبوں سے قید کر لیا تھا عریشہ اس کی آنکھوں کے سحر میں کچھ اس طرح سے گم ہو گئی تھی کہ اب اسے اس کا لمس محسوس کر

دھڑکنیں دونوں کی عروج پر تھیں اس بار وہ اکیلا ہی یہ سب نہیں کر
رہا تھا بلکہ اس کی بیوٹی بھی اس کے ساتھ شامل تھی

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"...ماہی... بیٹا... اٹھو بیٹا کیا ہوا ہے تمہیں"

انسپیکٹر رضوان جو مجبوراً آج بڑے ہی اہم کام سے اپنے آفس گئے
تھے جب رات کے وقت گھر لوٹے تو اپنی جان سے پیاری بیٹی کو
سیڑھیوں کے قریب گرا ہوا پایا تو پریشان ہو کر اس کی طرف
دوڑے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگے

سے کہا تو تمام ملازمین جواب بھی اپنے کاموں میں مصروف تھے
جلدی سے بھاگ کر وہاں آئے

کہاں تھے تم سب ہاں کیا ہوا ہے میری بیٹی کو کسی نے مجھے فون کر "
کے بتایا بھی نہیں یہاں میری بیٹی اس حالت میں ملی ہے... کہاااا
"تھے تم سب ہاااا؟؟؟؟

انسپیکٹر رضوان کابس نہیں چل رہا تھا سارے ملازموں کو لائن میں
کھڑا کر کے گولی سے اڑا دیں ان کی بات پر سب نے سر جھکائے ان
میں سے ایک بولا

"...وہ صاحب جی ہم کام میں مصروف تھے"

ماہی کا خیال رکھنا... تم سب کے سب بے کار ہو کسی کام کے نہیں
"۔ ہو

رضوان کی بات پر سب لوگ ڈرتے ہوئے ان کو دیکھنے لگے
"۔۔۔ اب کھڑے کھڑے میرا منہ کیا دیکھ رہے ہو پانی لاؤ جلدی"
انہوں نے پھر سے چینیختے ہوئے کہا تو ایک ملازمہ بھاگ کر کچن کی
طرف گئی اور ایک گلاس میں پانی کے کر آئی جسے لے کر رضوان نے
پانی کے چھینٹے ماہی کے منہ پر گرائے تو ماہی نے ہلکی سی آنکھیں
کھولیں

میں اٹھا کر اس کے کمرے میں لے گئے تو تمام ملازمین پریشان ہو گئے
اور ایک نے ڈاکٹر کو فون کر کے بلا لیا

ڈاکٹر نے معائنہ کیا

انہوں نے کوئی ٹینشن لے لی ہے جس وجہ سے ان کے دماغ پر تھوڑا
اثر پڑا ہے مگر اب ٹینشن کی کوئی بات نہیں انہیں یہ میڈیسن دیں اور
کوشش کریں ان کو مزین ٹینشن سے دور رکھیں تاکہ ان کی صحت پر
"اب کوئی اثر نہ پڑے"

جی ڈاکٹر شکریہ آپ کا... "رضوان کے اشارے پر ملازم ڈاکٹر کو"
گیٹ تک چھوڑنے چلا گیا جبکہ ماہی اب ہلکی ہلکی سی آنکھیں کھول کر

بہت زیادہ پریشان ہو گئے تھے

شاید میں نے بہت جلد بازی کر دی... "انہیں شاید اب اپنے فیصلے پر"
پچھتا نا پڑ رہا تھا مگر آخر وہ کرتے بھی کیا وہ مجبور تھے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ اب تک اس کے سکون بھرے لمس کو محسوس کر رہی تھی نجانے
کیوں اسے اس شخص کی قربت اتنا سکون دے رہی تھی جبکہ شہرام کو
تو اتنی بھی فرصت نہیں مل رہی تھی کہ وہ یہ سوچ سکے کہ آخر عریشہ
کو آج ہو کیا گیا تھا اتنی قربتوں کی آج وجہ کیا تھی

ٹھنڈ کافی بڑھ چکی تھی وہ اس کی گرم باہوں میں سکون محسوس کر رہی
تھی اور اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی جبکہ شہرام اس کے نرم لبوں
کو اپنی انگلی سے سہلا رہا تھا

"...جان"

اس کا لہجہ انتہائی نرم اور چاہت سے چور تھا جبکہ عریشہ اب بھی اس
ہی کی آنکھوں میں گم تھی

"...میری جان"

"My DiL G..."

شہرام نے پھر سے کہا تو وہ ہوش میں آئی اور اس کی آنکھوں سے
آنسو جاری ہوئے ایک جھٹکے سے وہ اسے خود سے دور کر گئی شہرام

عریشہ کی اس حرکت پر اچانک سے غائب ہو چکے تھے

"... کیوں آئے میرے اتنے قریب تم ہاں؟؟ منع کیا تھا نہ میں نے"

عریشہ اس کی باہوں سے خود کو آزاد کراتے ہوئے چینخنے لگی جبکہ
شہرام اس کے یوں اچانک والے رویے پر تھوڑا سا افسردہ ہوا تھا مگر وہ
ظاہر نہیں کرتا تھا

"کیا ہوا ہے اچانک؟ کیا کہی جا رہی ہو؟؟؟"

شہرام بولتا ہوا اٹھ کر اس کے قریب آیا

"... رکو... وہیں رک جاؤ... آگے مت بڑھنا"

عریشہ اسے انگلی کے اشارے سے وارن کرنے والے انداز میں کہنے
لگی تھی

کیونکہ نفرت ہے مجھے تم سے... تمہاری قربت سے... تمہارے لمس سے
تمہاری آنکھوں میں بکھرے ان جھوٹی وفاؤں کے رنگوں
سے..."

عریشہ کی بات پر وہ پھر سے کچھ دن پہلے والے واقعے کو یاد کرنے لگا
جب عریشہ نے اس کے سامنے کسی اور سے محبت کا اعتراف کیا تھا

کیا واقعی؟؟ تو پھر تھوڑی دیر پہلے جب میں تمہارے اتنے قریب تھا"
تو کیوں نہیں روکا تم نے مجھے ہاں؟؟؟ تب کہاں تھی تمہاری یہ
"... نفرت؟؟؟ بتاؤ جواب دو

شہرام کی اب برداشت سے باہر ہوتی جا رہی تھی اس لئے وہ بھی
انتہائی سخت لہجے سے مخاطب ہوا تھا

بار کی طرح اس بار آخر اس نے مزاحمت کیوں نہیں کی تھی آخر کیا
وجہ تھی جو وہ خاموشی سے اپنے آپ کو اس کے حوالے کرنے لگی تھی
اب اسے افسوس ہو رہا تھا خود پر اپنی کی گئی حرکت پر

عریشہ... تم میرے صبر کو آزمانا چھوڑ دو ورنہ جس دن میرے صبر کا "
پیمانہ لبریز ہوا... قسم سے وہ دن یا تو تمہارا یا ہمارے بیچ آئے اس شخص
کا یا پھر میرا اس دنیا میں آخری دن ہو گا..." شہرام کی آنکھیں اب
مکمل لال ہو چکی تھیں آخر وہ کیوں اس کے ساتھ ایسے رویے سے
پیش آتی تھی شہرام قدم بڑھاتا ہوا واش روم کی طرف چلا گیا

وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو سوالیہ نظروں سے دیکھ رہا تھا نل سے
بہتے پانی کو اس نے اپنے چہرے پر مارا وہ خود کے چہرے کو نفرت سے

تھی آج پہلی بار وہ خود کو اتنی نفرت بھری نگاہوں سے گھور رہا تھا اور
پھر وہ تیسرا شخص جو اس کے اور عریشہ کے درمیان نجانے کب سے آ
چکا تھا اس کے بارے میں سوچنا اب اس کے غصے کو مزید ہوا دے رہا
تھا اس کا غصہ اتنا بڑھ گیا تھا کہ سامنے لگے شیشے پر اس نے ایک زور
دار مکارا جس سے شیشہ تو ٹوٹا ہی مگر ساتھ ہی اس کا ہاتھ بھی زخمی ہوا
تھا

اپنے اس مشن کے بعد وہ ایک ٹھوس فیصلہ کرنے کا ارادہ رکھتا تھا پھر
چاہے اس فیصلے سے کسی کی زندگی ہی کیوں نہ چلی گئی مگر اس نے سوچ
لیا تھا اب اسے کوئی مضبوط اور رسکی قدم اٹھانا پڑے گا اب یہ وقت ہی
بتائے گا کہ آخر وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا

وہ جب وہاں سے باہر آیا تو عریشہ اس کی ہی سیٹ پر بیٹھی سوچکی تھی
مگر اس کا غصہ ابھی کم نہیں ہوا تھا لیکن وہ اس کو نیند سے بیدار کرنے
کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا پہلے اس نے اپنے ہاتھ پر بینڈج کی اور پھر اس
کے برابر جا بیٹھا

ویسے تو جگہ اتنی تھی کہ دونوں ہی آرام سے بیٹھ سکتے تھے کیونکہ
عریشہ سوچکی تھی اس لئے شہرام کے لیے اس کے ساتھ بیٹھنا تھوڑا
مشکل ہو رہا تھا مگر وہ پھر بھی خود کو ایڈجسٹ کرتا اس کے ساتھ بیٹھ
گیا

نجانے عریشہ کیوں اس ہارون کے اتنا قریب ہو گئی نجانے کب "
"... اسے اس غدار انسان سے پیار ہو گیا

وہ ابھی ان ہی سوچوں میں گم تھا جب عریشہ نے کروٹ لی اور اس کے سینے سے جا لگی کیونکہ وہ گہری نیند سوچکی تھی اس لئے شہرام نے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اس کے گرد باہیں پھیلائیں تاکہ وہ نیند میں بھی خود کو محفوظ محسوس کر سکے

"...تم آج بھی اتنی ہی پیاری ہو... جتنی پہلے تھیں"

وہ اس کے بالوں کو سہلاتے ہوئے اسے چاہت سے دیکھنے لگا

"...بس غصہ تھوڑا سا زیادہ کرنے لگی ہو"

شہرام کے چہرے پر ایک خوبصورت سی مسکراہٹ آئی مگر پل بھر

میں وہ مسکراہٹ کہیں غائب ہو گئی تھی جب اسے ماضی یاد آیا تھا

"...تم کل بھی مجھے نہ پسند کرتی تھیں اور آج بھی"

بھی خود ہی لگاتا تھا اسے کب کس طرح نارمل بیہو کرنا ہے یہ وہ بہت
اچھی طرح سے جانتا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

جب اس کی آنکھ کھلی رات کے دو بج رہے تھے اس نے بستر سے اٹھنے
کی بہت کوشش کی مگر اس سے اٹھانہ گیا مگر برابر میں کسی کی موجودگی
کا احساس کرتے ہوئے اس نے کروٹ لی تو پتا چلا کہ وہ کوئی اور نہیں
بلکہ اس کے ڈیڈ تھے تو کیا وہ اب تک یہیں پر موجود تھے

بابا... "ماہی کی آواز پر رضوان نے آنکھ کھول کر دیکھا تو ماہی کو جاگتا"

ہوا پایا

"بابا آپ یہاں؟؟ اور کیا ہوا تھا مجھے؟؟"

ماہی کا سرا بھی بھی چکرار ہا تھا مگر وہ پھر بھی بہت ہمت جمع کر کے کہنے لگی

"بیٹا اب تمہاری طبیعت کیسی ہے؟؟"

"...بابا میں بالکل ٹھیک ہوں"

ماہی کی بات پر رضوان کو سکون کا سانس لیا تھا

"میری بیٹی کو بھوک لگی ہے؟؟ کچھ کھانا ہے؟؟"

رضوان نے پیار سے ماہی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا تو ماہی نے ثبات میں سر ہلایا

ہممم اوکے تو بس تھوڑا سا انتظار کو میں بس ابھی تمہارے لیے کچھ بنا"

"...کراتا ہوں اوکے پھر ہم دونوں مل کر کھانا کھائیں گے"

ہی ماہی کو یاد آیا کہ اس کا موبائل پتا نہیں کہاں تھا روحیل کے میسج کا
انتظار اسے کب سے تھا وہ موبائل ڈھونڈنے لگی تو موبائل اس کی
سائڈ ٹیبل پر تھا

ماہی نے موبائل چیک کیا مگر وہاں نہ روحیل کا کوئی میسج تھا نہ کوئی مسڈ
کال تھی ماہی نے روحیل کو ع سے میسجز کئے مگر جو پہلے والے میسجز
تھے روحیل نے تو اب تک وہ بھی سین نہیں کئے تھے

روحیل... پلیزز مجھ سے بات کر لیں پلیزز ایک بار آن لائن "
آجائیں پلیزز۔ " ماہی روحیل کی پکچر دیکھنے لگی اور بوسہ دے کر سینے
سے لگا گئی تھی وہ یوں ہی روحیل کی تصویر کو سینے سے لگائے آنکھیں
بند کئے لیٹی تھی تھوڑی ہی دیر میں رضوان کھانے کی ٹرے لئے

"...جی جی بابا"

ماہی جلدی سے موبائل سائڈ پر رکھتی اٹھ کر بیٹھی

یہ دیکھو میں نے تمہارے لئے کتنے مزے والا کھانا تیار کیا ہے بس "

"...نمک تھوڑا کم ہوگا

رضوان نے آخری جملہ رک رک کر بولا تو ماہی ہنسنے لگی

کوئی بات نہیں بابا میں کھالوں گی..." ماہی کی بات پر رضوان نے "

نوالہ بنا کر آگے بڑھایا تو ماہی کھانے لگی

"Hmmmmmm... Yummy..."

ایک لقمہ بنا رضوان کی طرف بڑھایا تو وہ بھی کھانے لگے
"... ہمہممم یہ تو میٹھا ہو گیا"

رضوان کی بات پر ماہی سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی
"بابا؟"

کیونکہ میری بیٹی جو اتنی سویٹ ہے اس لئے اس کے ہاتھ سے کھایا
"... گیا لقمہ بھی میٹھا ہوا نہ"

رضوان نے پیار سے اس کا گال کھینچتے ہوئے کہا تو ماہی بھی مسکرا نے
لگی تھی مگر اندر ہی اندر کچھ تھا جو اسے دکھی ہونے پر مجبور کر رہا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"... بیسی اٹھو اٹھو سب اٹھو ہم یو کے پہنچ چکے ہیں"

آنکھ کھول کر اسے دیکھنے لگے جو اس وقت جو کر جیسا چشمہ لگائے کسی
جو کر سے کم نہ لگ رہا تھا جبکہ رو حیل جو پہلے ہی سے جاگ رہا تھا ایک
نظر نوافل پر ڈالتے ہوئے اسے اگنور کر گیا

"کیا ہم یو کے پہنچ گئے؟؟؟؟"

مہر بھی خوشی سے پوچھنے لگی تو نوافل نے مسکراتے ہوئے ہاں میں سر
ہلایا جس پر باسم اور حورین کھڑکی سے آتی دھوپ کو دیکھ کر سمجھ چکے
تھے کہ دوسرا دن لگ چکا تھا تو سب تیاری کرنے لگ گئے

"...اوقفف کتنا مزہ آنے والا ہے یا ہووووو"

اٹھ کر ناچنا شروع کر دے مگر سب ہی جانتے تھے کہ نوفل اور مہر
آخر اتنا خوش کیوں ہو رہے تھے

"باسم کیا ہم ہوٹل میں رہیں گے؟؟"

مہر نے باسم کو سوالیہ نظروں سے دیکھا اور جواب کی منتظر رہی
ارے مہر ڈار لنگ کیا ہو گیا کیوں ایسی گندی گندی باتیں منہ سے
نکال رہی ہو شُب شُب بولو... ہم بھلہ کیوں ہوٹل میں رہنے لگے؟؟
"... ہم تو ڈائریکٹ اپنے بیسٹ کے فارم ہاؤس پر جائیں گے

نوفل کی بات پر باسم اور حورین نے سر پکڑ لیا نوفل اور مہر نجانے کب
سے بے چین تھے کہ بیسٹ کا فارم ہاؤس دیکھنے کو مل جائے پچھلی بار
بھی بیسٹ جب یو کے گیا تھا تو اپنے ساتھ صرف روحیل اور حورین کو

دیکھے مگر وہ اتنا زیادہ شو نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ میچور تھا مگر مہر اور
نوفل تو تھے ہی چھوٹے بچے اب ان کو کون سمجھائے

اوائے ناکام عاشق... کبھی مسکرا بھی کیا کرو ہم یو کے پہنچ چکے ہیں اور "
سارے راستے تم نے یہ سڑا ہوا منہ ہی بنا کر رکھا تھا..." نوفل کی بات
پر روحیل اس کی طرف متوجہ ہوا

روحیل تم ماہی سے بات کیوں نہیں کر لیتے؟؟ شاید بات کر کے "
... تمہی تھوڑی تسلی مل جائے

مہر کی بات پر روحیل نے ثبات میں سر ہلایا مگر کیا کچھ نہیں
کچھ ہی دیر میں ان کا ہیلی کاپٹر ہو کے کی سرزمین پر لینڈ ہونے والا تھا
اور بس یہی وجہ تھی جو سب لوگ اپنی اپنی تیاریوں میں مصروف

اس کایوں پریشان رہنا مشن کے لئے بہت نقصان دہ ثابت ہونے والا
تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو کسی اور کے سینے پر چھپا ہوا پا کر وہ جلدی
سے دور ہونے لگی تو دیکھا کہ وہ شہرام کے کتنی قریب تھی وہ شخص
سوتے ہوئے بھی اس پر اپنی گرفت مضبوط کئے ہوا تھا بس یہی وجہ
تھی کہ عریشہ کے لئے اس کی باہوں سے آزاد ہونا تھوڑا مشکل ہو رہا
تھا بلکہ تھوڑے سے بھی کئی زیادہ مشکل اور اگر وہ شخص جاگ جاتا تو
شاید اس کا آزاد ہونا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ثابت ہوتا

جائے مگر وہ صاحب سوتے ہوئے بھی اپنی ڈیوٹی بہت اچھے سے انجام
دے رہا تھا جیسے ہی عریشہ نے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے ہٹانے کی
کوشش کی تو شہرام نے غصے سے اسے مزید خود کے قریب کر لیا جس
سے وہ سیدھا اس کے سینے سے جا لگی اب وہ سمجھ چکی تھی کہ اس شخص
کو جگائے بنا وہ اس کی قید سے آزاد نہیں ہو سکے گی اس لئے مزاحمت
کرنا بے کار سمجھتے ہوئے اس نے ہار مان لی

اب وہ اس کے بہت قریب تھی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش
کو دیکھ رہی تھی وہ تھا تو انتہائی ہینڈ سم اور خوب رو نو جوان مگر غصے کا تو
بہت زیادہ تیز تھا اکڑنے میں تو وہ اس بچاری عریشہ کو بھی بہت آسانی
سے پیچھے چھوڑنے کا ہنر رکھتا تھا

کیا ہی بات تھی وہ ایک نواب تھا اپنی ہی دنیا کا اس کی ایک الگ ہی دنیا
تھی جو اس کی خود کی بنائی ہوئی تھی جہاں وہ خود حکومت کرتا تھا جسے
چاہے جیسے چاہے چلا سکتا تھا اس کی نظر میں کسی کی بھی ذرا برابر بھی
اہمیت نہیں تھی غرور تو اس کے اندر اتنا تھا کہ کسی سے سیدھے منہ
بات بھی نہیں کرتا تھا

عریشہ ابھی اس کی ہلکی سی شیوہ کو دیکھنے لگی جو جو اس پر بہت بچ رہی
تھی اور اس کے چہرے کو اور بھی زیادہ دلکش بنا رہی تھی اس کے وہ
ہونٹ اس کی آنکھیں وہ تھا تو بالکل ہیر و اس میں شاید ہی کوئی کمی ہوگی
وہ ایک بالکل پرفیکٹ انسان تھا اور اس بات کی گواہی خود عریشہ کا دل
دیتا تھا

کمر پر رکھا ہوا تھا جبکہ دوسرا جو آزاد تھا جس پر پٹی بندھی ہوئی تھی
عریشہ اس کے ہاتھ کو چھو کر دیکھنے لگی
اوقف اتنا سارا زخم... کل تک تو ایسی کوئی پیٹی نہیں تھی پھر "
"آج؟؟"

وہ بہت فکر مندی سے اس کا ہاتھ دیکھ کر کہنے لگی
ہو نہہ کھڑوس کہیں کا اس نے خود ہی کیا ہو گا یہ سب... کیونکہ ان "
صاحب کو تو غصے میں کچھ نظر ہی نہیں آتا نہ... ہو نہہ کھڑوس
"...کریلہ

عریشہ اپنی ہی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی جبکہ اس بات سے انجان
کہ جس کو ابھی اس نے کھڑوس کریلہ کہہ کر مخاطب کیا تھا وہ اس کی
تمام باتیں سچکا تھا ایک پل کے لیے عریشہ کو لگا جیسے شہرام جاگ

تھیں مگر باہر سے آتی دھوپ کی وجہ سے اس کے چہرے پر بیداری
والے تاثرات بکھرے ہوئے تھے

عریشہ جلدی سے پیچھے مڑ کر کھڑکی سے آتی دھوپ کو پردے کی مدد
سے کو دور کرنے لگی مگر شہرام کی گرفت کی وجہ سے اس کے لئے یہ
کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا پہلے اس نے بہت کوشش کی مگر ناکام رہی تو
پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ شہرام کے چہرے کے قریب آنے لگی تاکہ
اس کے سائے سے شہرام کے چہرے پر پڑھتی دھوپ رک سکے

عریشہ کے یوں قریب آنے پر شہرام کا دل چاہا وہ ابھی ہی جاگ کر اس
کو گلے لگالے مگر وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا کیونکہ وہ اس لمحے کو خراب

ہوگا اس لئے سونے کی ایکٹنگ جاری رکھنے لگا

عریشہ کی زلفیں شہرام کے چہرے کو چھو رہی تھی عریشہ اسے اتنی قریب سے دیکھ کر تھوڑی شرمابھی رہی تھی لیکن اب مجبوری تھی جبکہ دوسری طرف شہرام جس کی اب برداشت سے باہر ہو چکا تھا کہ وہ مزید اس ناٹک کو جاری رکھے وہ آنکھیں کھولنے لگا ہی تھا کہ عریشہ کچھ کہنے لگی تو شہرام پھر سے آنکھوں میچ گیا

کتنا پیارا ہے نہ یہ کھڑوس انسان... نجانے کیوں میرے پیچھے پڑا ہوا"
ہے اس کو تو کوئی بھی اچھی لڑکی مل سکتی ہے مجھ سے بھی اچھی... لیکن شاید اسے میں ہی پسند آئی ہوں... کیونکہ مجھ سے اچھی لڑکی اس پوری
"...دنیا میں کوئی ہے ہی نہیں

عریشہ اپنے ہی منہ سے خود کی ہی تعریف کرنے لگی جبکہ اب شہرام
نے اس کی باتوں پر بامشکل اپنی ہنسی کنٹرول کی ورنہ وہ مسکرا جاتا
ویسے لڑکا تو یہ بھی برا نہیں ہے... یہ بھی سچ ہے کہ اس کھڑوس کے "
ساتھ میں بہت بچوں گی... مگر میرے لئے کوئی لڑکوں کی کمی تھوڑی
ہے... ہو نہہ... لیکن ایسا بھی تو ہو گا نہ کہ اس کے پیچھے کتنی ساری
"... لڑکیاں ہوں... کیا واقعی ایسا ہے

وہ پھر سے کہنے لگی تھی جبکہ شہرام اس کی چلتی ہوئی ہر سانس کو
محسوس کر رہا تھا اس کو جھٹکا تو تب لگا جب عریشہ نے اپنی انگلی اس کے
لبوں پر رکھی

خود تو کسی کڑوے کریلے کی مانند ہے مگر اس کے ہونٹوں کا "
لمس... بہت میٹھا ہے

کمر پر مضبوط ہوئی اور وہ جو کب سے سونے کا ناٹک کر رہا تھا اب
آنکھیں کھول کر اسے دیکھنے لگا تھا

تو پی لونہ ان میٹھے ہونٹوں کو روکا کس نے ہے مائے ہوٹ"
وائف... "شہرام کے جاگنے پر عریشہ یک دم سے چونکی اور دور
ہونے لگی مگر شہرام اب اس پر مکمل جھکنے لگا تھا شہرام کی بات پر عریشہ
کے گال شرم سے لال ہونے لگے تھے

"تت تم... جاگ... رہے ہو؟؟؟"

ہاں لیکن دل ہی نہیں کیا تمہیں خود سے دور کرنے کا اس لئے"
ایکٹنگ کرنے لگا تھا... میں نے سوچا کیا پتا میری وائف... کچھ خاص کر
"جائے"

عریشہ کے چہرے پر حیا کے رنگ نمایاں ہونے لگے تھے

ان کا ہیلی کاپٹر یو کے کی سرزمین پر لینڈ ہو چکا تھا اور پھر وہ لوگ بیسٹ کے پلان کے مطابق بیسٹ کی بھیجی گئی گاڑی میں بیٹھ کر اس کے فارم ہاؤس جا چکے تھے جبکہ بیسٹ کا ہیلی کاپٹر اب تک ہواؤں کی سیر کر رہا تھا

ہیں... یہ کونسی جگہ ہے... یہ کہاں لے کر جا رہے ہو بھائی؟؟..."

نوفل کو اپنی آنکھوں پر بالکل بھی یقین نہیں آیا جب اس نے گاڑی کو ایک کھنڈر نما کارخانے کی طرف جاتے دیکھا وہ بے یقینی کی کیفیت میں مبتلا ڈرائیور سے کہنے لگا جبکہ حورین بھی حیران تھی کیونکہ یہ جگہ تو بالکل ہی عجیب سی تھی

باسم یہ کونسی جگہ ہے؟؟؟ تم کچھ بول کیوں نہیں رہے اس ڈرائیور "
"...کو

ڈرائیور اپنی ہی دھن میں گاڑی چلانے میں مصروف تھا وہ بیسٹ کے
حکم پر صرف روحیل کے سوالوں کا جواب دے تھا اس کے علاوہ وہ
کسی کو دیکھ بھی نہیں رہا تھا نہ ہی کسی کی بات پر اس کا کوئی ری ایکشن تھا

"...ریلیکس گائیز... تھوڑا صبر کر لو"

آر جے کے سخت لہجے پر نوفل اور مہر کی زبان کو بریک لگا اور باسم کے
گھورنے پر وہ دونوں بالکل خاموشی سے بیٹھ گئے

ہو نہہ کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا... سوچا حسین فارم ہاؤس تھا آکھنڈر نما "
قلعے میں گئے۔ "نوفل نے منہ ہی منہ میں کہا مگر سب سن چکے تھے
اور حورین تو اسے گھور بھی رہی تھی

گاڑی اب اس کھنڈر نما کارخانے کے بالکل قریب تھی یہ کوئی بہت ہی پرانا اور کئی سالوں سے بند کارخانہ ثابت ہو رہا تھا تب ہی ڈرائیور نے کسی کو کال کی تو وہاں کے چھوٹے گیٹ سے ایک گارڈ باہر نکل کر آیا اور ایک ریموٹ کے ذریعے بڑے والے دروازے کو کھولنے لگا

جیسے جیسے یہ دروازہ کھلتا گیا ویسے ویسے روحیل کے علاوہ سب حیران ہوتے گئے پھر گاڑی اس بند کارخانے کے اندر گئی اندر بہت زیادہ اندھیرا تھا تقریباً دو منٹ تک گاڑی یوں ہی اس سرنگ نما راستے سے سیدھی اندر جاتی رہی مگر ایک دروازے کی طرف رکی اور پھر سے اس ڈرائیور نے کسی کو کال کی تو سامنے بنا بڑا سا بند دروازہ آہستہ آہستہ سے کھلنے لگا دروازہ جیسے جیسے کھلتا گیا ویسے ویسے سب لوگوں کے منہ کھلتے گئے

گاڑی اب اس بنے باغ نما راستے سے اندر جانے لگی ہر طرف ہرے
بھرے درخت تھے اور تھوڑا آگے جا کر بیچ میں ایک بہت بڑا
خوبصورت مجسمہ بنا ہوا تھا وہ کسی سیج مچ والے بیسٹ کا مجسمہ لگ رہا تھا
اور اس کے ساتھ ہی ایک لڑکی کا مجسمہ بنا ہوا تھا سفید ماربل سے بنایا گیا
یہ مجسمہ بیت خوبصورت لگ رہا تھا اس کے آس پاس فوارے بنے
ہوئے تھے جو فلحال تو ایک شوپیز لگ رہے تھے

واؤ... یہ تو بیسٹ ہے نہ اور یہ اس کی بیوٹی کیا بات ہے... "نوفل کو یہ"
مجسمہ بہت پسند آیا تھا

ان کی گاڑی اس کے برابر سے گزری اور سامنے بڑے سے فارن
ہاؤس پر پہنچی سب کو اپنی آنکھوں پر بالکل بھی یقین نہیں آ رہا تھا یہ

نجانے کتنی گاڑیاں تھی بیسٹ تو ان کی سوچ سے بھی زیادہ ہی آگے تھا
وہ لوگ سب جلدی سے گاڑی سے نکل کر فارم ہاؤس کے اندر گئے وہ
بہت حسین بنایا گیا تھا

ایک گارڈان سب کو ان کے کمروں کا بتا کر وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ
لوگ پورے فارم ہاؤس کا جائزہ لے رہے تھے یہ اتنا بڑا تھا کہ انہیں
پورا جائزہ لینے میں شاید ہی شام ہو جاتی مہر تو سیڑھیاں عبور کرتے
ہوئے اوپر کے تمام فلور کا جائزہ لینے چلی گئی جبکہ باسم بھی اس کے
پیچھے پیچھے چلا گیا

نوفل سید ہا سید ہا سامنے بنے لون کی طرف چلا گیا جسے وہ لون سمجھ
رہا تھا وہ دراصل کوئی لون نہیں تھا یہ فارم ہاؤس کے پیچھے کا حصہ تھا

ایک طرف جھولا اور دوسری طرف ٹیبل اور کرسیاں رکھی ہوئی
تھیں مگر سامنے ایک بہت بڑی ندھی بنی ہوئی تھی جہاں بورڈ کھڑیں
تھیں یعنی کہیں بھی جانے کا راستہ اس ندھی کے ذریعے بھی بنایا گیا تھا

نوفل تو پاگل ہی ہو گیا تھا جبکہ حورین آنکھیں چھوٹی کرتی اس کی
حرکتیں دیکھ رہی تھی پہلے وہ جا کے جھولے پر بیٹھا پھر بورڈ کے اندر
پاؤں رکھ کر دیکھنے لگا اور پھر کرسیوں پر آکر بیٹھ گیا تب ہی ایک ملازم
اس کے پاس آیا

"صاحب آپ کو کچھ چاہیے؟؟"

"...واؤ تم بھی مسلم ہو فل اردو واؤ"

"...جی صاحب جی"

نوفل حورین کی طرف گھمنڈی انداز میں دیکھتا ہوا کہنے لگا تو حورین
نے منہ بناتے ہوئے اسے اگنور کیا جبکہ ملازم ثبات میں سر ہلاتا ہوا
اس کے حکم کے مطابق جو س لانے چلا گیا جبکہ اوپر والے فلور کی
گیلری سے باسم اسے دیکھنے لگا

"تجھے یہاں بھی کھانے پینے کی لگی ہوئی ہے؟؟"

باسم کی بات پر حورین اور نوفل نے اوپر دیکھا جہاں ایک طرف مہر
کھڑی تصویریں بنا رہی تھی جبکہ باسم کھڑا نوفل کو گھور رہا تھا

"ہو نہہ لگادی نظرمی صحیح کہتی تھیں یہ دنیا کبھی جینے نہیں دیتی"

باسم کی بات پر مہر جو تصویر بنا رہی تھی اب قہقہہ لگانے لگی

"تم تو چپ کرو مینٹل عورت کی بہن"

باسم کی بات پر مہر منہ بناتی ہوئی واپس اپنے کام میں لگ گئی

کمرے میں جا چکا تھا

وہ بیڈ پر لیٹا ماہی کے بارے میں سوچ رہا تھا کیا اسے ماہی سے بات کر
لینی چاہیے؟؟؟

اس نے اپنا موبائل نکالا اور آن کر کے ماہی کے میسجز سننے لگا تھا

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

"... ہٹو پیچھے... بے شرم انسان"

عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا اور خود کو آزاد کروانے لگی تو

شہرام نے ہمیشہ کی طرح اس کو مضبوطی سے پکڑ لیا

اوہ تھینک گوڈ تمہیں یہ تو پتا چلا کہ میں بے شرم انسان ہوں۔""

شہرام کی بات پر عریشہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگی

ویل چلو تم نے یہ بھی مان لیا کہ میں ہینڈ سم ہوں اور تم میرے "
"... ساتھ چجوگی

وہ آنکھ مارتے ہوئے اسے کسی چھچھورے سے کم نہ لگ رہا تھا

"... شاید تم نے یہ نہیں سنا کہ میں نے آگے کیا کہا تھا"

اوہ ہاں یاد آیا تم نے آگے یہ بھی کہا تھا کہ اس کھڑوس کریلے کے "
"... پیچھے بھی لڑکیاں ہوں گی

عریشہ اکڑ دکھاتے ہوئے کہنے کی لگی تھی جب شہرام نے فٹ سے
جواب دیا تو عریشہ خاموش ہو گئی

ہممم ویسے لڑکیاں تو بہت ہیں جو ہر وقت میرے آگے پیچھے گھومتی "
"... رہتی ہیں

یہ سچ تھا کہ عریشہ اسے بالکل بھی پسند نہیں کرتی تھی لیکن اپنے آگے
کسی اور لڑکی کا سن کر اس کا پاراہائی ہو جاتا تھا

میں کیوں جاؤں بھلہ کسی کے پاس؟؟ میرے پاس تم ہو یہ کافی "
"نہیں...؟

شہرام کی بات پر عریشہ کو تھوڑی تسلی ہوئی کہ اس کی بات ہو رہی ہے
مگر شہرام بھی شہرام ہی تھا

ویسے... ان میں سے ایک لڑکی بہت خوبصورت تھی اور ہوٹ "
"... بھی

شہرام نے شرارتی انداز میں اسے چڑاتے ہوئے کہا تو وہ وقت ضائع
کئے بغیر اسے خود سے الگ کرتی ہوئی وہاں سے اٹھ گئی

منہ ہی منہ میں بک بک کرتی وہ فیس واش کرنے کے لیے چلی گئی
جبکہ شہرام اب سمجھ چکا تھا کہ اس لڑکی کو کیسے چڑانا ہے

جب وہ وہاں آئی تو شہرام کو شرٹ کے بنا کھڑے دیکھ کر جلدی سے
آنکھوں پر ہاتھ رکھ گئی

"...یہ... کیا... بے شرمی... ہے... بد تمیز کہیں کے"

اس حالت میں بھی وہ اسے کہنے سے باز نہ آئی تھی

"...اوہ تھینک گوڈ تم آگئیں پلیز زذرا مجھے یہ شرٹ پہنا دو"

شہرام اس کے قریب آنے لگا تو عریشہ جلدی سے پیچھے ہوئی مگر اب

پیچھے کوئی جگہ نہیں تھی کہ وہ مزید دور ہوتی

"...کیوں؟؟ تم خود پہنو"

"...اور کھڑی کھڑی زبان چلائی جا رہی ہو

عریشہ کے تیز لہجے پر شہرام بھی تیز لہجے میں کہنے لگا

"...میں نہیں پہناؤ گی سمجھے تم"

"تو کیا میں اس حالت میں ہیلی کاپٹر سے باہر جاؤں گا؟؟؟"

شہرام ایبروکازاویہ بناتے ہوئے پوچھنے لگا

"...ہاں مرضی تمہاری"

عریشہ بڑے مزے سے ہاتھ باندھتے ہوئے کہنے لگی

سوچ لو... پھر نہ کہنا کہ میں دھوکے باز ہوں... کیونکہ تم خود ہی اپنے"

شوہر کو بنا شرٹ کے سب کے سامنے لے جانا چاہتی ہو... اور ایسے میں

اگر کوئی لڑکی تمہارے شوہر کو دیکھے اور اس پر فدا ہو جائے تو...؟؟؟ کیا

"کرو گی پھر؟؟؟"

"...ہو جاؤ"

"...اوہ ریلی"

شہرام اس کے بالکل قریب آیا

اچھا اب شرٹ تو پہنا دو ورنہ پھر میرے موڈ کا تمہیں پتا ہی ہے"

"...نہ"

شہرام اب اسے اوپر سے نیچے تک دیکھ رہا تھا عریضہ اس کے ارادے

سمجھ چکی تھی اس لئے جلدی سے سیٹ پر پڑھی شرٹ اسے پہنانے

لگی تو وہ بڑے آرام سے پہننے لگا

جب وہ اس کی شرٹ کے بٹن لگا رہی تھی تو اس ہی دوران شہرام نے

اسے کمر سے پکڑ کر خود کے قریب کر لیا جس سے وہ اس کے سینے پر جا

لگی تھی

"...شہرام... اب تم حد پار کر رہے ہو"

وہ اس کی بات کا مختصر سا جواب دے کر اس پر جھکنے لگا تھا جس پر
عریشہ نے اسے دھکا دیا تو اس کے تاثرات غصے میں بدل گئے تھے
بات سنو میری آج کے بعد اگر تم نے مجھے اس طرح سے خود کے "
دور کیا تو بہت برا ہو گا... جب تک تم میرے ساتھ ہو تب تک تم مجھے
خود سے دور نہیں رکھ سکتیں پھر میں تمہارے ساتھ چاہے کچھ بھی
" کر دوں

شہرام نے اسے بازوؤں سے جکڑ کر خود سے چپکا لیا تھا اور اس کی
گرفت سے عریشہ کو درد محسوس ہونے لگا تھا مگر وہ اس کے سامنے
خود کو کمزور بالکل بھی ظاہر کرنا نہیں چاہ رہی تھی
کیوں؟؟ کیوں جو چاہے کر سکتے ہو تم؟؟؟ میں تمہاری خریدی ہوئی "
"... چیز ہوں کیا؟؟

"...تم... میری ضد کی آخری حد ہو تم

اس بد تمیز لڑکی کے لئے تمام حدیں پار کرنے والا وہ انتہا کا کھڑوس
لڑکا تھا اور اس زہریلے بیسٹ کی ضد کی آخری حد وہ انتہا کی کھڑوس
لڑکی تھی

دونو ہی کھڑوس تھے دونوں ہی انتہا کے اکڑ مزاج تھے ایک نفرت
میں پاگل تو دوسرا عشق میں پاگل تھا

وہ خاموشی سے اس کی براؤن آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون دیکھ
رہی تھی ایک ایسا جنون جو شاید ہمیشہ سے تھا اور شاید ہمیشہ تک رہنے
والا تھا وہ اسے خود کے قریب پا کر ایک عجیب سا سکون محسوس کر رہی
تھی آخر کیا تھا اس انجان شخص میں جو وہ اس کے سکون کا باعث بنتا تھا

قریب آتا تھا تو اس کی نفرتوں کے اثاب جواب دینے لگتے تھے

♥ 🔥 AreeSha KhaN NoVeLs 🔥 ♥

وہ ماہی کو کال ملانے لگا تھا اور دوسری طرف ماہی اس ہی کی کال کا
انتظار کر رہی تھی ماہی نے رو حیل کی کال دیکھ کر جلدی سے پک کی
"...رو حیل"

"...جی رو حیل کی جان"

"...رو حیل... مجھے... آپکی بہت... یاد آرہی ہے"

ماہی بے ساختہ رونے لگی جس پر رو حیل کو لگا اس کے دل کو ایک جھٹکا
سا لگا ہو اس کے دل میں ایک درد سا اٹھاتا تھا اسے تکلیف سی محسوس
ہوئی تھی

میری جان آپ روکیوں رہی ہو... میں بھی آپ کو بہت زیادہ یاد کر
"رہا ہوں... آپ کی طبیعت کیسی ہے اب؟؟"

"...روحیل... میں ٹھیک ہوں... روحیل آپ... واپس کب آئیں گے"
ماہی کا پھر سے وہی سوال تھا جس پر روحیل خاموش ہو گیا تھا
"...روحیل... بتائیں آپ کب آئیں گے؟؟"

میری جان بہت جلد آؤں گا... تب تک آپ کو اپنا بہت سارا خیال
"...رکھنا ہوگا"

روحیل میں خیال رکھ رہی ہوں... پلیز زرو حیل کال مت کاٹیے گا"
"پلیز... مجھے آپ سے بات کرنی ہے"

ماہی کو ڈرتھا کہ روحیل پھر سے مختصر بات کر کے فون بند کر دے گا
میری جان آپ کو کس نے روکا ہے؟؟ آپ کو جو بات کرنی ہے کرو"
"...! جتنی دیر بات کرنی ہے کرو... میں یہیں ہوں"

لئے روحیل نے ماہی سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کہ آج کا وقت وہ
ماہی کو دے گا

"...روحیل آپ کو پتا ہے میں بے ہوش ہو گئی تھی"

واٹ؟؟؟ یہ کیا کہہ رہی ہو ماہی؟؟؟؟ یعنی آپ کی طبیعت اب بھی "
"خراب ہے... پلیرز زڈاکٹر کو دکھاؤ... پلیرز ز

"جی جی میں آپ ٹھیک ہوں"

ماہی کی بات پر روحیل انتہا کا پریشان ہو گیا تھا اس کے خود کچھ سمجھ
نہیں آ رہا تھا کہ وہ یہاں رہ کر ماہی کے بارے میں خبر کیسے رکھے پھر
ایک ترکیب یاد آئی مگر فلحال وہ ماہی سے باتوں میں لگا رہا تھا تا کہ ماہی
دوبارہ اداس نہ ہو اور اس کا ذہن بٹارے

"روحیل آپ کو پتا ہے مجھے آپ سے بہت زیادہ محبت ہو گئی ہے"

روحیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ماہی بھی مسکرا نے لگی
"...آپ سے بھی زیادہ"

اوہ سچ میں؟ پھر تو مجھے اب اور بھی زیادہ پیار کرنا پڑے گا تا کہ محبت "
"...کے معاملے میں میں آپ سے آگے ہو جاؤں
"...آپ ہو ہی نہیں سکتے"

...ماہی نے روحیل کو چڑایا

"اوہ اچھا وہ کیسے؟؟"

کیونکہ آپ تو مجھ سے عشق کرتے ہیں نہ اور عشق تو محبت سے پہلے "
"...ہی سے بہت زیادہ آگے ہے

ماہی کی بات پر روحیل مسکرایا تھا یعنی اس کی سلیپنگ بیوٹی سمجھ چکی
تھی کہ اس کا روحیل اس سے صرف محبت نہیں بلکہ عشق کرتا ہے

وہ اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا ہوا اس سے دور ہوا جس پر عریشہ
نے شکر ادا کیا مگر وہ یہ سمجھ چکی تھی کہ پھر چاہے اس کی ضد چھوٹی ہو
یا بڑی اسے اگر پوری نہ کرنے دی جائے تو وہ غصے سے پاگل ہونے لگتا
ہے اور اب جب وہ اپنی چھوٹی سی ضد پوری کر چکا تھا وہ اسے خود کی
باہوں سے آزاد کرتا ہوا اپنی سیٹ پر جا بیٹھا

"کچھ ہی دیر منٹوں میں ہم پہنچنے والے ہیں"

"تو؟؟؟"

تو اپنا حلیہ ٹھیک کر و شکل دیکھی ہے؟؟ بلکل پاگل کھسکی ہوئی چڑیل"
"...لگ رہی ہو"

جس پر عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی کبھی تو اتنی
تعریف کرتا تھا اور کبھی اچانک سے کچھ بھی کہہ دیتا تھا

وہ شیشے میں شکل دیکھنے لگی واقعی اس کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی
تھیں اس نے جلدی سے اپنا بیگ نکالا اور اپنا حلیہ ٹھیک کرنے لگی
تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر اس نے اپنا لک بلکل پہلے جیسا کر لیا تھا
جب شہرام کی نظر اس پر پڑھی تو وہ ایک ادا سے اسے دیکھنے لگی جیسے
کہہ رہی ہو اب بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں

"...ہمم گڈ... اب کچھ بہتر لگ رہی ہو"

"...ہو نہہ تم سے پوچھا کس نے ہے"

جواب دے گئی تھی

کچھ ہی دیر میں ان کا ہیلی کاپٹر بھی یو کے کی بلڈنگ پر لینڈ کر گیا تھا وہ جلدی سے اتر کر جانے لگی اور شہرام اس کے پیچھے پیچھے چل دیا بھی وہ لوگ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئے تھے ایک بڑی سی مرسڈیز ان کے سامنے آر کی تو شہرام کے اشارے پر وہ اس کے ساتھ اس گاڑی میں جا بیٹھی

"یہ کس جگہ جارہے ہیں ہم؟؟؟"

پہلے جو کافی دیر تک اپنی زبان بند کئے بیٹھی تھی اب سامنے کھنڈر نما گھر کی طرف جاتے دیکھ کر کہنے لگی

"...یہ ایک جگہ ہے... جو خاص تمہارے لئے ہے"

"... اتنی اوقات نہیں کے میں یہاں رہوں

ہو نہہ بے بی یہ تو اندر جانے کے بعد ہی پتا چلے گا کس کی اوقات "
"... کیسی ہے

شہرام کی بات پر وہ سڑے ہوئے منہ بناتی چل چاپ اپنی سیٹ پر بیٹھ
گئی اور منہ میں بک بک کرتی رہی

ہو نہہ پتا نہیں اتنے دن جس گھر میں رکھا تھا وہ کس کا تھا بنتا تو بڑا امیر "
تھا اور یہاں دیکھو ذرا نجانے کس کے سو سال پرانے کار خانے پر قبضہ
"جمانا چاہ رہا ہے

شہرام مسلسل اس کی بک بک سن رہا تھا مگر کہا کچھ نہیں اس کی زبان
کو بریک تو تب لگا جب اندر کا گیٹ کھلا اور سامنے کا منظر نظر آیا اب
اس کی شکل دیکھنے والی تھی

"...واؤ"

بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا جبکہ شہرام خاموشی سے اس کو دیکھا

جارہا تھا

"...یہ... یہ کیا ہے"

وہ اس محسمے کو بڑی حیرت سے دیکھنے لگی

"...کہا تھا نہ خاص تمہارے لئے ہے"

پھر اس کی نظر اس محسمے کے نیچے گولڈ ایلفا بیڈز سے لکھے گئے ورڈز پر

گئی

"The ToXic BeaSt...???"

اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہوا تھا

"And His BeauTy Queen..."

اب برابر بیٹھے شخص کو دیکھ رہی تھی جو مطمئن انداز میں اسے ہی دیکھ
رہا تھا

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟؟ کبھی میری شکل نہیں دیکھی؟؟؟"

ہممم دیکھی ہے مگر اس شکل کا رنگ جو ابھی ابھی اڑا ہے اسے دیکھنے"

"...کامزہ ہی اپنا ہے

وہ اسے چڑاتے ہوئے کہنے لگا جبکہ عریشہ اب شر مندہ ہو رہی تھی وہ

اس کے بارے میں کتنا غلط سوچ رہی تھی جبکہ وہ تو واقعی میں اسے ہی

اپنی بیوٹی کو نین سمجھتا تھا اور وہ جو دکھتا تھا بالکل ویسا ہی تھا اس میں

بناوٹ بالکل بھی نہیں تھی

گاڑی کا دروازہ کھولا عریضہ اب اس فارم ہاؤس ہو باہر سے دیکھ رہی تھی

"یہ تمہارا ہی ہے نہ؟؟؟"

"... نہیں ہمارا ہے"

عریضہ اس کی بات کو منہ بناتے ہوئے اگنور کر گئی اور خود اندر چلی گئی
"... صاحب جی خوش آمدید"

"باقی سب کہاں ہے؟؟؟"

صاحب جی سب اپنے کمروں میں ہیں... آپ کے حکم سے ناشتہ تیار"
"کر دیں؟؟؟"

"... ہم اوکے فاسٹ"

وہ کہتا ہوا سامنے لگی لفٹ کی طرف جانے لگا

"یہاں تمہارے علاوہ بھی کوئی رہتا ہے؟؟؟"

"... اوپر ہے

وہ اسے خود کے ساتھ جانے کا اشارہ کرتے ہوئے لفٹ کا بٹن دبا چکا تھا

اب وہ دونوں لفٹ کے اندر جا چکے تھے

اب وہ لوگ تیسری فلور پر تھے

"... یہ ہمارا کمرہ ہے"

"میرا کدھر ہے؟؟؟"

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھور کر دیکھنے لگا

"!!!... سنا نہیں تم نے؟؟ یہ ہمارا کمرہ ہے"

شہرام کی بات پر عریشہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دی کیونکہ وہ

بلکل بھی بحث کے موڈ میں نہیں تھی جبکہ وہ کھڑوس کر یلہ تولڑنے

کے لیے ہمیشہ ہی تیار رہتا تھا

"...اس کو تو فوج میں ہونا تھا... ہونہ کھڑوس کریلہ"

وہ خود ہی سے کہتی ہوئی اس کے پیچھے چلی گئی جبکہ آگے چلتا شخص اپنے بارے میں ادا کئے گئے الفاظ سن چکا تھا

اندر کا منظر تو باہر سے بھی کئی زیادہ حسن تھا وہ کوئی عام سا کمرہ نہیں بلکہ کسی جنت کا حصہ معلوم ہو رہا تھا پہلے تو وہ سکون سے پورے کمرے کا جائزہ لینے لگی جبکہ شہرام وارڈروب سے کپڑے نکال کر فریش ہونے کے لئے چلا گیا تھا

وہ اب بیڈ پر لیٹ چکی تھی اسے تھکن کا احساس ہو رہا تھا کچھ ہی دیر گزری تھی جب اس کی آنکھ لگ گئی تھی جب وہ باہر آیا تو اسے سوتا ہوا پا کر اس کے قریب آیا اور جھک کر اس کی گردن کو چومنے لگا تب ہی

آنکھیں کھولتی ہے

"...تت تم... دور ہٹو"

"...اس کی اکڑ کبھی کم نہیں ہوگی"

عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا جبکہ شہرام منہ میں ہی کہتا ہوا
وہاں سے اٹھ گیا لیکن عریشہ اب بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی وہ ڈارک
بلورنگ کاٹراؤزر پہنے خود شیشے کے سامنے کھڑا اپنے بالوں کو تولیے
کی مدد سے سکھا رہا تھا اس کا مضبوط گیلا جسم جس سے صاف واضح ہو رہا
تھا کہ وہ جم کرتا ہوگا

شہرام نے شیشے میں عریشہ کا عکس دیکھا جو اس ہی کی طرف متوجہ
تھی

"اب کیا سارا وقت یہیں بیٹھ کر گزارنا ہے؟؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم سے ہوش میں آئی اور بیڈ سے اٹھ کر اپنے سوٹ کیس سے کپڑے نکالنے لگی اور پھر شاور لینے چلی گئی جب وہ باہر آئی تو شہرام اپنے ہاتھ پر لگے زخم پر پٹی کر رہا تھا مگر شرٹ اس نے اب تک نہیں پہنی تھی

عریشہ اپنے گیلے بالوں کو ہلاتے ہوئے ڈریسنگ کی طرف بڑھی اس بات سے انجان کے وہیں قریب بیڈ پر بیٹھے شہرام کے چہرے پر اس کے بالوں کے چھینٹے آئے تھے وہ اس وقت وائٹ کلر کی شرٹ اور اس کے ساتھ ڈھیلا سا وائٹ ٹراؤزر پہنی ہوئی تھی شہرام اپنا زخم ادھورا چھوڑ کر اٹھا اور اس کے پیچھے آکھڑا ہو وہ شیشے کے سامنے کھڑی

کالمس محسوس کیا

"... یہ... کیا کر"

وہ آگے کچھ کہتی شہرام کی گرفت اس کی کمر پر مضبوط ہونے لگی جبکہ وہ اسے اشارے سے خاموش کرا گیا تھا شہرام نے اس کے ہاتھ سے برش لیا اور اس کے بالوں کو سلجھانے لگا یہ عمل وہ بہت نرمی سے کر رہا تھا جبکہ عریشہ حیران کن انداز میں شیشے کو دیکھی جا رہی تھی جہاں ان دونوں کا ایک ساتھ بننا ہوا عکس کچھ الگ ہی رنگ جمع رہا تھا

شہرام نے برش کو ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا اور اس کے بالوں کو آگے کرتا ہوا خود اپنی تھوڑی کو اس کے کندھے پر رکھنے لگا

"Perfect Couple..."

نے اپنی کمرے سے اس کا ہاتھ ہٹانا چاہا مگر وہ بڑے آرام سے ہوں ہی
کھڑا رہا جیسے اسے کچھ محسوس ہی نہ ہو رہا ہو
"... شہرام پلیزز زچھوڑیں نہ مجھے"
"... کتنی پیاری لگتی ہوں تم ایسے لہجے میں بات کرتے ہوئے"
عریشہ کے نرم لہجے پر شہرام فدا سا ہونے لگا تھا
"کتنی پیاری لگتی ہوں بتائیں ذرا؟؟؟"
عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی
"... ہممم ہمیشہ سے بھی زیادہ پیاری"
مگر مجھے تم بالکل بھی نہیں پسند "وہ منہ بناتی ہوئی اس سے دور ہوئی"
ڈریسنگ پر رکھی پرفیوم کی بوتل اٹھا کر اس نے لگانا شروع کی تو شہرام
نے اس کے ہاتھ سے چھین لی

کے انداز میں کہا

"...کیونکہ میں تم سے پیار"

آگے وہ جو کہنے والی تھی شہرام اس سے بخوبی واقف تھا اس لئے اس کی

بات کاٹ کر بول پڑا

ہاں ہاں مجھے پتا ہے کہ تم مجھ سے کتنا زیادہ پیار کرتی ہو پھر کیوں بار"

"بار اپنی محبت کا اظہار کرتی ہو؟؟؟

شہرام کی بات پر عریشہ کسمانے لگی

"...ہو نہہ ڈھیڈا انسان انتہا کا ڈھیڈا انسان"

وہ منہ میں ہی بک بک کرتی ہوئی بیڈ پر جا بیٹھی تب ہی ملازم کمرے

کے باہر کھڑا دستک دینے لگا

"...آ جاؤ"

شرم انسان کو دیکھ رہی تھی جو بڑے آرام سے اب تک بنا شرٹ کے
کھڑا تھا

صاحب جی کھانے کی میز پر سب آپ کا اور بیگم صاحبہ کا انتظار کر
"... رہے ہیں"
"... ٹھیک ہے"

شہرام کا مختصر سا جواب پا کر وہ سر جھکائے نہایت احترام کے ساتھ
کمرے کا دروازہ بند کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا

"اور کتنے لوگ ہیں اس گھر میں؟؟"

شہرام جواب آئینے کے سامنے کھڑا بوڈی اسپرے لگا رہا تھا عریشہ کی
بات کو نظر انداز کرتا ہوا اب شرٹ پہننے لگا

عریشہ کے آخری الفاظ سن کر شہرام اسے گھورنے لگا
دو آنکھیں ہیں نہ؟ جب نیچے جاو گی تو خود ہی دیکھ لینا کے کتنے لوگ "
...ہیں

وہ تپے ہوئے انداز میں اپنی بات مکمل کرتا ہوا اپنے بالوں کو جیل کی
مدد سے سیٹ کرنے لگا

"ادھر ادھر...؟؟؟ کہاں جا رہی ہو؟؟؟"

عریشہ بڑے مزے سے چلتی ہوئی دروازے کی طرف جانے لگی
کیا مطلب کدھر جا رہی ہو؟ باہر جا رہی ہوں دو آنکھیں ہیں نہ "
"دکھائی نہیں دے رہا؟؟؟"

عریشہ کے تیز تر ارلہجے پر شہرام کا خون کھولنے لگا وہ ضبط کرتا ہوا اس
کی طرف پلٹا

"...ایک بھی قدم باہر نکالا تو بہت برا ہوگا سمجھیں

شہرام اپنی بات کہہ کر موبائل چیک کرنے میں لگ گیا جبکہ عریشہ
اب تک وہیں کھڑی اپنی قسم کو کوس رہی تھی کہ آخر اس نے اس
سے نکاح کیا ہی کیوں تھا

"چلیں؟؟؟"

وہ اپنے کام ختم کرتا ہوا اس کے قریب آیا مگر وہ اب تک کھوئی ہوئی
تھی

"...اوہ ہیلو؟؟؟ میں کہہ رہا ہوں چلیں"

شہرام اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجاتے ہوئے بولنے لگا تو وہ یک
دم ہوش میں آئی اور ثبات میں سر ہلا کر اس کے پیچھے چل دی

وہ روحیل سے بات کرنے کے بعد کافی سکون محسوس کر رہی تھی مگر اس کی طبیعت اندر ہی اندر بگڑ رہی تھی جس کا علم اب تک کسی کو نہ ہوا تھا جبکہ انسپیکٹر رضوان ماہی کی فکر میں آدھے ہوئے جا رہے تھے وہ اس وقت اپنے آفس میں بیٹھے تھے جب انہیں کسی کی کال آئی

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ وہ کیسے ہوش میں آگیا؟؟ کیا تم نے ٹھیک " سے اسے بے ہوش نہیں کیا تھا؟؟ بہزاد... بات سنو میری اس زمرہ "۔۔۔ داری میں اگر کوئی بھی کوتاہی برتی گئی تو انجام بہت برا ہوگا

ان کے ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں نجانے وہ کن کن مشکلوں کو حل کرنے کی کوششوں میں تھے

ہوشی کی دوا دے دو... اور سب سے زیادہ اہم بات اپنی آنکھیں کھلی
رکھنا اگر وہ مکمل ہوش میں آگیا تو اسے سنبھالنا ہمارے لئے بے حد
"... مشکل ہو جائے گا سمجھ رہے ہو نہ تم؟

اپنی بات مکمل کرتے ہوئے انہوں نے ثبات میں سر ہلایا اور فون بند
کر دیا وہ ایک ذہین اور ایماندار انسپیکٹر تھا وہ ہر ایک مسئلے کو بے حد
سمجھداری سے حل کرتا تھا مگر اس مسئلے کو حل کرنا ان کے سمجھ سے
کافی باہر تھا

ایک طرف ڈون کا مسئلہ دوسری طرف ان کی جان سے پیاری بیٹی کی
طبیعت اور پھر ان کی ڈیوٹی سے متعلق کیسز ان سب میں ان کا دماغ

"کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو کیا ہوا ہے ماہی کو؟؟؟"

وہ فون کان پر لگائے باہر کو بھاگے منٹوں میں آنکھوں نے گاڑی اسٹارٹ کی اور ہوا کی طرح دوڑاتے ہوئے گھر کی طرف چلے گئے

وہ پسینے سے شرابور وجود میں سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے ماہی کے کمرے میں آئے جہاں ملازم سر جھکائے کھڑے تھے جبکہ ماہی بے ہوشی کی حالت میں بستر پر نڈھال پڑی تھی

"ماہی میری جان آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے تمہیں...؟؟؟"

وہ ماہی کے گال تھپتھپاتے لگے مگر ماہی کا وجود بے جان پڑا ہوا تھا

وہ ماہی کو گود میں اٹھاتے ہوئے نیچے کی طرف جانے لگے جبکہ ملازم
ڈرائیور کو گاڑی کا کہنے چلا گیا کافی رات ہو چکی تھی اس لئے وہ اسے
قریبی اسپتال لے گئے جہاں اس کا فوری ٹریٹمنٹ شروع کر دیا گیا تھا
جبکہ گھر کا ایک ملازم جسے روحیل نے ماہی کے بارے میں ہر خبر دینے
کا کہا تھا وہ مسلسل روحیل کو فون کئے جا رہا تھا مگر دوسری طرف نمبر
بند جا رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

وہ لوگ جب لفٹ کے ذریعے نیچے آئے تو عریشہ کو کافی ہنسی مذاق کی
آوازیں آنے لگیں تو وہ اندازہ لگانے لگی شاید شہرام کے دوست آئے
ہوئے ہوں گے مگر جب وہ لوگ ڈائننگ ہال پہنچے تو سامنے بیٹھے

آ رہا تھا کہ سامنے ٹیبل پر ان انجان چہروں میں سے ایک چہرہ جانا پہچانا
ساتھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ روحیل تھا

"...رو...روحیل"

عریشہ ابھی اسے کچھ کہتی جب شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر روکا کیونکہ
وہاں سب لوگ اپنی باتوں میں مصروف تھے اُنہیں اندازہ ہی نہیں ہوا
تھا کہ شہرام وہاں آچکا تھا

بات سنو میری... یہاں پر کسی قسم کا کوئی ہنگامہ کرنے کا سوچنا بھی "
مت بہتر ہو گا... اگر سب کے سامنے اپنی زبان چلانے کی کوشش کی تو
"..." وہی پر یہ چلتی زبان کو ہمیشہ کے لیے خاموش کرادوں گا

شہرام اس کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ کی گرفت مضبوط کرنے لگا جبکہ
عریشہ اس کی آنکھوں میں آتا ہوا غصہ دیکھ چکی تھی

"...یہی سمجھو"

"...مگر"

ایک لفظ اور نہیں... یہ مت بھولو یہاں آنے سے پہلے ہمارے بیچ کیا
"...طے ہوا تھا"

وہ اسے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے دیکھنے لگا جبکہ عریشہ غصے سے اس
کی طرف دیکھ رہی تھی
"...میں... تمہیں جان سے مار دوں گی"

مار دینا جب تمہارا وقت آئے گا تو اپنے تمام شوق پورے کر لینا لیکن
ابھی تم یہاں سب کے سامنے شہرام کی بیوی کی حیثیت سے پیش آؤ
گی... ہمارے درمیان جو کچھ مسائل چل رہے ہیں انہیں ہمارے بیچ

"بھی مت کرنا ورنہ اپنے باپ کے انجام کی ذمہ دار تم خود ہوں گی

وہ اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں کچھ سمجھاتا ہوا اسے اندر کی طرف
لے جانے لگا جبکہ عریشہ اپنے ڈیڈ کا سن کر پتا نہیں کیوں بے بس سی
ہو جاتی تھی وہ اب تک کھوئی ہوئی تھی جس پر عریشہ نے اس کو کمر
سے تھاما اور آگے جانے لگا تب ہی نوفل کی نظر ان دونوں پر پڑی
"...اوہ ماشاء اللہ ماشاء اللہ دیکھو ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی آگئی"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے
وہ ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنے اس مخصوص قسم کے مغرورانہ انداز
میں چلتا ہوا اپنی مخصوص نشست پر جا بیٹھا جبکہ اس کی وہ وائف جو
اب مکمل اس کی ملکیت میں تھی اس کی مخالف کرسی پر بیٹھی

مغرور بیوی کا ساتھ اس کی شخصیت کو چار چاند لگا رہا تھا جیسا وہ خود تھا
مغرور سا کڑوسا کھڑوس سا اسے بیوی بھی اپنے جیسی ہی ملی تھی ان
کی جوڑی شاید اس دنیا میں سب سے زیادہ حسین اور پرفیکٹ جوڑی
تھی شہرام ایک مغرور شیر تھا اور عریشہ اس کی خطرناک شیرنی

"...اسلام و علیکم بھا بھی"

باسم کے سلام پر عریشہ شہرام کی طرف دیکھنے لگی جو پہلے ہی سے اسے
دیکھ رہا تھا

"...و علیکم سلام"

باسم کے سلام کا جواب وہ دھیمے لہجے میں دے کر خاموش ہو گئی

"...کیسی ہیں آپ...آپی"

"...ٹھیک"

عریشہ نے پھر مختصر سا جواب دیا جس پر شہرام اندر ہی اندر غصے سے
لال ہو رہا تھا

آپ ہمیں جانتی تو ہوں گی نہ... مطلب بیسٹ... میرا مطلب شہرام"
"نے آپ کو ہم سب کے بارے میں بتایا ہو گا نہ

نوفل کی بات پر عریشہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ کیسے ان
سب کو جانتی ہو گی شہرام نے کبھی بھی اس سے کسی کا ذکر نہیں کیا تھا
اگر وہ ادھر کسی کو جانتی تھی تو وہ صرف ر و حیل تھا جس پر عریشہ کو
اس وقت انتہا کی خار چڑھ رہی تھی

نہیں بتایا؟؟ چلیں کوئی بات نہیں میں ہوں نہ ان کاموں کے لیے"
میں آپ کو بتاتا ہوں میرا نام نوفل ہے اور یہ جس نے آپ کو سلام کیا

مہرماہ ہے اور یہ دونوں جواب تک خاموش بیٹھے ہیں ان میں سے ایک
حورین ہے اور دوسرا روحیل یہ دونوں آپس میں کزنس بھی ہیں اور
"... ہم سب آپس میں بہت اچھے دوست بھی ہیں

نوفل فرست سے تعارف کرواتا ہوا آخری میں دانت دکھانے لگا جبکہ
عریشہ اب تک روحیل کو گھور رہی تھی اور روحیل بھی اسے ہی دیکھ
رہا تھا کیونکہ وہ بخوبی سمجھ چکا تھا کہ وہ اسے کیوں گھور رہی تھی مگر کسی
کے سامنے کچھ بھی کہنے سے قاصر تھی وہ سمجھ چکا تھا شاید بیسٹ نے
اسے بہت اچھے سے ہینڈل کر رکھا تھا جبکہ وہ اس بات سے انجان تھا
کہ بیسٹ کی ٹریننگ اب بھی عریشہ پر جاری تھی

"کیسا رہا تم سب کا سفر...؟"

سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا اور سب سے مخاطب ہوا

"بہت برا... بلکہ یوں سمجھو بہت ہی برا"

نوفل ان سب کو منہ بناتا دیکھ کر کہنے لگا جبکہ عریشہ کو اس کے بات کرنے کے انداز پر اندر ہی اندر ہنسی بھی آرہی تھی وہ لڑکیوں کی طرح نزاکت سے پیش آرہا تھا

"Why??"

"...بس ایسی"

شہرام کے گھورنے پر نوفل نے اپنے مخصوص انداز میں کہا اور کھانے میں مصروف ہو گیا باقی سب بھی کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ عریشہ کو اس بار کا کھانا بہت پسند آیا تھا کیونکہ یہ زیادہ اسپائسی نہیں تھا

کھانے سے فارغ ہو کر سب لوگ شہرام کے حکم پر ڈرائنگ روم میں آگئے جہاں شہرام اپنی بیوی کے ساتھ فل ٹشن سے الگ ہی صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

"تو مطلب پارٹی کل ہے... تمام انتظامات مکمل ہو گئے؟؟؟"

ہاں شہرام سب کچھ ڈن ہے بس کل شام میں ہمیں وہاں جانا"

"...ہے"

روحیل کی بات پر شہرام نے ثبات میں سر ہلایا

تم سے آج شام شوپنگ پر جاؤ گے اور یہاں کی پارٹی کے حساب سے"

اپنے لئے ڈریس خریدو گے... تمام کام آج ہی مکمل کرنے ہیں کل پر

"... کچھ بھی نہیں چھوڑنا سمجھ رہے ہونہ"

سرہلانے لگا

"Card...?"

"DoNe SheHraM..."

"Other materiaLs...?"

"All done..."

عریشہ کو ان کی باتوں کا مطلب بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے ایسا
... لگ رہا تھا جیسے وہ سب آپس میں کوڈورڈز میں باتیں کر رہے ہوں

اب تم لوگ آرام کرنے جاسکتے ہو... شام تک شوپنگ ڈون ہونی"
چاہیے اینڈ رات کھانے کے بعد تم سب مجھے یہی ملنا کچھ ضروری کام
... ہے"

گئے جبکہ عریشہ اب تک اس کے پہلو میں بیٹھی اس کی باتوں کو سمجھنے
کی کوشش کر رہی تھی

"کیا ہوا؟؟؟"

شہرام اسے خاموش بیٹھے دیکھ کر مخاطب ہوا

"یہ سب کیا تھا؟؟؟"

"کیا سب؟؟؟"

"...تمہاری اور تمہارے دوستوں کی عجیب سی باتیں"

عریشہ نے عجیب سے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے بامشکل
اپنی ہنسی کنٹرول کی ویسے تو وہ بالکل بھی مسکرا نے کا عادی نہیں تھا مگر
عریشہ کو کڈنیپ کرنے کے بعد اس کی حرکتوں پر اسے اکثر نہ رکنے
والی ہنسی آنے لگتی تھی

تم اپنے اس چھوٹے سے ذہن پر زور ڈالنا چھوڑ دو یہ سب تمہارے "
"... سمجھے کی باتیں نہیں ہیں

شہرام کی بات پر وہ لا پر واہی والے انداز میں وہاں سے اٹھ کر جانے
لگی جس پر شہرام نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے اوپر گرا لیا

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟؟"

"... یہ بد تمیزی نہیں رو مینس ہے مائے کوئین"

"... دور ہٹوا اگر کوئی آگیا تو"

"... ڈونٹ وری میری اجازت کے بنا یہاں کوئی نہیں آئے گا"

شہرام نے پر سکون سے انداز میں کہا جبکہ لہجے سے شرارت ٹپک رہی
تھی عریشہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی جو شخص کچھ دیر پہلے سب

وہی شخص کتنی بے شرمی سے اس کو دیکھے جا رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"Nervous breakdown..."

ڈاکٹر نے ماہی کا مکمل معائنہ کرنے کے بعد مختصر الفاظ میں کہا جس پر
رضوان نے سر پکڑ لیا

اس ڈریپ کے بعد انہیں گھر لے جاسکتے ہیں اور پلینز کوشش کریں"
کہ انہیں کسی قسم کی کوئی ٹینشن نہ ملے انہیں آرام کی سخت ضرورت
... ہے ان کو ہر طرح کے اسٹریس سے دور رکھیں

مکمل طور پر ہوش میں نہیں آئی تھی مگر اندر ہی اندر وہ اب بھی
روحیل کو پکار رہی تھی

کچھ ہی دیر میں اسے مکمل ہوش آنے لگا تو رضوان اس کے قریب
آئے

"...ماہی... بیٹا"

"...بابا"

ماہی کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہونے لگے

میری جان پلیز زمت رو بچے تمہیں پتا ہے ڈاکٹر صاحب کہہ رہے "

"...تھے کہ تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گی

ماہی ان کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے گھر جانے کا کہنے لگی
"....جی جی میرا بچہ بس یہ ڈریپ ختم ہو جائے پھر ہم گھر چلیں گے"
رضوان نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا کچھ ہی دیر میں اس کی ڈریپ
ختم ہوئی تو وہ لوگ گھر آ گئے تھے

ماہی کو کھانا کھلانے کے بعد رضوان نے اسے میڈیسن دی اور سلا دیا
رضوان اپنی بیوی سے بے انتہا محبت کرتا تھا پھر ایک دن ان کی زندگی
میں ماہی آ گئی تھی جس کی وجہ سے ان کی زندگی جنت بن گئی تھی جب
وہ دو سال کی تھی تو اس کی ماں ایک ایکسڈنٹ میں گزر گئی تھی تب
سے لے کر اب تک رضوان نے ماہی کا ماں باپ دونوں بن کر خیال
رکھا تھا وہ اس کی پرورش میں کسی قسم کی کمی نہیں چاہتے تھے وہ اپنی
نوکری اور گھر دونوں پر پورا پورا دھیان دیتے تھے

سرہانے بیٹھے ہوئے اپنی بیوی کو یاد کر رہے تھے انہوں نے جس کو
بھی جان سے زیادہ ہمیت دی تھی وہی لوگ ان کی زندگی سے دور کر
دیئے گئے تھے پہلے ان کے والدین پھر ان کی جان سے پیاری بیوی اور
پھر ان کا جاں سے پیارا دوست اور اب ان کی زندگی صرف اپنی بیٹی کی
وجہ سے حسین تھی اور اب وہ ماہی کو کھونے سے بے انتہا ڈر رہے تھے

یا اللہ پاک تیری رضا کے خاطر میں نے اپنے پیاروں کو کھو دیا تیری "
رضا میں راضی رہا میرے اللہ اب مجھے کسی امتحان میں نہ ڈالنا... مجھے
"... میری بیٹی سے دور نہ کرنا

وہ دل ہی دل میں اپنے رب سے دعا کر رہے تھے تب ہی انہیں ماہی کی
آواز سنائی تھی انہوں نے جلدی سے آنکھیں کھولیں

ماہی مسلسل بس ایک ہی نام لئے جاری تھی

"...ماہی...بیٹا"

"...بابا روحیل... اسے بچائیں... وہ لوگ اسے مار دیں گے... روحیل"

ماہی نیند میں تھی شاید یہ اس کا ڈراؤنا خواب تھا مگر رضوان اب سوالیہ نظروں سے نیندوں میں کھوئی ہوئی ماہی کو دیکھ رہے تھے

شام پانچ بجے کا وقت تھا جب وہ اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھی تب ہی شہرام کمرے میں آیا تو وہ یک دم اٹھنے لگی شہرام دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا ہوا اس ہی کی طرف آ رہا تھا تو عریضہ اسے اگنور کر کے دوبارہ سے بیڈ پر لیٹ کر سونے کی ایکٹنگ کرنے لگی جبکہ

نکچڑی کہیں کی

وہ اس کے سرہانے بیٹھا اس کے ماتھے پر بوسہ دینے لگا جبکہ عریشہ
اب آنکھیں میچے خود کے غصے پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہی تھی
شہرام اس کے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگا

"... لگتا ہے میری وائف کافی تھک گئی ہے"
شہرام کا لہجہ دھیمّا مگر سرور بھرا تھا مگر وہ تو ٹس سے مس نہ ہوئی

"میں سوچ رہا تھا اگر آرام ہو چکا ہے تو شوپنگ پر چلیں...؟"

جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہ ہو اب شہرام کے چہرے پر سخت تاثرات
آنے لگے تھے

"... میں تم سے بات کر رہا ہوں"

شہرام کا لہجہ اس بار سخت تھا پھر سے جواب نہ پا کر وہ غصے کو ضبط کرتا
ہوا اس کا رخ اپنی طرف کر گیا جس سے مجبوراً اس کو آنکھیں کھولنی
پڑھیں

کیا تکلیف ہے تمہیں؟؟ دکھائی نہیں دے رہا آرام کر رہی ہوں"
"... مجال ہے جو ایک بھی پل سکون کا گزارنے دیا ہو مجھے

عریشہ غصے میں مخاطب ہوئی جس پر شہرام اسے ایبر و چڑھائے
گھورنے لگا

"جواتنا تھک گئی ہو

شہرام کی بات کو نظر انداز کرتے ہوئے وہ پھر سے چادر میں منہ
چھپانے لگی مگر وہ بھی شہرام تھا

"... بس کرو بہت ہو اسو نایو کے ہم سونے نہیں آئے"

"تو کیا کرنے آئے ہیں پھر؟؟"

شہرام نے چادر کو کھینچ کر سائڈ میں پھینک دیا جبکہ عریشہ اس سے اس
ہی کے انداز میں مخاطب ہوئی

"... وہی جواب تک ہم نے کیا نہیں"

شہرام کا لہجہ اس بار شرارت بھرا تھا جس پر عریشہ اسے آنکھیں تیرٹی
کرتے ہوئے دیکھنے لگی

آئی مین ہمیں شوپنگ پر جانا ہے... جلدی سے تیار ہو جاؤ یو ہیو اونلی "
"...ففتی منٹ

وہ اسے کہتا ہوا خود اپنے کپڑے چینج کرنے لگا
"...ابھی...؟ مگر"

"No More ArGuemenTs..."

شہرام کی بات پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا وہ کچھ دیریوں ہی بیٹھی
رہی اور پھر اس کے دیئے ہوئے وقت کا خیال کرتے ہوئے
وارڈروب سے کپڑے نکال کر چینج کرنے کا سوچنے لگی مگر وہاں تو
...شہرام چینج کر رہا تھا تو وہ کیسے کرتی

"...اب کیا کروں... ہم یہیں پر چینج کر لیتی ہوں"

کے غرض سے بیڈ کی طرف آئی مگر تب ہی یاد آیا کہ اگر اس ہی
دوران وہ کھڑوس وہاں سے باہر آ گیا تو؟ وہ دھیمے قدموں سے واش
روم کی طرف بڑھنے لگی اور باہر سے دروازے کو بند کر دیا اور بڑے
آرام سے کپڑے بدلنے میں مصروف ہو گئی

جب وہ فارغ ہو چکا تھا تو بالوں میں ٹاول لپیٹے وہ دروازے کی طرف
آنے لگا جب ہینڈل گھمایا تو یہ کیا؟ دروازہ تو باہر سے لاک تھا مگر کس
نے کیا تھا؟ وہ اپنے مضبوط ہاتھوں سے دروازہ کھولنے کی کوشش کر رہا
تھا مگر واقعی دروازہ باہر سے بند تھا

"Hey...open the Door..."

"اب ویٹ کرو... میں چینج کر رہی ہوں"

"...اچھی بات ہے کچھ در اندر بند رہے گا تو سکون رہے گا"

شہرام کی بات کو نظر انداز کرتی وہ اپنے کام میں مصروف رہی جبکہ
اندر بند انسان غصے سے پاگل ہو رہا تھا تقریباً پانچ منٹ تک وہ یوں ہی
اپنے کاموں میں مصروف رہی ابھی وہ فارغ ہوئی ہی تھی تب دماغ
میں کوئی ترکیب آئی

"...ہمممم اب آئے گا مزہ"

وہ ملازم کو آواز دے کر بلانے لگی تب ہی ایک ملازم آیا جو سر جھکائے
کھڑا اس کے حکم کا منتظر تھا

"...ایک کپ کافی مل سکتی ہے پلیززز"

وہ حکم سنتا ہوا واپس چلا گیا جبکہ اندر کھڑا شخص کب سے منتظر تھا کہ وہ بد تمیز لڑکی باہر سے دروازہ کھول دے مگر وہ بالکل پرسکون انداز میں صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھی اپنی کافی کا انتظار کر رہی تھی پانچ منٹ بعد وہ ملازم کافی لے کر آیا

"... آجائیں"

وہ ملازم دروازے سے اندر آیا اور میز پر کافی رکھ کر واپس جانے لگا مگر تب ہی شہرام کی آواز آئی

"... بس بہت ہو اوروازہ کھولو"

وہ ملازم نا سمجھی سے عریضہ کی جانب دیکھنے لگا جبکہ عریضہ اب اپنی کافی انجوائے کرنے میں مصروف تھی

"!!!... عریشہ... سنا نہیں تم نے؟؟؟ دروازہ کھولو"

وہ اندر غصے سے لال پیلا ہو رہا تھا اور باہر وہ میڈم بیٹھیں اپنی کافی
انجوائے کر رہی تھیں

"!... کیا ہوا؟؟ جاؤ یہاں سے"

"... بیگم صاحبہ وہ"

"... جاؤ"

ابھی ملازم کچھ کہتا عریشہ نے اسے غصے سے کہا

"... بہت تنگ کیا ہے نہ گن گن کر حساب لوں گی تم سے میں"

ملازم جاتے جاتے عریشہ کے لفظوں پر حیران و پریشان ہوا کیونکہ وہ

شہرام کو غصہ دلارہی تھی اور شہرام کو اگر ایک بار غصہ آگیا تو مطلب

وہاں موجود سب کی شامت آئی

عریشہ... کیا بکواس ہے یہ؟؟ مجھے پتا ہے تم بالکل فری ہو... دروازہ"
"!!!... کھولو

"نہ کھولوں تو؟؟؟"

عریشہ نے کافی کاسپ لیا اور پر سکون انداز میں کہنے لگی
"... تم... تمہیں تو میں باہر آ کر بتاؤں گا"

"اوہ... سوسیڈ... اس حالت میں بھی دھمکی؟؟؟"

اوہ ہیلومیڈم یہ صرف دھمکی نہیں ہے میں ایسا کر کے دکھاؤ گا ذرا"
". باہر آنے دو مجھے

وہ سخت لہجے میں کہتا ہوا پھر سے دروازہ توڑنے کی کوشش کرنے لگا
"... باہر آؤ گے تو کچھ کرو گے نہ"

"ورنہ"

ورنہ؟؟؟ ورنہ کیا ہاں؟؟؟ دھمکیوں پر دھمکیاں دیئے جارہے ہو اب "
"!!!... رہو اندر بند یہی اوقات ہے تمہاری کھڑوس کریلے

اس بار عریشہ نے بھی غصے سے کہا شہرام سمجھ چکا تھا وہ ایسے نہیں
مانے گی اس لئے کچھ اور سوچنے لگا

"...اچھا ایک ڈیل کرتے ہیں"

کچھ دیر کے بعد شہرام کہ پھر سے آواز آئی
"کیسی ڈیل؟؟؟"

مجھے باہر آنے دو میں تم سے وعدہ کرتا ہوں تمہیں اوف بھی نہیں "
"...کہوں گا پروممس"

شہرام کا لہجہ اس بار منانے والا تھا جس پر عریشہ مسکرا نے لگی

"... نہیں... یہ نہیں کوئی اور ڈیل کرو "

"پھر کونسی ڈیل؟؟؟"

عریشہ کے شرارت بھرے انداز میں کہے گئے الفاظوں پر وہ جھنجھلا
اٹھا

تم مجھ سے سوری کرو گے... اور آج کے بعد جب تک میں تمہارے "
ساتھ ہوں تب تک تم مجھ سے تمیز سے بات کرو گے... اور مجھے کوئی
حکم نہیں دو گے "

"یہ کچھ زیادہ بڑی ڈیمانڈ نہیں کر رہیں تم؟؟؟"

"...او کے تور ہو اندر بند "

"...تا کہ باہر آ کر تم سے بہت اچھے سے سوری کروں

آخری والے الفاظ شہرام نے چبا چبا کر ادا کئے تھے مگر وہ بھی عریشہ
تھی

"...پہلے سوری کرو اور تمام شرائط قبول کرو پھر کھولوں گی دروازہ"

"اوففففف اللہ یہ کس قسم کی لڑکی ہے آخر کس قسم کی؟"

وہ خود کا سر پکڑے خود ہی خود بولے جا رہا تھا

ہو نہہ کھڑوس کر لیے اب آئے گا مزہ تمہیں کیا لگائیں کوئی عام سی"

لڑکی ہوں جس کو جب چاہے تنگ کر دو حکم چلاؤ ماسی بنادو مائے فٹ

"...مسٹر شہرام ملک ایک ایک ظلم کا حساب لوں گی تم سے میں

اب وہ شہرام کے جواب کی منتظر تھی

"... لگتا ہے تمہیں باہر نہیں آنا... چلو خیر تمہاری مرضی"

ارے سنو یار... اوکے سوری آج کے بعد کوئی حکم نہیں کروں گا تم"

"... پر بس؟ اب کھولو دروازہ

وہ بچارگی سے کہتا ہوا دروازے کا ہینڈل گھمانے لگا

"... ایک اور بات تو رہی گئی... تمیز سے بات کرنے والی"

"... جیسے تم پیش آؤ گی میں بھی اس ہی انداز میں پیش آؤں گا سمجھیں"

وہ اس بار صحیح کاتپ چکا تھا جبکہ عریضہ کو تو اسے تنگ کر کے انتہا کا مزہ

آ رہا تھا

"... کر دیتی ہوں

وہ دروازے کے قریب جانے لگی جبکہ شہرام بس دروازہ کھلنے کا منتظر تھا

جیسے ہی اس نے دروازہ کھولا شہرام نے اسے منطبو طی سے پکڑ کر خود کے قریب کیا

"یہ کیا بد تمیزی ہے ہاں؟؟؟"

"... دیکھو اب تم معاندہ توڑ رہے ہو"

عریشہ اس کے اچانک والے حملے سے یک دم ڈری کیونکہ شہرام واقع بہت زیادہ غصے میں تھا

"ہے؟؟ کیا لگتا ہے یہ حرکت قابلِ معافی ہے؟؟"

شہرام اس کی بات جو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کرنے لگا جبکہ عریشہ کو اب اپنے سامنے انسان نہیں بلکہ اپنی موت کا فرشتہ کھڑا نظر آ رہا تھا اب اس کی ساری اکڑ اور مسکراہٹ اس کے چہرے سے کہیں بہت دور غائب ہو چکی تھی

"ہاں تو... کوئی اپنی وائف... کو سزا... کیسے دے سکتا ہے...؟"

عریشہ نے معصومیت سے بھرپور لہجے میں ڈرتے ہوئے یہ الفاظ ادا کئے تھے وہ خود کو اس کھڑوس کی وائف کہہ کر مخاطب کر رہی تھی بس اس کی یہی ادا سامنے کھڑے شخص کو اتنی زیادہ پسند آئی کہ پل بھر میں اس کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ بکھر گئی جیسے دیکھ کر

... حسین لگتا تھا

"Ohh reaLLy My Wife G..."

شہرام کا لہجہ اب کافی نرم اور چاہت بھرا ہو چکا تھا جبکہ عریشہ نے اپنی
بھلائی اس میں ہی سمجھی

جی... ہاں تو... میں بھی تو... وائف ہوں... آپ کی صرف آپ ہی..."
"... میرے ہسبنڈ تھوڑی... ہیں

عریشہ کی اس معصومیت پر شہرام پگھل رہا تھا اس کی مضبوط گرفت
میں اب نرمی آرہی تھی شہرام اس کو قریب تر قریب کرنے لگا تھا
جس پر عریشہ کی نظریں جھک گئی تھیں

شہرام اس کے چہرے پر آئی زلفوں کو اپنی انگلیوں سے پیچھے کرنے لگا
جس پر عریشہ نے ایک نظر اسے دیکھا

"Looking So Beautiful..."

شہرام اسے مکمل دیکھنے لگا وہ آج پہلے سے زیادہ خوبصورت لگ رہی
تھی بلیک پینٹ وائٹ ٹاپ شرٹ اس پر بلیک ہی کوٹ اونچی ہیل ہلکا
سامیک اپ جبکہ بالوں کو کھلا چھوڑا ہوا تھا

"!!!... پلیرز زہم لیٹ ہو رہے ہیں چلیں"

عریشہ اسے خود پر جھکتا دیکھ کر دو قدم دور ہٹی
ہممم بالکل ریڈی لگ رہی ہو تبھی تو اتنی دیر مجھے اندر بند رکھا تھا تاکہ "
"...دورانِ تیاری میں تمہیں تنگ نہ کر سکوں

شہرام اب ابھر واچکاتے ہوئے کہنے لگا اور خود ڈریسنگ کے سامنے
آکر اپنا کوٹ پہن کر بالوں کو ترتیب دینے لگا اور سامنے پڑے پرفیوم
کی بوتلوں میں سے ایک بوتل اٹھا کر لگانے لگا
ویسے آج مجھے واشروم میں بند کر کے کیا ثابت کرنا چاہ رہی تھیں..."
"کہ بدلہ لے سکتی ہو مجھ سے؟؟"

شہرام اب بالکل تیار تھا جبکہ عریشہ بات کو گھمانے کے لئے بیڈ کے
کارنر پر پڑا اس کا موبائل اور وائلٹ لے کر آئی اور اس کی جیب میں
ترتیب سے رکھنے لگی اور ڈریسنگ پر پڑا اس کا گلاسز اس کے ہاتھ میں
پکڑا یا جبکہ شہرام یہ منظر بڑے غور سے دیکھ رہا تھا

"...ہم ڈن اب آپ بھی کمپلیٹلی ریڈی ہو"

"...ہے

"...اوقف پلیرز زرنہ چلیں ہم لیٹ ہو رہے ہیں"

وہ آج پہلی بار شہرام کا بازو پکڑے اسے اپنے ساتھ کمرے سے لے کر جانے لگی جس پر شہرام بہت حیران تھا کہ آخر وہ اپنی جان بچانے کے لیے کیا کر رہی تھی دل ہی دل میں شہرام خوش بھی تھا کہ شاید اس ہی دوران عریشہ کی ہارون سے ایچمنٹ ختم ہو جائے اور وہ دونوں مکمل ہو جائیں

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"نہیں یہ نہیں یہ پہن کر تم پوری بندری لگو گی"

"...اوقف بس کر دو باسم ورنہ میں واپس چلی جاؤں گی"

خاموش کھڑا آس پاس دیکھنے لگا کیونکہ مہر کی آواز کچھ زیادہ ہی تیز
ہو گئی تھی آس پاس کھڑے لوگ سب ان دونوں کو ہی دیکھ رہے
تھے

بھئی تم دونوں کا تو پتا نہیں مگر میں تو یہی والا ڈریس پہنوں گا اور "
"حورین یہ والا پہنے گی ہیں نا حور؟؟؟"

نوفل کی بات پر حورین نے ثبات میں سر ہلایا جبکہ روحیل مال کے باہر
گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا ہوا ماہی کی یادوں میں گم تھا

"نجانے وہ کیسے ہوگی، پتا نہیں اس نے کچھ کھایا بھی ہو گا یا نہیں"

وہ ان ہی سوچوں میں تھا تب ہی نوفل باقاعدہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا
جس پر روحیل سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"...رکو جانم سانس تو لینے دو"

"پیچھے؟؟؟"

روحیل کی بات پر وہ منہ بناتا ہوا جیب سے رومال نکال کر پسینے صاف کرنے لگا

وہ کیا ہے نہ اپنے بیسٹ کی کال آئی تھی کہ دس بجے گھر پر ملیں ڈنر"
"کے بعد ٹھیک گیارہ بجے ہمیں کل والے پلان پر کچھ ڈسکس کرنا ہے
اپنی پھولتی ہوئی سانسوں کو بحال کرتے ہوئے نوافل نے یہ الفاظ ادا
کئے

"اچھا تو...؟"

"کیا تو؟ تم نے شوپنگ نہیں کرنی؟؟؟"

خود مول کے اندر چلا گیا

"...ہو نہہ ناکام عاشق"

روحیل کو آگے جاتا دیکھ کر نوافل بھی منہ بناتا ہوا اس کے پیچھے چلا گیا

"...شکر تو آگیا یا رکچھ گائیڈ تو کر کیا پہننا چاہیے مجھے"

باسم روحیل کا ہاتھ پکڑ کر اسے میسنز ویئر شاپ پر لے گیا جبکہ باقی سب

اب جیولری شاپ پر تھے

"...یہ ٹرائے کرو"

روحیل نے ان تمام شرٹس کو غور سے دیکھا پھر ایک شرٹ نکال کر

باسم کو تھمائی تو وہ ٹرائے کرنے چینجنگ روم میں چلا گیا جبکہ روحیل کا

دھیان اب بھی ماہی کی طرف تھا

"رہی ہوگی"

وہ اپنا موبائل نکال کر ان کرنے لگا مگر یہ کیا موبائل میں تو ریڈ سیل
آچکا تھا

"Shit...!!!"

وہ واپس اپنا موبائل جیب میں رکھتا اپنے دل کو تسلی دینے لگا
"یہ دیکھ کیسا لگ رہا ہوں؟؟؟"

تب ہی باسم باہر آیا جو روحیل کی سلیکٹ کی ہوئی شرٹ پہنا ہوا تھا
"Perfect...!!!"

شکر یہ چل سب تیرے لیے بھی کوئی فٹ سی شرٹ نکالتے
"...ہیں"

باسم زبردستی روحیل کو شوپنگ کرنے پر مجبور کر گیا تھا جبکہ وہ بھی
خاموشی سے اس کے ساتھ مصروف ہو گیا

جب وہ لوگ مول کے اندر انٹر ہوئے تو وہاں موجود تمام لوگ انہیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے کچھ لوگ تو ان کی تعریف بھی کر رہے تھے اور کچھ لڑکیاں جو عریشہ کی قسمت پر رشک کر رہی تھیں اور انہیں حسد سے دیکھ رہی تھی جبکہ عریشہ نجانے کیوں ان لڑکیوں کو شہرام کی طرف متوجہ دیکھ کر اندر ہی اندر جلن محسوس کر رہی تھی

"... چلو اس سائٹ دیکھتے ہیں"

شہرام اس کی کمر پر ہاتھ رکھے ہوئے اسے اپنے ساتھ فرسٹ فلور کی پہلی شاپ پر لے جانے لگا جبکہ عریشہ کا دھیان اب بھی ان ہی

بھی پاکستانی لگ رہی تھیں مگر ان کی ڈریسنگ کچھ مناسب نہیں تھی

"...ہممم یہ ٹرائے کرو... یہ سوٹ کرے گا تم پر"

شہرام نے لائن سے لگے پارٹی ڈریسز میں سے اسکن کلر کا ڈریس نکال کر عریشہ کی طرف بڑھایا مگر عریشہ کا تودھیان ہی نہیں تھا وہ شاپ کے قریب کھڑی ان لڑکیوں کو غصے سے دیکھ رہی تھی

"ہیلو...؟؟؟ تم سے بات کر رہا ہوں... کہاں کھوئی ہوئی ہو؟؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم اس کی طرف متوجہ ہوئی اور بوکھلانے لگی

"ہاں... کیا...؟؟؟"

"میں کہہ رہا ہوں یہ ڈریس کیسا ہے؟؟؟"

لئے شیشے کے سامنے کھڑی خود پر لگائے دیکھنے لگی مگر جب اس نے
شیشے میں ان لڑکیوں کو اس شاپ کے اندر آتے دیکھا تو یک دم اس
کے چہرے پر سخت تاثرات نمایاں ہوئے جس پر شہرام اسے نا سمجھی
سے دیکھنے لگا

شہرام یہ بالکل بھی اچھا نہیں ہے... پلیززز چلیں یہاں سے ہم کسی "
"...اور شاپ پر چلتے ہیں

شہرام اسے دیکھتا ہی رہ گیا جب وہ اس ڈریس کو واپس رکھ کر شہرام
ہاتھ مضبوطی سے تھامے وہاں سے باہر لے جانے لگی

عریشہ؟؟ سب ٹھیک ہے؟؟ اگر تمہیں وہ ڈریس پسند نہیں آیا تو بتا "
"...دیتیں ہم دوسرا ٹرائے کر لیتے

رویہ کچھ عجیب لگ رہا تھا

"بس مجھے وہاں رکنا ہی نہیں تھا بات ختم اب چلیں؟"

وہ اسے بیویوں کی طرح پیش آرہی تھی جس پر شہرام ثبات میں سر

ہلا کر اس کے ساتھ چل دیا

ویسے تو شہرام ان لڑکیوں کی نظریں خود پر محسوس کر چکا تھا مگر وہ ان

سب باتوں میں ایک گنا بھی انٹر سٹ نہیں رکھتا تھا اس لیے اگنور کر

گیا تھا مگر وہ س بات سے سے انجان تھا کہ عریشہ ان ہی لڑکیوں کی

وجہ سے ڈسٹرب فیل کر رہی تھی

اس شاپ میں بہت زیادہ خوبصورت ڈریسز تھے جنہیں دیکھ کر

عریشہ کا دل کیا وہ اس لائن میں لگے سارے ڈریس ہی خرید لے

"... یہ ریڈ کلر تم پر سوٹ کرے گا یہ ٹرائے کرو"

عریشہ خود سے لگا کر گھومنے لگی

ہمم یہ کافی بہتر ہے... بٹ ایک منٹ مجھے یہ دوسرا والا ڈریس دیکھنے "

"... دو

عریشہ کو ساتھ میں لگا دوسرا ڈریس بھی کافی پسند آیا جو بلیک کلر کا تھا مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے کہ تمہیں یہ ڈریس اس کی ڈیزائننگ کی "

"... وجہ سے نہیں بلکہ اس کے کلر کی وجہ سے پسند آیا ہے

شہرام ایبروکازاویہ بنائے اسے دیکھنے لگا کیونکہ اس نے ہمیشہ عریشہ کو بلیک کلر کے سوٹ میں ہی دیکھا تھا وہ زیادہ تر بلیک رنگ کے ہی ڈریسز پہنتی تھی

"... ہاں تو؟ اتنا اچھا تو ہے بلیک کلر "

شہرام اس کے پیچھے کھڑا آئینے میں دونوں کو ایک ساتھ دیکھ رہا تھا

"یہ تمہیں کچھ زیادہ ہی بلیک کلر نہیں پسند؟؟؟"

شہرام کے گھورنے پر بجائے عریشہ کچھ کہے الٹا اسے ہی گھورنے لگی
جس پر شہرام اس کے قریب آنے لگا

"دیکھو پلینرز تم بلیک ڈریس نہ پہنو"

"اور میں بلیک ڈریس کیوں نہ پہنوں؟؟؟"

عریشہ نے اس ہی کے انداز میں کہا جبکہ شہرام کی آنکھوں میں اب
ڈھیروں شرارتیں دکھائی دے رہی تھیں

میں زیادہ دیر خود پر قابو نہیں رکھ پاؤں گا اور پھر ایسے میں ہم پارٹی
"انجوائے کیسے کریں گے؟؟"

"...اوففففف"

اس کی چھچھوری باتوں سے پریشان آکر عریشہ نے اپنے ہاتھ میں پکڑا
ڈریس واپس ہینگ کیا اور جو ڈریس شہرام نے نکالا تھا اس کے ہاتھ
سے چھین کر خود چیک کرنے لگی جبکہ شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ
بکھرنے لگی تھی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

کاسراب بھی چکرارہاتھا سے کچھ بھی سمجھ نہیں آرہاتھا کہ اس کے
ساتھ یہ سب کیا ہو رہا تھا

"...بابا"

وہ بہت ہمت کر کے بیڈ سے اٹھ کر لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ
دروازے کی جانب بڑھنے لگی بھی وہ ہینڈل گھما کر دروازہ کھولتی تب
ہی رضوان نے دروازہ کھولا

"...ماہی"

"...بابا... آپ کہاں تھے"

بیٹا میں یہیں ہوں تمہارے پاس اور تم یہاں کیا کر رہی ہو چلو واپس "
"...بیڈ پر چلو آرام کرو تمہیں ڈاکٹر نے بیڈریسٹ کا کہا ہے

خاموشی سے ان کے ساتھ چل دی

ماہی بیٹے اب آپ نے زیادہ سے زیادہ آرام کرنا ہے اور اپنا بہت سارا "
... خیال رکھنا ہے

"... بابا مگر میری یونیورسٹی"

بیٹا یونی جانا اتنا زیادہ امپورٹینڈ نہیں جب تک تم مکمل طور پر "
صحتیاب نہیں ہو جاتیں تب تک تم اپنے کمرے سے نہیں ہلو گی
سمجھیں نہ میں مزین تمہیں لے کر کسی بھی قسم کا رسک نہیں اٹھانا
... چاہتا

رضوان کی بات کو سن کر ماہی خاموشی سے آنکھیں بند کئے لیٹ گئی
تقریباً پندرہ منٹ تک وہ یہیں اپنی بیٹی کے ساتھ رہے مگر اسے سوتا
دیکھ کر اب وہ وہاں سے جانے لگے

ان کے جاتے ہی ماہی اٹھ بیٹھی اور اپنے موبائل کو تلاش کر کے
روحیل کا نمبر ملانے لگی مگر روحیل کا کوئی میسج نہیں تھا بس کچھ گھنٹوں
پہلے جو بات اس کی روحیل سے ہوئی تھی بس وہی میسجز چمک رہے
تھے

دوسری طرف رضوان جس کی نیندیں اب مکمل طور پر حیران ہو چکی
تھیں نجانے کل جاسورج ان کے لئے کونسا نیا امتحان لانے والا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...آخر تم نے میرا پسند کیا ہوا ڈریس لے ہی لیا"

"...ہو نہہ"

"...ایک منٹ میں ابھی آیا"

تھے مگر اب شہرام واپس اس شاپ کے اندر چلا گیا جبکہ عریشہ اب
باہر کھڑی اطراف میں نظریں دوڑا رہی تھی

"چلیں...؟"

تقریباً پانچ منٹ کے بعد شہرام ہاتھ میں کچھ شوپنگ بیگز لئے شاپ
سے باہر آیا

یہ سب کیا ہے؟؟ کیا تم نے کسی اور کے لئے بھی ڈریس لئے"

"ہیں؟؟"

عریشہ ایبر واچکائے اس سے مخاطب ہوئی جبکہ شہرام کسی اور کا سن کر
سوالیہ نظروں سے اسے گھورنے لگا

ہے ہی کون؟؟ اب ظاہر سی بات ہے میں تو یہ لیڈرز ڈریسز پہننے سے
"... رہا اب بچیں تم تو ظاہر سی بات تمہارے لئے ہیں

وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے سینڈل شاپ کی طرف لے جانے لگا جبکہ
عریشہ حیرانی سے اسے دیکھنے لگی
"مطلب؟؟؟"

مطلب یہ کہ میڈم یہ سب وہی ڈریسز ہیں جو اس لائن میں لگے
"... ہوئے تھے

واٹ؟؟؟ تم پاگل ہو؟؟؟ تم نے وہ پچیس کے پچیس ڈریس خرید
"لئے؟؟؟"

"... اوہ تو میڈم وہاں کھڑی کاؤنٹنگ کر رہی تھیں"

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظروں کا زاویہ بدلہ

"... تمہیں پتا بھی ہے وہ ایک ڈریس صرف ڈھائی لاکھ کا تھا"

"...گے

شہرام اسے آنکھ مارتا ہوا اس کے ساتھ دوسری شاپ میں چلا گیا جبکہ عریشہ اس بات سے انجان تھی کہ وہ لڑکیاں جو کچھ دیر پہلے ان کے پیچھے تھیں وہ اب دوبارہ ان ہی کے ساتھ اس شاپ میں آچکی تھیں

"...یہ ٹرائے کرو"

شہرام نے ایک ریڈ کلر کی ہیل عریشہ کی طرف بڑھائی

"...نہیں میں پینسل ہیل پہنوں گی... یہ بہت چھوٹی ہے"

عریشہ جو سینڈلز کے معاملے میں کافی سیریس رہتی تھی شہرام کی پسند کو نظر انداز کرتی ہوئی پینسل ہیل کو دیکھنے لگی

"...دانت گوا بیٹھو

شہرام کے طنز پر عریشہ اسے گھورنے لگی مگر پیچھے سے آتی ہنسنے کی
آوازوں پر وہ شہرام کے پیچھے کھڑی لڑکیوں کو دیکھنے لگی یہ وہی
لڑکیاں تھیں جو اس شاپنگ مال میں انٹرہوتے ہی شہرام کو گھوری
جارہی تھیں جب شہرام نے اپنے پیچھے سے آتی آوازوں کو محسوس کیا
جو واقعی کافی قریب سے آرہی تھیں تو وہ پلٹ کر دیکھنے لگا

"Hello, hey..."

وہ لڑکیاں شہرام کو ہاتھ کے اشارے سے ہیلو کرنے لگیں جس پر
شہرام نا سمجھی سے عریشہ کو دیکھنے لگا جبکہ عریشہ شہرام کو باقاعدہ گھور
رہی تھی

یہ تو مجھے تم سے پوچھنا چاہیے... کیونکہ وہ مجھے نہیں بلکہ تمہیں "

"... اشارے کر رہی ہیں سمجھے

عریشہ کے چہرے پر انتہائی سخت تاثرات آچکے تھے جنہیں بھانپتے ہوئے شہرام نے پھر سے ان لڑکیوں کی طرف دیکھا جبکہ اب وہ لڑکیاں اسمائل پاس کر رہی تھیں

"... چلو ہمیں یہاں سے کچھ لینا ہی نہیں ہے "

عریشہ غصے سے قدم اٹھاتے ہوئے شہرام کو اپنے ساتھ باہر لے جانے لگی جبکہ شہرام سمجھ چکا تھا کہ پہلے بھی عریشہ ان ہی کی وجہ سے اس شاپ سے باہر آگئی تھی یعنی عریشہ کو ان کا یوں اپنے شوہر کو دیکھنا بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا

"کیا ہوا ہے مجھے؟؟"

تم ایک بار پھر سے یوں اچانک بنا کسی وجہ کے دوکان سے باہر نکل
"... آئیں"

شہرام اس کے منہ سے نجانے کیا سننے کا منتظر تھا
"... مجھے وہ سینڈل پسند نہیں آئی تھی"

"سینڈل یا پھر وہ لڑکیاں...؟"

شہرام کی بات پر اس کے قدم رکے

ان کا تو نام بھی مت لو میرا دل کر رہا تھا ان تینوں کا سر پھاڑ دوں ان کا
منہ توڑ دوں پتا نہیں سمجھتی کیا ہیں خود کو تھرڈ کلاس کپڑے پہن کر
ستامیک اپ منہ پر تھوپ کر خود کو کوہِ کاف کی پریاں سمجھ رہی تھیں
"... چڑیلیں کہیں کی"

"کیوں؟؟ ایسا کیا کر دیا ان بچاریوں نے؟؟"

بچاریاں؟؟ تمہیں وہ تربوز کے منہ والی لڑکیاں بچاریاں لگ رہی ہیں
تھیں؟؟ کیسے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر گھور رہی تھیں تمہیں... دل تو چاہا رہا
"... تھا اس ہی وقت ان کی آنکھیں نکال دوں

وہ دانت بیچتے ہوئے غصے سے کہنے لگی جبکہ شہرام بڑی غور سے اسے
یوں غصہ کرتے ہوئے دیکھ رہا تھا

"اچھا تو کیا تمہیں جیلیسی فیل ہو رہی تھی؟؟"

عریشہ کی زبان کو بریک تو تب لگا جب اس نے شہرام کو مکمل اپنی
طرف متوجہ دیکھا اب اسے اپنے کہے گئے الفاظوں پر پچھتاوا ہو رہا تھا

مجھے کیوں جیلیسی ہو گی ہاں؟؟ میری بلا سے پوری دنیا تمہیں
"... گھورے مجھے کوئی فرق نہیں پڑے گا سمجھے اب چلو یہاں سے

آگے بڑھ گئی جبکہ شہرام کو اس کی باتوں پر کافی ہنسی آرہی تھی

اب وہ لوگ دوسری شاپ پر سینڈلز دیکھ رہے تھے جبکہ غصے کی وجہ سے اب عریشہ کا دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا

"...یہ بالکل پرفیکٹ ہے تم یہی والی پہنو گی بس بات ختم"

"...او کے پیک کروالو"

شہرام کی پسند کے سامنے اپنی ضد ختم کرتی وہ بیزاری سے کہنے لگی تو

شہرام پیمنٹ کرتا ہوا شاپنگ بیگ لئے اس کے ساتھ وہاں سے باہر کی طرف چل دیا

جیسے ہی وہ لوگ سینڈل پیک کروا کر وہاں سے باہر نکلنے لگے ان تینوں

میں سے ایک لڑکی جو اپنے حسن پر سب سے زیادہ اترارہی تھی شہرام

طرف متوجہ تھا اس لئے بے دھیانی میں سامنے سے آتی لڑکی سے
ٹکرا گیا جس سے شہرام کے ہاتھ سے ایک بیگ نیچے گر گیا جبکہ اس
لڑکی کا پرس بھی نیچے گرا تھا

اب کی بار عریشہ اندر سے آگ بگولہ ہو رہی تھی جبکہ چہرے پر سخت
تاثرات لئے سامنے کھڑی لڑکی کو گھور رہا تھا کیونکہ وہ سمجھ چکا تھا اس
نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا مگر وہ بولا کچھ نہیں کیونکہ وہ عریشہ کا
رد عمل دیکھنا چاہتا تھا

آئی ایم سوری ڈیر ایکجلی مجھے دکھائی نہیں دیا آپ سامنے سے آرہے "
ہیں۔"

جس پر عریشہ غصے سے شہرام کے سامنے آکھڑی ہوئی
"کیوں؟ اندھی ہو جو دکھائی نہیں دیا؟؟؟"

عریشہ کی بات پر وہ لڑکی یک دم چونکی جبکہ اس کی دونوں دوستیں جو
اس کے پیچھے کھڑی تھیں اپنی دوست کو دیکھنے لگیں

"Excuse me???"

"Yes???"

اس لڑکی کی بات پر عریشہ نے بھی کمر پر ہاتھ رکھ کر فٹ سے جواب
دیا جبکہ شہرام یہ منظر بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

"...میں نے آپ سے بات نہیں کی"

"...مگر میں تم ہی سے مخاطب ہوں"

سے کہاں واقف تھی

"آپ کا پرابلم کیا ہے؟؟"

تمہارا کیا پرابلم ہے؟؟ جو کب سے میرے ہسبنڈ کو گھوری جا رہی "

"...ہو اور اب اندھوں کی طرح ان سے ٹکرا گئیں اندھی کہیں کی

ایک بھرے ہوئے مال میں اپنی انسلٹ برداشت کرنا اس لڑکی کے

لئے بالکل بھی قابل قبول نہیں تھی

"Mind Your Language...Stupid..."

وہ لڑکی عریشہ کو کہتی ہوئی اپنا پرس جو شہرام کے پیر کی طرف گرا ہوا

تھا اسے اٹھانے لگی شاید جان بوجھ کر اس نے اپنا پرس شہرام کے اتنے

قریب گرایا تھا

"... ہم محکم واؤ کونسا پر فیوم استعمال کرتے ہو آپ ہینڈ سم بوئے"

وہ انتہائی ڈھٹائی سے شہرام کے قریب جانے لگی تب ہی عریشہ نے اس کے بڑھتے ہوئے قدموں کے درمیان ٹانگ اڑا کر اسے گرا نا چاہا جس سے وہ شہرام کے اوپر ہی گرنے لگی تھی مگر سامنے بھی عریشہ تھی اس نے اس لڑکی کے چھونے سے پہلے ہی اسے دوسری طرف دھکا دے دیا جس سے وہ دوسری طرف جا گری

جبکہ شہرام عرشہ کی اس حرکت پر اسے دیکھتا ہی رہ گیا کیا تھی وہ کبھی اتنی زیادہ رُڈ کبھی اتنی لا پرواہ اور جب پرواہ کرنے پر آتی تھی تو مانو جیسے سامنے والے کی جان ہی لے لیتی تھی

صرف نیچھے گرایا ہے نیکسٹ ٹائم ایسا حشر کروں گی کہ کسی کو اپنا یہ
"...تھو بڑا دکھانے کے لائق نہیں رہو گی سمجھیں

عریشہ اسے انگلی سے وارن کرتے ہوئے زمین پر پڑا بیگ اٹھانے لگی
جبکہ اطراف کے تمام لوگ اس لڑکی کو گرے ہوئے دیکھ کر ہنسنے
لگے تھے وہ لڑکی اپنی اب کافی شر مندہ نظر آرہی تھی جبکہ اب بھی وہ
شہرام کو دیکھ رہی تھی وہی لڑکا جسے وہ اس بد تمیز لڑکی کا بوائے فرینڈ
سمجھ رہی تھی وہ تو ہسبنڈ نکلاتا شاید آگے بڑھ کر اس کا ہاتھ تھام لے

دیکھو اب بھی کتنی بے شرمی سے میرے ہسبنڈ کو گھور رہی ہے"
"...چڑیل کہیں کی

"Heyyyyyy...!!!!!!"

"Hey...!!!!"

مگر تب ہی شہرام کی رعب دار آواز پر یک دم چونکی اور پیچھے کو ہوئی

اگر دوبارہ میری وائف سے اس لہجے میں مخاطب ہوئیں یا تیز آواز " میں بات کی تو اپنے انجام کی خود ذمہ دار ہوں گی اینڈ میری وائف سے ذرا بچ کر رہنا وہ ایک شیرنی ہے جو کہتی ہے وہ کر کے بھی دکھا دیتی ہے " ... سمجھیں... اسٹوپڈ گرل

اس ہینڈ سم نو جوان سے ذلیل ہو کر اب وہ انتہائی شرمندگی کا سامنا کر رہی تھی جبکہ شہرام عریشہ کا ہاتھ تھامے آگے کو بڑھا چکا تھا اور عریشہ اس کو اپنی سائٹ لیتے ہوئے دیکھ کر بہت حیران لیکن اندر سے کافی خوش بھی ہوئی تھی اور شاید کہیں نہ کہیں فخر بھی محسوس کر رہی تھی

"Thank You So Much..."

"For What??"

"...مجھے ڈفینس کرنے کے لیے"

"...یہ تو میرا فرض تھا"

شہرام نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر عریشہ ثبات میں سر ہلانے لگی
"...ویسے اب تو مان لو کہ تمہیں جیلیسی فیل ہو رہی تھی"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ نے گردن جھکالی
کیونکہ اب وہ جھٹلاتی بھی کیسے وہاں کھڑے تمام لوگوں نے عریشہ کا
غصہ دیکھ لیا تھا اور یہ بھی کہ وہ کس بات پر اتنا غصہ کر رہی تھی اب
بہانا بنانے کا کوئی جواز ہی پیدا نہیں ہوتا تھا جبکہ شہرام اس کی اس ادھر
مسکرا رہا تھا کیونکہ اس کی بات سچ ہو گئی تھی

"لینی ہے کیوں نہیں لینی؟؟"

عریشہ جلدی سے اپنا موڈ ٹھیک کرتی ہوئی اس کے ساتھ باقی کی شوپنگ میں مصروف ہو گئی تھی جبکہ عریشہ کی شوپنگ مکمل کر کے شہرام نے اپنے لئے بھی شوپنگ کی تھی وہ بھی ساری عریشہ کی پسند کی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

تقریباً رات دس بجے کا وقت تھا جب سب لوگ ڈائننگ ہال میں موجود بیسٹ کے منتظر تھے تب ہی بیسٹ اپنی بیوٹی ہے ساتھ چلتا ہوا اپنی مخصوص کرسی پر آ بیٹھا اور ہمیشہ کی طرح اس کی بیوٹی اس کے

لگے

کھانے کے دوران بیسٹ کو کسی بھی ٹاپک پر بات کرنا بالکل بھی پسند نہیں اس ہی وجہ سے سب لوگ خاموشی سے اپنے کھانے میں مصروف تھے کھانے سے فارغ ہو کر مہر اور حورین عریشہ کی شوپنگ سے متعلق باتیں کرنے لگیں تھی جس کا عریشہ نے بھی مسکراتے ہوئے ہی جواب دیا تھا

جبکہ روحیل باسم اور نوفل بیسٹ کے اشارے پر اس کے پیچھے ڈرائنگ روم میں چلے گئے تھے

تو یہ رہا ہمارا پلان اور میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں ڈون نے " ...ٹاپ ون ڈیوائس یہیں پر چھپائی ہوگی

بیسٹ انہیں تمام پلان سمجھاتا ہوا الاسٹ میں اپنی بات کی طرف آیا

وہ سب تو ٹھیک ہے بیسٹ لیکن اگر انہیں ہم پر شک ہو گیا یا پھر "
وہاں لگے کیمر اس میں ہمارا چہرہ واضح طور پر نظر آ گیا تو ہم کیا کریں
"گے؟؟

باسم کی بات پر نوفل بھی اتفاق کرنے لگا جبکہ روحیل بالکل خاموش تھا

تمہیں کیا لگتا ہے ڈون اپنا چہرہ کسی پر واضح کرے گا؟؟ کبھی بھی "
نہیں... یہ پارٹی اس نے کسی فیملی بیس پر نہیں رکھی نہ ہی اس کا تعلق
اس کے بزنس سے ہے یہ پارٹی اس کی چھپی ہوئی سیاست سے ہے یعنی
اس پارٹی میں زیادہ تر لوگ وہی انوائیٹڈ ہوں گے جو ڈون کی طرح
کالے دھندے کرتے ہوں جن کا ڈون اور ایس کے سے گہرا لنک
"...ہو

تو مطلب وہ اپنی شکل اب بھی واضح نہیں کرے گا؟ کسی کے سامنے "
بھی نہیں؟؟ اور پھر جبکہ عریشہ بھا بھی بھی ہمارے ساتھ جائیں گے
"اور وہاں وہ ایس کے بھی موجود ہو گا اس کا کیا پلان ہے؟؟

باسم یہ یو کے ہے یہاں کوئی بھی گینگسٹر اپنی اس طرح کی پارٹی میں "
اپنا اصل روپ ظاہر نہیں کرتا نا ہی خود سے جڑے دوسرے گینگسٹرز
اور ان کے بندوں کی پہچان ظاہر ہونے دیتا ہے بلکہ یہاں اس سمیت
تمام لوگوں کے منہ پر ماسک ہوں گے... تو نا وہ ہم میں سے کسی کو دیکھ
پائے گا اور نہ ہی ہم اسے دیکھ پائیں گے اور اس سے جڑے کسی بھی
شخص کو اس سے ملنا ہوا تو وہ اس سے گوڈورڈ میں بات کرے گا باگی ہم
سب اس کے لئے ایک عام سے شہری ہوں گے جن پر وہ بالکل بھی
"... غور نہیں کرے گا

سکون کا سانس لیا

اوہ تو یہ بات ہے... ویسے بیسٹ جب سارے گینگسٹرز وہیں پر "

موجود ہوں گے تو کیوں نہ ہم بم کے ذریعے ان سب کو ایک ہی ساتھ

"اڑھا دیں؟؟"

نوفل کی بات پر وہاں بیٹھے تینوں نے اسے گھور کر دیکھا جس پر وہ

دانت دیکھاتے ہوئے نظریں جھکا گیا

"...ہر چیز ڈن ہے نہ؟؟"

ہاں بیسٹ سب کچھ ڈن ہے بس ہمیں اس طے خانے کا دروازہ کھولنا "

"...ہو گا جس پر کو ڈلگا ہوا ہے

باسم کی بات پر بیسٹ نے ثبات میں سر ہلایا

قسم کی کوئی غلطی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کروں گا کیونکہ اگر ایسا
کچھ ہوا تو ناصرف میری بلکہ ہم سب ہی کی سالوں کی محنت پانی میں
"... چلی جائے گی

بیسٹ کا لہجہ کافی سخت تھا جس پر سب نے ثبات میں سر ہلایا

"... حورین اور مہر کو بھی کل کے پلان سے دوبارہ آگاہ کر دینا... ناؤ گو"

بیسٹ کے کہنے کی دیر تھی باسم اور نوفل وہاں سے اٹھ کر باہر چلے

گئے جبکہ آرجے اب بھی وہیں بیٹھا ہوا تھا

"تم ٹھیک ہے؟"

"... یس بیسٹ"

"... مگر مجھے ایسا نہیں لگ رہا کہ تم ٹھیک ہو"

بیسٹ کا لہجہ اب زیادہ سخت نہیں تھا

"RJ...!!!!!!"

روحیل کا بار بار چھوٹ کہنا اب بیسٹ کو غصہ دلارہا تھا وہ غصے سے
مخاطب ہوا تو روحیل نے نظریں جھکا دیں

"...شہرام وہ بیمار ہے"

"...اس کی فکر مت کرو وہ محفوظ ہاتھوں میں ہے"

"...وہ سب ٹھیک ہے بیسٹ مگر وہ"

روحیل آگے کچھ کہتا ایک اشک اس کی آنکھ سے نکل کر اس کے ہاتھ
پر جا گرا جس پر وہ انتہائی شرمندہ ہوا تھا کیونکہ بیسٹ نے اسے ایک
ٹھوس شخص بنایا تھا ایک ایسا شخص جو کا دل پتھر کا ہو جو کسی کے سامنے
کمزور نہ پڑے جو کبھی بھی خود کو ٹوٹا ہوا محسوس نہ کرے مگر آج وہ

یقین نہ آیا تھا

روحیل... پاگل مت بنو... صاف کرو اسے... کیا تم کمزور پڑھ رہے ہیں؟
ہو؟؟ کیا تمہیں نہیں پتا تمہارا یوں کمزور پڑھنا ہمارے مشن کے لئے
کتنا خطرناک ثابت ہو سکتا ہے؟؟؟ کیا تم نہیں چاہتے ماضی میں کئے
گئے ظالموں کا حساب لینا؟؟

شہرام کی آواز اس پورے کمرے میں گونج رہی تھی شہرام کی بات پر
روحیل نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو صاف کیا اور اپنے چہرے پر
ہمیشہ والے سخت تاثرات لائے وہ بیسٹ کی ہاں میں ہاں ملانے لگا

منظبوط ہو... پہچانو خود کو اور بھروسہ رکھو پہلے اس ذات پر جس نے
"... ہمیں پیدا کیا ہے اور پھر اس شخص پر جو تمہارے اندر چھپا بیٹھا ہے
بیسٹ کی باتوں سے اسے ہمیشہ بہت ہمت ملتی تھی وہ پلک جھپکتے پہلے
جیسا ہو گیا

گڈ... اب دوبارہ میری بات غور سے سنو... تمہیں ہیکنگ کے ذریعے "
نہ صرف وہ دروازہ کھولنا ہو گا بلکہ ہیکنگ ہی ہے ذریعے وہ دروازہ دو
"سے تین منٹ کے اندر بند بھی کرنا ہو گا سمجھ رہے ہونہ تم؟؟؟
بیسٹ کی بات پر اس نے ہمیشہ کی طرح اپنے مخصوص رعب دار
اسٹائل میں کہا

"... بالکل میں سمجھ گیا بیسٹ "

"... گڈ ناؤ تم جاؤ اینڈ آرام کرو "

روم میں چلا گیا روم کے اندر آ کر اب وہ کافی بہتر فیل کر رہا تھا سائٹ
ٹیبیل پر اس کا موبائل جو اس نے مال سے آتے ہی چارج پر لگا دیا تھا
اب اسے چارج سے نکال کر چیک کرنے لگا

یہ وقت تھا جب وہ پانچ منٹ پہلے پرانا والا آر جے تھا مگر سامنے چمکتے
ہوئے میسج کو پڑھ کر اس کا موبائل اس کے ہاتھ سے چھوٹنے لگا
"...ماہی"

"کل یہ بلیک والا پہنوں... یا پھر یہ ریڈ والا؟؟؟"

نجانے کتنے قیمتی ڈریسز لا پر واہی سے بیڈ پر پھیلائے وہ شیشے کے
سامنے کھڑی کشمکش میں مبتلا تھی

"... حرکتوں پر اتر آیا تو؟؟ نہیں ریڈ ہی پہنوں گی

وہ خود سے ہی بولی جا رہی تھی جبکہ شہرام جو ابھی کمرے میں داخل ہوا

تھا بیڈ پر پھیلے ہوئے کپڑوں کو دیکھنے لگا یہ سب وہی ڈریسز تھے جو

شہرام نے عریشہ کی پسند کی وجہ سے سارے ہی پیک کر والے تھے یہ

کافی قیمتی اور خوبصورت دکھتے تھے

"یہ سب کیا پھیلا رکھا ہے؟؟"

"... دکھائی نہیں دے رہا کپڑے ہیں"

ہر بار کی طرح اس بار بھی وہ الٹا جواب دے کر اپنے کاموں میں

مصرف ہو گئی

وہ مجھے بھی نظر آرہا ہے مگر یہاں یہ سب پھیلانے کی وجہ؟؟ اٹھاؤ"

"... انہیں ابھی

اسے بار بار غصہ دلانے کی
"میں نہیں اٹھا رہی تمہیں کیا تکلیف ہے؟؟"
"...یار مجھے سونا ہے"

ہاں تو؟ ماشاء اللہ سے اتنا بڑا فارم ہاؤس ہے اتنے سارے رومز ہیں"
"...کہیں بھی جا کر سو جاؤ
عریشہ نے ایک اسٹائل سے ہاتھوں کے اشارے سے کہا اور دوبارہ
سے اپنے کاموں میں مصروف ہو گئی جبکہ شہرام جو اپنے غصے کو ضبط
کرنا اچھی طرح سے جانتا تھا

عریشہ کے ملنے کے بعد سے اس کے رویے میں تھوڑا بدلاؤ آ گیا تھا
پہلے اس کو نہ اتنی آسانی سے غصہ آتا تھا اور اگر ایک بار آ جائے تو بہت
مشکلوں سے واپس جاتا تھا مگر اب عریشہ اسے بات بات پر غصہ دلاتی

مجھے یہیں سونا ہے بات ختم اب ہٹاؤ یہ سب کباڑ، کباڑ بنار کھا ہے "
"...روم کو

اس کے پسند کے ڈریسز کو وہ کباڑ کہہ چکا تھا جس پر عریشہ بے یقینی کی
کیفیت میں اسے گھور رہی تھی جیسے اس نے بہت بڑا گناہ کر دیا ہو
"شکل کیا دیکھ رہی ہو؟؟ کہا نہ ہٹاؤ یہ سب سنائی نہیں دے رہا؟؟؟"
اس بار وہ چونکی کیونکہ شہرام کی آواز کافی تیز تھی وہ منہ بناتی ہوئی ایک
ایک ڈریس کو احتیاط سے اٹھا کر ہینگ کرنے لگی باقی کے دو ڈریسز جن
میں سے ایک شہرام کی پسند کا اور دوسرا اس کی خود کی پسند کا تھا وہ لے
کر روم سے باہر جانے لگی

شہرام نے اسے جاتا دیکھ کر آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے پوچھا
"... کسی اور روم میں"

"اور وہ کیوں؟"

کپڑے ٹرائے کرنے... تمہیں تو مسئلہ پیش آرہا ہے نہ میرے یہاں "
"... موجود رہنا سے

عریشہ منہ بناتی ہوئی اپنی ہیلز ہاتھ میں لئے ڈریسز کو سنبھالتی ہوئی
وہاں سے جانے لگی

جو ٹرائے کرنا ہے اس ہی کمرے میں کرو میری اجازت کے بنا اگر "
"... اب یہاں سے جانے کی کوشش کی تو اچھا نہیں ہوگا سمجھی

وہ قدم بڑھاتا اس کے قریب آیا اس کے یوں قریب آنے پر کچھ پل
کے لئے عریشہ سہم سی گئی تھی کیونکہ اس کا انداز بڑا خطرناک سا تھا۔

"مجھے ٹرائے کرنے ہی نہیں ہیں"

وہ پیر پٹختی ہوئی ہاتھ میں لئے ڈریسز اور ہیلز کو صوفے پر پھینک کر
خود کپڑے چیلنج کرنے چلی گئی جبکہ شہرام اس کی اس حرکت پر
خاموش رہا بات بار پر تو وہ اس پر غصہ کرنے سے رہا۔

تقریباً دس منٹ تک وہ باہر نہ آئی جبکہ شاور سے پانی گرنے کی آواز
مسلسل آرہی تھی۔ شہرام آنکھیں بند کئے بیڈ پر لیٹا اس کے باہر آنے
کا منتظر تھا۔ پندرہ منٹ بعد وہ نواب زادی بالوں میں ٹاول لپیٹے باہر
نکل کر آئیں۔ جبکہ دروازے کی آواز سن کر شہرام ایسے لیٹ گیا جیسے
اسے سوئے ہوئے کافی وقت ہو چکا ہو۔

بیڈ کی طرف آتے آتے اس کے قدم ر کے جبکہ شہرام اس کا حلیہ پہلے
ہی دیکھ چکا تھا وائٹ ٹراؤزر پنک ڈھیلی سی شرٹ یقیناً یہ اس کا
نائٹ ڈریس ہی ہوگا

"... اب میں کہاں سوؤں؟؟ یہاں تو صرف ایک ہی بیڈ ہے"

وہ وہیں کھڑی خود سے باتیں کرنے لگی

تو کیا مجھے آج رات اس کے ساتھ اس بیڈ پر گزارنی پڑے گی؟؟؟

"... نہیں کبھی بھی نہیں... کیا کروں کیا کروں

وہ کشمکش میں مبتلا کبھی ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی تو کبھی

صوفے پر بیٹھ کر کوئی ترکیب سوچ رہی تھی یہاں نہ سونے کی۔

ایک کام کرتی ہوں کسی اور کمرے میں چلی جاتی ہوں ویسے بھی یہ"

کھڑوس کر یہ تو سوچ چکا ہے صبح ہوتے ہی کمرے میں واپس آ جاؤں

"گی

شہرام نجانے کس طرح غصے کو ضبط کئے یوں ہی لیٹا رہا۔ جیسے ہی اس نے ہینڈل گھمایا تو یہ کیا دروازہ کھلا کیوں نہیں رہا تھا۔

"یہ آخر کس قسم کا دروازہ ہے جو اندر سے بھی لاک ہے"

وہ اپنے نازک ہاتھوں سے دروازہ کھولنے کی ناکام کوششیں کر رہی تھی جبکہ شہرام ایسی ہی تھوڑی بیسٹ تھا۔ آنے والے وقت کو بھانپ کر ہی وہ آگے کی پلاننگ کیا کرتا تھا۔

اوففف یہ کھڑوس کریدہ آخر کس قدر ظالم ہے یقیناً اس نے چابی"

بھی کہیں نہ کہیں چھپائی ہوئی ہوگی تاکہ مجھے نہ مل سکے۔ کیا کروں

"اب کیا کروں؟؟؟؟"

پڑے ڈریسز اور، سیلز کو اپنی جگہ پر رکھ کر صوفے پر لیٹنے کی کوشش کرنے لگی۔ جبکہ شہرام اس کی حرکتوں پر حیران تھا آخر وہ کتنا کچھ کر رہی تھی اس سے دور رہنے کیلئے کیا وہ اسے اتنا زیادہ ناپسند کرتی تھی۔

اوففف ایک تو سردی کتنی ہے یو کے میں... اب بلینکٹ بھی ایک " " "ہی ہے

وہ سردی سے سکڑ رہی تھی مگر کرتی بھی کیا مجبور تھی۔ جبکہ شہرام کا دل کر رہا تھا وہ ابھی ہی اسے وہاں سے اٹھا کر بیڈ پر لے آئے مگر اسے اس اکڑو کی اکڑ کی آخری حد بھی تو دیکھنی تھی۔

باہر بادلوں کی گرج سنائی دی۔ پہلے ہی اتنی سردی تھی اور اب بارش
اس کا تو سردی سے حال ہی براہور ہا تھا
"...پتا نہیں کن گناہوں کی سزا مل رہی ہے"

وہ منہ ہی منہ میں بک بک کئے جارہی تھی اس چھوٹے سے صوفے پر
لیٹا اس کے لئے انتہائی مشکل ہو گیا تھا اسے گرجے بادلوں کی آواز
سے بہت ڈر لگتا تھا اور آج بھی یہی سب ہو رہا تھا اور سونے پہ سہاگا
پارے فارم ہاؤس کی لائٹ بھی چلی گئی

یا الیسیلیز ز میں آج کے بعد کسی ملازم پر نہیں چلاؤں گی کسی کو"
برینڈ ڈ نہیں گنواؤں گی اور ڈرائیور انکل پر غصہ بھی نہیں کروں گی پکا
"...پرومس پلیز ز ز مجھ پر یہ ظلم نہ کریں پلیز ز لائٹ کھول دیں

آوازیں پورے کمرے میں گونج رہی تھی پہلے تو شہرام نے سوچا کہ وہ ملازم کو کال کر کے لائٹ جانے کی وجہ پوچھے پھر سوچا کیوں نہ عریشہ کو تھوڑا اور ڈرایا جائے۔ کافی دیر تک اس کی دھیمی دھیمی آوازیں یوں ہی کمرے میں گونجتی رہی مگر پھر اچانک سے اس کی آوازیں آنا بند ہو گئیں

شہرام اب بستر سے اٹھ چکا تھا اس نے موبائل کی ٹارچ جلائی اور صوفے کی طرف بڑھنے لگا وہ یہ بات بہت اچھی طرح سے جانتا تھا کہ عریشہ کو کن کن چیزوں سے ڈر لگتا ہے مگر پھر بھی وہ اسے بچانے کے بجائے الٹا اس کی کمزوریوں سے لطف اندوز ہوا کرتا تھا

"عریشہ؟؟؟"

حرکت نہ ہوئی

"کیا تم سوچکی ہو؟؟؟"

دوبارہ جواب نہ پا کر شہرام نے اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا مگر یہ کیا اس

کا وجود تو ٹھنڈا پڑ چکا تھا

"!!!... عریشہ آنکھیں کھولو"

وہ عریشہ کا گال تھپتھپائے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کر رہا تھا
مگر وہ بالکل بے جان شے کی طرح پڑی ہوئی تھی۔

"Ohh Shit...!!!"

شہرام نے جلدی سے موبائل میں کال ملائی اور مختصر سی بات کر کے
فون بند کر دیا اب وہ زمین پر بیٹھا عریشہ کے ہاتھوں کو مسلسل سہلا رہا
تھا کہ شاید اسے ہوش آجائے اسے ہوش تو نہ آیا مگر لائٹ ضرور آگئی
یوں اچانک طوفانی بارش کے باعث اکثر لائٹ جانا عام سی بات تھی

"...جان"

اب وہ اس کے لئے کافی پریشان دکھائی دے رہا تھا اس کا چہرہ بالکل نیلا
پڑھ چکا تھا

"!!!...جان میری جان...!!! پلیز زز آنکھیں کھولو"

شہرام نے پھر سے اس کا گال تھپتھپایا تب اس نے ہلکی سی آنکھیں
کھول کر اسے دیکھا

"!!!...شہرام"

"...جی جی میری جان میں یہیں پر ہوں تمہارے پاس"

شہرام اسے گود میں اٹھائے بیڈ پر لے آیا جبکہ عریشہ نے شہرام کی
شرٹ کو مضبوطی سے تھاما ہوا تھا جیسے اسے بہت زیادہ ڈر محسوس ہو رہا
ہو مگر شہرام کے پیروں تلے زمین تو تب نگلی جب اس بار اس نے
شہرام کے بجائے ہارون کا نام لیا

وہ اس کے سینے سے لگی مسلسل ہارون کا نام لئے جا رہی تھی مگر وہ
ہوش میں نہیں تھی شاید یہی وجہ تھی جو شہرام اب تک خاموشی
اختیار کئے ہوئے تھا ورنہ اس کا غصہ تو سات آسمانوں پر پہنچ چکا تھا۔

کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی کانپتی رہی مگر پھر اس ہارٹ لیز
انسان کی نیندیں حرام کر کے وہ خود نیند کی وادیوں میں گم ہو گئی تھی
تم نے میری غیر موجودگی کا ناجائز فائدہ اٹھایا، میں تمہارا حشر نشر"
"... کروں گا

وہ چہرے پر سخت تاثرات لئے غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر
یہ اس کا حال ہر گز نہ تھا مگر اس نے سوچ لیا تھا اب یا تو ہارون رہے گا یا
پھر وہ خود

نہیں... ایسا نہیں ہو سکتا... اگر اس کی طبیعت مزید بگڑ گئی تو... تو"

میں... میں کس طرح اس کے پاس جاؤں گا... میں کیا کروں گا... مجھے

"... کچھ سوچنا ہو گا

رات کے دو بجے کا وقت تھا وہ کمرے میں کب سے چکر کاٹے جا رہا تھا

اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا ایک طرف ان کا سب سے اہم مشن

اور پھر دوسری طرف اس کی جان سے پیاری بیوی

"... میں پھر کال کرتا ہوں"

وہ مسلسل کالز پر کالز پر کئے جا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی

جواب نہ تھا پھر کچھ سوچ کر اس نے ملازم کو کال کی جسی انہوں نے

فورن ریسپونڈ کری

اسلام و علیکم چاچا ماہی کی طبیعت کیسی ہے؟؟؟ کہاں ہے وہ؟؟؟ کیا"

"وہ سو رہی ہے؟؟؟"

روحیل کا لہجہ تھوڑا سخت مگر انتہا کا فکر مندانہ تھا

و علیکم السلام بیٹا ماہی بی بی آرام کر رہی ہیں اور اب ان کی طبیعت"

"...پہلے سے بہتر ہے

"ڈاکٹر نے کیا بتایا؟؟؟"

ڈاکٹر صاحب کا کہنا ہے کہ ماہی بی بی کو ہر طرح کی پریشانیوں سے"

"...دور رکھا جائے ورنہ ان کی صحت پر منفی اثرات مرتب ہو سکے ہیں

وہ ملازم تمام ملازموں سے سب سے زیادہ پرانے اور بھروسہ مند

تھے رضوان نے ایسی ہی انہیں کام پر نہیں رکھا تھا انہوں نے ماضی

میں دوبار اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر رضوان کو بچایا تھا تب سے لے کر

روحیل ان پر پورا پورا بھروسہ کرتا تھا اور ماہی کے بارے میں ہر طرح کی انفارمیشن وہ ہی روحیل کو دیا کرتے تھے۔

روحیل بابو آپ کب تک آئیں گے؟؟ ماہی بی بی آپ کو بہت یاد کرتی ہیں شاید انہوں نے آپ کی بہت زیادہ فکر کر لی شاید تب ہی ان کی... یہ حالت ہے

چاچا میں کام ختم کرتے ہی واپس آ جاؤں گا مگر تب تک ماہی آپ کے پاس میری امانت ہے آپ اس کا خیال رکھیے گا اور جب بھی وہ سو کر... اٹھ جائے اس سے میری بات کروادیئے گا میرا نمبر آن رہے گا

جی ٹھیک ہے روحیل بابو آپ بالکل فکر نہ کریں اللہ پاک سلامت... رکھے آپ کو اللہ حافظ

اسے تو بس رہ رہ کر ماہی کی فکر کھائی جا رہی تھی کاش ان کا یہ مشن جلد
سے جلد پورا ہو جائے تاکہ وہ واپس اپنی ماہی کے پاس چلا جائے

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو اس کھڑوس انسان کی باہوں میں پایا جو
پر سکون انداز میں سونے میں مصروف تھا اسے رات والا منظر یاد آنے
لگا جب وہ بجلی کی کڑک اور بدلوں کی گرج سے ڈر کر بے ہوش ہو چکی
تھی مگر پھر اسے وہ سب یاد آیا جب شہرام اسے باہوں میں لئے یہاں
لا کر لٹا رہا تھا

"کتنا سکون تھا اس کی پناہوں میں"

اس نے کس کا نام لیا تھا

ہارون؟؟ کیا واقعی میں نے ہارون کا نام لیا تھا مگر شہرام نے تو مجھے "
کچھ بھی نہیں کہا نہ مجھ پر غصہ کیا بلکہ وہ تو مجھے سینے سے لگائے سکون
"...بخش رہا تھا

وہ سب تو ٹھیک تھا مگر اب اسے ڈر اس بات کا تھا کہ اگر اس کھڑوس
انسان کو کل والا واقعہ یاد آ گیا تو وہ اس کے ساتھ کیا کرے گا۔ خوف
سے اس کے لب سوکھنے لگی وہ خود کو اس کی باہوں سے آزاد کراتی
صوفے پر جا بیٹھی

"ہاں تو میں نے کچھ غلط تو نہیں کہا... تو میں کیوں ڈروں؟؟"

پہلے وہ اپنا یہ ڈر بھگا سکے تقریباً صبح کے ساڑھے بارہ بج رہے تھے مگر وہ
اب تک سو رہا تھا

"... اوففف اتنی تیز بھوک لگ رہی ہے"

بخار کی حالت میں اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا مگر پھر اسے بھوک کا احساس
ہوا تو وہ فیس واش کرنے کے غرض سے باتھ چلی گئی اور پھر اس کے
کپڑے بھی ایسے نہیں تھے کہ وہ کمرے سے باہر نکلتی۔ آدھے گھنٹے
بعد وہ اپنا حلیہ درست کرتی ہوئی کمرے سے باہر جانے لگی مگر یہ کیا
دروازہ تو اب تک لاک

"... اوففف اب کیا کروں... ایک تو یہ نواب اب تک سو رہا ہے"

تلاش کرنے لگی مگر وہاں تو اس کی گاڑی کی چابی کے علاوہ اور کوئی چابی
نہیں تھی

"...اب کیا کروں...؟؟؟ کسی ملازم کو کال کرتی ہوں"

پھر کچھ سوچتی ہوئی وہ شہرام کا موبائل اٹھانے لگی لیکن جب اسکرین
پر نظر گئی تو وہ حیران رہ گئی لاک اسکرین پر شہرام نے اپنی اور عریشہ
کی سیلفی لگائی ہوئی تھی وہی سیلفی جو ان لوگوں نے گھر سے نکلتے
وقت کی تھی

کیا یہ اتنا زیادہ پیار کرتا ہے مجھ سے... ہو نہہ والپیپر لگانے سے محبت"

"...تھوڑی ہو جاتی ہے"

کھولنے لگی

"اب پن کوڈ کیا ہے اس کا...؟؟؟؟"

"205688"

ابھی وہ خود ہی سے کوششیں کر رہی تھی جب شہرام کی آواز پر یک دم
چونکی جب موبائل سے نظریں ہٹائی تو سامنے شہرام آنکھیں کھولے
اسے ہی دیکھ رہا تھا

"...چابی دو"

"پہلے کس دو"

وہ اٹھتے کے ساتھ ہی چھچھور پن پر اتر آیا تھا جسے عریشہ افسوس بھری
نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

"...ہے"

"تو کس نے کہا تھارات کو کھانا نہ کھانے کے لیے؟؟؟"

"...جو بھی ہو پلیر دروازہ کھول دو"

"...بنا کس لئے میں تو نہیں کھول رہا جو کرنا ہے کر لو"

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا خود کروٹ لے کر پرسکون انداز میں لیٹ گیا جبکہ عریشہ کا دل کر رہا تھا اس سائٹ میں رکھا گلدستہ اٹھا کر اس کے سر پر مار دے مگر ایسا کرنا بھی تو ممکن نہیں تھا الٹا سزا اس کو ہی ملنی تھی

"...اوقف فادھر آؤ"

وہ اس کے پاس بیٹھ کر اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگی جبکہ شہرام اندر

ہی اندر جیت محسوس کر رہا تھا

"ہمم کہو کیا ہوا؟؟؟"

ماتھے پر رکھ دیئے

"...ڈن...!! چلو اب چابی دو مجھے"

ایک منٹ... میں نے یہ کب کہا کہ تمہیں ماتھے پر کس کرنا تھا"
؟؟؟

شہرام کی بات پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی
"تم نے کس کرنے کا کہا میں نے کر دیا بات ختم"

کیوں بات ختم؟؟ میں نے جسٹ کس کرنے کا کہا تھا یہ نہیں بتایا تھا"
کہ کہاں کس کرنا ہے... تو ابھی میری بات پوری نہیں ہوئی اور جب
تک پوری نہ ہو میں تمہیں اس کمرے سے باہر گز جانے نہیں دوں
گا..."

شہرام اپنی بات کی وضاحت کرتا ہوا اب اٹھ کر بیڈ کراؤن سے ٹیک
لگائے بیٹھ گیا جبکہ عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی

"تو پھر بتاؤ کہاں چاہیے تمہیں کس؟؟"

"On My Lips...!!!"

شہرام کی بات پر وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھتی رہ گئی جبکہ

شہرام اس کا ہاتھ پکڑے اسے خود پر جھکنے پر مجبور کر گیا تھا

نہیں... کچھ بھی نہیں... میں تمہاری یہ بے حودہ خواہش کبھی بھی

"...پوری نہیں کروں گی سمجھے

"...او کے تو پڑی رہو بھوک کی پیاسی مجھے کیا"

وہ دوبارہ سے اپنی بات پر قائم و دائم اپنے موبائل پر مصروف ہو گیا

جبکہ عریشہ غصے سے اٹھ کر صوفے پر جا بیٹھی۔ اس کی یہ خواہش وہ

کبھی بھی پوری کرنے کے حد میں نہیں تھی۔ وہ منہ سُبائے اپنی ضد پر

اڑے یوں ہی صوفے پر بیٹھی رہی مگر اب اس کو بھوک کے مارے

چکر آنے لگے تھے

"سنو...؟"

"...مہممم"

"...مجھے واقعی بہت بھوک لگ رہی ہے پلیز ز مجھے باہر جانے دو"

"Never..."

شہرام نے مصروف انداز میں جواب دیا جبکہ عریشہ کا منہ اب دیکھنے والا تھا کسی معصوم سی بچی کی طرح وہ منہ بنائے بیٹھی تھی یوں ہی پانچ منٹ گزر گئے اور اب اسے پکا یقین بھی ہو چکا تھا کہ اب اس کے پاس کوئی اور راستہ نہیں ہے کیونکہ شہرام تو اپنی بات پر اب بھی قائم ہی تھا

وہ دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی اس کے پاس جا بیٹھی اور اپنے ہاتھوں

سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا جبکہ اس کے آتے ہی شہرام نے اپنا موبائل سائٹ پر رکھ دیا تھا اور مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگا تھا پھر

یہ خواہش پوری کر دی تھی جبکہ شہرام نے اسے کمر سے پکڑ کر خود
کے بے حد قریب کر لیا تھا کیونکہ اسے پتا تھا وہ ابھی ہی اٹھ کر بھاگ
جائے گی

وہ آنکھیں بند کئے اس کا لمس محسوس کر رہا تھا جبکہ سکون اسے بھی
مل رہا تھا لیکن اس وقت یہ مجبوری تھی تقریباً دو منٹ تک تو شہرام
اسے چھوڑنے کے بلکل بھی موڈ میں نہیں تھا مگر پھر اس کی رکتی ہوئی
سانس کو محسوس کرتے ہوئے اس نے نرمی سے اس کے لبوں کو آزاد
کیا تو وہ سانس لینے لگی مگر بولی کچھ بھی نہیں جبکہ شہرام کو اب اس کی
معصومیت پر بے انتہا پیار آرہا تھا

"...میں فریش ہو کر آتا ہوں پھر ساتھ چلیں گے"

شاہد لہنے چلا گیا جبکہ عریشہ اب تک بیٹھی گزرے ہوئے لمحے کو
محسوس کر رہی تھی جب وہ اس سے غصے سے پیش آتی تھی تو وہ
کھڑوس بھی اس سے کئی زیادہ غصے سے پیش آتا تھا اور جب وہ اسے
پیارے مخاطب کرتی تھی تو پھر وہ کھڑوس محبتوں کی بارش کر دیتا تھا

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...ہیلور وحیل"

"ماہی؟؟؟ میری جان... کیسی ہو آپ طبیعت کیسی ہے اب؟؟؟"

میں ٹھیک نہیں ہوں روحیل پلیزز میرے پاس آ جائیں پلیززززز"

وہ لوگ آپ کو کچھ کر دیں گے آپ کیوں نہیں سمجھ رہے پلیززززز

"...میرے پاس واپس آ جائیں"

پر ہاتھ رکھے کھڑی کے پاس کھڑا آنسوؤں روکنے کی ناکام کوشش کر رہا
تھا

ماہی میں نے وعدہ کیا ہے نہ آپ سے میں جلد ہی واپس آ جاؤں گا پھر "
آپ کیوں میری ٹینشن لے رہی ہو؟؟ پلیز ز ز ز اپنی صحت پر دھیان
دوں میرے لیے سب سے زیادہ اچھا ہو آپ پلیز ز ز ز ٹرائے ٹو
"...انڈر سٹینڈ

روحیل نے ماہی کو سمجھانے کی کوشش کی مگر دوسری طرف سے کوئی
جواب نہ ملا بلکہ سسکیوں کی آوازیں سنائی دیں رہی تھیں مطلب وہ
اب بھی رو رہی تھی

سنجھا لو اگر آپ ایسے کرو گی تو میں اپنے کام کو کس طرح پورا کر پاؤں
"گا...؟"

"روحیل آپ کو اب بھی مجھ سے زیادہ اپنے کام کی پرواہ ہے؟؟؟"
ماہی ایسی بات نہیں ہے آپ غلط سمجھ رہی ہو... دراصل بات یہ
"...ہے"

بس روحیل... مجھے کچھ نہیں سننا میں سمجھ چکی ہوں آپ کے لئے"
مجھ سے زیادہ ضروری آپ کے کام ہیں... تو ٹھیک ہے میں آپ کو اب
کبھی کال نہیں کروں گی آپ کی مرضی اپ کیسے چاہیں جہاں چاہیں
زندگی گزاریں آج کے بعد کبھی بھی آپ میری آواز نہیں سنیں
"گے... خدا حافظ"

"...ماہی سنو؟؟؟ ماہی پلیز زلسن ٹومی"

ماہی جزبات میں آکر کال کاٹ چکی تھی جبکہ اب اس کا نمبر بند جا رہا تھا

"...دوں

روحیل پریشانی کی حالت میں ملازم کو کال پر کال ملائے جا رہا تھا مگر
دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا

ماہی کیوں... آخر کیوں تم نے مجھے اتنی بڑی آزمائش میں ڈال "

"...دیا... تمہیں ناراض کر کے میں کیسے کامیاب رہ پاؤں گا

ایک جھٹکے سے اس نے موبائل اچھال کر بیڈ پر پھینکا تھا اس کی یہ
حالت نہیں تھی کہ وہ اپنے کام پر دھیان دے سکے اور کچھ ہی گھنٹوں
بعد انہیں پارٹی کے لیے نکلنا بھی تھا

اس نے موبائل اٹھا کر میسج ٹائپ کیا اور پھر کچھ گھنٹوں بعد ہونے
والے فنکشن کے لیے تیاری کرنا شروع کر دی تھی

اس کے ذہن میں بس ایک ہی خیال آرہا تھا کہ شاید رو حیل کے لئے
ماہی سے زیادہ اس کے کام اہم ہیں ڈاکٹر نے اسے اسٹریس لینے سے
منع کیا تھا مگر اب وہ پھر سے اپنی حالت کی ذمہ دار بننے والی تھی

☆☆☆ Areesha Khan NoveLs ☆☆☆

"...ارے ارے جلدی کرو میں نے پہننے بھی ہیں"

نوفل جو کب سے ملازم کا سر کھایا جا رہا تھا جبکہ ملازم منہ بنائے
کپڑے استری کرنے میں مصروف تھا مگر نوفل کی ڈرامے بازیاں تو
بس جیسے کبھی نہ ختم ہونے والی عادت بن چکی تھیں

"...تم پھر بھی نیوڈریس کو استری کروا رہے ہو

مہراس کی حرکتوں پر ہمیشہ کی طرح اسے سمجھانے لگی جبکہ حورین ان دونوں کا ڈرامہ دیکھ کر بورفیل کر رہی تھی

ارے مہرجان کیوں تنگ کر رہی ہو اس بچاری کو آخر پہلی بار کسی "فنکشن میں جارہی ہے اب تیاری تو کرے گی نہ کیوں نوفل باجی باسم نے نوفل کو چھیڑا جس پر نوفل اسے منہ چڑائے اپنے کمرے کی طرف جانے لگا

مہرجانم اگر تمہیں اپنے ہیریز کرل کروانے ہیں تو پلیز زبلکل "ریڈی ہو کر میرے روم میں آ جانا اوکے "اوکے نوفل "

کھانے میں مصروف تھا اور حورین ہمیشہ کی طرح خاموش تھی



"... سب کچھ ڈن ہے نہ...؟؟ گڈ"

وہ نوفل باسمر و حیل مہر اور حورین سے گروپ کال پر بات کرتا ہوا وہ
آج کے پلان کے بارے میں سب ڈن کر رہا تھا ابھی وہ بات ختم
کرتے ہوئے پلٹا تو مانو جیسے فریز ہی ہو گیا تھا وہ شہرام کی پسند کاریڈ
ڈریس پہنے پارٹی میک اپ کئے اب جیولری پہن رہی تھی جبکہ بال
ہمیشہ کی طرح آزاد تھے

"So Beautiful..."

"کیا؟؟؟"

ویسے تو وہ خود بھی کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا مگر عریشہ کو دیکھ
دیکھ کر وہ پاگل سا ہوا جا رہا تھا
"...ہاں بس یہ ہیلز پہن لو"

عریشہ اپنی ہیلز لئے صوفے پر بیٹھی انہیں پہننے کی کوشش کر رہی تھی
تب ہی شہرام نے اس کے ہاتھ سے ہیلز لیں
"...دکھاؤ میں پہنا دیتا ہوں"
"...مگر شہرام"

مگر وگر کچھ نہیں، ہبی ہوں تمہارا اتنا تو فرض میرا بھی بنتا ہے نہ"
"...مائے بیوٹی کوئین"

شہرام کی بات پر عریشہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی جبکہ شہرام خود نیچے
بیٹھ کر اس کے نازک پیروں کو اپنے پیروں پر رکھے، ہیلز پہنا رہا تھا

"...پوچھوں"

"میں تمہیں کیسا لگتا ہوں؟؟؟"

شہرام کے سوال پر عریشہ کی سیٹی گم ہو گئی کہ آخر اس نے یہ کیا پوچھ لیا تھا

"کیا مطلب...؟؟؟"

"مطلب صاف ہے... میں تمہیں کیسا لگتا ہوں...؟"

"...ویسے تو بہت کڑوے کھڑوس کریلے جیسے لگتے ہو"

عریشہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا کیونکہ آج وہ فیس ٹو فیس اسے کھڑوس کریلہ کہہ چکی تھی

"...مگر آج اچھے لگ رہے ہو"

بات کو گھمانے کے لئے اس نے یہ بات بنائی

"صرف اچھا؟؟؟"

"...ہو

عریشہ منہ بناتے ہوئے دوسرا پیر رکھتی ہے جبکہ شہرام اب اس کے
دوسرے پیر میں ہیل پہنا رہا تھا

میں نے کب کہا جھوٹ کہو؟؟ اپنے دل پر ہاتھ رکھو اور پوچھو اس "
"...سے کہ میں کیسا لگتا ہوں

شہرام کی بات پر وہ نظریں چرائے اپنی ہیلز دیکھنے لگی مگر شہرام اس
کے چہرے کا اڑتا ہوا رنگ دیکھ چکا تھا

"...ایک منٹ میں ابھی آتا ہوں "

وہ کسی کام کے لیے کمرے سے باہر گیا تب عریشہ نے آنکھیں بند کئے
اپنے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا اور جواب پاتے ہی ایک جھٹکے سے ہاتھ

ہٹالیا

"چلیں؟؟؟"

"ہاں؟"

"میں کہہ رہا ہوں چلیں؟؟؟"

"...ہاں... چلتے ہیں"

وہ شہرام کے بازوؤں میں ہاتھ ڈالے کمرے سے باہر نکلنے لگی جبکہ نیچے
سب ریڈی تھے ان دونوں کو لفٹ سے باہر آتا دیکھ کر سب انہیں
دیکھتے ہی رہ گئے

"...ماشاء اللہ چاند ستارے کی جوڑی لگ رہی ہے دونوں کی"

مہر کی بات پر سب نے اتفاق کیا جبکہ عریشہ کے چہرے پر مسکراہٹ
بکھرنے لگی جو وہ کسی سے نہ چھپا سکی

شہرام کی بات پر باسم نے اوپر اشارہ کیا

"... اوکے چلو باہر گاڑی تیار ہے"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب لوگ جا کر گاڑی میں بیٹھ گئے تھے جبکہ

عریشہ اب بھی کچھ سوچوں میں تھی

"... ایک بات بتاؤ"

"پوچھو؟"

"تمہیں میں کیسی لگتی ہوں؟؟؟"

پہلے خود ہی سوال کیا اب اپنے کئے کئے سوال پر خود ہی شرمندہ ہو رہی

تھی جبکہ شہرام ناچاہتے ہوئے بھی مسکرا نے لگا تھا

میں نہیں جانتا تم مجھ سے اتنی نفرت کیوں کرتی ہو مجھے بس اتنا پتا

ہے تم مجھے میرا پہلا اور آخری عشق ہو تم صرف میری ہو تم جنون ہو

میری ضد ہو اور جانتی ہو نہ جس سے محبت کی جائے دنیا میں سب سے

اور صرف تم حسین لگتی ہو کیونکہ تم میری محبت ہو اور تم میری ہو
"... صرف میری شہرام ملک کی

شہرام کی بات پر عریشہ اسے بہت غور سے دیکھ رہی تھی جیسے اس میں
ہی کہیں کھو گئی ہو

اور مجھے تم کسی سلطنت کے شہزادے لگتے ہو... سب سے الگ سب "
"... سے جدا بہت حسین

وہ اپنی دھن میں بولی چلی جا رہی تھی اس بات سے انجان کے شہرام
اس کی ایک ایک بات غور سے سن رہا تھا

"... لگتے ہو تو شاید کچھ غلط نہیں ہے

شہرام کی بات پر وہ ہوش میں آئی جبکہ شہرام نے اسے آنکھ ماری تو وہ
بلش کرنے لگی تھی



وہ شیشے کے سامنے کھڑا خود کو دیکھ رہا تھا، بلیک پینٹ بلیک کوٹ اندر
وائٹ شرٹ وہ آج کافی ہینڈ سم لگ رہا تھا جبکہ ہمیشہ کی طرح آج بھی
اس کے چہرے پر تھوڑے سخت تاثرات نمایاں تھے

جیب سے موبائل نکال کر وہ آنے والی کال کا منتظر تھا مگر کال سن کر
اس کی حالت مزید خراب ہونے لگی تھی

"اس کی زندگی خطرے میں ہے؟؟؟"

ایک سانس میں اس نے تین سوال کئے تھے کیا وہ کمزور پڑ رہا تھا کیا وہ
بیسٹ کے غصے سے واقف نہیں تھا

مجھے ہر پل کی خبر چاہئے... میں پرسوں ہر حال میں واپس آؤں گا یہ "
"...وعدہ ہے میرا

موبائل جیب میں رکھتا وہ سیڑھیاں اترتا ہوا وہاں سے باہر آیا جہاں
کالے رنگ کی مرسدیز اس کی منتظر تھی وہ وعدہ تو کر چکا تھا مگر اس
وعدے کے لئے اسے کتنی بھاری قیمت اٹھانے پڑے گی اس بات
سے شاید وہ خود بھی واقف نہ تھا

لئے بک کیا جاتا تھا جسے بک کروانے والا یہ ظاہر کر دیتا تھا کہ وہ دنیا کا
کس قدر امیر و متمند آدمی ہے اور آج ڈون نے بھی پورے شہر کے
سامنے یہ ظاہر کر ہی دیا تھا

ہر طرف سکیورٹی ہی سکیورٹی تھی اور ہوتی بھی کیوں نہ آخر ڈون نے
پورے شہر کو انوائٹ کیا تھا اور پھر جس کو حاصل کرنے کی خوشی میں
اس نے یہ پارٹی رکھی تھی وہ چیز آج وہ اپنے ساتھ ہی لانے والا تھا ایسا
نہیں تھا کہ وہ آج اس کا زکریا کے سامنے کرنے والا تھا بلکہ اسے
بیسٹ کا اتنا ڈر تھا کہ اس چھوٹی سی چیز جس میں اس کی عزت، دولت،
شہرت، اور اس کی تمام پر زندگی یہاں تک کے اس کی جان تھی وہ
اسے دوبارہ کھونا نہیں چاہ رہا تھا

اسے اپنی بیٹی کا خیال آرہا تھا ایک ڈون ہی تھا جو اسے بیسٹ سے چھڑا
سکتا تھا مگر پھر ڈون خود اسے اپنی گرفت میں لینے کا بھی تو سوچ رہا تھا
عریشہ کے ملنے کے بعد ایس کے کوہر حال میں کچھ نہ کچھ سوچنا تھا
تاکہ عریشہ کو بیسٹ کے بعد ڈون کی قید سے رہائی مل سکے مگر وہ اس
بات سے کہاں واقف تھے کہ بیسٹ عریشہ کو چھوڑے گا تو ڈون
اسے قید کرے گا نہ

تینوں گاڑیاں پیچھے والے گیٹ کے سامنے رکیں جن میں سے ایک
گاڑی میں نوفل باسم حورین اور مہر تھے دوسری میں عریشہ اور شہرام
جبکہ تیسری گاڑی میں روحیل تھا ان سب کے کانوں میں ایئر فون لگے
ہوئے تھے جس پر وہ بیسٹ کی کال کے منتظر تھے

جاتے ہی تم دونوں کو پارٹی ماسک دیئے جائیں گے لیکن جو ماسک تم
لوگوں نے اپنے پاس رکھے ہوئے ہیں گاڑی سے نکلنے سے پہلے تمہیں
"...وہ ماسک لگانے ہوں گے ہو سکتا ہے باہر کیمرہ لگا ہوا ہو

بیسٹ کی بات سن کر ان دونوں نے یس بیسٹ کہا اور اپنے اپنے
ماسک سے اپنا چہرہ چھپا لیا جبکہ اب باسم نوفل اور روحیل بیسٹ کے
حکم کے منتظر تھے جبکہ عریشہ کو شہرام کی بات کچھ عجیب سی لگی تھی

باسم اینڈ نوفل تم دونوں بھی مین گیٹ سے ہی اندر جاؤ گے، روحیل "
تم اکیلے اندر آؤ گے اور موقع ملتے ہی تم اپنا کام شروع کر دو گے، باسم
نوفل تم دونوں آرجے کے جانے کے بعد بنا کوئی مشکوک حرکت کئے
اس کے ساتھ جاؤ گے اور اپنا کام مکمل کر کے مجھے انفارم کرو گے... یاد

ہم پر شک ہوا تو ضرورت پڑھنے پر جس ضروری ہوا ہم وہ اقدامات
... کریں گے

بیسٹ کی بات پر سب نے جواب دیا اور پلان پر عمل کرتے ہوئے
سب اپنے کاموں پر لگ گئے جبکہ عریشہ عجیب نظروں سے شہرام کو
دیکھ رہی تھی

"کیا ہوا؟؟؟ ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟؟"

شہرام نے اسے یوں اپنی طرف متوجہ پایا تو سوال کئے بنانہ رہ سکا

"ہم پارٹی میں جارہے ہیں یا پھر کسی بینک کو لوٹنے؟؟؟"

عریشہ کی بات پر شہرام نے نظروں کا زاویہ بدلاتو عریشہ مزید اس کے
سامنے آگئی

"واٹ..؟؟ یہ کیا فضول بکواس ہے؟؟ تمہیں میں ایسا لگتا ہوں؟؟؟"

شہرام کے اچانک والے سخت لہجے پر وہ تھوڑی ڈری مگر جلد ہی خود کو
سنجھانے لگی

"میں نے ایسا کب کہا؟؟؟"

تم نے جو کہا ہے اس کا مطلب تو یہی ہوا نہ چوری تو چور ہی کرتا"

...ہے"

اوقفف سوری تمہاری باتیں کچھ عجیب سی لگیں تبھی مجھے شک"

...ہوا"

بات سنو میری... اب اپنا منہ جب ہی کھولنا جب کوئی عقلمندانہ بات"

"... کہنی ہو ورنہ پلیز زرا اپنی یہ چونچ بند ہی رکھنا تو بہتر ہوگا"

جبکہ عریشہ بھی اس کے کہنے کے مطابق ماسک لگا کر اس کے ساتھ
ہی گاڑی سے باہر آئی

وہ لوگ مین گیٹ سے اندر آچکے تھے جہاں بہت سے آدمی جن کا چہرہ
ماسک سے چھپا ہوا تھا وہی ماسک وہ سب کو دے رہے تھے مگر شہرام
اطراف میں دیکھے بنا قدم بڑھاتا اندر کی طرف چلا گیا جبکہ عریشہ جو
اس کے بازو کو تھامی ہوئی تھی اس کے ساتھ ہی اندر چلی گئی

اندر جاتے کے ساتھ ہی وہاں کھڑے دو آدمیوں نے اشارے سے
کچھ مانگا جبکہ باسم مہر نوافل حورین اور روحیل ان ہی کے سامنے
کھڑے ہوئے تھے یعنی ان کا اندر جانا الاؤ نہیں تھا شہرام نے جیب
سے کارڈ نکال کر ان آدمیوں کی طرف بڑھایا جبکہ روحیل اپنا

جیب سے نکالنے کے لیے تیار کھڑے تھے بس بیسٹ کے اشارے
کے منتظر تھے کیونکہ کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا تھا

اس کارڈ کو مکمل دیکھنے کے بعد اس نے شہرام کی طرف دیکھ کر
اشارے سے کچھ پوچھا جس پر شہرام نے بھی اشارے سے ہی اپنی
پوری ٹیم کا بتایا جس پر وہ کارڈ شہرام کو تھما کر انہیں اندر جانے کی
اجازت دینے لگے تب سب نے سکون کا سانس لیا اور پر سکون انداز
میں اندر چلے گئے

یہ وہی کارڈ تھا جو ڈون نے پاکستان بھیجا تھا کسی کو انوائٹ کرنے کے
لیے اور جس کو انوائٹ کیا گیا تھا اس نے ہی پوری ایمانداری سے یہ
کارڈ بیسٹ تک پہنچایا تھا تاکہ مشن آگے بڑھ سکے اگر وہ شخص کارڈ نہ

جائے

"...واؤشہرا"

... شیشیشیش... !!! بہتر ہو گا نام لینے سے گریز کیا جائے "

"تم اتنا ڈر کیوں رہے ہو؟؟؟"

عریضہ کی بات پر شہرام اسے گھورنے لگا تو اس نے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا

"او کے اب بالکل بھی کچھ نہیں بولوں گی"

اندر کافی لوگ تھے مگر چہرے سب کے ماسک کے پیچھے تھے وہاں تقریباً کوئی پانچ سو سے زائد تو ٹیبلز تھیں جن کے آس پاس کھڑے لوگ آپس میں گفتگو میں مصروف تھے جبکہ نوافل اور حورین، باسم

جبکہ عریشہ اور شہرام ایک ساتھ تھے

"تم ملو اوگے نہیں؟؟"

"کس سے...؟"

"...جنہوں نے پارٹی رکھی ہے، جن کے ہم گیسٹ ہیں"

"ان سے ملنا ضروری نہیں"

عریشہ کے سوال پر سوال شہرام کو پریشان کر رہے تھے مگر ایک طرح سے عریشہ بھی صحیح ہی تھی آخر کیوں نہ کرتی سوال

تمہارا مطلب ہم پاکستان سے اتنی دور جن کی پارٹی میں آئے ہیں"

جنہوں نے ہمیں انوائٹ کیا ہے ہمارا ان ہی سے ملنا ضروری نہیں

؟؟؟ کیا مطلب ہو اس بات کا؟؟؟ ایک بات سچ سچ بتاؤ کیا انہوں نے

..."

"Enough is enough...!!!!"

شہرام کی آواز پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا
"...اب اگر تم نے مزید کوئی سوال پوچھایا پھر کوئی بکو اس کی تو"
"تو...؟؟؟؟"

تو میں اپنا وہ معائدہ جو میں نے پاکستان میں تم سے کیا تھا اسے توڑنے"
"...میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گا... آگے تم سمجھدار ہو
شہرام کی دی ہوئی دھمکی پر عریشہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے نظریں
چراگئی کیونکہ اسے پتا تھا شہرام جو کہتا ہے کر کے دکھاتا ہے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ماہی بی بی آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے خدا ار ایسے نہ کریں ورنہ "
"...آپ کی صحت پر اثر پر سکتا ہے

میں نے کہا نہ...!!! مجھے روحیل سے بات کرنی ہے ابھی اسی "
"...وقت

ماہی جو ہو اسپتال کے پرائیویٹ روم میں موجود ندھال پڑی ہوئی تھی
ملازم چاچا کے روم میں آتے ہی اٹھ بیٹھی

روحیل بابو کہہ رہے تھے کہ وہ خود آپ کو کال کریں گے ماہی بی بی "
ہمیشہ تھوڑا انتظار کرنا چاہیے وہ کچھ ہی دیر میں کال کرتے ہی ہوں
"...گے

"کیا مطلب؟؟؟ کیا آپ کی بات ہوئی ہے روحیل سے؟؟؟"

"... ہوش میں آنے کی اطلاع دینے کو کہا تھا

"تو کیا آپ نے انہیں بتایا؟؟؟"

ماہی سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھنے لگی ہاتھ ناجانے کتنی جگہوں سے زخمی تھا شاید نبض ڈھونڈنے کی وجہ سے ایسا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ پر ڈریپ لگی ہوئی تھی اس کا سراب بھی چکرار ہاتھانشتے کے انجیکشن کا اثراب بھی اس کے جسم سے دماغ تک گردش کر رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا بس یاد تھا تو اتنا کہ وہ روحیل سے محبت کرتی ہے

ماہی بی بی آپ کو ابھی ہوش آیا ہے آپ تھوڑا سا آرام کر لیں میں "

"... ان کو آدھے گھنٹے بعد فون کر کے اطلاع دے دوں گا

نہیں... مجھے ابھی بات کرنی ہے آپ ابھی فون کریں روحیل کو "

"... پلیززز

"...آپکو میری قسم"

ماہی کے الفاظ سن کر کچھ دیر کے لئے وہ خاموش ہو گئے تھے کیونکہ
ماہی نے پہلی بار انہیں قسم دی تھی ماہی ان کے لئے بہت اہم تھی اس
لیئے نہیں کہ وہ ان کے گھر ملازمت کرتے تھے دراصل وہ ایک عام
سے ملازم تھے جنہیں کسی امیر آدمی کے گھر سے نجانے کیوں چوری
کا جھوٹا الزام لگا کر گھر سے نکال دیا تھا

ان کا اس دنیا میں کوئی نہیں تھا جب ان کی عمر کافی کم تھی ان کی
صرف ایک ہی بہن تھی ماں باپ کے بعد ان کی بہن کی ذمہ داری ان
پر تھی بہن کو تو ایک جگہ ملازمت پر رکھ لیا گیا تھا مگر ان کو کوئی بھی
کام نہیں ملا تھا جو ان کی روزی روٹی کا ذریعہ بنے مگر پھر ایک دن وہ
ایک کریانے کی دکان کے قریب بیٹھے ملازمت کی تلاش میں تھے

دھمکا کر ان سے سامان چھیننے کی کوشش کر رہے تھے

تب انہوں نے اپنی جان پر کھیل کر کسی کی عزت بچائی تھی یہ واقعہ
ہونے کے کچھ دیر بعد کسی کو پولیس نے کال کر دی تھی تب وہ کافی
زخمی بھی ہوئے تھے تو انسپیکٹر رضوان نے انہیں اسپتال منتقل کیا تھا
اور اس ہی طرح دو تین بار انہوں نے رضوان کی بھی جان بچائی تھی

تب رضوان نے انہیں تحفے کے طور پر اپنے گھر میں ملازم رکھ لیا تھا
اور پھر ایک دن رضوان کی زندگی میں ماہی آئی مگر بد قسمتی سے ماہی
اپنی ماں کا پیار نہ دیکھ سکی تب سے اس کا سارا بچپن سب سے پرانے
ملازم یعنی شاکر کی گود میں گزرا تھا انہوں نے ماہی کو سگی اولاد سے

زیادہ فکر مند رہتے تھے

"...جی اچھا میں کرتا ہوں انہیں فون"

وہ اس بات سے پریشان کہ کہیں رو حیل اپنے کام میں نہ مصروف ہو
مگر ایک طرح ماہی کی بھی فکر انہیں فون کرنے پر مجبور کر رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہر طرف ہزاروں لوگ تھے جن میں سے کسی کے بھی چہرے نظر
نہیں آرہے تھے نوافل اور باسم بے تاب ہو رہے تھے کہ نجانے کب
انہیں اپنے کام کو سرانجام دینے کا موقع ملے گا رو حیل بیسٹ کے حکم

آ رہی تھی

"!!!...سنو"

وہ پھر سے شہرام کے قریب آ کر سرگوشی کرنے لگی

"اب کیا مسئلہ ہے؟؟؟"

شہرام نے سخت لہجے مگر دھیمی آواز میں پوچھا

یہ پارٹی رکھی کیوں گئی ہے؟؟ مطلب اس پارٹی کو رکھنے کا کیا مقصد"

"ہے؟؟"

عریشہ کے سوال بھی ایسے ہوتے تھے کہ شہرام کو اس پاگل لڑکی پر

غصہ آنے لگا تھا اب وہ سمجھ چکا تھا اگر اس کا ناڈرایا گیا تو یہ یوں ہی

سوال کر کر کے دماغ کھا جائے گی

"...یہ پارٹی گینگسٹرز کی ہے"

سچ کہہ رہا ہوں میری جان یہ جتنے لوگ تمہیں یہاں دکھائی دے " ... رہے ہیں نہ یہ سب گینگسٹرز ہیں

ہا ہا ہا ویری فنی، اب یہ بھی کہہ دو کہ یہ سب تمہارے دشمن ہیں یعنی " "ویلن اور تم ہیر و ہو رائٹ؟؟؟

عریشہ کو اب کی بار اس کی بے پر ہنسی آئی

تمہیں مزاق لگ رہا ہے؟؟؟ چلو ٹھیک پھر ذرا یہ کارڈ پر جو لکھا ہے " ... وہ پڑھو

شہرام نے وہی انوائٹڈ کارڈ جو گیٹ پر ان آدمیوں نے مانگا تھا نکال کر

عریشہ کو دیا جس پر کوڈورڈز میں کچھ لکھا ہوا تھا

"یہ کس طرح کی انگلش ہے؟؟ یہ آخر ہے کیا؟؟"

میڈم ذرا اس پورے لائن میں لکھے گئے ورڈز کے فرسٹ لیٹر پر

"... غور کرو

کوشش کرنے پر اسے کچھ ہی ورڈز سمجھ آئے تھے

"Gang?? Mafia?? Celebration??"

"...ہممم"

"شہرام کیا ہے یہ سب کیا یہ کوئی مزاق ہے؟؟؟"

ڈر کے مارے عریشہ کے ہاتھوں سے وہ کارڈ گرنے لگا جسے شہرام نے

گرنے سے پہلے ہی تھام کر جیب میں رکھ لیا

یہ کوئی مزاق نہیں ہے جس پارٹی کو تم فیملی بیس سمجھ رہی تھیں وہ"

دراصل گینگسٹرز کی پارٹی ہے اور جس میزبان کو تم میرا رشتہ دار

سمجھ رہی تھیں وہ کوئی رشتہ دار نہیں بلکہ اس پورے یو کے تمام

"... بڑے گینگسٹرز میں سے ایک گینگسٹر ہے

کلک کیا؟؟؟ آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں... ششش شہرام پیپ"

". پلیز زو اپس چلیں

لگا تھا

"!!!... نواب ہم پارٹی انجوائے کر کے ہی جائیں گے"

"... شہرام پلینرز... چلیں مجھے... بہت ڈر لگ رہا ہے"

ڈرنے کی کیا ضرورت میری جان؟؟؟ میں ہوں نہ تمہارے
"ساتھ؟؟؟"

شہرام پلینرز ز... یہاں کا ماحول... کتنا خوفناک ہے... دیکھیں سب کو"
ایسا لگ رہا ہے جیسے... سب ابھی ہی پستول نکال کر... فائرنگ کر دیں
"... گے"

عریشہ کو اب صحیح والا ڈر لگ رہا تھا جبکہ شہرام اس کے ہاتھوں کو
تھامے اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگا

ڈرنا تو تمہیں مجھ سے چاہیئے... کیونکہ ان سب سے بھی زیادہ خطرناک
"...ہوں میں"

شہرام کے کہنے کی دیر تھی عریشہ اس کی طرف خوفگی سے دیکھنے لگی
"کیا مطلب تمہارا؟؟؟"

مطلب اگر میں کہوں کہ... تم اس وقت جس کے ساتھ کھڑی ہو وہ
"کوئی عام انسان نہیں بلکہ ایک سیریس کلر ہے پھر؟؟؟"

شہرام نے اس کو مزید خود کے قریب کر کے کان میں سرگوشی کی
جس پر عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھنے لگی آخر وہ کس طرح
ہمیشہ اسے ڈرایا کرتا تھا اور آج تو عریشہ کو لگ رہا تھا وہ کھڑوس انسان
اس کی جان لے کر ہی چھوڑے گا عریشہ نے جلدی سے اپنے ہاتھوں
کو اس کی مٹھی کی گرفت سے آزاد کیا

عریشہ کو یوں اس طرح سے ڈرتا دیکھ کر شہرام نے اپنا ارادہ بدل لیا
کیونکہ اگر مزید وہ اسے ڈرانے کی کوشش کرتا تو یقیناً یا تو عریشہ نے
یہاں سے باہر بھاگ جانا تھا یا پھر یہیں پر کوئی تماشا کر دینا تھا اور اس
کے منفی اثرات ان کے مشن پر پڑ سکتے تھے

"... اوفففف مائے بیوٹی کوئین میں مزاق کر رہا ہوں"

"سچ؟؟؟"

"... سچ"

شہرام کی بات پر عریشہ کی جان میں جان آئی مگر پھر بھی اسے
گینگسٹرز کے بیچ کھڑے رہنا بہت مشکل لگ رہا تھا

"... جان پلیز زڈرو مت ہم جلدی یہاں سے واپس گھر چلیں گے"

"ہم یہاں آئے ہی کیوں ہیں شہرام؟؟؟"

"...او کے

شہرام کی بات پر عریشہ خاموشی سے ثبات میں سر ہلاتے ہوئے
اطراف میں دیکھنے لگی جہاں مہر اور حورین پر سکون انداز میں کھڑی
ہوئی تھیں

کیا ان لوگوں کو نہیں پتا کہ یہ پارٹی ایک گینگسٹر کی ہے اور اگران کو"
"یہ پتا ہے تو یہ اتنی پر سکون کیوں کھڑی ہوئی ہیں؟؟
وہ خود دل ہی دل میں سوال کرنے لگی تھی کیونکہ اس پورے مجموعے
میں بس ایک وہی تھی جو گھبرائی ہوئی لگ رہی تھی باقی سب عورتیں
اور لڑکیاں پارٹی انجوائے کرنے میں اور ڈرنگ کرنے میں مصروف
تھیں

جنہیں دیکھ کر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے ان دونوں آدمیوں کا
چہرہ بھی بالکل چھپا ہوا تھا مگر ان کے قیمتی لباس جو انہوں نے زیب تن
کئے ہوئے تھے صاف واضح ہو رہا تھس یقیناً یہی میزبان ہیں

"Good Evening My Friends My
Partners And My All Supporter,
Thank You so Much for Joining me,
it's not only My It's our
celebration...Keep Drunk and enjoy
the party"

انداز سے اتر کر نیچے آ رہا تھا اپنی رعب دار آواز کو مزید بلند کر کے اس نے یہ الفاظ ادا کئے جبکہ دوسرا شخص خاموشی اختیار کئے ہوئے تھا عریشہ کو ان دونوں سے ہی وحشت ہو رہی تھی مگر جب اپنے برابر میں کھڑے وجود پر نظر دوڑائی تو کچھ پل کے لیے سہم سی گئی

وہ شہرام جو پانچ منٹ پہلے پر سکون انداز میں کھڑا ہوا تھا اب وہی شہرام جس کا چہرہ ماسک سے چھپا ہوا تھا مگر آنکھیں صاف دکھائی تھے رہی تھی اس کی آنکھیں انتہائی لال سرخ ہو رہی تھیں عریشہ جن گینگسٹرز سے خوف کھا رہی تھی وہ تو شہرام کے سامنے کچھ بھی نہیں تھے شہرام کی آنکھوں میں اس نے ایک الگ ہی وحشت دیکھی تھی وہی وحشت جو شاید وہ پہلے بھی دیکھ چکی تھی کس طرح پل بھر میں شہرام کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا

"...شہرام تم"

"!!!!...چپ رہو"

شہرام کا لہجہ اس بار انتہائی سخت تھا جس پر عریشہ خاموش سی ہو گئی
تھی مگر اندر ہی اندر سوچوں میں پڑ گئی تھی کہ نجانے کیوں شہرام ان
گینگسٹرز کی پارٹی میں آ گیا اور نجانے کس بات پر اس کے چہرے کے
تاثرات اتنے سخت ہو گئے

کچھ ہی دیر بعد کچھ سنگرز جو شاید اس پارٹی کا ایک حصہ تھے وہ ڈون
کے اشارے پر اپنی الگ زبان میں کچھ گیت گانے لگے اور پھر کچھ ہی
سیکنڈز میں ہر طرف اندھیرا چھا گیا جبکہ روشنی صرف اس پورے ہال
کے بیچ والے حصے پر پڑ رہی تھی اور تمام کیپلز منظرِ عام پر آ کر ڈانس
کرنے کے لیے ریڈی ہو گئے

ہر طرف ایک خوبصورت ماحول بنا ہوا تھا کہیں سے بھی لگ ہی نہیں
رہا تھا کہ یہ ایک گینگسٹر کی پارٹی ہے ڈی جے نے میوزک لگایا جو بالکل
سلو مگر بہت زیادہ رومینٹک تھا عریشہ کو یہ منظر بہت خوبصورت لگ
رہا تھا جبکہ اب تمام کیپلز ڈانس میں مصروف تھے باقی لوگ اطراف
میں کھڑے انہیں بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے

"چلیں؟؟؟"

شہرام نے ایک ہاتھ عریشہ کی طرف بڑھایا جبکہ دوسرا ہاتھ اس کمر پر
تھا عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"ڈانس کرنے...؟؟؟"

"...کیا سچی؟؟ مگر ابھی تو تمہیں غصہ"

عریشہ مزید کچھ پوچھتی شہرام نے اپنی بات مکمل کر کے ایک ہاتھ سے
اس کا ہاتھ جبکہ دوسری سے کمر تھامی اور وہ لوگ بھی ان تمام کیپلز کے
بیچ چلے گئے

"...اوائے ہو وائے وہ دیکھو ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی"

نوفل جو کب سے کھڑا ہو رہا تھا کیونکہ اس کی پاٹرن تو اسے منہ ہی
نہیں لگاتی تھی مگر اب کافی دیر بعد اس نے کچھ کہا تھا وہ بھی بہت
دھیمی آواز میں اس کی اور حورین کی نظروں کا تعاقب کرتے ہوئے
مہر اور باسم کی نظر بھی بیسٹ پر گئی جو اپنی بیوٹی فل وائف کے مضبوطی
سے تھامے ڈانس کرنے کے لیے لے جا رہا تھا

مگر شہرام نے اس کی یہ ہچکچاہٹ بھی دور کر دی جب اس نے عریشہ
کو مزید اپنے قریب کیا جس سے وہ اس کے سینے سے لگی اس کے
کانپتے ہوئے ہاتھ کو اپنے کاندھے پر رکھ کر وہ اسے میوزک کی ہر بیٹ
پر ایک اسٹیپ کروا رہا تھا

وہاں سب سے زیادہ حسین کپل صرف ان ہی کا تھا اور ان کی ڈریسنگ
بھی سب سے مختلف مگر پرفیکٹ تھی وہاں جتنے بھی کپلز تھے سب
سمپل ڈانس کر رہے تھے مگر شہرام اور عریشہ وہ واحد کپل تھے جن کا
ڈانس سب کو بہت زیادہ متاثر کر رہا تھا شہرام ایک ایک اسٹیپ کو
میوزک کے حساب سے کر رہا تھا جبکہ عریشہ بھی اس کا پورا ساتھ
دے رہی تھی

جے نے تیز میوزک اسٹارٹ کیا تو وہاں کھڑے تمام لوگ ہی ڈانس
میں مصروف ہو گئے جبکہ باسم اور مہر بھی اب ڈانس کرنے میں
مصروف تھے لیکن نوفل بچار اچہرے پر معصومیت والی اداسی لئے
حورین کو ہی دیکھ رہا تھا مگر حورین اسے فل اگنور کر رہی تھی

"Listen...!!!"

بیسٹ کی آواز پر سب لوگ ہوشیار ہوئے جبکہ عریشہ اسے سوالیہ
نظروں سے دیکھنے لگی

جب تمام لوگ پوری طرح سے مصروف ہو جائیں تو روحیل باسم "
"...اور نوفل تم لوگ جانتے ہو تمہیں کیا کرنا ہے... بس ریڈی رہو

اشارے کے منتظر تھے ڈانس کے چکر میں لوگ سب کچھ بھول بیٹھے
اپنے آپ میں ہی مصروف تھے ہر طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا کسی کو
کسی کا وجود دکھائی نہیں دے رہا تھا ہر طرف کلب والا ماحول بنا ہوا تھا
جبکہ کافی لوگ شراب نوشی میں بھی مصروف تھے

روحیل پیچھے والے دروازے سے... نوفل اینڈ باسم فاسٹ... حورین "
"...اینڈ مہر ریڈی رہو کبھی بھی کچھ بھی ہو سکتا ہے

بیسٹ کے حکم پر روحیل تمام لوگوں کے بیچ سے بڑی ہوشیاری سے
فرار ہو رہا تھا مگر سامنے سیکیورٹی گارڈ بھی کھڑا تھا جو روحیل کی طرف
ہی متوجہ تھا روحیل نے اسے اشارے سے جہاں پارکنگ تھی وہاں
بلایا اور پھر کیا ہونا تھا اس نے وقت ضائع کئے بغیر اپنا الیکٹرک لائٹر
نکال کر اس گارڈ کے گلے کی ہڈی پر ٹچ کر دیا اور مزید خون خرابے

خود ساتھ لے کر چلا گیا

جبکہ باسم اور نوفل جو واشروم کی طرف جارہے تھے انہیں بھی گارڈز
نے روکا

"اوہ بھائی اب کیا بندہ با تھروم بھی نہیں جاسکتا؟؟؟"

باسم بے ہوشی کی ایکٹنگ کر رہا تھا جبکہ نوفل اسے سہارا دیے ہوئے
کھڑا تھا وہ دونوں گارڈز سمجھے تھے کہ شاید باسم نے زیادہ پی لی تھی
اس کا حال برا ہو رہا ہے اس کی حالت کو دیکھ کر انہوں نے ان کو اندر
جانے کی اجازت دی

تھینکس مگر ہم اکیلے نہیں جائیں گے تم دونوں کو ساتھ لے کر "
"...جائیں گے

دیکھتے ہی دیکھتے باسم نے اپنے کوٹ سے دوسرے جن میں بے ہوشی
کی دوا تھی ان دونوں کی گردنوں میں لگادی جس سے وہ مزاحمت کئے
بنا بے حوش ہو گئے پھر باسم اور نوفل نے جلدی سے ان دونوں کا
کوٹ اور کارڈ نکال کر خود پہن لیا اور ان دونوں کو الگ الگ واشروم
میں بند کر کے خود باہر چلے گئے

اب وہ تینوں ہی ایک ساتھ تھے مگر کسی کو ان پر شک نہیں آ رہا تھا
کیونکہ ان کا گیٹ اپ بالکل گارڈز کی طرح کا تھا جس کی وجہ سے وہ
بہت آسانی سے فارم ہاؤس کے پیچھے والے دروازے پر چلے گئے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...آجائے"

بیسٹ کی بات پر وہ دونوں اندر کی طرف روانہ ہوئیں جہاں کافی
لڑکیاں جو ویٹرز کا کام کر رہی تھیں ان میں سے دو ان کے پاس آئیں
اور ان سے یہاں آنے کی وجہ پوچھنے لگی حورین اور مہر نے انہیں
بہانے سے دوسری طرف بلایا اور ان دونوں کے ساتھ بھی وہی سب
ہوا جو باسم اور نوفل نے کیا تھا

وہاں کافی ویٹرز لڑکے اور لڑکیاں تھیں جس وجہ سے کوئی کسی کو نہیں
دیکھ رہا تھا حورین اور مہر بھی ان سب کے بیچ چلی گئیں اور سب کو
ڈرنک سرو کرنے لگیں جبکہ عریشہ کو شہرام کی کچھ سمجھ نہیں آرہی
تھی کہ آخر یہ سب چل کیا رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ تینوں پیچھے

سب ہی ایسے کپڑوں میں ملبوس تھے

کئی راستوں کو پار کر کے آخر وہ لوگ اس دروازے کے پاس آ ہی گئے
تھے جس کو پار کر کے ان کا مشن پورا ہو ہی جانا تھا اس دروازے پر
فنگر پرنٹ اور آئس اسکینر لگا ہوا تھا تب ہی روحیل نے اپنا آئی پیڈ جو
اس نے کوٹ میں چھپایا ہوا تھا نکال کر ہیکنگ کرنے لگا

آر جے فاسٹ... پانچ منٹ کے اندر اندر اگر کسی کو شک ہو گیا کہ تم "
...لوگ یہاں ہو تو گارڈز کی فوج آ جائے گی

یہاں آنے سے پہلے ہی وہ لوگ پانچ چھ لوگوں کو بڑی خاموشی سے
سکون کی نیند سلا چکے تھے مگر بیسٹ کی بات کو سمجھتے ہوئے روحیل
کے عمل میں مزید تیزی آنے لگی

تین منٹ ہو چکے تھے تب کہیں جا کر رو حیل کی ہیکنگ کمپیٹ ہوئی تو
باسم اور نوفل اندر گئے

باسم اینڈ نوفل فاسٹ... تین منٹ کے اندر اندر اگر اس دروازے کو "
بند نہ کیا گیا تو الارم بج جائے گا اور یہ دروازہ آٹو میٹیکلی بند ہو جائے گا
"... اندر آکسیجن کا کوئی انتظام نہیں ہے

بیسٹ کی بات سن کر نوفل اور باسم جلدی سے اندر گئے جہاں سامنے
گلاس باکس کے اندر ایک چپر رکھی ہوئی تھی جو یقیناً ٹوپ ون
ڈیوائس ہی تھی

"ملی؟؟؟"

"بیس بیسٹ مل گئی"

"دھیان سے"

کوئی جال تو نہیں بنایا گیا مگر وہاں ایسا کچھ نہ تھا لیکن روحیل کو کسی کے
اندر آنے کی آہٹ محسوس ہوئی

"مجھے لگتا ہے کوئی آرہا ہے"

روحیل کی بات پر باسم نے نوفل کو سرنج اور انجیکشن دے کر باہر بھیجا
"... باسم دھیان سے"

نوفل اسے کہتا ہوا باہر آیا جہاں روحیل کھڑا کچھ محسوس کر رہا تھا
"... کوئی بہت قریب آرہا ہے... دھیمے قدموں سے"
"روحیل نوفل ہوشیار رہو"

بیسٹ کی بات سن کر روحیل پھر سے کچھ محسوس کرنے لگا
"... کوئی ایک نہیں شاید ایک سے زائد"

طرف جانے لگے جہاں سے دو گارڈز اندر کو آرہے تھے نوافل اور
روحیل کو دیکھتے ہی انہوں نے بندوقیں نکال لیں مگر نوافل اور روحیل
نے بڑے آرام سے انہیں قابو کر لیا اور بے ہوشی کی دوا دے دی

باسم جیسی آگے بڑھنے لگا اسے کوئی چیز ٹکرائی نوافل کو یقین نہ آیا کہ
سامنے بھی گلاس وال لگا ہوا تھا
"...یار یہ کس طرح کی جگہ ہے"

نوافل حیران و پریشان نگاہوں سے اطراف میں دیکھ رہا تھا
باسم نے اپنی جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکالی جو شاید کسی خاص
کیمیکل کی تھی باسم نے منہ پر رومال رکھ کر وہ بوتل کھولی اور اس میں
سے ایک ڈراپ شیشے پر پھینکا جس سے وہ شیشہ پانچ سیکنڈ کے اندر اندر

"چلو آگے بڑھتے ہیں"

اب وہ لوگ اس گلاس باکس کے بالکل قریب تھے مگر پھر انہیں کچھ محسوس ہوا

"یار یہ تو اسکیئر معلوم ہوتا ہے... مگر یہ کس قسم کا اسکیئر ہے؟؟"

باسم کے سوال پر نوفل بھی غور کرنے لگا

لسن... یہ کوئی عام اسکیئر نہیں ہے تم لوگوں کے پاس آگے کوئی بھی

ایسی چیز یا کوئی ایسا کارڈ جس سے تمہاری آئیڈنٹی معلوم ہو سکتی ہے

تمہارے گلاس باکس کے قریب آتے ہی یہ اسے اسکیئر کر دے گی

اور تمہارا سارا ڈیٹا نام، شکل سے لے کر رہائش کی جگہ تک اس میں

"...وہیں پر چھوڑ دو

بیسٹ کی بات سن کر وہ دونوں بہت حیران ہوئے اور پھر ان دونوں
نے اپنے وائلٹ وہیں زمین پر رکھ دیئے اور خود آگے بڑھ گئے وہاں
بھی ایک پاسور ڈلگا ہوا تھا

".آر جے یہاں بھی پاسور ڈھے"

باسم کی بات پر روحیل پھر سے اپنے آئی پیڈ میں کچھ دیکھنے لگا

"او کے تم دونوں تھوڑا دور ہو جاؤ"

روحیل کی بات سن کر وہ لوگ اس گلاس سے دور ہوئے مگر بنا کچھ غلط

ہوئے وہ روحیل کی ہیکنگ پر کھلتا چلا گیا اور آس پاس ریڈ لائٹ جلنے

لگی

"...ہے

ان وائز کو دیکھتے ہوئے نوفل نے جیب سے پلاس نکالا اور سارے
وائز کاٹ دیئے اور بہت آرام سے ڈیوائس حاصل کر لی

"Congratulations Guys Finally we
won."

باسم کی بات پر تمام لوگ پر سکون ہو گئے مہر اور حورین بھی مسکرا نے
لگی تھیں

نوفل اور باسم تم لوگ گاڑی کی طرف جاؤ گے... مگر بہت ہوشیار
رہنا... آرجے تم اس گیٹ کو جلد سے جلد بند کرو تمہارے پاس

"...یہ گیٹ بند ہو جائے گا

باسم اور نوافل تو باہر جا چکے تھے جبکہ رو حیل اب ہیکنگ کے ذریعے
دروازہ بند کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا
کیونکہ وہ لوگ اب بھی کال پر تھے بیسٹ اس کی ٹیون سن چکا تھا

"What the hell RJ????????"

بیسٹ نے غصے سے کہا جبکہ رو حیل کا دماغ سن ہو چکا تھا کیونکہ وہ کال
پک کر چکا تھا اور دوسری طرف ماہی کے رونے کی آوازیں آرہی
تھیں

"...مہر اینڈ حورین باہر آؤ فورن... باسم گاڑی تیار رکھو"

طرف آنے لگا

"کیسے... آخر آ رہے ایسا کیسے کر سکتا ہے... کیسے...؟؟؟؟"

بیسٹ کے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر وہ اتنی بڑی حماقت کیسے کر سکتا تھا

"... بیسٹ ہم چاروں گاڑی میں بیسٹ چکے ہیں"

". جاؤ... تم لوگ جاؤ فاسٹ"

بیسٹ کی بات پر دونوں گاڑیاں روانہ ہو چکی تھیں

آ رہے؟؟؟ کیا تم سن رہے ہو؟؟؟ تمہارے پاس صرف بیس سیکنڈ"

"!!!!!!... ہے جلدی کرو فاسٹ

بیسٹ کی آنکھیں غصے سے لال ہو چکی تھیں جبکہ عریشہ کو اس کا بدلہ

ہو اور یہ بالکل ہضم نہیں ہو رہا تھا

"... گر جاؤ"

"کیا؟؟؟"

عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"... میں نے کہا گر جاؤ ابھی"

وہاں میں گیٹ پر بہت سے گارڈز کھڑے تھے اب باہر جانے کا بھی کوئی نہ کوئی بہانا تو چاہئے تھا نہ حورین اور مہر تو ویٹرز کے بھیس میں باہر نکل چکی تھیں مگر ان کا جانا مشکل تھا

عریشہ اسے گھورنے لگی تب ہی شہرام نے اس کی ٹانگ میں ٹانگ اڑا کر اسے گارڈز کے سامنے گرا دیا جس سے اس کے گٹھنے پر چوٹ لگ گئی اور تھوڑا خون بھی نکلنے لگا وہ گارڈز ان کی طرف متوجہ ہوئے

شہرام نے عریشہ کو گود میں اٹھایا اور باہر کی طرف جانے لگا مگر ان

گارڈز نے کوئی سوال نہ کیا اور نہ ہی انہیں روکا

"...ماہی پلیزز میں مصروف ہوں پلیزز میں بعد میں کال کرتا ہوں"

"نہیں مجھے آپ سے ابھی بات کرنی ہے"

"...ماہی پلیزز"

وہ ماہی کو سمجھانے میں لگا ہوا تھا اس بات سے انجان کے اب اس کے پاس وقت بالکل بھی نہیں ہے

"...آر جے چھوڑو موبائل کو جلدی کرو جلدی"

بیسٹ مسلسل بولے جا رہا تھا مگر رو حیل کا تو دماغ ہی کام نہیں کر رہا تھا

وہ عریشہ کو گود میں اٹھائے گاڑی کی طرف لے آیا اور ڈرائیور کو چلنے کا کہا کچھ میل کے فاصلے پر اس نے پھر سے گاڑی رکوائی

"...شہرام یہ سب"

"...سمجھیں

شہرام نجانے کیوں عریشہ پر غصہ نکال رہا تھا اس کی تیز آواز پر عریشہ
کی آنکھوں سے آنسوں جاری ہو چکے تھے مگر وہ خود گاڑی سے باہر
نکل کر کھڑا ہو گیا تھا

"...آر جے ہوش میں آؤ"

پانچ سیکنڈ رہ چکے تھے روحیل دروازہ بند کرنے میں کامیاب نہ ہو سکا
تھا الارم کی آواز پر سب گارڈز ہوشیار ہو چکے تھے یہاں تک کہ اس
بات کی خبر ڈون کو مل چکی تھی

"Hands up..."

چاروہن طرف سے گھیرے میں لے لیا تھاروحیل کاموبائل ایئر فون
نکال کر زمین پر مارا جس سے دونوں طرف سے کال ڈراپ ہو چکی
تھی

"RJ.....!!!!!!!"

بیسٹ کی ایک زوردار چیخ ہوا میں گونجی بیسٹ کی ایک غلطی سے کیا
کچھ تباہ ہو گیا تھا یہ تو وقت ہی بتائے گا

وہ سب واپس فارم ہاؤس آچکے تھے مگر کوئی بھی سکون کی حالت میں
نہ تھا سب کے سب حیران و پریشان تھے کہ آخر وہ ایسا کیسے کر سکتا تھا
بیسٹ کا جو بھی پلان ہوتا تھا روحیل بیسٹ کے حکم پر سب کو تنبیہ کرتا
تھا مگر آج وہ خود بیسٹ کے حکم کے خلاف جا کر کتنا بڑا نقصان کر بیٹھا
تھا نہ صرف اپنا بلکہ سب کا ہی

سب لوگ ڈرائنگ روم میں چکر کاٹے جا رہے تھے جبکہ عریشہ جس کے گٹھنے سے اب تک خون نکل رہا تھا وہ صوفے پر بیٹھی صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی شہرام جو گاڑی سے اترنے کے بعد سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا تھا اب لفٹ سے واپس نیچے آ رہا تھا

اس کو کمرے کے پاس آتا دیکھ کر سب اس کی طرف متوجہ ہو گئے جبکہ عریشہ کو تو یہ نفسیاتی شخص اب کسی زہر سے کم نہ لگ رہا تھا آخر کتنا ناپرست تھا کتنا ظالم تھا وہ اپنے مقصد کے لیے اس بچاری کو زخم دینے سے بھی پیچھے نہیں ہٹا تھا

شہرام چہرے پر انتہائی غصے کے تاثرات لئے ڈرائنگ روم کے اندر آیا ایک ہاتھ میں فون تھا جبکہ دوسرا ہاتھ پینٹ کی جیب میں تھا وہ

کچھ نہ بولتا تھا کسی کی بھی ہمت نہ ہوتی تھی اسے کچھ بھی کہنے کی
"...اپنے روم میں جاؤ"

شہرام کی بات پر عریشہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی شہرام کا لہجہ بہت
سخت مگر آواز دھیمی تھی

تم نے مجھ سے کہا؟ تمہیں لگتا ہے میں تمہاری ہر بات مانتی رہوں "
"...گی مگر ایسا

"...آئی سیڈ اپنے روم میں جاؤ... بنا کسی قسم کی بکو اس کئے"

شہرام کی آواز پر وہ یک دم چونکی بلکہ وہاں کھڑے سب لوگ بھی سہم
سے گئے تھے کیونکہ شہرام کے غصے کا سب کو بہت اچھے سے پتا تھا مگر

عریشہ کہاں جانتی تھی کہ اس طرح کی صورتحال میں شہرام شہرام
نہیں رہتا بلکہ اس کے اندر کا بیسٹ جاگ اٹھتا ہے

ہو رہی تھی وہ مزید اس کی وحشی نگاہوں سے بچنے کے لیے وہاں سے
چپ چاپ جانے لگی مگر اسے چلنے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی وہاں
کھڑے سب لوگوں سے اس کی تکلیف دیکھی نہیں جارہی تھی

مہر آگے بڑھ کر اس کو سہارا دینے ہی لگی جب شہرام نے غصے سے
اسے گھورا تو وہ جلدی سے پیچھے ہو گئی عریشہ اس کی بے حسی دیکھ رہی
تھی آخر کس قدر ظلم ڈھاتا تھا وہ اس لڑکی پر عریشہ نے ایک نظر اسے
غصے سے گھورا جو پہلے ہی اسے دیکھ رہا تھا پھر ہلکے ہلکے قدم رکھتے
ہوئے وہ باہر لفٹ کی طرف گئی اور لفٹ سے اوپر، جب وہ جا چکی تھی
تب بیسٹ نے بات کا آغاز کیا

"ہمیں اسے بچانا ہوگا"

پہچان پتا چل جائے گی اور پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا، پھر یقیناً وہ
ہم سے ڈیوائس کی بھی ڈیمانڈ کرے گا نہ صرف ٹوپ و ن بلکہ باقی
"ساری ڈیوائسز کی بھی

باسمِ نون اسٹوپ بولتا چلا گیا جبکہ سب لوگ ہی اس کی بات سے
متفق تھے

"...مجھے لگتا ہے ہمیں اس کی کال کا انتظار کرنا چاہئے"

نوفل نے بنا سوچے یہ بات کہی تھی

ایسا نہیں ہو سکتا ہم اگر انتظار کرتے رہیں گے تو وہ مزید آگے بڑھ

"...جائے گا ہمیں فوری طور پر کچھ کرنا ہوگا

باسم نے پھر سے کہا جبکہ بیسٹ خاموشی سے ان کی باتیں سن رہا تھا

"بیسٹ تم کیا کہتے ہو؟؟ کیا کرنا چاہیے؟؟"

ضروری اقدامات... جہاں جہاں ہماری جڑیں مضبوط ہیں وہ انہیں "

کھوکھلا کرنے کی کوشش کرے گا... ایک طرف وہ ہم سے ڈیوائس کی

ڈیمانڈ بھی کرے گا اور دوسری طرف وہ ہمارے بارے میں جاننے

"... کے لیے روحیل کی زبان کھلوانا چاہے گا مگر کھلوانہیں پائے گا

بیسٹ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا

تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے؟؟ کیا ہم اسے سااری ڈیوائس دے دیں "

"... گے؟؟ اگر نہ دی تو وہ آرجے کو مارنے کی دھمکی دے گا

نوفل نے اپنا ڈر ظاہر کیا جس پر مہر اور حورین کا منہ اتر سا گیا تھا

باسم جو پرائیوٹ نمبر تمہارے پاس ہے اسے آن کرو، پہلے بھی "

ڈون نے اس ہی نمبر سے پر رابطہ کیا تھا یقیناً وہ اب دوبارہ ایسا ہی

"کرے گا

گڈ، حورین تمہاری سیکھی ہوئی ہیکنگ کو استعمال کرنے کا وقت آچکا"
ہے وہ نمبر جو لاسٹ ٹائم رو حیل کے پاس تھا اسے ٹریس کرنے کی
کوشش کرو اور ممکن ہو اتو ہیک بھی کرنا جو بھی ڈیٹیل ملے مجھے
...بتانا

"Ok Beast."

بیسٹ کی بات پر حورین نے ایک بہادر سپاہی کی طرح جواب دیا جبکہ
مہر اور نوفل پریشان حال ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے

فکر مت کرو تم لوگوں کے لئے جو کام میرے پاس ہے وہ کافی"
"مشکل اور اہم کام ہے ڈنر کے بعد دونوں ادھر ہی ملنا
...ٹھیک ہے بیسٹ"

سب کو جانے کا اشارہ کیا اور ان کے جاتے ہی وہ صوفے پر بیٹھ گیا اپنے
غصے کو کم کرنے کی ناکام کوشش کرنے لگا تھا

"...آر جے آخر کیوں... کیوں کی تم نے اتنی بڑی حماقت کیوں"

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

کیا؟؟ کیا کہہ رہے ہو تم؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ اس نے ضد کی
اور تم نے اس کی بات مان لی؟؟ تمہیں ذرا سا بھی اندازہ ہے کتنی
نازک صورتحال چل رہی ہے... ایسے میں یہ سب کرنا بالکل بھی
مناسب نہیں تھا اللہ امنہ کرے اگر کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے تو کون ہوگا
"اس کا ذمہ دار؟؟ تم؟؟ میں؟؟ یا وہ؟؟"

انسپیکٹر رضوان جو اس وقت اپنے آفس میں موجود تھے وہ ماہی کو
شاکر کے بھروسے پتہ اسپتال چھوڑ کر خود اپنی ڈیوٹی انجام دینے
آئے تھے نجانے کب سے فون پر چلائے جا رہے تھے آخر قدرت
بھی کس کس طرح سے ان کا امتحان لیئے رہی تھی

ابھی وہ ان باتوں میں مصروف تھے جب ان کے پرسنل نمبر پر کسی ان
نان نمبر سے کال آنے لگی پل بھر میں ان کے چہرے کا رنگ اڑسا گیا
انہیں ڈرتھا نجانے کس بات کا، ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگیں
بجھے ہوئے انداز میں جیب سے رومال نکال کر ماتھے پر آئے پسینے کو
صاف کرنے لگے

"...یا اللہ! جیسا میں سوچ رہا ہوں ویسا نہ ہونے دینا"

"...ہیلو"

دوسری جانب سے بس ایک الفاظ سنا اور ان کا چہرہ سرخ پڑھ گیا ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر زمین پر جا گیا انہیں اپنے سیدھے ہاتھ کی جانب ایک عجیب سادہ محسوس ہونے لگا درد کی شدت زیادہ تو نہ تھی مگر جو ان کے کانوں نے سنا تھا اسے سن کر انہیں یہ درد کچھ بھی نہیں لگا تھا

"...اور... اور کتنے امتحان باقی رہ گئے، اور کتنا صبر کرنا ہوگا"

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ اس وقت اپنے زخمی وجود کے ساتھ بے ہوشی کی حالت میں کرسی پر نڈھال پڑا تھا نجانے اس پر کتنا تشدد کیا گیا تھا کہ اس کا پورا وجود خونم

سے بھی خون نکل رہا تھا شاید پیچھے سے اس کے سر پر وار کیا گیا تھا جس
سے دماغ پر اچانک والی چوٹ سے وہ بے ہوش ہو گیا تھا مگر سب اسے
ہلکا سا ہوش آنے لگا تھا

دماغ پر چوٹ لگنے کی وجہ سے درد محسوس ہو رہا تھا سر چکرار رہا تھا بڑی
مشکل سے آنکھیں کھول کر اس نے اطراف میں دیکھا یہاں مکمل
اندھیرا تھا جس وجہ سے جگہ کا کچھ پتا نہیں چل رہا تھا کہ یہ کوئی کمرہ تھا
یہ پھر کوئی تہہ خانہ، اسے اپنے پورے جسم میں عجیب سا درد محسوس
ہوا اپنے آپ کو اس انجان جگہ پر اس حالت میں پا کر وہ چیخنے لگا

"کہاں ہوں میں؟؟ کیا یہاں کوئی ہے؟؟"

ہو رہا تھا یہ کوئی تہہ خانہ ہی تھا مگر اس کے سوال کا کوئی جواب نہ آیا وہ
یہاں اکیلا ہی تو بندھا ہوا تھا

یہ... یہ میں نے کیا کر دیا!!!! مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا!!!! ایسا"
نہیں ہو سکتا!!!! اب اب سب کچھ برباد ہو چکا ہے!!!! سب کچھ!!!!
"!!!! وہ بھی صرف اور صرف میری وجہ سے

وہ مسلسل خود کو کھولنے کی کوشش کر رہا تھا مگر ناکام رہا آخر یہ ناکامی
اسے اپنے ہاتھوں ہی تو ملی تھی وہ مسلسل ہاتھ پیر چلانے کی کوشش کر
رہا تھا مگر اس کا جسم ٹوٹ رہا تھا درد سے جیسے اسے کسی نے بہت زیادہ
مارا ہو جیسے اس پر تشدد کیا گیا ہو مگر بے ہوشی کی حالت میں ہی کیوں

؟

"کوئی ہے... کھولو مجھے اور پھر مقابلہ کرو مجھ سے"

اس کی آواز اس پورے تہہ خانے میں ایک عجیب سا شور پیدا کر رہی تھی مگر تب ہی کسی کے قدموں کی سنسناہٹ سنائی دینے لگی وہ ہڈی میں ملوث شخص جس کے منہ پر ماسک تھا وہ قدم بڑھاتا ہوار و حیل کے قریب آنے لگا اس کے آتے ہی ایک بلب جس کی روشنی شاید رو حیل کے وجود تک ہی محدود تھی جلنے لگا

وہ شخص بالکل رو حیل کی کرسی کے قریب آکھڑا ہوار و حیل نے گردن اونچی کر کے اسے دیکھنے کی کوشش کی مگر اس کی آنکھوں کے سوا اور کچھ نہ دیکھ پایا ہاتھ پر ہاتھ باندھے کھڑا وہ شخص مسلسل اسے ہی گھور رہا تھا

طاقتور ہو تم؟ ہاتھ کھولو میرے برابری کا مقابلہ کر کے دکھاؤ، ہرا کر
"دکھاؤ پھر مانوں گا میں"

روحیل کی اس تلخ کلامی پر اس شخص کا ایک زوردار قہقہہ پورے تہہ
خانے میں گونجا جیسے وہ اس کی بات کو مذاق میں اڑا رہا ہو

"...رستی جل گئی پر بل نہیں گیا"

وہ روحیل کے خون میں لت پت وجود کو افسوس بھری نگاہوں سے
دیکھ کر ایک الگ ہی انداز میں کہنے لگا جس پر روحیل غصے سے غرار یا،
مگر سامنے کھڑے وجود پر تو جیسے اس کے غصے کا کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا
تھا وہ تو اس کی اس بے بسی سے لطف اندوز ہو رہا تھا

نصیب نکلے ان کا ہونے والا داماد تو واقعی انتہائی بہادر اور وفادار ہے،
ویسے ہمیں انسپیکٹر صاحب سے یہ امید تو بالکل بھی نہیں تھی کہ وہ ہم
"سے اس طرح پیچ راستے میں بے وفائی کر جائیں گے
اس شخص کی آواز کافی بھاری جبکہ لہجہ زخموں پر نمک کے برابر تھا

"... بکو اس بند کرو اور کھولو مجھے پھر دیکھو میں تمہارا کیا حشر کرتا ہوں"
روحیل کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کی ہڈیاں توڑ دے
ویسے کس طرح سسر اور ہونے والے داماد نے مل کر شاطر دماغی
سے اتنا کچھ پلان کیا، مگر افسوس اب سب کچھ ختم، غلطی تو بہت بڑی
ہے اس لئے سزا بھی ضرور ملے گی، بچاری ماہی... پتا نہیں کیا بنے گا
"... اس کا

"... سوچنا بھی مت

ماہی کا نام سن کر رو حیل کا خون کھولنے لگا اور کیوں نہ کھولتا آخر وہ
شخص کس ڈھٹائی سے اپنی زبان سے ماہی کا نام لے رہا تھا مگر شاید یہ
بات کوئی بھی نہیں جانتا تھا کہ ماہی اب رو حیل کی بیوی بن چکی تھی

"... ہا ہا ہا ہا، واہ بھئی واہ کیا محبت ہے"

اس شخص کا جھکاؤ اب رو حیل پر تھا اس نے رو حیل کے بالوں کو
مضبوطی سے پکڑ کر کھینچا جس سے رو حیل کو اپنے سر میں ایک عجیب
سی سنسناہٹ محسوس ہونے لگی

ایک گٹھنوں کے بل بیٹھ کر ڈون سے معافی مانگے گا اور وہ دن دور
"... نہیں جب تمہارا پورا گینگ ہمارے ڈون کے لئے کام کرے گا
اس کا انداز بھرم والا تھا جو روحیل کے تن بدن میں آگ لگا گیا تھا

خوش فہمی ہے تمہاری... ہم نہ کسی کے آگے کبھی جھکے تھے نہ جھکیں"
گے اور نہ ہی ہم کسی گینگسٹرز کے لئے کام کریں گے... یہ سارے کام
" نامردوں کے ہیں جیسے کہ تم

اس بار روحیل کا جواب سامنے کھڑے شخص کے منہ پر تماچے کے
برابر گزرا تھا جس پر اس کی گرفت میں مزید شدت آنے لگی اور
آنکھوں میں عجیب ہی تاثرات آگئے

"...بند کرو اپنی بکواس بس بہت ہوا"

پٹی نکال کر رو حیل کے منہ پر باندھنے لگا
"...اب تم یہی سڑو گے جب تک تمہاری اکڑ نہیں نکل جاتی"

اس نے رو حیل کا منہ دبوچتے ہوئے کہا جس پر رو حیل نے یک دم اپنا
سر اس کے منہ پر دے مارا جس سے اس کی آنکھ لال ہونے لگی وہ
تیش میں آچکا تھا مگر جلد ہی خود پر قابو پا گیا کیونکہ اس کے علاوہ اس
کے پاس کوئی چارہ بھی نہ تھا اور بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا جیسے آیا تھا
ویسے ہی چلا گیا جبکہ رو حیل جو پہلے ہی زخمی حالت میں تھا مزید اپنا سر
سامنے والے کو مارنے سے اس کے زخموں سے مزید خون بہنے لگا اور
دیکھتے ہی دیکھتے وہ پھر سے بے ہوش ہو گیا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

جب وہ کمرے میں آیا تو وہ اب تک منہ پھلائے یوں ہی بیٹھی ہوئی
تھی شہرام کا کوئی موڈ نہیں تھا کہ اس کو منائے یا مزید اس کے نخرے
برداشت کرے مگر جب نظر اس کے زخم پڑ گئی جہاں سے خون نکل
رہا تھا تو وہ قدم بڑھاتا ہوا اس کی جانب آنے لگا جس پر عریشہ نے منہ
پھیر لیا

وہ اس کے برابر بیٹھ کر یہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا کہ خون پاؤں
سے نکل رہا ہے یہ پھر گٹھنوں سے مگر عریشہ کے منہ پھیرنے پر وہ
اس سے مخاطب ہوا

تم نے اب تک ڈریس چینج نہیں کیا؟؟ کیا ساری رات ان ہی "
"کپڑوں میں گزارنے کا ارادہ ہے؟؟"

شہرام ضبط کرتا ہوا اس کا رخ اپنی طرف کرنے لگا، اس کے اچانک والے انداز پر وہ یک دم اس کے سینے سے جا لگی شہرام غصہ سے اسے دیکھنے لگا کیونکہ وہ پہلے ہی اتنے غصے میں تھا اوپر سے اس کے نخرے اسے مزید غصہ دلارہے تھے وہ ابھی اس سے تلخ کلامی کا مظاہرہ کرنے ہی لگا تھا کہ عریشہ کی آنکھوں پر ایک نگاہ ڈالی جو اشکوں سے لبریز تھی

"تم رورہی ہو؟؟؟"

شہرام کا غصہ پل بھر میں کہیں غائب سا ہو گیا تھا ہاں وہ جب سے اسے ملا تھا وہ اس کی تلخ حرکتوں پر اکثر رویا کرتی تھی مگر آج، آج کچھ الگ ہی تھا اس کی آنکھوں میں، جیسے کوئی بہت سالوں کا درد کوئی پُرانا زخم جو آج تازہ ہو گیا ہو جس کی وجہ سے وہ تکلیف میں ہو شہرام کے لیے

زاویہ بدلتے ہوئے پوچھنے لگا

"چھوڑو میرا ہاتھ، ہٹ جاؤ دور"

میں پوچھ رہا ہوں کیوں رو رہی ہو؟؟؟ دیکھو اگر یہ ڈھونگ تم صرف"
اتنی سی چوٹ لگنے کی وجہ سے کر رہی ہو تو پلینز نہ کرو کیونکہ مجھے یہ

"سب ڈرامے بازیاں بالکل بھی نہیں پسند

وہ اس کے سینے سے یک دم دور ہٹنے لگی جس پر شہرام نے بازوؤں
سے اسے پکڑ کر قریب کیا

میں نے کہا نا چھوڑو مجھے...!!! تم ایک روبوٹ ہو جس کے اندر کوئی"

احساس نہیں شاید جی بھی تمہیں اکیلے رہنا پسند ہے جی بھی تم پوری دنیا

"سے چھپ کر ایک کونے میں رہتے ہو

مگر درد بھرا تھا

ہاں ہوں میں روبوٹ، نہیں ہیں میرے اندر کسی کے لئے کوئی "
"جذبات

شہرام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ الفاظ ادا کرنے لگا جس پر
وہ مزید اسے ہرٹ کرتا چلا گیا

مگر میں کوئی کھلونا نہیں ہوں مسٹر شہرام ملک میں ایک جیتی جاگتی "
انسان ہوں تم نے کیوں قید کیا ہوا ہے مجھے؟؟ کیوں نہیں کر دیتے
مجھے آزاد، تم کس کس طرح سے میرا استعمال کرتے ہو جب دل چاہتا
ہے پیار کرتے ہو جب دل چاہتا ہے اٹھا کر کسی فالتوشے کی طرح
پھینک دیتے ہو آخر کیوں کرتے ہو تم ایسا کیا بگاڑا ہے میں نے
"تمہارا؟؟"

اس کے اشک بہتے ہوئے اس کے چہرے کو تر کر گئے

جس طرح تم نے میرے ساتھ آج سب کے سامنے کیا ہے نہ "
میرے ساتھ کبھی کسی نے ایسا کچھ نہیں کیا، شاید میں نے اتنی
شرمندگی کبھی محسوس نہیں کی ہوگی جتنی مجھے آج محسوس ہوئی
ہے"

عریشہ کی نظریں جھک سی گئی تھیں جس پر شہرام اسے خالی نظروں
سے دیکھنے لگا

میرے پاپا، میرے پاپا نے آج تک مجھ سے تیز آواز تک میں بات "
نہیں کی آج تک انہوں نے مجھے کوئی ایسا الفاظ نہیں کہا جس سے مجھے

"کے لیے کیا جاسکتا تھا

عریشہ کے الفاظ سن کر اس کی گرفت کمزور پڑنے لگی تھی وہ پہلی بار اپنے اندر ایک عجیب سی گھٹن محسوس کر رہا تھا واقعی یہ تو وہ بھی جانتا تھا کہ عریشہ کو کتنے لاڈ پیار سے پالا گیا تھا تبھی اسے تلخ لہجے برداشت کرنے کی بلکل بھی عادت نہ تھی وہ جب چاہے جس سے چاہے کچھ بھی کہہ سکتی تھی مگر پلٹ کر جواب دینے کی کسی کو اجازت نہیں تھی

مانتی ہوں میں سر پھری ہوں خود سر ہوں بد تمیز ہوں نواب زادی"
ہوں بہت بری ہوں مگر میری ذات سے شاید ہی کسی کو کوئی تکلیف ہوئی ہوگی، تم نے مجھے جیتے جی مار دیا ہے شہرام، تم نے مجھے کھلونے... کی طرح سمجھ لیا ہے کاش تم سے ملنے سے اچھا مجھے موت آ جاتی

"... بس... بہت ہوا"

تھا وہ تو اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس پر جو دل چاہے ظلم کرتا تھا مگر اسے
خود سے دور کرنے کا تصور بھی نہیں کرتا تھا وہ کڑوا انسان،

وہ اٹھا اور سائنڈ ٹیبل کی دراز سے فرسٹ ایڈ باکس نکال کر اس کے
پاس آیا ایک روئی کی مدد سے اس کے پاؤں پر لگا خون صاف کرنے لگا
"... جاؤ جا کے یہ ڈریس چینج کرو تا کہ زخم پر مرہم لگایا جائے"

"... اب کیا مرہم لگانا؟؟ جب زخم ہی تم نے دیا ہو"

وہ جاتے جاتے یہ الفاظ ادا کر گئی تھی جو شہرام کو مزید گھٹن میں مبتلا کر
گئے تھے مگر وہ جلد ہی خود کی حالت پر قابو پا گیا تھا

تقریباً پانچ منٹ بعد وہ ٹراؤزر اور شرٹ پہنے واپس اپنی جگہ پر س
بیٹھی تو شہرام زمین پر گٹھنوں کے بل بیٹھے اس کے زخم کو دیکھنے لگا

وہ اس کے پاؤں کو اپنے پیروں پر رکھتا ہوا اوپر لگا خون صاف کرنے لگا
"چوٹ زیادہ گہری نہیں ہے، زخم جلد ہی ٹھیک ہو جائے گا"
شہرام اب مرہم لگا رہا تھا جبکہ وہ شہرام کی بات کو انور کرتی اپنی
آنکھیں مسلنے لگی جمع پہلے ہی کافی لال ہو چکی تھیں

بس کر دو، ہٹاؤ آنکھوں پر سے ہاتھ، الریڈی اتنی ریڈ کر لی ہیں اوپر "
"سے انفیکشن کروانے کا شوق ہو رہا ہے میڈم کو
شہرام کی بات پر وہ اپنی آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹانے لگی اب اس کا
دھیان اپنے زخم پر تھا جس میں اسے جلن محسوس ہو رہی تھی درد کی
شدت اتنی تونہ تھی مگر اسے پھر سے رونا آنے لگا تھا

"آنسو صاف کرو شاباش

شہرام اسے یوں بچوں کی طرح روتا دیکھ کر نرم لہجے میں کہنے لگا
"...مجھے پین ہو رہا ہے"

چہرے سے تو واقعی صاف واضح ہو رہا تھا کہ اسے اس چھوٹے سے زخم
سے کافی تکلیف ہو رہی ہے شہرام کا اس کی یہ تکلیف دیکھنا بہت مشکل
ہو رہا تھا

بس میری جان ڈن، دیکھو بس اتنا سا تو کام تھا ہو گیا... چلو شاباش اب
"رونا بند کرو"

شہرام اسے بیڈ کے کراؤن سے لگاتے ہوئے خود کپڑے چنچ کرنے
چلا گیا اور کچھ ہی دیر بعد اس کے برابر آ بیٹھا

"...اپنے منہ سے نکالا تو مجھ سے برا کوئی بھی نہیں ہوگا سمجھیں تم

"تم سے برا کوئی ہے بھی نہیں... کھڑوس انسان"

شہرام نے ایک ایک الفاظ چبا چبا کر کہا تھا جس پر عریشہ بھی اسے

جواب دینے سے پیچھے نہ ہٹی جس پر شہرام کے چہرے پر ایک

خوبصورت سی مسکراہٹ آئی

"ہاں یہ تو ہے... کھڑوس تو میں ہوں... مگر تم سے ہم"

"دور ہٹوووو... بہت برے ہو تم"

شہرام اس کے قریب ہونے لگا جس پر وہ اس سے چڑنے لگی

"...اچھا سوری نہ"

شہرام اس کے سامنے ہار ماننے والے انداز میں سوری کرنے لگا جس پر

عریشہ مزید منہ پھلائے دوسری طرف ہونے لگی

ارے میری جان سوری نہ... میں مانتا ہوں میں نے غلط کیا مگر اس "
"...وقت وہی ضروری تھا ورنہ میں ایسا کبھی نہ کرتا
"...مجھے نہیں پتا... یوور سوری ازریجیکٹڈ"

شہرام اسے منانے لگا جس پر عریشہ نے ایک الگ قسم کا لاڈ کرتے
ہوئے کہا شہرام ایبر واچکائے اسے دیکھنے لگا

اچھا واقعی؟؟ سوچ لو مسز عریشہ شہرام ملک... تم ابھی بھی میری قید "
"...میں ہو

"...ہو نہہ ڈرتی نہیں ہوں تم سے میں سمجھے "

شہرام نے اسے جتاتے ہوئے کہا مگر وہ بھی عریشہ تھی کر گئی اگنور
"ہاں بالکل میری وائف تو شیرنی ہے، کسی سے نہیں ڈرتی "

کرنے لگی جیسے خود پر فخر کر رہی ہو

"...میرے علاوہ"

شہرام نے اسے خود پر فخر کرتا دیکھ کر اسے چڑانے کے لئے پھر سے کہا
اب کی بار عریشہ نے ایک کچھ کہا نہیں مگر ایک کُشن اٹھا کر اس کے
منہ پر مارا

"اوہ ہبی کو ہٹ کر رہی ہو ہاں؟؟"

شہرام نے بھی سائڈ سے ایک کُشن اٹھایا اور انا بچاؤ کرنے لگا
"...ہبی ہے ہی اس لائق"

عریشہ نے پھر سے اسے ہٹ کیا تو شہرام نے بھی اسے ہٹ کر ناچا ہا
جس پر عریشہ کے ہاتھ سے اپنا کُشن بیڈ سے نیچے گرا

یک دم اس کے منہ سے یہ الفاظ نکلا جس پر شہرام ڈرتا ہوا اسے دیکھنے لگا

"...کیا ہوا کہ ہر لگی؟؟ دکھاؤ پلیز زز"

شہرام فکر مندی سے اس کی آنکھ کی طرف دیکھنے لگا جس پر عریشہ نے آنکھ سے ہاتھ ہٹایا اور اسے منہ چڑاتی ہوئی خود بیڈ سے اٹھ کر بھاگی

"...ڈرامے باز"

شہرام بھی اس کے پیچھے بھاگا اتنے بڑے کمرے میں وہ دوڑ لگاتی کبھی ادھر تو کبھی ادھر جبکہ شہرام اس کے پیچھے پیچھے اسے پکڑنے کی کوششوں میں تھا پورے کمرے میں ان کا قہقہہ گونج رہا تھا آخر وہ اس کی پکڑ میں آہی گئی تھی

تسلیم کرنا ناقابل قبول تھی اس لئے وہ اس کی نظروں سے بچنے کے
لیے خود کو اس کے سینے میں چھپا گئی

"I Love You..."

شہرام نے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کیا اور اس کی آنکھوں
میں بڑی حسرت لئے دیکھنے لگا

"Huh BuT I HaTe You KhaRooS
KareLe..."

اس بچارے کے چاہت بھرے الفاظوں پر اس نکچڑی نے منہ بناتے
ہوئے اس کو پھر سے کریلے سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا جس پر شہرام
قہقہہ لگانے بنا نہ رہ سکا کچھ دیر وہ یوں ہی اس کی باہوں کے حصار میں
چھوٹی موٹی شرارتی کرتی رہی پھر نجانے کب اس کھڑوس انسان کی

پھرتے ہوئے اب پوری طرح سے اس میں کہیں گم ہو چکا تھا

جاری ہے

ہا ہا ہا، کیا واقعی انسپیکٹر رضوان بیسٹ سے ملا ہوا ہے کیونکہ شیر کے "منہ سے گوشت کا ٹکڑا جھیننا یہ رضوان جیسے گیڈر کا کام بالکل بھی نہیں، یقیناً وہ بیسٹ سے مل چکا ہے اور یہ کام بیسٹ کا ہی ہے، ویسے ماننا پڑے گا ڈون، تمہاری اتنی سخت سکیورٹی کے باوجود بھی ایک بھیڑیے نما شخص نے تمہارے منہ سے گوشت کا ٹکڑا بڑی آسانی سے چھین ہی لیا، بیسٹ کافی آگے ہے تم سے یہ بات تو اب تم جان گئے ہوں گے"

ڈون خاموش کھڑا تھا کیونکہ اسے اپنے اوپر شدید غصہ آ رہا تھا جس
رات وہ جیت کا جشن منا رہا تھا اس ہی رات بیسٹ نے اس کی جیت کو
ہار میں بدل دیا تھا

اگر واقعی رضوان بیسٹ سے مل چکا ہے تو بیسٹ سے پہلے میں اسے "
"تباہ کروں گا

ڈون نے شراب کا گلاس لبوں پر لگاتے ہوئے کہا جبکہ اس بات پر ایس
کے کا ایک زوردار قہقہہ نکلا جو اس مینشن کے ہر ایک کونے میں سنائی
دے رہا تھا ڈون نے کھا جانے والی نظروں سے ایس کے کو دیکھا

ویسے میرا بھی یہی خیال ہے کہ تم رضوان ہی کو اپنا حریف بنالو "
"...بیسٹ سے ٹکرانا تمہارے بس کی بات نہیں

کابس نہیں چل رہا تھا وہ سامنے کھڑے شخص کو زمین میں گاڑ دے
مگر یہ وقت جوش سے نہیں بلکہ ہوش سے کام لینے کا تھا

"میرا لپ ٹاپ کدھر ہے؟؟؟"

"... سر جی یہ رہا"

"بیسٹ کوای میل کرو، مجھے اس سے آج ہی بات کرنی ہے"

ڈون کے کہنے پر اس کے خاص آدمی نے فورن سے بیسٹ کوای میل

بھیجی

"!!!... سر ڈن"

ش

جیسی کوئی رسپانس آئے مجھے بتانا، یقیناً وہ اپنے خاص آدمی کو بچانے

کی پلاننگ کر رہا ہوگا، جہاں تم لوگوں نے اسے رکھا ہوا ہے وہاں کی

"...دھول جھونک کر چلا جائے"

ڈون کی بات پر وہ سر ہلاتا ہوا اسٹڈی روم سے باہر گیا جبکہ ایس کے
ڈون کے تاثرات بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

بیسٹ پرائیویٹ نمبر پر کوئی کال یا میسج ریسیو نہیں ہوا لیکن ہماری وہ "
ای میل جس پر ہم نے ڈون کو پہلی بار دھمکی دی تھی اس پر آج پہلی
بار ڈون کی طرف سے ای میل ریسیو ہوا ہے جس میں وہ کہہ رہا ہے
"اسے تم سے بات کرنی ہے"

سب کچھ بتانے لگا جبکہ نوافل صوفے پر بیٹھتا نہیں کن سوچوں میں
گم چسپ منہ میں بھرا جا رہا تھا لیکن بیسٹ ہاتھ میں پین لئے کچھ سوچ
رہا تھا باسم کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بنا وہ موبائل اٹھا کر مہر کو
کال کر کے یہاں بلاتا ہے تقریباً بھی پانچ منٹ بھی نہ ہوئے تھے
جب مہر اور حورین یہاں آئیں

"...لیس بیسٹ"

"کل رات میں نے جو کام کہا تھا اس کا کیا بنا؟؟؟"

بیسٹ یہ سب زیادہ مشکل نہیں ہم نے کل رات سے ہی کام شروع"
"کر دیا تھا کل صبح تک وہ کام مکمل ہو جائے گا

ہم گڈ، باسم اسے ای میل کرو کہ آج شام ہی وہ کال کرے میں"

"بھی دیکھوں آخر کیا پلان ہے اس کا

جواب ملتے ہی آئی پیڈ میں کچھ ٹائپ کرنے لگ گیا

اب بیسٹ کی نظریں نوافل پر تھیں جو عجیب و غریب قسم کا منہ بنائے
زبردستی چپس پر چپس ٹھوسا جا رہا تھا بیسٹ نے ٹیبل پر ہاتھ مار کر اس
کو ہوش میں لانا چاہا جس پر وہ ہوش کی دنیا میں آ بھی گیا اور فکر مندی
سے بیسٹ کو دیکھنے لگا بیسٹ نے اشارے سے اس کی اس حرکت کا
مطلب پوچھا جس پر وہ چہرے پر معصومیت لئے بڑی نزاکت سے
کہنے لگا

وہ نہ بیسٹ، مجھے نہ آر جے کی بڑی فکر ہو رہی ہے میں سوچ رہا ہوں "
"... کہ اب آگے کیا ہونے والا ہے
"اوہ اچھا؟ تو اتنی دیر سے تو یہ سوچ رہا ہے؟؟"

"اچھا تو بتا پھر کیا جواب ملا؟؟ میرا مطلب کیا سوچا اب تک؟؟"

"...کچھ بھی سمجھ نہیں آیا"

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر باسم نے پہلے اسے پھر صوفیہ پر
گرے چپس کے پانچ چھ خالی پیکیٹس کو دیکھا

تیرے کہنے کا مطلب ہے اب تک کوئی جواب نہیں ملا؟؟ اب تک "
تیرے اس خالی دماغ کے کچھ پلے نہیں پڑا؟؟ تجھے پتا ہے تو اب تک
چپس کے کتنے پیکیٹس ضائع کر چکا ہے؟؟ جب اس دماغ میں بھوسے
" کے علاوہ کچھ بھرنا ہی نہیں تو کیوں اتنا ٹھوسے جا رہا ہے؟؟

باسم کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے ہاتھ سے چپس کا پیکیٹ ہی چھین

لے

"... نظر ہوتی ہے تیری

نوفل نے پھر سے منہ بنایا جبکہ شہرام آرجے کے بارے میں سوچ رہا

تھا تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا

"... اب تم لوگ جاسکتے ہو"

اس کا اشارہ ملتے ہی باسٹ اور نوفل وہاں سے جانے لگے

"... اپنا یہ کوڑا کچر اساتھ لے کر جاؤ"

بیسٹ کے سخت لہجے پر نوفل جلدی سے سارے پیکٹس اپنے ہاتھوں

میں اٹھائے وہاں سے باہر بھاگا جبکہ اب بیسٹ اپنی فون کال کی طرف

متوجہ ہو گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

گھپ اندھیرے میں کون تھا جو اس کو پانی پلاتا وہ بڑی مشکل سے اپنے
آپ کو سنبھالتا ہوا اس پاس دیکھنے لگا نجانے یہ کونسی جگہ تھا اور کہاں
واقعہ تھی پتا نہیں سن لوگوں نے اسے کس جگہ رکھا ہوا تھا

ابھی وہ نظریں اطراف میں دوڑا رہا تھا جب ہی کسی کے قدموں کی
آہٹ سنائی دی ایک نقاب پوش شخص ہاتھ میں پانی کی بوتل لئے اس
کے قریب بڑھنے لگا یہ یقیناً وہی شخص تھا جو پہلے بھی یہاں آیا تھا
روحیل اسے اگنور کر کے اس کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کو دیکھنے
لگا اس کی پیاس جوش مار رہی تھی مگر وہ بے بس تھا وہ شخص روحیل کی
نگاہوں کو بھانپتے ہوئے اس کے بالکل قریب آیا اور پانی کی بوتل اس
کی طرف بڑھائی

اس کا انداز احسان کرنے جیسا تھا جس پر روحیل غصے سے اسے
گھورنے لگا تو وہ شخص قہقہہ لگانے لگا

تم پانی کیسے پیو گے؟؟ تمہارے ہاتھ تو بندھے ہوئے ہیں... چلو کوئی "
بات نہیں میں ہوں نہ میں تمہیں پلاؤں گا پانی... لیکن کیا ہے نہ بدلے
"... میں مجھے بھی تو کچھ ملنا چاہیے نہ

روحیل سمجھ چکا تھا وہ کسی نہ کسی طرح اپنی اصل بات کی طرف متوجہ
ضرور ہو گا

"کیا چاہتے ہو مجھ سے...؟؟"

روحیل کا لہجہ ہمیشہ کی طرح سخت تھا اور آنکھوں میں نجانے کتنا خون
اترا ہوا تھا جو سامنے کھڑا شخص باسانی دیکھ سکتا تھا

"...سے ہیکنگ کروائی تھی

وہ شخص اب سامنے پڑی کرسی پر بیٹھ چکا تھا

"بکو اس بند کرو اور بتاؤ کیا چاہتے ہو مجھ سے؟؟"

روحیل کی تیز آواز پر وہ یک دم تھوڑا پیچھے ہوا روحیل کی طاقت سے تو وہ بھی واقف تھا تبھی تو روحیل پر پیچھے سے وار کر کے اسے بے ہوش کیا گیا اور بے ہوش ہونے کے بعد اس پر تشدد کیا تھا تاکہ ہوش میں آنے کے بعد وہ چل بھی نہ پائے اور نہ ہی کسی قسم کی کوئی مزاحمت کر پائے کیونکہ اگر وہ مزاحمت کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو ان سب کی خیر نہیں ہوگی

میں سب کچھ بتاؤ گے اس کا نام اس کی اصل پہچان اس کا اگلا مقصد اور
بدلے میں ہم تمہاری زندگی بخش دیں گے اور تمہیں اتنی دولت دیں
گے کہ تم دولت سے مالا مال ہو جاؤ گے پھر تمہیں بیسٹ کے لئے کام
"... کرنے کی ضرورت بھی نہیں پڑے گی

اس کی بات سن کر روحیل نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی وہ اس
حالت میں بھی مسکراتے ہوئے کتنا پرکشش لگ رہا تھا اس کی
مسکراہٹ کی وجہ نہ سمجھتے ہوئے اس شخص نے اسے آنکھیں چھوٹی
کرتے ہوئے دیکھا

سب سے بڑی غلط فہمی ہے میں تم جیسے لوگوں کی طرح بکاؤ مال نہیں
"...ہوں سمجھے"

اوہ تو تمہیں لگتا ہے تم بتانے سے انکار کرو گے تو ہم مان جائیں "
گے؟؟ ہا ہا ہا ہا ہا کتنے بے وقوف ہو تم... شاید تمہیں اندازہ نہیں کہ
جس جگہ تم موجود ہو وہاں آنے کے بعد کوئی بھی زندہ سلامت واپس
نہیں جاسکتا اگر تم نے خود سے سب کچھ نہ بتایا تو ہمیں منہ کھلوانے
"...کے اور بھی بہت سے طریقے آتے ہیں"

آزمالو... جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو... جتنا تشدد کرنا ہے کر لو مجھے کوئی "
فرق نہیں پڑتا تم اگر ایڑی چوٹی کا بھی زور لگاؤ گے تب بھی تم میری
"...زبان نہیں کھلوا سکتے"

طرح جلاتا گیا جس پر وہ غصے سے اپنی جگہ سے اٹھا اور پانی کی بوتل
پوری کی پوری رو حیل کے منہ پر الٹا دی اور ایک جھٹکے سے دوسری
طرف پھینک دی، وہ اب تیش میں آچکا تھا اس نے رو حیل کے بالوں
کو مضبوطی سے دبوچا جس پر رو حیل مسکرایا جیسے اسے کوئی فرق ہی
نہیں پڑا ہو

تم زبان کھولو گے... ضرور کھولو گے... اور جس دن تم نے زبان "
کھول لی اس ہی دن ہم تمہارے بیسٹ کو تباہ و برباد کر دیں گے... پھر
"... تمہارا وہ بیسٹ ہمارے ڈون کے قدموں میں گر کر معافی مانگے گا
"... لگا لو زور کر لو کو شش... ایسا کبھی نہیں ہوگا "
"... ایسا ہو گیا ضرور ہوگا "

محسوس ہو رہا تھا

"اگر ایسا نہ ہوا تو؟؟؟"

"...تو تم میرا نام بدل دے نہ"

"اچھا اور کیا ہے تمہارا نام؟؟"

روحیل کی بات سنتا ہوا وہ یہ دم ہوش میں آیا اور ایک جھٹکے اس کے
بالوں کو آزاد کیا اور بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ
روحیل کا دماغ اب سن ہونے لگا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"ڈیل کرو گے؟؟"

"بدلے میں کیا چاہیے؟؟"

وہی اکڑ کچھ بھی نہیں بدلہ تھا وہ کل بھی اپنی مرضی سے سب کو چلاتا
تھا اور آج بھی اس ہی کی مرضی سے ڈیل ہونی تھی

بدلے میں مجھے ٹوپ و ن ڈیوائس کے ساتھ ساتھ باقی ساری "
ڈیوائسز بھی چاہئیں

ڈون نے اپنے مطلب کی بات کر ہی لی تھی سامنے اسکرین پر دوسری
طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا اگر کچھ نظر آ رہا تھا تو وہ تھیں بیسٹ کی پر
اسرار لال وحشی آنکھیں جسے دیکھ کر شہر کا سب سے مشہور ڈون تک
بوکھلا گیا تھا

"تو پھر کیا جواب ہے تمہارا؟؟ تمہیں منظور ہے؟؟"

ڈون نے بیسٹ کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر پھر سے کہا

بیسٹ کا انداز ڈیل کرنے والا تو نہ تھا اس کے انداز سے صاف واضح
ہو رہا تھا جیسے وہ کوئی معاہدہ نہیں بلکہ بادشاہت کر رہا ہو ڈون اس
بات سے تو بہت اچھی طرح سے واقف تھا کہ بیسٹ یقیناً ہمیشہ کی
طرح آج بھی اپنی ہی مرضی چلائے گا مگر جو بھی تھا اب اسے ہر حال
میں بیسٹ کی بات ماننی تھی کیونکہ اسے ڈیوالسز چاہیے تھیں

"...مجھے منظور ہے"

ڈون نے پانی کا ایک گھونٹ بھرتے ہوئے کہا

"...میں نے تم سے یہ نہیں پوچھا کہ تمہیں منظور ہے یا نہیں"

بیسٹ نے ٹانگ پر ٹانگ رکھی بیسٹ کے لہجے سے ڈون نجانے کیوں
ایک عجیب قسم کی گھٹن ایک عجیب سا ڈر محسوس کر رہا تھا جو شاید
اسے بہت پہلے سے تھا اس بات کی گواہی تو اس کا اپنا ظمیر بھی دیتا تھا

اور نہیں بلکہ بیسٹ ہی ہوگا

"کب آنا ہو گا مجھے...؟؟"

کل رات دس بج کر پانچ منٹ پر میرینار یسٹورانٹ کے سامنے "
"والے فلیٹ پر

"ٹھیک ہے بیسٹ میں آ جاؤں گا"

تم آؤ نہ آؤ مگر ایک بات یاد رکھنا اگر میرے ساتھ کسی بھی قسم کی "
"چالاکی کرنے کی کوشش کی تو انجام بہت برا ہوگا

بیسٹ کی دھمکی سن کر اس کے چہرے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی
تھیں وہ جیب سے رومال نکال کر پسینے صاف کرنے لگا جبکہ یہ عمل
اس نے اسکرین کے سامنے سے ہٹ کر کی تھا مگر بیسٹ اس کی

حالت سے بخوبی واقف تھا

اس کے کہنے کی دیر تھی جب بیسٹ نے کال ڈسکنیکٹ کر دی جبکہ
دوسری طرف ڈون نے ٹیبل پر رکھی تمام چیزیں ہاتھ مر کر نیچے
پھینک دی جس کی آواز سن کر فورن سے اس کا آدمی ہاتھ میں آئی پیڈ
لئے اندر آیا

"سر آپ ٹھیک تو ہیں نہ؟؟"

بکو اس بند کرو اپنی اور بتاؤ کیا تمہارے اس بھروسہ مند آدمی نے"

"بیسٹ کے بندے کے منہ سے اب تک کیا اگلوایا؟؟"

ڈون اب تک تو اس نے بھرم مارنے کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں کہا"

"لیکن شام تک وہ سب کچھ اگل دے گا"

منہ کھلواؤ ہر حال میں... ہمیں کل تک اس بندے کو واپس بیسٹ کے
"پاس بھیج دینا ہے"

ڈون کا سارا غصہ صرف اپنے اسسٹنٹ کے سامنے کی اترتا تھا وہ سر
ہلاتا ہوا ڈون کا حکم سن کر وہاں سے باہر چلا گیا
رضوان... اس غداری کی بہت بھاری قیمت چھکانی پڑے گی "
"... تمہیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ پورے فارم ہاؤس میں کبھی ادھر تو کبھی اُدھر ہر جگہ شہرام کو
تلاش کر رہی تھی نجانے وہ کھڑوس کریلہ آج صبح سے کہاں غائب
تھانا وہ کہیں نظر آ رہا تھا نہ اس کے باقی دوست اپنے کمرے سے باہر

وقت تھا مگر شہرام کا کچھ پتا نہیں تھا

آخر کل شام ہوا کیا تھا؟؟ شہرام ہم سب کو لے کر وہاں کیوں گیا"
تھا؟؟ اور پھر روحیل؟؟ اس کا کیا پر و بلم ہوا ہے؟؟ اوففف میں یہ
سوال خود سے کیوں کر رہی ہوں یہ سب تو مجھے اس کھڑوس کر لے
سے پوچھنے چاہیے نہ... مگر پوچھوں تب نہ جب وہ ملے نجانے آج
"کدھر جا کر بیٹھ گیا ہے

فارم ہاؤس کے پیچھے والے حصے کے ساتھ بنے سمندر کے سامنے لگی
کرسیوں پر بیٹھی وہ سمندر کی طرف دیکھتی ہوئی خود ہی خود سے بولی
جارہی تھی مگر تب ہی کسی نے پیچھے سے اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھا
اور کان میں سرگوشی کرنے لگا

"Your Husband is here My Beauty
Queen..."

"اوفف شہرام ڈراہی دیا تم نے اور کہاں تھے تم"
عریشہ جلدی سے اٹھ کر پیچھے مڑی جہاں وہ کھڑا ہوا اسے ہی دیکھ رہا
تھا

"تمہارے دل میں"

"میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی تھی"

"اچھا سچی؟؟ مگر کیوں؟؟"

"کیا مطلب کیوں؟؟ تم مجھے کچھ بتا ہی نہیں رہے کہ ہم کل وہاں"

"کیوں گئے تھے اور رو حیل... اسے کیا ہوا ہے؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام کرسی پر آ بیٹھا مگر کچھ نہ بولا

"شہرام میں نے کچھ پوچھا ہے"

"کام کی نہیں ہیں

شہرام نے پر سکون انداز میں کہا جس پر عریشہ آنکھیں چھوٹی کرتے
ہوئے اسے دیکھنے لگی

"اچھا تو پھر کونسی بات ہے جو میرے کام کی ہے؟؟"

ہمممم... تم کھانا بنانا سیکھو اپنے پیارے سے ہی کے لئے یہ تمہارے
"لئے کام کی بات ہے

شہرام نے عریشہ کے گالوں کو کھینچتے ہوئے کہا جس پر اس نے اتنا برا
منہ بنایا

کھانا؟؟ میں؟؟ تمہارا مطلب میں کھانا بنانا سیکھوں؟؟ پاگل ہو گئے"
ہو؟؟ نہیں نے کبھی اپنے گھر میں کوئی کام نہیں کیا مگر جب سے تم
مجھے اپنے ساتھ لے کر آئے ہو نجانے تم نے کتنے کام کروائے ہیں

"کیا کیا مگر اب میں کھانا نہیں پکاؤں گی

عریشہ نے معصوم سی شکل بناتے ہوئے کہا جس پر شہرام کا دل کیا وہ
اس کی اس معصومیت کو چوم لے

"اوہ تو تمہارے کہنے کا مطلب ہے میں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں؟؟؟"

"...جی ہاں"

اچھا... لیکن اگر تم دماغ پر زور ڈالو تو میں نے تم پر ظلم صرف ایک ہی"

" بار کیا تھا

شہرام نے اس کا ہاتھ کھینچا جس سے وہ اس کے سینے پر جاگری مگر
شہرام نے اسے سنبھال لیا

"شہرام پلیز زردور ہٹو کوئی آجائے گا"

مزید اسے اپنے قریب کیا

ہاں تو آنے دو... میاں بیوی ہیں ہم کوئی ڈیٹ تھوڑی مار رہے ہیں جو"
"کسی سے چھپیں

شہرام اب شرارتی موڈ میں تھا مگر عریشہ کو اس کا یہ موڈ چھچھور پن
لگ رہا تھا

ہٹسٹو دور بد تمیز، تمیز نام کی تو چیز پی نہیں تم میں، کتنی بار کہا ہے "
چھوڑ دو یہ چھچھوری حرکتیں کرنا مگر تم کہاں سدھرنے والے ہو بندہ
"کوشش ہی کر لیتا ہے

عریشہ نے بہت مزاحمت کی مگر وہ بھی شہرام تھا
یار جب بیوی اتنی زیادہ خوبصورت اور ہوٹ سی ہو تو کون پاگل "
"سدھرنے کی کوشش کرے گا؟؟؟

لیتی اگر اس کے ہاتھ شہرام نے قابو نہ کئے ہوتے تو

"ویسے ایک بات تو بتاؤ"

"پوچھو میری جان"

"تمہاری کوئی گرل فرینڈ نہیں ہے؟؟"

"واٹ؟؟ یہ کیسا سوال ہے؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام اسے عجیب نظروں سے گھورنے لگا

"بتاؤ نہ... تم اتنے پیارے ہو تو تمہاری بھی تو کوئی گرل فرینڈ ہوگی نہ"

"... نہیں... میری کوئی گرل فرینڈ نہیں"

"اچھا تو جسٹ فرینڈ؟؟"

"... نہیں... میری کوئی فرینڈ یا گرل فرینڈ نہیں"

"تو حورین اور مہر... وہ کون ہوں؟؟"

"... منگیتر بھی اور میری چھوٹی بہن بھی

شہرام کی بات پر عریشہ کافی حیران ہوئی کہ مہر کو تو شہرام بہن سمجھتا ہے

اور حورین؟؟ وہ کافی خاموش رہتی ہے مگر وہ نوافل پر اکثر غصہ بھی "کرتی ہے

وہ روحیل کی کزن ہے اور اس ہی کے مزاج کی ہے بیسکلی یہ بھی کہہ "سکتے ہیں کہ وہ اس کی کزن سسٹر ہے، اسے زیادہ فرنک ہونا پسند نہیں "اس لئے وہ خاموش رہتی ہے

"اچھا... اور تمہاری ہوں ہے وہ؟؟؟"

اس بار شہرام نے اسے گھور کر دیکھا تھا کہ آخر وہ کتنے سوال کئے جا رہی تھی

"... وہ بھی میری اسٹوڈینٹ ہے"

"اور فرینڈ؟؟؟"

"اف السلاٹر کی آخر تم سننا کیا چاہتی ہو؟؟؟"

شہرام کی بات پر وہ یک دم ہوش میں آئی

"یہی کہ تمہاری کوئی گرل فرینڈ"

بات سنو... میری نہ کوئی گرل فرینڈ تھی نہ ہے نہ ہوگی گرل فرینڈ تو"

"...دور کی بات میں تو کسی کو فرینڈ بھی نہ بناؤں... وہ بس میری

"آپ کی...؟؟؟"

شہرام باتوں باتوں میں نجانے کیا کہتا چلا گیا جبکہ عریشہ کو اب تجسس

ہونے لگا

"کسی اور کی ضرورت ہے

"مگر شہرام ابھی تو آپ نے کسی کا کہا کہ "

"Enough please...!!!"

شہرام کا لہجہ اب سخت تھا

"سوری اب نہیں پوچھوں گی"

"اگڈ"

کافی دیر وہ یوں ہی خاموش رہی مگر پھر خود ہی اس خاموشی کو توڑ گئی

"...شہرام"

"ہمم؟؟؟"

"...مجھے میرا موبائل چاہئے"

"کیوں؟؟؟"

لیے میں نے سوچا کہ میں فری ٹائم میں اپنی دوستوں سے باتیں
"کر لوں"

"کونسی باتیں؟؟؟"

شہرام کے تاثرات اب کافی بدلے بدلے لگ رہے تھے جس کی وجہ
سے عریشہ کو کچھ بھی کہنے میں کافی مشکل محسوس ہو رہی تھی
شہرام ایک مہینہ ہو گیا ہے آپ نے مجھے ڈیڈ سے ملنے نہیں دیا نہ ہی "
مجھے میرا موبائل واپس دیا مجھے اپنے فرینڈز سے بات کرنی ہے اپنے
"...ڈیڈ سے بات کرنی ہے"

"...ٹھیک ہے میں کال ملا کر دیتا ہوں کر اپنے ڈیڈ سے بات"

"...شہرام مجھے میرا موبائل"

"...موبائل تو تمہیں نہیں ملنے والا... بھول جاؤ اسے"

ساگیا

تمہیں جس سے بھی جو بھی بات کرنی ہے تم میری موجودگی میں "

"میرے موبائل پر ہی کرو گی

اوفف آپ نہیں جانتے اگر اپنے نمبر سے ہارون کو کال کی وہ اتنے "

"... سوال کرے گا نہ

"کیا کہا؟؟ ہارون؟؟؟"

وہ اب شہرام کو غصہ دلارہی تھی

"...ہاں تو ہارون بھی تو دوست ہے میرا"

"...اچھا؟؟ دوست ہے تمہارا؟؟ مگر تم اس سے بات نہیں کرو گی"

"لیکن کیوں؟؟؟"

"...بس میں نے کہہ دیا نہ نہیں تو نہیں بات ختم"

ہارون پر پورا یقین تھا کہ اگر وہ اس سے مدد مانگے گی تو یقیناً ہارون کچھ
بھی کر کے اسے آزاد کروائے گا
"مجھے خود ہی کچھ کرنا ہو گا"

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

یو کے کی ایک سرد سی شام... جس میں کون ادا اس نہ تھا... اس کا جسم
سردی سے جکڑ رہا تھا مگر ان ظالم لوگوں کو تو بس تشدد کرنے سے
مطلب تھا و حیل کی شرٹ نیچے پڑی ہوئی تھی اور ہاتھ اوپر لگے
اسٹون کے ساتھ بندھے تھے ماتھے سے خود رس رہا تھا جسم برف کے
ٹھنڈے پانی کی وجہ سے کانپ رہا تھا مگر ارادے اس کے اب بھی
بلکل مضبوط تھے

وہ نقاب پوش چلتا ہوا ان کے فرما آکھڑا ہوا

"منہ کھولا اس نے؟؟"

نہیں سراب تک کچھ نہیں بولا... پتا نہیں اتنی برداشت کہاں سے "
آئی ہے اس کے اندر اگر کوئی عام بندہ ہوتا تو شاید کب کا مرچکا ہوتا مگر
"... یہ... یہ تو کوئی انسان نہیں بلکہ بے جان شے لگ رہا ہے

بولے... ضرور بولے گا... آخر اس کی ٹریننگ بیسٹ نے جو کی ہے "
اکڑ کیسے نہ ہوگی اس میں... چاہے یہ جتنا بھی مضبوط بن جائے صبح تک
"... ضرور ٹوٹے گا

نقاب پوش کی آواز سن کر روحیل نے سراٹھا کر اسے دیکھا

"کو... مجھ پر ضائع... ناکام... رہو... گے

روحیل نے بامشکل اپنی زبان سے یہ الفاظ ادا کئے تھے جس پر سامنے

کھڑا شخص اس کا منہ دبوچنے لگا

میں کسی ایسا کام نہیں کرتا جس میں ناکامی ملے... منہ کھلوانے کے اور"

"بھی طریقہ کار آتے ہیں مجھے

وہ اپنی بات کہتا ہوا اپنے ساتھیوں کو اشارے سے تشدد جاری رکھنے کا

کہہ کر وہاں سے چلا گیا تھا جبکہ روحیل کو اب ماہی کا بے حد خیال آرہا

تھا اسے کچھ بھی کر کے ڈون کے آدمیوں کی نظر میں انسپکٹر رضوان کو

بے گناہ قرار دینا تھا ورنہ ماہی کے ساتھ ساتھ ان کی جان کو بھی خطرہ

تھا

"... بیسٹ ڈن... سب کچھ ریڈی ہے"

مہر نے بیسٹ کو اپنے کام سے آگاہ کیا جس پر وہ مسکرا نے لگا

"... یعنی ہم کل شام ڈون کو اس کی امانت دینے جا رہے ہیں"

باسم کی بات پر مہر نے ثبات میں سر ہلایا

"ہمیں ہوشیار رہنا ہو گا... نجانے وہ لوگ آر جے کے ساتھ کیا کر رہے"

"... ہوں گے کہیں وہ رو حیل کی زبان کھلوا

حورین کو اپنے جان سے پیارے کزن کی جان کی بے حد پرواہ تھی

اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہی جا رہی ہے

ڈونٹ وری... وہ چاہ کر بھی آر جے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے... وہ میرا"

شاگرد ہے مانا اس کی غلطی بہت بڑی ہے لیکن اس کا ہر گزیہ مطلب

"... میرا شیر ہے چٹان کی مانند، اس کوئی نہیں توڑ سکتا

شہرام ایسے ہی تھوڑی اسے اتنی بڑی بڑی ذمہ داریاں دیا کرتا تھا وہ
اسے بچپن سے جانتا تھا اس کی بہادری کو اس کی طاقت کو اس کی
ذہانت کو تبھی تو اسے اپنے ساتھ ملایا تھا تبھی تو اسے ہیکنگ سکھائی تھی
ہمیشہ بیسٹ نے اسے اپنا جگر کہا تھا کیونکہ ایک وہی تھا جو بیسٹ کی
امیدوں پر پورا اترتا تھا اب بس انہیں کل کا انتظار تھا پھر بازی بیسٹ
کے ہاتھ ہی آنی تھی

رات کا وقت تھا جب سامنے بنے ہو اداں سے اسے چاند نظر آ رہا تھا
ہاتھ اب تک یوں ہی بندھے ہوئے تھے جسم سردی سے سکڑ رہا تھا وہ

نظر چاند پر گئی تو اسے اپنی محبت شدت سے یاد آنے لگی

نجانے وہ کیسی ہو گی... وہ ناراض تھی مجھ سے وہ رو رہی تھی مگر میں "
کچھ نہ کر سکا، اس مشکل وقت میں میں اس کا ساتھ نہ دے سکا، پتا
"... نہیں وہ معاف کرے گی مجھے یا پھر

آنکھیں بھیگ چکی تھیں چہرہ آنسوؤں کی وجہ سے تر ہو چکا تھا دل کی
دھڑکنیں بے ترتیب چل رہی تھیں ایک ایک لمحہ سال برابر معلوم
ہو رہا تھا ماہی کی فکر اسے کھائی جا رہی تھی وہ بہت حساس سی لڑکی تھی
نجانے وہ خود کو کیسے سنبھالتی

نہیں... ہمارا مشن ہماری سالوں کی محنت... سب کچھ برباد کر دیا میں
"نے... سب کچھ ختم

روحیل کے دماغ میں ہزار قسم کے سوالات نے جنم لینا شروع کر دیا
تھا وہ اسے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگی تھی مگر وہ ان لوگوں میں
سے ہر گز نہ تھا کہ اتنی جلدی ہار مان لے

"...مجھے کچھ نہ کچھ کر کے یہاں سے نکلنا ہوگا"

ابھی وہ کچھ سوچ رہا تھا جب کسی کے ہنسنے کی آوازیں آنے لگیں لمحے
لمحے وہ آوازیں قریب ہونے لگیں مطلب وہ لوگ اس ہی طرف
بڑھ رہے تھے روحیل کو پتا تھا اگر ان لوگوں نے اسے ہوش میں دیکھ

بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ کرنے لگا

ہاہاہاہاں بالکل ٹھیک کہا ایس کے نے، بیسٹ واقعی ہم سے دو قدم"
آگے چلتا ہے مگر اس بار اسے ایک ساتھ بہت سے دھچکے پہنچائیں گے
"تب جا کے اس کی عقل ٹھکانے آئے گی

یہ آواز اس ہی نقاب پوش کی تھی جو اپنے گارڈز کے ساتھ اس کی
طرف آچکا تھا مگر روحیل یوں ہی خاموش رہا

"کیا اس نے اب تک منہ نہیں کھولا؟؟؟"

نہیں سر، یہ تو ہماری سوچ سے بھی زیادہ ڈھیڈا انسان نکلا، سراگریہ
"اتنا مضبوط، بہادر، نڈر اور طاقتور ہے تو پھر بیسٹ کیسا ہوگا

غصے سے اسے گھورا تو وہ آدمی سر جھکا گیا

"...سوری سر... میں تو بس یہ کہہ رہا کہ"

شٹ اپ... جسٹ شٹ اپ... تم لوگوں کو یہاں بکواس کرنے کے "
لئے نہیں رکھا، جتنی بکواس تم کر رہے ہو اگر اتنی کوشش اس پر
"کرتے تو یہ کچھ نہ کچھ اگل چکا ہوتا

نقاب پوش کی آواز پورے تہہ خانے میں گونجی تھی جس پر وہ آدمی
خاموش کھڑا اس کا غصہ برداشت کر رہا تھا کرتا بھی کیا وہ ایک معمولی
سا آدمی تھا

"سر آگے کیا کرنا ہے؟؟"

"...مجھے پتا ہے اس کی زبان کیسے کھلوانی ہے"

روحیل کے منہ پر پھینکا جس پر روحیل کو مجبور آ نکھیں کھولنی پڑھیں

"... تو تم نے سوچ لیا کہ اب بھی تم کچھ نہیں بولو گے "

روحیل اس کی بات سنی ان سنی کر گیا جس پر اس نقاب پوش نے اپنی
جیب سے موبائل نکالا اور کچھ کرنے لگا

"... غور سے دیکھو اسے "

روحیل کے پیروں تلے زمین نکل گئی جب اس نے اسکرین کی طرف
دیکھا یہ کوئی اور نہیں بلکہ ماہی تھی

"... پہچانا اس حسینہ کو "

"... شٹ اپ زبان سنبھالو اپنی "

روحیل کا خون کھولنے لگا تھا آخر وہ کس قدر بے غیرت انسان تھا

"...بلکہ یہ حسینہ خود ہے میری باہوں میں

روحیل ہاتھوں کو کھولنے کی کوشش کرنے لگا مگر ناکام رہا

کمینے انسان اپنی گندھی نظروں سے اس معصوم کو دیکھنے کی کوشش

"بھی نہ کرنا ورنہ

"ورنہ؟؟؟ ورنہ کیا کر لو گے تم ہاں؟؟؟"

تم میرے ہاتھ تو کھول کے دیکھو پھر دیکھنا کیا حشر کرتا ہوں میں

"...تمہارا

روحیل کی بات پر اس نے قہقہہ لگایا

تم کچھ بھی نہیں کر سکتے... جب تک یہاں ہو تم کچھ بھی نہیں کر پاؤ

"گے... کچھ بھی نہیں

"...یہ تو تمہیں وقت بتائے گا کہ میں کیا کر سکتا ہوں اور کیا نہیں

ایک ٹھنڈی سانس لینے لگا

چلو ایک ڈیل کرتے ہیں، تم بیسٹ کا ہمیں بتادو اور ہم ناصر ف"

"تمہاری زندگی بلکہ تمہاری ماہی کی زندگی بھی بخش دیں گے

تم چاہ کر بھی میرے ارادے بدل نہیں سکتے میں کبھی تم جیسے"

"خبیث لوگوں کے لئے کام نہیں کروں گا

روحیل کی بات سن کر وہ پھر سے ہنسا تھا

مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے تم بیسٹ کے چکر میں اپنی محبت کو کھودو"

گے... چلو میں تمہیں دوست بن کر ایک مشورہ دیتا ہوں دیکھو میری

جان یہ پارٹی وارٹی، گینگ، مافیا، پلاننگ، ریونج یہ سب ان لوگوں کے

کام کی ہوتی ہے جن کا اس دنیا میں کوئی نہ ہو، جن کی کوئی محبت نہ ہو

اب تم جیسا عاشق اگر ان چکروں میں پڑ گیا تو سمجھو کام سے گیا... اب

کر لو یا پھر بیسٹ کے چکر میں آ کر اپنی زندگی اور محبت دونوں کا گلا
"اپنے ہاتھوں سے گھونٹ دو

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا مگر روحیل اب تک اپنی
بات پر قائم تھا اور اسے اس بات کا پورا یقین تھا کہ بیسٹ ماہی اور اس
کے بابا کو پوری سیکیورٹی فراہم کرے گا اور ان کی جان بچالے گا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ کب کا سوچکا تھا مگر وہ اب تک یوں ہی کروٹیں بدل رہی تھی اسے
بلکل بھی سکون نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ اب بیزار آچکی تھی اس

مگر وہ اسے اس کے اپنوں سے ملنے بھی تو نہیں دے رہا تھا نہ

مجھے سب سے پہلے ایک موبائل کی ضرورت ہے، جس سے میں " کال کر سکوں، اگر موبائل فون مل گیا تو پھر سب کچھ آسان ہو جائے گا مگر موبائل ملے گا کہاں سے؟؟
وہ خود ہی خود سوچے جا رہی تھی

ایک کام کرتی ہوں نوفل سے لے لیتی ہوں، لیکن اگر اس نے " شہرام کو بتا دیا تو؟؟ نہیں مجھے کچھ اور سوچنا پڑے گا
اس کے دماغ میں جو بھی آئیڈیا آ رہا تھا وہ بڑا خطرناک قسم کا تھا جسے کرنے سے پہلے اسے سو بار سوچنا پڑ رہا تھا اسے شہرام کا ڈر تھا اسے ڈر

بلکہ اس کے ڈیڈ اور ہارون کے لئے بھی

کل مجھے ہر حال میں کسی بھی طرح موبائل حاصل کرنا ہو گا جب "
شہرام گھر میں نہیں ہو گا تب کسی سرونٹ سے لے لوں گی اور شہرام
"... کے آنے سے پہلے پہلے اس کو اس کا موبائل واپس کر دوں گی
وہ پکارا رہا کہ چکی تھی اب اسے بس صبح کا انتظار تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

انکل آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں کہ ماہی کی طبیعت اتنی زیادہ "
خراب ہے؟؟ ایسے کیسے اچانک سے اس کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی

؟؟"

تھے مگر ماہی نیند کے نشے میں چور سونے میں مصروف تھی

بیٹا تم لوگوں کو بتا کر میں بالکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اس "
"... لئے میں نے تمہیں کچھ نہیں بتایا

بٹ انکل ہمیں اگر پتا ہوتا تو ہم لوگ دوسرے شہر شادی میں جاتے "
ہی نہ ہم یہیں ماہی کے ساتھ رہتے تاکہ اسے اکیلا پن محسوس نہ ہو،
عریشہ بھی نجانے ترکی سے کب واپس آئے گی اور ہارون بھی اپنے
"کاموں میں مصروف ہے ماہی ادھر بالکل اکیلی پڑ گئی ہے
زینش کو ماہی کی حالت پر بہت ترس آ رہا تھا

"بیٹا اب تم لوگ آگئے ہو نہ اب ماہی اکیلی نہیں رہے گی "

حارث سوچو میں گم تھا

"...حارث تم ذرا میرے ساتھ آنا کام ہے مجھے"

انسپیکٹر رضوان کے کہنے پر وہ سوچوں کے خول سے باہر آیا اور بنا کچھ کہے ان کے ساتھ چل دیا جبکہ زینش ماہی کے پاس ہی بیٹھی تھی

حارث... مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی، شاید ہم نے اس فیصلے میں " بہت جلد بازی سے کام لیا ہے

رضوان کی بات پر حارث انہیں نہ سمجھی سے دیکھنے لگا رضوان کا لہجہ کافی گھمبیر تھا وہ پہلے سے زیادہ پریشان نظر آ رہے تھے

سر میں سمجھ سکتا ہوں آپ کی تکلیف آپ ایک باپ ہیں آپ کا فکر کرنا " بنتا ہے، لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ آپ نے کوئی غلط فیصلہ لیا

ضروری تھا اور آپ فکر نہ کریں سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا جب تک
"وہ زندہ ہے ہماری امیدیں وابستہ رہیں گی

حادثہ کے تسلی دینے پر رضوان بھی کافی پرسکون ہو گئے تھے

اچھا تمہیں کچھ پتا چلا؟؟ وہاں کے حالات کیسے ہیں؟؟ کیا ان کیسز
"میں کوئی کمی آئی؟؟ یا پھر مزید بڑھ گئے ہیں؟؟

سرا ایک دن کے اندر اندر ایک ہی علاقے سے پندرہ بچوں کو اغوا کیا
گیا ہے، مگر اس علاقے کی پولیس بے خبر ہے، ان لوگوں کا کام بس
ایف آئی آر کاٹنا ہے اب تک مختلف جگہوں سے بچے لاپتہ ہو رہے ہیں
مگر پولیس تھانے میں بیٹھ کر اب تک صرف پرچے ہی کاٹ رہی ہے
"اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا جا رہا

رضوان کو بتانے لگا جسے سن کر رضوان نے اپنا سر پکڑ لیا تھا
کاش ہمارے پاس اختیار ہوتا تو ہم وہاں کا نظام بھی سنبھالتے، پھر "
"کوئی بچہ کبھی بھی لاپتہ نہ ہوتا

انسپیکٹر رضوان کی بات پر حارث نے ثبات میں سر ہلایا اور کچھ
سوچنے لگا

"کیا سوچ رہے ہو حارث؟؟"

سر ہمیں بھلے ہی اختیار نہیں حاصل لیکن ہم چاہیں تو آج بھی ان "
سب پر قابو پاسکتے ہیں ٹھیک اس ہی طرح جس طرح ہم نے اپنے
"علاقے کو پروٹیکٹ کیا تھا

"مگر یہ کیسے ممکن ہے"

"سر ہماری اولڈ ٹریک، قانون کو اندھا کر کے"

یہی اصول رہا تھا اگر ان کی کہیں نہ چلتی تھی تو انہیں ایسا ہی تو کرنا پڑھتا
تھا انسپیکٹر رضوان کو حارث کی قابلیت اور ذہانت پر فخر تھا ہمیشہ سے
کیونکہ وہ ہمیشہ سے ہی ایسا تھا ایسی ہی تھوڑی وہ انسپیکٹر رضوان کے لئے
کام کرتا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اسے نجانے کونسا انجیکشن لگایا گیا تھا کہ اس کا پورا جسم سن ہو چکا تھا
جب وہ ہوش میں آیا تو خود کو رسیوں سے آزاد پایا وہ چاہ کر بھی وہاں
سے ہل نہیں پارہا تھا وہ زمین پر بے سدھ پڑا تھا کافی دیر وہ یوں ہی اٹھنے
کی کوشش کرتا رہا مگر ناکام رہا

اور نہ ہی اسے وہاں سے کسی کی آہٹ محسوس ہوئی تھی بس یہی موقع
تھا جسے غنیمت جان کر اس نے بہت کوشش کی کہ وہاں سے اٹھ کر
اس جگہ کا جائزہ لے بہت کوشش کے بعد وہ کرسی کا سہارا لے کر اٹھا
اور کرسی پر بیٹھ گیا

پانچ منٹ بعد جب اس کی حالت تھوڑی سنبھلی تب اسے بھوک
محسوس ہوئی کیونکہ اسے یہاں دو سے زیادہ دن ہو چکے تھے اب اس
سے بھوک برداشت نہیں ہو رہی تھی وہاں تو پانی کا کوئی مٹکا تک نہ تھا
کہ وہ اپنی پیاس بجھاتا

آر جے ہمت کرو تم کر سکتے ہو، دو دن بھوکے رہنے سے تم مر نہیں
"جاؤ گے تمہیں ہمت کرنی ہوگی"

قدم بڑھانے لگا وہ اس پورے تہہ خانے کا جائزہ لے رہا تھا مگر کہیں
بھی باہر جانے کا سراغ نہیں مل رہا تھا بہت آگے جا کر اسے ایک دیوار
نظر آئی جہاں کوئی پرانی پینٹنگ لگی ہوئی تھی وہاں بنے ایک چھوٹے
سے سوراخ سے اسے روشنی نظر آئی وہ دھیمے قدموں کے ساتھ آگے
بڑھا

جیسے ہی اس نے اس پینٹنگ کو ہاتھ لگایا وہ یک دم گھوم گئی اور باہر کا
راستہ نظر آنے لگا یہاں سامنے سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں مگر باہر ہی
کرسی پر ایک موٹا سا آدمی بیٹھا سو رہا تھا اسے کچھ بھی کر کے یہاں سے
اوپر جانا تھا کیونکہ ان سیڑھیوں کے علاوہ ادھر سے جانے کا کوئی راستہ
نہ تھا وہ دھیمے قدموں سے جلتا ہوا آگے بڑھنے لگا مگر تب ہی وہ آدمی
جو سو رہا تھا اب نیند سے بیدار ہونے لگا

روحیل جلدی سے اس کی کرسی کے پیچھے آکھڑا ہوا کیونکہ وہ مکمل طور پر جاگا نہیں تھا اس لئے روحیل نے اس کی اس حالت کا فائدہ اٹھا کر اس کی گردن کی ایک نبض دبائی جس سے وہ واپس سے سو گیا یہ طریقہ اس نے بیسٹ سے سیکھا تھا اس میں بند اوپس اپنی گہری نیند میں چلا جاتا ہے اور تب تک نہیں اٹھتا جب تک کوئی اسے اٹھائی نہ

جب روحیل کو یقین ہو گیا کہ وہ اب نہیں اٹھنے والا تو روحیل نے سیڑھیوں کا رخ کیا جہاں اوپر ایک بند کمرہ تھا مگر وہاں سے کسی کی باتوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں جب وہ اس دروازے کے قریب گیا جہاں ایک چھوٹا سا ہوادان بنا ہوا تھا کافی مشکل سے اس نے اس ہوادان کے اندر جھانکنے کی کوشش کی

گردن کئے کر سی پر بیٹھا ہوا تھا جس وجہ سے روحیل اس کی شکل نہ
دیکھ سکا یقیناً وہی ڈون تھا اور ساتھ ہی ایک نقاب پوش بھی کھڑا تھا
روحیل اگریوں ہی اس ہو اداں سے دیکھتا تو انہیں روحیل نظر آ جاتا
اس لئے روحیل نے دیکھنے کے بجائے سننے کا ارادہ کیا اور دروازے
کے ساتھ لگ گیا تاکہ سن سکے

"... سر وہ ایسے زبان نہیں کھولے گا میں ماہی کو یہاں"

بس کروا حق انسان تمہیں پتا بھی ہے بیسٹ آج شام روحیل کو"

واپس لینے اور ہماری تمام ڈیوائس ہمیں واپس لوٹانے آرہا ہے اور تم
بات کر رہے ہو کہ تم اس

"انسپیکٹر کی بیٹی کو یہاں لاؤ گے؟؟"

کو شدید غصہ آنے لگا تھا مگر اس وقت اسے بہت ہوشیاری سے کام لینا
تھا

سر لیکن اگر یہ ہاتھ سے نکل گیا تو ہم بیسٹ کے بارے میں کیسے "
"جان پائیں گے؟؟"

فلحال ہمیں ہر حال میں تمام ڈیوائس چاہئیں، پھر ہم انسپیکٹر "
"رضوان اور اس بیسٹ کو بھی دیکھ لیں گے"

ڈون کی بات پر وہ خاموش ہو گیا مگر تب ہی ڈون کا اسسٹنٹ کچھ فائلز
لئے اندر آیا

دینے کے لیے تیار ہیں، بس آپ کے حکم کے منتظر ہیں پھر کل تک
"بچے یہاں پہنچ جائیں گے"

اس کی بات پر ڈون نے شراب کا گلاس لبوں سے لگایا
"ہمم گڈ، انہیں پیسے بھیج دو اور بچے منگوا لو"
"سر مگر ایک مسئلہ ہے"

"کیسا مسئلہ؟؟؟"

"سر وہ بچے کراچی کے نہیں ہیں"
"پھر؟؟؟"

"سر وہ بچے بہاولپور کے سب سے غریب علاقے کے ہیں"
"تو اس میں مسئلے والی کونسی بات ہے؟؟؟"

"سر جی انسپیکٹر رضوان کو اس بات سے کوئی فرق ہی نہیں پڑھے گا"

لینا، اور اچھی بات ہے کہ وہ بچے اس کے شہر کے نہیں ہیں ورنہ وہ
بیسٹ کے ساتھ مل کر پھر سے کوئی پلاننگ کرے گا، اور تم یہاں
کھڑے کیا کر رہے ہو جا کہ اس بندے کو ہوش میں لاؤ اور اس کی
حالت سنو اور اگر بیسٹ نے اسے اس حال میں دیکھا تو مسئلہ ہو جائے
گا

ڈون کی بات سن کر وہ بچار امنہ لئے واپس چلا گیا جبکہ رو حیل کو اس کا
پلان پتا چل گیا تھا وہ مزید کچھ سنے بنا واپس سیڑھیوں سے نیچے آ گیا اور
پینٹنگ کو ٹھیک کر کے واپس زمین پر آ کر بے ہوش ہونے کی ایکٹنگ
کرنے لگا تھا

"کتنے گھٹیا اور ناپاک ہیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو خود کو کمرے میں اکیلے پایا کیونکہ رات بھر وہ جاگتی رہی تھی اس لئے اس کی آنکھ اب کھلی تھی جب دو بیچ چکے تھے وہ جلدی سے اٹھ کر اطراف کا جائزہ لینے لگی مگر واقعی شہرام کمرے میں کہیں بھی نہیں تھا یہی موقع تھا اس کے پاس وہ جلدی سے باتھ چلی گئی اپنے سارے کاموں سے فارغ ہونے کے بعد وہ لفٹ کے ذریعے نیچے گئی جہاں ملازم کاموں میں مصروف تھے

"بیگم صاحبہ آپ کا ناشتہ تیار ہے"

"جی وہ سب تو کسی کام کے سلسلے میں باہر گئے ہوئے ہیں"

عریشہ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے ڈرائنگ روم میں چلی گئی جہاں
ایک ملازمہ تقریباً ساری صفائی مکمل کر چکی تھی

"...سنو"

"...جی"

"گھر میں کوئی ٹیلی فون وغیرہ نہیں ہے کیا؟؟"

جی اس کا تو مجھے نہیں پتا شہری صاحب ہمیشہ اپنا پرسنل موبائل ہی

"استعمال کرتے ہیں

"ہممم اچھا اور تم لوگوں میں سے کسی کے پاس موبائل نہیں ہے؟؟"

عریشہ کی بات پر وہ اسے دیکھنے لگی

میرا مطلب تم لوگ پاکستان کے لگتے ہو اب تمہاری باقی کی فیملی تو

"وہی ہوگی نہ تو ان سے بات کیسے کرتے ہوں گے

ہم سب مستقل یہاں نہیں رہتے یہاں تو شہری صاحب نے ہمیں "
اب بھیجا تھا تا کہ ہم سب یہاں کام کر سکیں ورنہ یہاں اس ہی ملک
" کے ملازمین ہوتے ہیں

"ہمم اچھا"

عریشہ سمجھ چکی تھی اس کے پاس موبائل نہیں ہوگا تبھی مزید وقت
ضائع کئے بغیر وہ باہر آگئی جہاں بہت سے گارڈز کھڑے ہوئے تھے
ساتھ ہی بہت سی گاڑیاں بھی تھیں عریشہ کی نظر سامنے بنی محسمے پر
گئی جہاں بیسٹ اور بیوٹی کا مجسمہ بنا ہوا تھا

کیا میں خود کو بہت خوش نصیب سمجھوں کہ مجھے اتنا پیار کرنے والا "
شخص ملا ہے، یا پھر میں خود کو اس دنیا کی سب سے بد نصیب لڑکی
"... سمجھوں کہ اس شخص نے مجھے میرے پیاروں سے دور کر دیا

کرتے وقت دھڑکنے لگتا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھے شہرام کے بارے میں
سوچ رہی تھی جب ایک گارڈ وہاں آیا

"میم آپ ٹھیک ہیں؟؟"

"ہاں؟؟"

"میم میں نے پوچھا آپ ٹھیک ہیں؟؟ کچھ چاہیے آپ کو؟؟"

"... نہیں مجھے کچھ نہیں چاہیے میں ٹھیک ہوں"

عریشہ واپس اندر جانے لگی مگر تب ہی اس کے دماغ میں خیال آیا

"... سنو"

"جی میم"

مجھے شہرام سے بات کرنی ہے... کہاں ہیں وہ؟؟ کیا بات ہو سکتی ہے"

"میری ان سے؟؟"

"اگر آپ کہیں تو میں ان کو کال ملاؤں...؟؟؟"

"...ہاں پلیزز"

گارڈ نے اپنا موبائل نکال کر شہرام کا نمبر ڈائیل کیا مگر آف جا رہا تھا
اس نے پھر سے ٹرائے کیا مگر پھر سے آف تھا

"کیا ہوا؟؟؟"

میم سر کا نمبر آف جا رہا ہے آپ فکر نہ کریں وہ جب مصروف ہوتے
ہیں تو فون بند رکھتے ہیں جیسے ہی وہ کال بیک کریں گے میں آپ کو بتا
"دوں گا"

"کیا مجھے موبائل مل سکتا ہے؟؟؟"

سوری میم ہمیں بہت سی اہم معلومات کے لیے ہر وقت اپنے پاس
"موبائل رکھنا پڑھتا ہے"

عریشہ منہ بنائے واپس آگئی آخر کرتی بھی کیا ایک بار پھر سے اس کا
پلان خراب ہو گیا تھا

ڈیڈ... میں آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی آپ نے تو مجھے ایک "
"مہینے سے ڈھونڈنے کی کوشش بھی نہیں کی

وہ اپنے کمرے میں آ کر خود ہی خود بولی جا رہی تھی اب اسے پھر سے
ایک نیا پلان سوچنا تھا جو شاید وہ آسانی سے پورا کر سکے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہمارے پاس صرف تین گھنٹے ہیں تین گھنٹے کے اندر اندر ہمیں اس "
جگہ کو پہلے سے ہی گھیرے میں لینا ہے باسم تم ڈیوائس باکس ہاتھ میں

"رہنا

وہ لوگ اس وقت ایک فلیٹ میں موجود تھے وہ اس جگہ سے تھوڑے
دور تھے جہاں انہوں نے ڈون کو بلایا تھا

"بیسٹ لیکن اگر ڈون نے این ٹائم پر کوئی حرکت کی تو؟؟؟"

ڈون خود نہیں آئے گا بلکہ اپنے چیلوں کو بھیجے گا، اور کوئی تمہیں "

پہچان بھی نہیں پائے گا سب تمہیں بیسٹ ہی سمجھیں گے، تمہیں

ڈرنے کی ضرورت نہیں گا رڈز وہاں ہوں گے تمہاری سکیورٹی کیلئے،

" بس تم وہی کرنا جو میں نے کہا ہے غلطی کی کوئی گنجائش نہیں

بیسٹ اسے سب کچھ سمجھا چکا تھا مگر باسم پتا نہیں کیوں تھوڑا گھبرا رہا

تھا

جب ڈون کے آدمی روحیل کو لے کر آئیں گے تو نوافل اسے جس " گاڑی میں بیٹھا کر روانہ کرے گا گاڑی میں تم دونوں بھی ہوں گی... اس ہی دوران میں تب سب سے کونٹیکٹ میں رہوں گا " اوکے بیسٹ "

وہ سب ریڈی تھے بیسٹ نے اپنے گارڈز کو کال کر کے اس جگہ پر مکمل قبضہ کرنے کا کہا جس پر وہ لوگ آس پاس پھیل چکے تھے تاکہ جو بھی آئے وہ بنا کوئی مزاحمت کئے اپنے کام کے بعد واپس چلا جائے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

" اٹھاؤ اسے بہت ہو گیا سونا "

سے روحیل نے آنکھیں کھولیں

"اس کی تمام چیزیں اسے واپس لا کر دو"

نقاب پوش کی بات پر ایک آدمی جلدی سے سامنے ٹیبل پر رکھا اس کا
موبائل آئی پیڈ اور اس کا الیکٹرک لائٹ اس کے قریب لانے لگے

"مبارک ہونچ گئے تم، مگر جلد ہی تم سب سے حساب لوں گا میں"

اس نے ہر بار کی طرح آج بھی روحیل کا منہ دبوچا ہوا تھا وہ نجانے
کس قسم کی بھڑاس نکالا کرتا تھا اس کا مقصد روحیل کے سمجھ سے باہر
تھا

"سرجی یہ رہا اس کا سامان"

وہ سامنے کھڑے آدمیوں پر حکم صادر کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ
 بھرتے وہاں سے چلا گیا جبکہ اب وہ دونوں آدمی رو حیل کو بازوؤں
 سے پکڑ کر کرسی پر بیٹھا چکے تھے
 اس کے چہرے پر لگا خون صاف کرنے لگے

"دھیان سے... ایسا نہ ہو بیسٹ تم سب کو پھر سے بیوقوف بنادے"
 ڈون کی بات پر اس نے اپنے ہاتھ کی مٹھیاں بنائیں مگر وہ کرتا بھی کیا
 اسے پر حال میں اپنا مقصد حاصل کرنا تھا جس کے لئے وہ ڈون کے
 ہاتھ کے نیچے کام کرنے پر مجبور تھا

طرف باسم جو بیسٹ کے بھیس میں تھا دوسری طرف وہی نقاب
پوش آدمی تھا جو اپنی شخصیت سے ڈون کا کوئی خاص آدمی معلوم ہو رہا
تھا

"ڈیوالسز لائے ہو"

"یس"

اس کی بات پر بیسٹ جو کے باسم تھا اس نے ہاں میں جواب دیا جس پر
وہ آگے بڑھنے لگا اب وہ اس کے بالکل سامنے آ رہا تھا

"... وہیں رکو اور ہمارے بندے کو بھیجو پھر یہ باکس تمہارا"

"اور اگر تم نے کوئی ہوشیاری کی تو؟؟؟"

مگر سامنے بھی بیسٹ کا اسٹوڈینٹ تھا
"جیسا کرو گے ویسا بھرو گے"

بیسٹ (باسم) کی بات سن کر پہلے وہ قہقہہ لگانے لگا پھر کچھ سوچتے
ہوئے پیچھے کھڑے آدمی کو اشارہ کی جس پر وہ گاڑی کے اندر سے
رو حیل کو نکال کر ساتھ لانے لگا رو حیل کو دیکھتے ہی بیسٹ جو کیمرہ
کے ذریعے یہ سب دیکھ رہا تھا پریشان ہوا کیونکہ اس سے تو ٹھیک سے
چلا بھی نہیں جا رہا تھا

باسم کے اشارے پر نوافل آگے بڑھا اور رو حیل کو ساتھ لانے لگا
"...باکس"

کے حوالے کیا جس پر وہ اسے کھول کر دیکھنے لگا اور کان میں لگے ایئر
فون پر بات کرنے لگا
"ساری ڈیوائسز ہیں"

باسم کے اشارے پر نوفل رو حیل کو ساتھ لے کر گاڑی میں جا چکا تھا
ان سب کے منہ پر ماسک تھا جبکہ دوسری طرف بھی کچھ ایسا ہی منظر
تھا مگر رو حیل پہچان چلا تھا کہ یہ باسم ہے بیسٹ نہیں، جب رو حیل
کی گاڑی وہاں سے دور چلی گئی تھی تب بیسٹ (باسم) نے ان سب کو
جانے کا اشارہ کیا

"کسی بھی قسم کی ہوشیاری کئے بغیر یہاں سے رفو چکر ہو جاؤ"
"ہاہاہاہاؤ کے لیکن جاتے جاتے ایک بات کہنا چاہوں گا"

کیوں بڑھانا چاہتا تھا

"کہو؟؟؟"

باسم نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس پر وہ دو قدم آگے آیا تو
بیسٹ کے تمام گارڈز نے اپنی بندوقیں لوڈ کر لیں
اپنے بیسٹ کو کہنا کہ ایک دن میں اس سے اس کی تمام طاقتوں کو "
چھین لوں گا اس کا بھرم میں خود توڑوں گا اور ایک دن وہ خود میرے
پیروں میں گر کر اپنی خوشیوں کی بھیک مانگے گا
وہ اپنی بات ختم کرتا ہوا پلٹنے لگا جبکہ باسم بہت حیران ہوا کہ وہ شخص
پہچان چکا تھا کہ وہ بیسٹ نہیں ہے جبکہ دوسری طرف بیسٹ بھی اس
کی بات کو غور سے سن چکا تھا

باسم کی بات پر وہ رکا مگر بنا کچھ کہے واپس اپنی گاڑی کی طرف چلا گیا
اور کچھ ہی دیر میں اس سمیت ان کے تمام آدمی واپس جا چکے تھے
جبکہ اب باسم بھی بیسٹ کا اشارہ ملتے ہی واپس آ گیا

وہ فلیٹ آچکا تھا جہاں بیسٹ اس کا منتظر تھا
"...روحیل"

بیسٹ آگے کچھ کہتا وہ جلدی سے اس کے قریب آیا اور اس کے گلے
لگ گیا جس پر وہ خاموش ہو گیا
"...کیا اب بھی مجھ سے ناراض ہو"

اس بارے میں ہم بعد میں بات کریں گے فلحال ہمیں فارم ہاؤس
"جانا ہے"

کو اس پر اب بھی بہت غصہ تھا مگر وہ خاموشی سے بیسٹ کے پیچھے چلا گیا

ان کی گاڑیاں الگ تھی بیسٹ سب سے آگے والی گاڑی میں تھا جبکہ
روحیل نوفل مہر اور حورین ایک گاڑی میں اور سب سے پیچھے والی
گاڑی میں باسم تھا شہرام کا موبائل پھر سے بجنے لگا

"ہیلو؟؟؟"

سر میم آپ سے بات کرنا چاہ رہی تھیں... میں انہیں فون دیتا"
"...ہوں

"...نہیں رہنے دو میں گھر آ رہا ہوں"

عریشہ اس گارڈ کی شکل دیکھ رہی تھی جو خاموشی سے اب سر جھکائے
کھڑا ہوا تھا

"کیا ہوا؟؟ کیا کہا شہرام نے؟؟"

"...میم سر واپس آرہے ہیں"

مگر مجھے ان سے بہت ضروری بات کرنی ہے پلیز ز مجھے موبائل
... دیں

شہرام کی واپسی کا سن کر عریشہ بوکھلاہٹ کا شکار ہو چکی تھی اب وہ
بچا کر تا بھی کیا اس لئے اپنا موبائل اس کے حوالے کر دیا جسے لے
کر وہ کمرے میں بھاگی

"... اوففف کیا نمبر تھا ڈیڈ کا"

"...ہارون کا ٹرائے کرتی ہوں"

اس نے پھر سے نمبر ڈائل کیا مگر اس بار نمبر آف جا رہا تھا

"...ہارون کا نمبر بند ہے؟؟ وہ تو کبھی بھی اپنا نمبر بند نہیں کرتا"

وہ پھر سے ٹرائے کرنے لگی تقریباً پانچ منٹ یوں ہی گزر گئے مگر نمبر

آن نہ ہوا

شہرام کی گاڑی فارم ہاؤس کے اندر انٹر ہو چکی تھی اور اب وہ گاڑی

سے اتر بھی چکا تھا

"...سر وہ میم"

"...میں آچکا ہوں دیکھ لوں گا اسے"

"...سر مگر انہوں نے آپ کو کال کرنے کے لئے موبائل لیا تھا"

آنکھوں میں عجیب سا غصہ لئے وہ اس گارڈ کو گھورنے لگا

"اس نے موبائل مانگا تم نے دے دیا؟؟؟"

اس کی رعب دار آواز پر وہ سر جھکا گیا

"Sorry Sir..."

"Sorry My Foot"

وہ یک دم جھونک کر دو قدم دور ہوا کیونکہ سامنے اسے کچھ دیر پہلے

والا شہرام نہیں بلکہ بیسٹ دکھائی دے رہا تھا

"تمہیں تو میں بعد میں دیکھوں گا"

وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس بچارے کو مشکل میں ڈال گیا تھا وہ

کھڑا ہوا یہی سوچ رہا تھا کہ آخر اس کے ساتھ ہونے کیا والا تھا

"...ہارون پلیزز ز ز نمبر آن کرو"

جواب نہ تھا

"!!!... اوفف ہارون... یہ تو کال ہی نہیں اٹھا رہا اب... اب کیا ہوگا"

وہ اس بات سے انجان تھی کہ دروازے پر کھڑا شخص آنکھوں میں

غصہ کئے اسے ہی گھور رہا تھا

"... میں بتاؤں گا کہ اب کیا ہوگا"

شہرام کی بات پر وہ چونکی اور پلٹی جان تو اس کی اب جا رہی تھی سامنے
کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ پہلے والا شہرام لگ ہی نہیں رہا تھا

"... ششششش شہرام"

موبائل چھوٹ کر زمین پر گرا اس اپنے جسم سے جان نکلتی ہوئی
محسوس ہو رہی تھی نجانے وہ ظالم انسان اب اس کے ساتھ کیا کرنے
والا تھا نجانے وہ اب اسے کس قسم کی سزا سے دوچار کرنے والا تھا

"...ہاں

وہ اس کے بازو پر اپنی گرفت مضبوط کرتے ہوئے رعب دار آواز میں

بولا جس سے سامنے کھڑی عریشہ سہم سی گئی

میں نے منع کیا تھا نہ؟؟ پھر آخر تم کرنا کیا چاہتی ہو؟؟ کیا تمہیں "

"اپنے باپ کی اور اپنے اس بوائے فرینڈ کی زندگی عزیز نہیں؟؟

اس کا لہجہ بے حد سخت تھا آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی گلے کی

نسیں اُبھرنے لگی تھیں

"...میں نے... تمہیں کوئی... دھوکا نہیں دیا"

جھوٹ... ایک بار پھر سے جھوٹ... تمہیں کیا لگتا ہے تم میری پیٹ "

"پر خنجر گھونپتی رہو گی اور میں بے خبر رہوں گا؟؟

کے ڈر سے اس کی آنکھوں سے بے ساختہ آنسو نکلنے لگے جو پل بھر
میں اس کے چہرے کو تر کر گئے

شش شہرام پیپ پلینز چھوڑیں مم مجھے درد ہو رہا ہے پیپ"
"...پلینرز

اچھا تمہیں درد ہو رہا ہے؟؟ اور جو تم مجھے ہر روز افیت دیتی ہو اس کا"
کیا ہاں؟؟ کیا میں واقعی روبرو ہوں؟؟ میرے کوئی جزبات نہیں
؟؟"

اس کی تر آنکھوں میں اپنی پر اسرار بھوری آنکھوں کی تپش گاڑتا ہوا وہ
اسے اپنے قریب کرتے ہوئے شدت بھرے لہجے سے بولا

"...سے ان کا نمبر مجھے یاد... نہیں آ رہا تھا... اس لیے میں نے

اس لئے تم نے سوچا کیوں نہ اپنے بوائے فرینڈ کو کال کر لی جائے"

رائٹ؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ تم اپنے اس دو ٹکے کے بوائے فرینڈ

سے مدد مانگو گی اور وہ یہاں آ کر تمہیں آزاد کرا لے گا؟؟ مسز عریشہ

شہرام ملک کتنی بار کہوں کہ تمہیں یہاں سے کوئی آزاد نہیں کرا

"...سکتا

وہ پہلے ہی اس سے ڈری ہوئی تھی مگر وہ ظالم شخص اسے خود کے

قریب کرتا ہوا مزید خوفزدہ کر گیا تھا جس پر وہ بھیگی آنکھوں سے اسے

دیکھنے لگی

نہیں جا پاؤ گی، ہارون تو کیا تمہیں مجھ سے موت بھی دور نہیں کر
سکتی

اس کی نازک سی کمر کو پکڑتا ہوا وہ اس کے لبوں کے قریب آچکا تھا اتنا
قریب کے وہ اس کی سانسوں کی مہک محسوس کر سکتی تھی

میں چاہتا ہوں تم صرف میرے بارے میں سوچو صرف مجھے "

"محسوس کرو صرف میری باہوں میں پناہ لو

اس کے نازک پنکھڑی جیسے لبوں کو چھوتے ہوئے وہ دیوان وار انداز
میں کہنے لگا جس پر اس کی جان جانے لگی تھی

آخر کیوں تم مجھ سے دور جانے کے بہانے ڈھونڈتی ہو؟؟ آخر کیا "

"ملتا ہے تمہیں مجھ سے دور رہ کر؟؟

اسے اپنے اوپر جھکتا دیکھ کر وہ سپاٹ لہجے میں کہنے لگی جس پر وہ قریب آتا ہوا شخص یک دم رکا اور اسے اپنی بھوری آنکھوں سے گھورنے لگا

سکون ملتا ہے مجھے تم سے دور رہ کر، بہت سارا سکون، نہیں رہنا"
چاہتی میں تمہاری باہوں میں، نہیں سوچنا چاہتی میں تمہارے بارے میں، نہیں محسوس کرنا چاہتی میں تمہیں، گھٹن ہوتی ہے مجھے
تمہارے قریب آ کر دم گھٹتا ہے میرا تمہاری باہوں کے حصار میں
"رہ کر، اور تم بات کرتے ہو اس گھٹن میں قید رکھنے کی؟؟

اس کا سپاٹ لہجہ اب شہرام کو مزید غصہ دلارہا تھا اندر ہی اندر کہیں اسے عجیب سی چھن محسوس ہو رہی تھی وہ آخر اس کی محبت کو اس کے جذبات کو اس کے جنون کو اپنے کڑوے لہجے کے قدموں تلے روند رہی تھی آخر وہ کس طرح اس کی محبت سے پیچھا چھڑانا چاہ رہی

گھمنڈی لڑکی کو اس کی اس شدت بھری محبت سے گھٹن محسوس
ہو رہی تھی

کیا کہا تم نے؟؟ تمہیں گھٹن لگتی ہے میری محبت؟؟ تمہیں مجھ سے "
دور رہ کر سکون محسوس ہوتا ہے؟؟ تم جان چھڑانا چاہتی ہو مجھ
سے؟؟

وہ غرراتے ہوئے اس کے بازوؤں کو جکڑنے لگا
ہاں... بالکل ایسا ہی ہے میں آخر کیوں رہوں اس شخص کے ساتھ "
"...جس سے میں محبت ہی نہیں کرتی
وہ آخر کس سے محبت کرتی ہو تم ہاں اس ہارون سے اس غدار انسان "
"...سے اس بکاؤ مال سے

اس کے غصے کا کوئی اثر نہ ہو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں آخر کب تک وہ
اس کی قید میں ظلم سہتی کبھی تو اسے یہاں سے آزاد ہونا ہی تھا نہ کبھی
تو اسے اپنے حق کے لئے اپنی زندگی کے لئے آزادی کے لئے آواز بلند
کرنی ہی تھی نہ تو پھر آج کیوں نہیں؟؟

وہ جو ہے جیسا ہے تم سے لاکھ درجے بہتر ہے، مسٹر شہرام ملک "
تمہیں اگر ایسا لگتا ہے مجھے قید رکھ کر تم مجھے حاصل کر لو گے تو یہ
تمہاری بہت بڑی بھول ہوگی میرا جسم تمہارے پاس ضرور ہوگا مگر
میری روح میرا دل، دل کی ایک ایک دھڑکن صرف اس کے لئے
"... ہوگی تمہارے لئے کبھی بھی نہیں

ظاہر نہیں کر رہا تھا کہ وہ اندر سے کتنا زخمی ہو چکا تھا

اپنی بکو اس بند کر و اور نکلو میرے کمرے سے، تم یہاں رہنے کے " لائق ہی نہیں اور بہت جلد تمہارا یہ غرور میں خود توڑوں گا بہت جلد " ... تمہارے عاشق کا چہرہ تمہارے سامنے لا کر رہوں گا یاد رکھنا تم

اپنی بات مکمل کر کے وہ اسے دروازے کی طرف دھکیلتا ہوا خود سگریٹ جلا چکا تھا جبکہ وہ جو ابھی ابھی گرتے ہوئے سنبھلی تھی وہ اب افسوس بھری نگاہوں سے اس خود غرض شخص کو دیکھ رہی تھی

" سنائی نہیں دیا؟؟ نکلو میرے کمرے سے گیٹ آؤٹ "

سے باہر چلی گئی تھی جبکہ وہ خود صوفے پر بیٹھا کش پہ کش لگائے اپنا
غصہ کم کرنے کی کوشش میں تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"Hello Inspector Rizwan Speaking..."

کچھ انفارمیشن ملی ہے آپ کو ہر حال میں وہاں پہنچ کر بہت سی جانو کو
"...بچانا ہے"

"ایڈریس سینڈ کرو"

آپ فون بند کرتے ہوئے اپنی بندوق لوڈ کر چکے تھے

بہزاد... جلدی سے گاڑی تیار کرو اور چند آدمیوں کو ساتھ لو... ہمیں "

"...جانا ہے"

وقت ضائع کئے بنا وہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے وہ اپنے موبائل
میں لوکیشن دیکھ رہے تھے

"... سر یہ انفارمیشن کس نے دی ہے"

بہزاد نے گاڑی چلاتے ہوئے دھیمی آواز میں پوچھا
"... تمہارے بھتیجے اور میرے داماد نے"

وہ مسکراتے ہوئے کہنے لگے جس پر وہ خود بھی مسکرانے لگا
تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ لوگ اس ویران سی جگہ پر پہنچے جہاں کچھ
قدم کے فاصلے پر ایک ہیلی کاپٹر تیار کھڑا تھا وہاں بہت سے بچے
جنہیں باقاعدہ رسیوں سے باندھا ہوا تھا ایک لائن میں کھڑے وہ ایک
ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں سوار ہو رہے تھے

"انہیں کراچی لا کر بھیجا جا رہا ہے؟؟"

"ہاں یہ وہی بچے ہیں جن کی اسمگلنگ کی جا رہی تھی"

"سراٹیک کب کرنا ہے؟؟"

"ہوشیار ہو جاؤ سب ہمیں انہیں چاروں طرف سے گھیرنا ہے"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر سب بڑی ہوشیاری سے اپنے ہتھیار

تھامے گاڑی سے اتر کر قریب جانے لگے وہاں بہت سے آدمی بھی

تھے جو بچوں کو زبردستی پکڑ کر اندر سوار کر رہے تھے

"...ان سب کو شوٹ کرنا ہے مگر دھیان سے"

"اوکے سر"

وہ سب نشانہ بنا چکے تھے بس رضوان کے اشارے کے منتظر تھے

"!!!...اٹیک"

ہر طرف گولیوں کے چلنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں بچے مزید
خوفگلی کا شکار ہو چکے تھے

"بہزاد تم بچوں کو سنبھالو باقیوں کو ہم دیکھ لیں گے"

"...اوکے سر"

بہزاد دوسپاہیوں کے ساتھ ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا جہاں بہت
سارے بچے باہر اور کچھ اندر سہمے کھڑے تھے بہزاد نے بہت بہادری
سے ان سب بچوں کو اپنی گاڑی کی طرف بھگایا اور ہیلی کاپٹر کا پورا
جائزہ لیا جہاں اندر سے صرف اسلحہ برآمد ہوا تھا
کچھ دیریوں ہی فائرنگ ہوتی رہی پھر وہ لوگ اسلحہ سمیت تمام
گاڑیوں کے ساتھ واپس تھانے آ گئے

جانیں بچانے میں کامیاب ہوئے ہیں وہ صرف روحیل کی وجہ سے..."

بہزاد کی بات پر رضوان کے چہرے پر ایک عجب سی مسکراہٹ آئی جسے وہ چھپانہ سکے

تم نے صحیح کہا بہزاد اگر روحیل نہ ہوتا تو آج پھر سے کتنی معصوم " جانوں کا سودا ہو جاتا، روحیل واقعی میری بیٹی کے لئے بالکل پرفیکٹ ہے، مانا کے میرا فیصلہ بہت جلد بازی میں کیا گیا تھا مگر بلکہ صحیح ثابت ہوا ہے روحیل میری ماہی کو فیوچر میں بہت خوش رکھے گا اور انشاء اللہ "اب سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا

انہیں اپنے داماد پر فخر ہو رہا تھا انہوں نے ڈون کی نظروں سے بچنے کے لیے ماہی کو خود تر کی جانے کی اجازت دی تھی اور روحیل کو

ڈون یا ایس کے تک نہ جائے اگر وہ اس نکاح میں خود شامل ہوتے تو
یہ بات پھیل سکتی تھی اور روحیل جو بیسٹ کے ساتھ ملا ہوا تھا اس کے
ذریعے بیسٹ کے پلان میں بھی رکاوٹ آسکتی تھی اس لئے انہوں
نے یہ فیصلہ کیا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"... ہم آج ہی واپس جا رہے ہیں"

وہ ڈانٹنگ ہال میں آچکا تھا سب کی نظریں اس پر تھیں مگر وہ خود کسی کو
دیکھے بنا اپنی خاص نشست پر آبیٹھا روحیل سے تو وہ بالکل بھی بات
نہیں کر رہا تھا

"کیا؟؟ اتنی جلدی؟؟"

حال تھا

"شہرام عریشہ بھا بھی کدھر ہیں؟؟ کیا وہ ناشتہ نہیں کریں گی؟؟"

باسم کے سوال پر وہ ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے کھانے میں مصروف ہو گیا تب ہی سب سمجھ چکے تھے بیسٹ کا موڈ آج بہت خراب ہے

"شہرام ہم کتنے بجے تک واپسی کیلئے نکلیں گے؟؟"

"شام سات بجے"

اس دفعہ رو حیل اس سے مخاطب ہوا جس پر وہ بنا اسے دیکھے جواب دینے لگا

"... شہرام میں مانتا ہوں مجھ سے بہت بڑی غلطی"

"... ناشتہ شروع کرو"

لوگ کھانے میں مصروف ہو گئے جبکہ روحیل آملیٹ کی پلیٹ میں
چمچہ گھمائے نجانے پھر سے کن سوچوں میں گم ہو گیا تھا
"آر جے...؟؟؟"

شہرام کی آواز پر وہ ہوش میں آیا اور اس کے اشارے پر ٹھیک سے
ناشتہ کرنے لگا کھانے کے دوران کسی نے بھی کوئی بھی بات نہیں
نکالی جبکہ ناشتہ کر کے شہرام روحیل کو اشارے سے اپنے پیچھے بلاتا ہوا
خود اسٹیڈی روم میں چلا گیا

"...بیٹھو"

اس کی بات کو مانتا ہوا وہ اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھا وہ شہرام کی
ناراضگی اور غصے کو لے کر کافی پریشان تھا اس نے کبھی بھی کوئی غلطی
نہیں کی تھی نہ ہی کبھی شہرام کے حکم کو انکار کیا تھا مگر اس کی ایک
چھوٹی سی غلطی سے کیا کچھ ہو گیا تھا یہ وہ خود بھی جانتا تھا

پہلے میری بات سنو... جو غلطی تم نے کی تھی وہ ناقابلِ معافی تھی "
"مگر اس کا ازالہ ہو چکا ہے

مگر شہرام میں پھر بھی بہت شر مندہ ہوں... مجھے وہاں موبائل لے "
کر نہیں جانا چاہئے تھا... میں سزا کے لائق ہوں تم جو چاہو مجھے سزا دو
"میں تیار ہوں

روحیل کا جھکتا ہوا سر دیکھ کر شہرام کے چہرے پر سخت تاثرات آنے
لگے

"... آ رہے... سراٹھاؤ "

شہرام کا لہجہ بہت سخت تھا اس کی بات پر روحیل نے سراٹھا کر اسے
دیکھا

میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ اپنا سر کبھی مت جھکایا کرو... اور رہی "
"... سزا کی بات تو سزا تمہیں ضرور ملے گی

"...مجھے منظور ہے"

"پوچھو گے نہیں کہ کیا سزا ہے؟؟"

روحیل کو خاموش دیکھ کر شہرام نے پھر سے پوچھا

"...سزا جو بھی ہو میں بھگتنے کو تیار ہوں"

تو ٹھیک ہے... ہم پاکستان جاتے ہی ماہی کی رخصتی کر دیں گے اور پھر "

"وہ تمہارے ساتھ تمہارے گھر میں رہے گی یہی تمہاری سزا ہے

شہرام کے کہنے کی دیر تھی کہ روحیل حیران نظروں سے اسے دیکھنے

لگا

"شہرام؟؟؟"

"کیا؟؟؟"

شہرام یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟ کیا انسپکٹر رضوان اس بات پر راضی "

"ہو گئے؟؟؟"

"...جاؤ گے تو کیا حال کرے گی وہ تمہارا

اس بار شہرام کا لہجہ چھیڑنے والا تھا جس پر بے ساختہ روحیل
مسکرا نے لگا شہرام بچپن ہی سے بہت سخت مزاج اور اکڑوسا تھا مگر
روحیل کے ساتھ وہ اکثر ہنسی مزاق کر ہی لیتا تھا

"...تو اب بتاؤ مسٹر آر جے... کیا تمہیں یہ سزا قبول ہے"

ہاں ہاں ہاں مجھے قبول ہے بلکہ ایسی سزا تو پھر ساری زندگی ملتی رہے"
"...مجھے منظور ہے

روحیل کی بات پر شہرام بھی مسکرا نے لگا تھا جبکہ روحیل کا بس نہیں
چل رہا تھا وہ ابھی ہی ماہی کے پاس چلا جائے ابھی وہ ماہی کے بارے
میں سوچ رہا تھا جب اس کے دماغ میں ایک بات آئی

"شہرام مگر وہ ڈیوالسز؟؟ وہ ڈیوالسز کوئی عام تو نہیں تھی نہ پھر"

"...انہیں بہت محنت سے بنایا تھا

شہرام یک طرفہ مسکرایا تھا جبکہ اس کی بات پر روحیل بھی ہنسنے لگا تھا
کیا دماغ پایا تھا بیسٹ نے، وہ سب کچھ بڑی آسانی سے ہینڈل کر لیتا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہیلو سسر جی کے بیسٹ فرینڈ... کیا حال ہے امید ہے جہاں ہوں گے "
خیریت سے ہوں گے مگر پھر بھی ڈاکٹر کا بندوبست کر لو کیونکہ اس
وائس کو سننے کے بعد شاید تمہیں ہارٹ اٹیک آجائے کیونکہ جس
ڈیوائس کو تم ٹوپ ون ڈیوائس سمجھ رہے ہو وہ دراصل فیک ڈیوائس
ہے اور ہاں باقی کی جو چار ڈیوائسز ہیں ان میں کچھ موٹیویشن اسپیکرز کی
ویڈیو ریکارڈنگ ہیں انہیں سننے کے بعد شاید تم تھوڑا موٹیوٹیٹ ہو جاؤ

"سننے کے لائق نہیں رہو گے

آج پھر سے اس کے مینشن میں چاروں طرف ہنگامہ خیز ماحول بنا ہوا
تھا وہ پھر سے پاگلوں کی طرح چلایا جا رہا تھا جبکہ ایس کے اور اس کا وہ
نقاب پوش لڑکا سامنے کھڑے اس کی اس حالت کو انجوائے کر رہے
تھے اور بیسٹ کی اس آواز کو ایس کے کل سے کوئی پچس بار سن چکا تھا
جسے سن کر ڈون کا غصہ قابو میں نہیں آ رہا تھا

بس کر دو ڈون... آخر کب تک اس بات کا سوگ مناؤ گے کہ بیسٹ "
"... نے ایک بار پھر سے تمہیں مامو بنا دیا

ایس کے کے کہنے کی دیر تھی ڈون شراب کا گلاس زمین پر پھینکتے
ہوئے اس کی طرف لپکا اور اس کا گریبان پکڑنے لگا

"...بند کرو اپنی بکواس تم شفقت ورنہ یہی تمہاری قبر بنا دوں گا میں"

مجھ پر غصہ اتارنے سے کچھ نہیں ہو گا میری قبر کا چھوڑا اور بیسٹ

"...کے نیکسٹ اٹیک کا انتظار کرو تم

ایس کے نے اپنا گریبان چھڑواتے ہوئے کہا جس پر ڈون نے سامنے

ٹیبیل پر پڑی تمام شراب کی بوتلیں ہاتھ مار کر نیچے گرا دیئے

بیسٹ تم نے ایک بار پھر سے مجھے دھوکا دیا، میں جان سے مار دوں گا"

تمہیں... آخر تم کس طرح سے مجھے فیک ڈیوالسز بھجوا سکتے ہو

"...کیسے

اس کا غصہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھے جا رہا تھا جبکہ ایس کے کو

نجانے کیوں بہت سکون مل رہا تھا ڈون کو تکلیف میں دیکھ کر جیسے اس

کی سالوں کی آگ آج تھمنے لگی تھی

عریشہ نے کل سے کچھ بھی نہیں کھایا تھا وہ اب تک اپنے کمرے میں بیٹھی مسلسل روئی جا رہی تھی جب شہرام اسے آج شام کے واپس جانے کا کہنے آیا تو اسے گٹھنوں پر سر رکھے روتا ہوا پایا جس پر اس کے تاثرات یک دم سخت ہو گئے

بند کرو اپنا رونا اور جا کر کچھ کھاؤ ہمیں واپسی کے لیے نکلنا بھی " ہے... "

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی، چلے جاؤ یہاں سے " وہ اس کے تلخ لہجے پر تلخ کلامی کا مظاہرہ کرنے لگی " ... عریشہ مجھے غصہ مت دلاؤ "

"...میں نے کہا نہ جاؤ یہاں سے"

وہ اپنی بات نہ مانتا دیکھ کر اس کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی زمین سے اٹھانے
لگا جس سے وہ اٹھ کر اس ہی کے سینے سے ٹکرائی
میری بات سنو تم، جس کے لئے تم یہاں بیٹھی تھوے بہار ہی ہونہ
"...وہ اس وقت کسی اور کے جو توں پر ناک رگڑ رہا ہوگا
"تم جانتے ہی کتنا ہوا سے جو اس کے بارے میں ایسا کہہ رہے ہو"

میری جان تم بہت معصوم ہو، تم نے اپنی ساری زندگی اپنے باپ
کے محل میں گزاری ہے مگر میں نے اپنی اتنی عمر میں اب تک بہت
کچھ دیکھا ہے بہت کچھ سہ ہے بہت کچھ سیکھا ہے جتنا میرا تجربہ ہے
"...اتنی تو تمہاری نالچ بھی نہیں ہوگی"

کرنے کی مگر اس کی گرفت لمحہ بہ لمحہ مضبوط ہوتی جا رہی تھی

ہاتھ چھوڑو میرا دور ہٹو مجھ سے وہ جیسا بھی ہے تم سے لاکھ درجے " بہتر ہے

اچھا کیا سچ میں؟؟ تمہیں کیوں اتنا شوق ہے مجھ سے دور رہنے کا " "ہاں؟؟؟

"... کیونکہ میں تم سے پیار نہیں کرتی "

اس کے کانپتے ہوئے لبوں سے بامشکل یہ الفاظ نکلے تھے جس پر سامنے کھڑا شخص قہقہہ لگانے لگا

جلد اس کا اصل چہرہ میں تمہارے سامنے لاؤں گا اور اس دن
"...پچھتاوے کے علاوہ تمہارے پاس کچھ بھی نہیں رہے گا
"مجھے انتظار رہے گا اس دن کا"

اس بار اس نے نڈر ہو کر جواب دیا جس پر شہرام نے اسے جھٹکے سے
دور کیا اور ملازمہ کو آواز لگانے لگا

"سامان پیک کروانے میں بیگم صاحبہ کی ہیلپ کرو"

ملازمہ کو حکم دیتا ہوا وہ باہر کی جانب جانے لگا

آج شام سات بجے واپسی پاکستان کے لئے نکلنا ہے کچھ کھاؤ پیو اور
تیار ہو جاؤ پھر پاکستان جا کر تمہیں اپنے عاشق کا اصلی چہرہ بھی تو دیکھنا
ہے"

لبوں پر لئے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب کشمکش کی حالت میں مبتلا
تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ لوگ وہاں سے نکل چکے تھے جبکہ ڈون کے لیے اپنی ہار تسلیم کرنا
نا قابل قبول تھا وہ آخر کس طرح خود کو ہارتا ہوا دیکھتا وہ ہار چکا تھا
ڈیوائسز بیسٹ کے ہاتھ لگ چکی تھیں اب بس انسپیکٹر رضوان تک
پہنچنا باقی تھا

"بیسٹ کیا ہمارا مشن کمپلیٹ ہو چکا ہے؟؟"

"ہی ان کے گلے میں پھندا اور ہاتھ میں ہتھکڑیاں ڈال دی جائیں گی

شہرام کی بات پر باسم نے سکون کا سانس لیا وہ سب لوگ ایک ہی پہلی
کاپڑ میں تھے انہیں وہاں سے نکلے تقریباً تین گھنٹے سے زیادہ ہو چکا تھا
مگر مجال ہے جو عریشہ نے ایک بھی بار شہرام کی طرف دیکھا ہو شہرام
نے بھی اسے بات کرنے کے لئے فورس نہیں کیا کیونکہ اب اسے
سمجھانے کا کوئی فائدہ نہ تھا اب ہر حال میں اس کا غرور توڑنا تھا جو کہ وہ
بہت جلد کرنے والا تھا

وہ پورا سفر یوں ہی منہ بنائے بیٹھی رہی اور اسے اگنور کرتی رہی مگر
اب جبکہ دوسرا دن لگنے ہی والا تھا تو اسے اب نیند آنے لگی تھی اور

سامنے بیٹھا شخص اس ہی کی طرف متوجہ تھا

نیند سے اور بھوک سے اس کی حالت نڈھال ہو رہی تھی جب شہرام
اس کے برابر آ کر بیٹھا مگر اس نے کچھ نہ کہا
"...کچھ کھا لو"

"...مجھے نہیں کھانا"

دیکھو ناراضگی اپنی جگہ مگر بھوکے رہنا بھی اچھی بات نہیں شاباش یہ
"...سینوچ ختم کرو"

وہ اسے یوں بھوکا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ آخر کرنجی ضدی تھی اپنی بات
پر قائم وہ مسلسل اپنی بھوک کو نظر انداز کئے جا رہی تھی
میں نے کہا نہ مجھے کچھ نہیں کھانا ہٹ جاؤ ادھر سے پلیزز مجھے تنگ
".مت کرو"

"ہو جب تک تم میرے ساتھ ہو میرے کہنے پر چلو گی

وہ اسے پھر سے اس کی قید کا احساس دلا گیا تھا وہ اسے پھر سے یاد کروا
گیا تھا کہ اس کے پیروں میں بیڑیاں اب تک ڈلی ہوئی تھیں بے
ساختہ اس کی آنکھیں نم ہونے لگیں

شہرام کیوں کر رہے ہو تم یہ سب؟؟ تم زبردستی سے مجھے اپنا نہیں"
بنا سکتے مجھے نہیں رہنا تمہارے ساتھ مجھے میرے ڈیڈ کے پاس جانا
ہے"

بس کرو!!! بہت ہوا!!! ایک بار پاکستان پہنچنے دو پھر نہ میں"
تمہارے قریب آؤں گا اور نہ ہی تمہیں ہاتھ لگاؤں گا!!! ہو جاؤں گا
"تم سے دور میں کر دوں گا آزاد تمہیں خوش؟؟؟"

شہرام نجانے کیا کہے جا رہا تھا اسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا مگر اس کے
الفاظوں پر عریشہ بے حد حیران تھی

پاکستان پہن کر تم صرف تین دن میرے ساتھ میرے پرسنل ہاؤس
"...پر رہو گی جہاں پہلے بھی تھیں، اور اس کے بعد
"اس کے بعد؟؟؟"

اس کے بعد جب تم ساری سچائی جان جاؤ گی پھر اگر تم چاہو تو میں "
"...تمہیں ہمیشہ کے لیے آزاد کر دوں گا

عریشہ اس کے ایک ایک الفاظ پر بہت حیران تھی آخر وہ کس سچائی کی
بات کر رہا تھا جو شخص جنون کی حد تک عشق کرتا تھا وہ آج ایک ہی
پل میں اسے چھوڑنے پر آمادہ کیسے سو سکتا تھا یا پھر یہ اس کی کوئی چال
تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

(ماضی)

بجوجی... مبارک ہو ہائے الہا کتنا مزہ آنے والا ہے میری پیاری بہنا "
بنے گی دلہنیا... میں نے تو سوچ لیا اپنی اکلوتی بجو کی شادی میں اپنا وہ
"...لال والا لہنگا پہنوں گی

سونیا کی بات پر شازیہ کو اتنی شرم آرہی تھی کہ ابھی وہ کہیں خود کو
چھپالے جبکہ سونیا کو اپنی بجو کے شرمانے والے انداز پر بڑا پیار آرہا تھا

سونی بس بھی کر دو... ابھی تو بس رشتہ آیا ہے بات تھوڑی پکی ہوئی "
"...ہے... تم ہو کے ابھی سے اتنا کچھ سوچنے لگ گئیں

شازیہ نے خوشی سے جھومتی ہوئی سونیا کو پکڑ کر اپنے پاس بٹھایا

ہاں تو جیجی جیسا ایسے ہی تھوڑی رشتہ لے کر آئے ہیں... ارے بھئی "

انہیں تو ہماری بجو پسند آگئی ہیں تبھی تو انہوں نے اپنی ماں جی کو بھیجا

"...ہے آپ کے لئے

اور اگر انہوں نے انکار کر دیا یا بابا جان نے اس رشتے سے منع کر دیا "
"تو؟؟؟"

شازیہ کی بات پر وہ یک دم اسے گھورنے لگی

اوقفف بجواللہ! تو بہ کرو کیا ہو گیا بھلہ انہوں نے کیوں انکار کرنا "
ہے؟؟؟ رشتہ تو انہوں نے خود بھیجا ہے اور ویسے بھی میری بجو ہیں ہی
اتنی پیاری بھلہ کون پاگل انہیں ریجیکٹ کر سکتا ہے ہاں؟؟؟ اور رہی بابا
جان کی بات تو وہ بھلہ کیوں منع کریں گے اس رشتے سے؟؟؟ جیجو میں
کیا کمی ہے؟؟؟ ماشاء اللہ پڑھے لکھے امیر دولت مند خوبرونو جوان ہیں کوئی
"اندھا ہی ہو گا جو ایسے لڑکے کو اپنی بیٹی دینے سے انکار کرے گا

سونیا کی بات شازیہ بڑی غور سے سن رہی تھی

"ہاں؟؟ ابھی چھوٹی ہو تم

ہاں تو؟؟ اب بھلہ بندہ کوئی بات بھی نہ کرے؟؟ اور اب کدھر"
سے چھوٹی ہو گئی میں؟؟ جب برتن دھونے کی بات آتی ہے تو آپ
کے لئے میں اتنی بڑی ہو جاتی ہوں اور اب جب شادی کی بات کر دی
وہ ابھی اپنی شادی کی اپنی نہیں تو آپ مجھے چھوٹی کہہ رہی ہیں؟؟ واہ
"بھئی واہ کیسا زمانہ آگیا لوگ اپنی ایک بات پر قائم نہیں رہتے

سو نیا نے منہ بناتے ہوئے اپنا رخ دوسری طرف کیا جس پر شازیہ کو
ہنسی آنے لگی

ارے ارے میری پیاری بہنا کیا ہو گیا تمہیں ہاں میں تو مزاق کر"
رہی تھی، میری پیاری سی چھوٹی سی بہن کی چھوٹی سی ناک پر اتنا غصہ
"اور ناراضگی بالکل بھی اچھی نہیں لگتی

سے دوبارہ جھومنے لگی

چلو اپنے کچھ تو مانا، اچھا نہ کب سے پوچھ رہی ہوں پلیز زاب تو"

بتادیں کہ جیجی نے آپ کو کس طرح پسند کیا تھا اور کیسے پروپوز کیا تھا

"آئی مین انہوں نے اپنی پسندیدگی کا اظہار کیسے کیا تھا؟؟"

سونیا کے سوالوں پر شازیہ اسے پھر سے گھورنے لگی

"سونی بے شرم کہیں کی"

اوقف شرم کو کریں سائنڈ پر پلیز زاب بتائیں نہ بجوانہوں نے آپ"

"کو کیسے پروپوز کیا

سونیا کی بات پر شازیہ بھی مسکرا نے لگی اور ایک ہفتے پہلے کا واقعہ بتانے

لگی

میں میں بھی شریک ہوتی کتنا مزہ آیا ہو گا نہ کیا سما ہو گا وہ جب انہوں
"... نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہو گا اور آپ کو کہا ہو گا شازیہ آئی لو یو ہائے
"... سوئی بسسسس"

"... میں سب کو بتانے جارہی ہوں بجو نے ہاں کر دی یا ہوووو"
"ارے سوئی نہیں پلیز زرا ایسا نہ کرنا"

سونیا کی بات پر شازیہ ہنستے ہوئے اس کے پیچھے بھاگی جبکہ وہ تو پورے
گھر میں کبھی ادھر تو کبھی ادھر بھاگ رہی تھی
"... بابا جانی... مبارک ہو لڑکی نے ہاں کر دی"

وہ بھاگتے ہوئے سیدھا حویلی کے مہمان خانے میں چلی گئی جہاں
شازیہ کے سسرال والے آئے ہوئے تھے اور اس کی بات پکی کی
جارہی تھی اس کی بات سن کر وہاں سب لوگ مسکرسے لگے جبکہ وہ
سب کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اپنی کہی گئی بات پر اب پچھتا رہی تھی

اشفاق کے سوال پر اماں جان نے سونی کی طرف سوالیہ نظروں سے
دیکھا

یہ میری چھوٹی صاحب زادی سونیا ہے جسے ہم نے پڑھائی کے سلسلے "
"...میں باہر بھیجا ہوا تھا، ابھی دو دن پہلے ہی تو آئی ہے وہاں سے
بابا جان کی بات پر اشفاق سونیا کو بہت غور سے دیکھنے لگا وہ شاز یہ سے
بھی زیادہ پیار دھتی تھی اس کے کھلے ہوئے سنہرے بال کمر کو چھو
رہے تھے بڑی بڑی آنکھیں جن میں کاجل بڑی ترتیب سے لگا ہوا تھا
نازک سے لبوں پر ہلکی سی سرخی تھی مسکراہٹ تو ایسی تھی کہ بس
کوئی بھی دیکھتے ہی دل ہار بیٹھتا

اوہ اچھا اچھا ماشاء اللہ نام کی طرح خود بھی پیاری سی ہے ادھر آؤ "

"بیٹھا

سے اس کا ماتھا چوما جبکہ اشفاق کی نظریں اب بھی اس پر ہی مرکوز
تھیں

"بیٹھا کچھ کھاتی پیتی نہیں ہو کیا اتنی کمزور ہو؟؟؟"

اوففف نہیں آنٹی اسے کمزوری تھوڑی کہتے ہیں اسے اسمارٹنسیں "
"کہتے ہیں ایکجلی میں ڈائٹ پر ہوں

سونیا کی بات پر وہاں بیٹھے سارے مہمان ہنسنے لگے
"اوہ اچھا اچھا"

اشفاق کی نظروں کو سونیا پر مرکوز دیکھ کر باباجان نے سونیا کو اندر
جانے کا اشارہ کیا

"اچھا بھائی صاحب اپنے اپنی اس بیٹی کا کہیں رشتہ کیا ہے کیا؟؟؟"

ہمارے گھر کی رونق ہے سب کی لاڈلی بھی ہے ہمارے آنگن کا پھول
ہے یہ بہت نازک سی حساس سی ہے اسے خود سے اتنی جلدی دور
کرنے کو من نہیں کرتا اور ویسے بھی ابھی ابھی اس کا گریجویشن مکمل
ہوا ہے مگر یہ اب بھی آگے پڑھنے کا سوچ رہی ہے دیکھیں اب کیا ہوتا
ہے

باباجان کی بات پر اماں جان نے ثبات میں سر ہلایا اور اپنی بات پر آئیں
اچھا تو بھائی صاحب اب ہمیں اجازت دیں اب ہم دس جنوری کو ہی "
آئیں گے دھوم دھام سے بارات لے کر اور اپنی بیٹی کو یہاں سے بیاہ
"کر لے جائیں گے

اماں جان کی بات پر باباجان بھی مسکرائے اور انہیں رخصت کر دیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ان کا ہیلی کاپٹر پاکستان پہنچ چکا تھا شہرام بنا کچھ کہے وہاں سے اتر کر
سیدھا اپنی گاڑی میں آ بیٹھا جبکہ رو حیل اور باقی سب ساتھ سارا سامان
لئے اپنے اپارٹمنٹ پر چلے گئے

گاڑی میں وہ یوں ہی خاموش بیٹھی رہی جبکہ شہرام اپنے کہے گئے
الفاظوں کو یاد کر رہا تھا اس نے جو الفاظ کہے تھے وہ ان پر پوری طرح
سے قائم تھا ہاں وہ واقعی عریشہ کو چھوڑنے کے لیے آمادہ ہو چکا تھا
کیونکہ اب جو وہ اس کے ساتھ کرنے والا تھا اس کے بعد عریشہ کی
نظر میں شہرام ہر طرح سے گرنے والا تھا وہ اس سے اور بھی زیادہ
نفرت کرنے والی تھی جو کہ وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا اس لئے اس
نے یہ فیصلہ کر ہی لیا تھا

کھڑے ان ہی کا انتظار کر رہے تھے جبکہ وہ بنا کچھ کہے گاڑی سے نکل کر اندر چلا گیا تھا جبکہ عریشہ نے دیکھا تھا اس کا یہ رویہ جو اسے ایک آنکھ نہ بھارہا تھا ملازموں نے ان کا سامان نکالا اور اندر کی طرف چلے گئے جبکہ عریشہ خود بو جھل قدموں سے چلتے ہوئے سیڑھیاں عبور کرتی اپنے کمرے میں چلی گئی

"... شہری صاحب آپ کو کچھ چاہیے... آپ کہیں تو ناشتہ بنوادوں"

نہیں... مجھے کچھ نہیں چاہیے... ناشتہ بنواؤ اور اس کے کمرے میں"

"... پہنچا دو"

وہ کہتا ہوا خود صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ وہ اب فریش ہو کر فارغ ہوئی تھی تب ہی ملازم نے دروازہ بجایا

ملازم کھانے کی ٹرے لئے اندر کو آیا

"یہ کیا ہے؟؟"

"...جی وہ شہری صاحب نے کہا تھا ناشتہ آپکے کمرے میں پہنچا دوں"

"کیوں؟؟ کیا وہ خود کچھ نہیں کھائیں گے؟؟"

"نہیں انہوں نے منع کر دیا تھا"

"...ٹھیک ہے یہ یہاں رکھو اور آپ جاؤ"

عریشہ کا حکم ملتے ہی وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ جو نجانے کب سے
بھوک تھی اب پیٹ بھر کر ناشتہ کرنے لگی ناشتہ سے فارغ ہو کر اسے
نیند کا احساس ہونے لگا اس کی آنکھیں بوجھل ہونے لگی تو وہ سو گئی
تھی

جب اس کی آنکھ کھلی تو شام کے پانچ بج رہے تھے

وہ شہرام کا سوچتی ہوئی بستر سے اٹھ بیٹھی اور کمرے سے باہر جانے لگی
مگر باہر باہر کوئی نہ تھا بس ملازم اپنے کاموں میں مصروف نظر آرہے
تھے اس کی نظر شہرام کے روم کے دروازے پر گئی جواب بھی بند تھا
پہلے اس نے سوچا وہ اندر جا کر دیکھے کہ وہ کر کیا رہا ہے مگر پھر کچھ
سوچتی ہوئی وہ واپس اپنے روم میں آگئی وہ آج بہت خوش تھی آخر کار
شہرام اسے چھوڑنے والا تھا وہ تین دن بعد اپنے ڈیڈ سے ملنے والی تھی
اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی

ہیلو آر جے... انسپیکٹر رضوان سے ملو تو انہیں کہنا گل خان کو زندہ"
رکھنے کی ذمہ داری پوری ہوئی اب اسے واپس ہمارے حوالے کر دیں
تم اسے لے کر سیدھا بلڈنگ پر چلے جانا، تم ساری ڈیوائسز انسپیکٹر

"...ہمارے پاس ہے

روحیل کو حکم دیتا ہوا وہ خود نجانے سب تک کتنی سگریٹ پی چکا تھا

وہ وقت دور نہیں ملک صاحب... جب آپ اپنے گناہوں کی سزا"

"بھگت رہے ہوں گے

چہرے پر ایک عجیب قسم کی مسکراہٹ لئے وہ شخص آج نجانے کس

طرح کے غم کو چھپانے کی کوششوں میں تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اماں جان... مجھے کیوں ایسا لگ رہا ہے آپ نے تاریخ طے کرنے میں"

"...بہت جلد بازی کر دی

اشفاق جو پہلے بڑا خوش نظر آ رہا تھا مگر اب اس کے چہرے پر کچھ

عجیب سے تاثرات نمایاں تھے

"جانے سے پہلے پہلے شادی کرنی ہے

"... اماں جان میں نے کہا تھا مگر"

وہ اپنی بات مکمل کئے بنا خاموش ہو گیا وہ کسی الجھن کا شکار ہو رہا تھا مگر
اسے خود کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا

"مگر کیا بیٹا؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

اماں جان مجھے یہ شادی نہیں کرنی آپ پلینز کچھ بھی کر کے ان سے
"... تھوڑا وقت مانگیں مجھے تھوڑا اور وقت چاہیے"

اشفاق کی بات پر اماں جان نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگیں

بیٹا کیا ہو گیا ہے تمہیں اچانک؟؟ گھر میں شادی کی تیاریاں شروع
ہو چکی ہیں اور تم کہہ رہے ہو تمہیں وقت چاہیے؟؟ ابھی ایک ہفتے

"کرنی ہے

جی اماں جان کہا تھا میں نے مگر اب مجھے تھوڑا وقت چاہیے پلیززز"
". ٹرائے ٹوانڈر سٹینڈ

اشفاق... سچ سچ بتاؤ کیا ہوا ہے؟؟ تمہیں شازیہ پسند تو ہے نہ؟؟ تم"
"... نے خود ہی تو اسے پسند کیا تھا

اماں جان کے آخری الفاظوں پر وہ نظریں چراتا ہوا وہاں سے اٹھ کر چلا
گیا جبکہ اماں جان آں سوچوں میں گم تھیں کہ آخر اسے اچانک ہو کیا
گیا تھا

سمجھ نہیں آرہا کیا کروں... آخر کس طرح اس رشتے سے انکار"
"... کروں

ہمیشہ سے ایسا ہی کرتا تھا جب کوئی بات سمجھ نہیں آتی تو خود اسے
سمجھنے کے بجائے اس بات سے بھاگنے کی کوشش کرتا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...ماہی میری جان"

بلکل پہلے کی طرح آج پھر سے وہ کھڑکی کے ذریعے کمرے میں آیا
جبکہ اس کی سلیپنگ بیوٹی ہمیشہ کی طرح آج بھی سوئی ہوئی تھی
"ماہی... دیکھو آپ کا رو حیل آپ کے پاس آچکا ہے"

رو حیل کا لمس محسوس کرتے ہوئے وہ نیند سے بیدار ہوئی مگر جب
آنکھوں نے سامنے کا منظر دیکھا تو جیسے کوئی خواب سا لگا آخر کار وہ
واپس آ ہی چکا تھا

"...روحیل"

اس پر گولیوں کا نشہ تھا جس وجہ سے وہ اٹھ نہیں پارہی تھی
میری جان لیٹی رہو... میں آچکا ہوں آپ کے پاس اب کبھی اپنی"
"...جان سے دور نہیں جاؤں گا

روحیل کیا آپ سچ میں واپس آگئے یا پھر سے یہ میرا کوئی خواب"
ہے"

ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کی آنکھوں میں آنسو تھے جبکہ روحیل
اس کے قریب بیٹھا اسے اپنی باہوں میں پناہ دینے لگا

"...میری جان یہ کوئی خواب نہیں ہے میں سچ میں واپس آچکا ہوں"
روحیل... میں نے آپ کو اتنا مس کیا... روحیل کیا کام مجھ سے بھی"
"زیادہ ضروری تھا

تھی جسے روحیل بخوبی سمجھ چکا تھا

آپ سے زیادہ ضروری کچھ بھی نہیں ہے میری جان اور میرا کام "
"مکمل ہو چکا ہے، میں الحمد للہ فתיاب ہو کر آیا ہوں
روحیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی کہ روحیل جس مقصد سے گیا تھا
وہ پورا ہو چکا ہے

مگر مجھے آپ سے بات نہیں کرنی میں ناراض ہوں آپ سے، جس "
"... کھڑکی سے آئے تھے نہ اس ہی سے واپس جاؤ شاباش
اس بار روحیل کو اس کی بات پر ہنسی آگئی تھی جبکہ وہ سب تک منہ
بنائے اس کی باہوں میں قید تھی روحیل نے اسے اپنے سینے سے لگایا
بس کچھ دن اور انتظار کر لو پھر آپ کا یہ ہی کھڑکی سے نہیں بلکہ "
"دروازے سے آئے گا اور آپ کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا

نہ چاہتے ہوئے بھی ماہی اپنی ناراضگی کو ختم کر کے اس سے لپٹ چکی
تھی

"I Love You My Sleeping Beauty"

"Love you Too My hubby"

ویل ڈن آر جے مجھے فخر ہے تم پر تم نہ صرف میرے اچھے داماد ہو"

"بلکہ تم نے تو بیٹے ہونے کا بھی فرض بخوبی نبھایا ہے

رضوان کی بات پر روحیل مسکرا کر احتراماً نظریں جھکا گیا جبکہ سامنے

بیٹھے حارث اور بہزاد انہیں کو دیکھ رہے تھے

"کر لی جائے بھوک کے مارے دم نکلا جا رہا ہے میرا

بہنہ ادکی بات پر حارث ہنسے بنانہ رہ سکا

"...ہاں ہاں کیوں نہیں"

رضوان نے موبائل نکال کر کسی کو کال ملائی اور مختصر سی بات کر کے

فون واپس جیب میں رکھ لیا

"سر آگے کا کیا سوچا؟؟"

سوچنا کیا ہے قانونی کارروائی کر دی گئی ہے بس اب پرسوں کا انتظار"

ہے پھر ڈون اور ایس کے ہاتھوں میں بیڑیاں لگائے وہ سامنے والے

"لاکپ میں بیٹھے ہوں گی

رضوان نے ہاتھ کے اشارے سے حارث کے سوال کا جواب دیا

"یعنی نوٹس ریڈی ہے؟؟"

"نوٹس ووٹس نہیں اس بات میں خود جاؤں گا اسے گرفتار کرنے"

تھا وہ بھی صرف اور صرف بیسٹ کی وجہ سے

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی میرا بھتیجا تو بالکل مجھ پر گیا ہے"

بہزاد کی بات پر رضوان ہنسنے لگا جبکہ رو حیل ہلکہ سا مسکرایا تھا

نہیں نہیں حارث کو خود میں نہ ملاؤ یہ بہت سمجھدار عقلمند اور کام والا"

"بند ہے ڈیڈ کیو ہے یہ ہمارا

رضوان کی بات پر حارث نے اپنا کالر اوپر کی طرف اٹھایا جس پر بہزاد

نے منہ بنا لیا باقی سب ہنسنے لگے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"اوقف اللہ یہ ڈرائیور بھی نہ پتا نہیں کب آئے گا"

انتظار کر رہی تھی مگر گاڑی کا کچھ اتا پتا نہیں تھا ابھی وہ پھر سے گھر میں
کال ملانے والی تھی جب ایک بڑی سی کار اس کے سامنے آر کی جس
کے اندر بیٹھا شخص اسے واضح دکھائی نہیں دے رہا تھا کیونکہ گاڑی
کے شیشے بلیک تھے

ابھی وہ مزید آنکھوں پر زور ڈال کر دیکھتی کہ گاڑی کا دروازہ کھولا اور
ایک رعب دار شخص گاڑی سے نکل کر باہر کو آئی سو نیا نیچے سے اوپر
تک اسے حیرت سے دیکھ رہی تھی وہ کوئی اور نہیں بلکہ اشفاق تھا وہی
جس سے اس کی بہن کی شادی ہونے والی تھی

جبکہ دوسری طرف اشفاق جس کی نظریں سو نیا پر ہی مرکوز تھیں وہ
پینٹ کے ساتھ لانگ شرٹ میں ملبوس تھی گلے میں پرنٹڈ اسکاف تھا

اونچی ہیل پہنے وہ ہاتھ میں کتابیں لئے چھوٹا سا بیگ ایک کندھے پر
ٹنگائے کھڑی ہوئی تھی

وہ چشمہ اتارتے ہوئے ایک رعب دار اسٹائل میں چلتا اس کے قریب
آیا جبکہ وہ خود بلیک پینٹ کوٹ میں ملبوس تھا وہ سونی کو دیکھ کر ہی
پہچان گیا تھا کہ وہ شازیہ کی بہن ہے مگر سونی نے اسے صرف ایک ہی
بار دیکھا تھا وہ بھی دو تین دن پہلے اس لیے اسے اس کی شکل بالکل بھی
یاد نہیں تھی

"HeLLo..."

نظروں سے دیکھ رہی تھی وہ کبھی بھی کسی انجان انسان سے بات
نہیں کرتی تھی

"... لگتا ہے اپنے مجھے پہچانا نہیں"

اشفاق نے اسے اپنی طرف اس طرح سے متوجہ پایا تو سوال کرنے لگا
"... بلکل صحیح پہچانا اپنے"

"... میں اشفاق عرف اشق"

اشفاق کی بات پر سو نیا بڑی بڑی آنکھیں کر کے اسے گھورنے لگی
"... آآآ آپ اشفاق؟؟ جیجو... میرا مطلب اشفاق جیجو"

"ہا ہا آپ مجھے اشق بھی کہہ سکتی ہیں"

اشفاق کی بات پر وہ مسکرا نے لگی

"میں بلکل ٹھیک اور آپ؟؟؟"

"I'm also Fine..."

اشفاق نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا جبکہ اب سونی اپنے ہاتھ
میں پہنی گھڑی میں ٹائم دیکھنے لگی

"ویسے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟؟ کسی کا ویٹ؟؟؟"

جی ایجلی میں یونی میں پڑھنے نہیں کمپیوٹر کا لیکچر دینے آتی ہوں روز"

ڈرائیور وقت پر پک کرنے آتے ہیں مگر آج کافی لیٹ ہو گیا ہے وہ

"... نہیں آئے اور کال بھی پک نہیں کر رہے سو بس

سونی کی نرم ملائم آواز پر بے ساختہ اشق کے لبوں پر مسکراہٹ

بکھرنے لگی

lecturer..."

"ویسے آپ یہاں؟؟؟"

ایکجلی میرا ایک فرینڈ آؤٹ آف کنٹری سے یہاں آنے والا تھا وہ "جرمنی کی مشہور یونیورسٹی کا لیکچرار ہے ابھی اسے کچھ کام تھا اباؤٹ "اسٹڈی تو بس اس ہی سے ملنے آیا تھا

اشق کی بات پر سونی نے احتراماً نظریں جھکائیں

"...ویسے اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو گھر ڈراپ کر دوں"

"نہیں نہیں پلیز آپ اپنا کام کر لیں میں چلی جاؤں گی"

"پلیز منع نہ کریں مجھے خوشی ہوگی"

اشق کے بہت اصرار پر سونی نے اس کی بات مان لی اور فرنٹ سیٹ پر

آ بیٹھی

ویسے آپ کافی ایجوکیٹڈ لگتی ہیں آپ کو پڑھنے کا بہت شوق ہے آپ "

"کافی اوپن مائنڈڈ بھی لگتی ہیں

اشق کی بات پر سونی اسے دیکھنے لگی

جی بس اسٹیڈی کرنے کا جنون سوار تھا سو بس اب آگے بھی پڑھنا "

"چاہتی ہوں

"ہمم ویسے اور کیا کیا ہو بی ہیں آپ کی "

"مجھے پینٹنگ سے لگاؤ ہے "

"اوہ گریٹ "

اشق کو اس کا بولنا ہی بہت بھار ہا تھا

آپ کی پر سنیلٹی کافی نائس ہے مطلب میں کبھی کسی سے متاثر "

"نہیں ہوا مگر آپ کی پر سنیلٹی سے کافی متاثر ہوا ہوں

بات کرتا تھا

"شکریہ"

سونی نے مسکراتے ہوئے کہا جس پر اشق بھی مسکرایا

"لی جیسے آپ کا گھر تو آگیا وہ بھی اتنی جلدی"

اشق کی بات پر سونی نے ہلکی سی اسمائل پاس کی اور گاڑی سے اترنے لگی مگر دروازہ لاک تھا وہ کھولنے کی کوشش کرنے لگی مگر نہیں کھلا
اشق نے جب یہ دیکھا تو وہ خود اپنی سیٹ سے تھوڑا آگے ہوا اور سونی کے قریب آکر اس کی طرف کا دروازہ کھولنے لگا جس سے یک دم وہ اس کے سینے سے ٹکرائی مگر اس ہی لمحے اشق اسے حسرت بھری نگاہوں سے دیکھے لگا مگر وہ شرمندہ سی ہوئی

"...سوری وہ"

"...اٹس او کے ہوتا ہے"

اشق نے دروازہ کھولا مگر وہ اب تک اس کے قریب تھا جب سونی نے
نظریں بالکل جھکا لیں تو وہ بھی جلدی سے پیچھے ہٹا

"آپکا بہت بہت شکریہ جیجو"

سونی گاڑی سے اتر چکی تھی

"Ahmmmm not jiju, you can call me
ashq only ashq..."

ایک تو اس کی پرسنیلٹی اوپر سے اس کا لہجہ ایسا تھا کہ کوئی بھی آسانی
سے اس کے سحر میں جکڑ سا جائے سونی نے مسکراتے ہوئے ہاتھ ہلا

کھڑا اس کے سحر میں ڈوبا ہوا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

جب وہ کمرے سے باہر آئی تو شہرام کو پیچھے والے لان میں پشپس کرتے دیکھا وہ سیڑھیاں اترتی ہوئی لان کی طرف گئی جہاں وہ پسینے میں شرابور وجود کے ساتھ نجانے کن سوچوں میں گم پشپس میں مصروف تھا جبکہ عریشہ اس کے قریب رکھے ٹیبل چیئرز کے پاس کرسی پر جا بیٹھی مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی نظر اٹھا کر اپنی بیوٹی کوئین کو دیکھا ہو

"تمہیں کیا ضرورت ہے پشپس کی؟؟ اتنی فٹ تو ہے بوڈی تمہاری"

کردی

ویسے کل رات کہاں تھے تم؟؟ پورے گھر میں تلاش کیا تمہیں مگر "
"کہیں بھی نظر نہیں آئے

عریشہ نے پھر سے پوچھا مگر وہ اپنے کام میں مصروف رہا
"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے"

عریشہ نے سخت لہجے سے کہا مگر کوئی فائدہ نہ ہوا عریشہ غصے سے اٹھ کر
اس کے قریب گئی اور جھنجھلاتے ہوئے مخاطب ہوئی

"شہرام... میں تم سے بات کر رہی ہوں"

اس کے کہنے کی دیر تھی جب شہرام نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا

اس کے دیکھنے کی دیر تھی عریشہ یک دم چونکی کیونکہ شہرام کے

چہرے کے تاثرات بہت سخت تھے اور بھوری آنکھیں تو مانو جیسے آج

اس کی ان بھوری آنکھوں سے آج

وہ ایک نظر اسے دیکھ کر وہاں سے اٹھا اور کرسی پر جا بیٹھا ٹیبل پر رکھا
ٹاول اٹھا کر اپنی گردن پر آئے پسینے صاف کرنے لگا عریضہ بھی اس
کے برابر آ بیٹھی اب وہ اپنے جسم پر آئے پسینے صاف کر رہا تھا جسم پر
شرٹ نہ ہونے کی وجہ سے اس کا مضبوط جسم چوڑا سینا صاف واضح
ہو رہا تھا

"شہرام تم میرے سوالوں کے جواب کیوں نہیں دے رہے؟؟؟"

میں تمہارے باپ کا نوکر نہیں جو ہمارے ہر سوال کا جواب دیتا"

"پھروں گا"

لہجے پر بہت غصہ آیا آخر وہ کس طرح اس سے مخاطب ہوا تھا وہ خود بھی اس کے پیچھے بھاگی، وہ سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چلی گئی

"شہرام یہ کس طرح بات کر رہے ہو مجھ سے؟؟"

"میں ایسے ہی بات کرتا ہوں"

شہرام اپنے وارڈروب سے کپڑے نکالتے ہوئے بنادیکھے اسے جواب دینے لگا جبکہ عریشہ کو اس کے ایسے لہجے کی بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی

"شہرام بتاؤ نہ کل کہاں تھے تم؟؟"

وہ جیسے ہی مڑا عریشہ نے اس کا راستہ روکا

"سامنے سے ہٹو مجھے فریش ہونا ہے"

عریشہ بھی عریشہ ہی تھی
"میں نے کہا ہٹو سامنے سے"
"نہیں"

شہرام نے سخت لہجے میں کہا مگر وہ بھی ڈھیڈوں کی طرح اس کے
سامنے ہی کھڑی رہی
"تمہارا پر اہلم کیا ہے؟؟"

اس کے ماتھے پر پڑے بل وہ دیکھ چکی تھی مگر خود ٹس سے مس نہ
ہوئی
"...تم"

"کیا مطلب؟؟"
مطلب یہ کہ تم جب تک میری بات کا جواب نہیں دو گے میں
"یہاں سے نہیں جاؤں گی"

"کس بات کا جواب؟؟؟"

"کل رات کہاں تھے؟؟؟"

"میں کہیں بھی ہوؤں تمہیں اس سے مطلب؟؟؟"

وہ بے فکری والے انداز سے کہتا ہوا اسے پیچھے دھکیل کر خود ڈریسنگ
ٹیبل کے سامنے کھڑا ہو گیا

"کیا مطلب تمہارا؟؟؟ تم کہنا چاہتے ہو میں پوچھوں بھی نہیں؟؟؟"

"بلکل صحیح سمجھیں تم"

شہرام کیا مسئلہ کیا ہے تمہارا؟؟؟ کیوں کر رہے ہو ایسا بیہو و میرے
ساتھ؟؟؟

اس بار اس کا منہ رونے جیسا ہو گیا تھا کیونکہ سامنے کھڑا شخص تو بلکل
انجان رویے سے پیش آ رہا تھا

وہ ایک بار پھر سے اس کے بارے میں ایسا کہتا ہوا خود باتھ چلا گیا جبکہ
عریشہ وہیں پر بیٹھی یہ سوچ رہی تھی کہ آخر اس نے ایسا کر کیا دیا جو وہ
اس کے ساتھ ایسے پیش آ رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"اماں جان میں نے فیصلہ کر لیا"

اشفاق نے بڑی ہمت جمع کر کے یہ بات کہی تھی

"کیسا فیصلہ بیٹے؟؟؟"

"اماں جان میں... میں شازیہ سے نہیں بلکہ... سونیا سے شادی کروں"

"گا"

الفاظوں کو سن کر اماں جان اسے بے یقینی کی کیفیت میں گھور رہی تھیں

"اماں جان ایسے کیوں دیکھ رہی ہیں؟؟ میں نے کچھ غلط کہا کیا؟؟"

اشق بیٹا تمہیں ہوتا کیا جا رہا ہے؟؟ یہ کس قدر بھکی باتیں کر رہے ہو"

تم؟؟ ابھی کچھ دن بعد تمہاری شادی ہے اور تم کہہ رہے ہو تمہیں

"...شازیہ سے نہیں بلکہ سونیا سے شادی کرنی ہے

"اماں جان میں نے جو کچھ کہا ہے سوچ سمجھ کر کہا ہے"

اشق کا لہجہ اس بار بالکل پر سکون سا تھا جیسے اس کے لئے یہ اتنی سی

بات ہو

مگر پہلے تو تم نے خود شازیہ کو اس شادی میں پسند کیا تھا کیا میرے

"بیٹے کی پسند اتنی جلدی بدل جاتی ہے؟؟"

"پتا چلا کہ شازیہ میرے ٹائپ کی بلکل بھی نہیں

انہیں یہ تو پتا ہی تھا کہ ان کے بیٹے کی توقعات بہت بڑی تھیں مگر یہ
نہیں پتا تھا کہ وہ ایسا بھی سوچ سکتا ہے

اشق بیٹا پاگل مت بنو مت کرو ایسی باتیں تمہاری شادی ہونے والی"
"ہے اور تم کہہ رہے ہو کہ وہ تمہارے ٹائپ کی نہیں؟؟؟

پلیزز زاماں جان میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا مجھے شازیہ سے نہیں بلکہ"
سو نیا سے شادی کرنی ہے وہ میرے جیسی ہی ہے اوپن مائنڈ،

اسٹائلش، ایجوکیٹڈ اور ایک اچھی شخصیت کی مالک میں نے پہلے بہت
جلد بازی میں فیصلہ کیا تھا مگر اب سوچ سمجھ کر کہہ رہا ہوں آپ کل
"ہی جائیں اور ان سے سو نیا کا ہاتھ مانگ لیں

اشق کے کہنے کی دیر تھی جب اماں جان غصے سے وہاں سے اٹھیں

باتیں کیسے کر سکتے ہو تم اشق؟؟ تمہیں کیا لگتا ہے تم ایک ہی گھر کی
ایک بیٹی کو ٹھکرا کر دوسری کا ہاتھ مانگنے جاؤ گے اور وہ خوشی خوشی یہ
" بات مان لیں گے؟؟ اور میں ایسا کچھ نہیں کہوں گی ان سے

اماں جان پلیز بات کو سمجھنے کی کوشش کریں، آپ بات تو کریں ان "
سے وہ انکار نہیں کریں گے کیا کمی ہے مجھ میں؟؟ دولت شہرت سب
کچھ ہے میرے پاس، اگر پھر بھی انہوں نے انکار کیا تو میں خود ہینڈل
" کر لوں گا انہیں

وہ نجانے کس طرح کی سوچ کا مالک تھا اماں جان کو اب اپنے مرحوم
شوہر پر بہت افسوس ہو رہا تھا کیونکہ ان کا بیٹا آج جس طرح کی سوچ کا
مالک تھا جس طرح کا رویہ رکھتا تھا وہ صرف ان کے لاڈ پیار اور ہر بات
پر چھوٹ دینے کی وجہ سے ہوا تھا

بات سنو میری ایشق اپنی بوڑھی ماں پر رحم کرو کچھ ایسا ویسا نہ کرنا وہ "
لوگ بہت سیدھے سادے ہیں، تمہیں اب شازیہ سے ہی شادی کرنی
"ہوگی بھول جاؤ سو نیا کو

یہ ناممکن ہے اماں جان میں مر کر بھی سونی کو نہیں بھول سکتا اور "
"!!! اگر وہ مجھے نہ ملی تو اس کا حساب میں سب سے لوں گا
اپنی بات مکمل کر کے وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا اپنے کمرے میں
چلا گیا جبکہ اماں جان جو پہلے ہی بہت سی بیماریوں کا شکار تھیں اب
مزید ٹینشن سے ان کا پی پی آئی ہونے لگا تھا
" یا اللہ پاک رحم فرما، اس لڑکے کو عقل دے کچھ برا نہ ہونے دینا "

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اس کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار تھا وہ پر سکون انداز میں چلتا ہوا اپنے
پر سنل روم میں آیا جہاں سب لوگ اس کے منتظر تھے وہ اب اپنی
مخصوص نشست پر بیٹھ چکا تھا

"کیا خبر ہے؟؟"

"... بیسٹ میں نے انہیں تمام ڈیوائس دے دی ہیں"

روحیل نے مختصر سا جواب دیا

"گڈ... اور گل خان؟؟"

"... وہ ٹارچر روم میں موجود ہے اگر تم کہو تو"

"... نہیں رہنے دو"

اس بار باسم نے کہا تھا جبکہ باقی سب بیسٹ کی طرف متوجہ تھے

"اریسٹ کب کرنا ہے؟؟"

"ہی نکل جائیں

"...ماہی کی جان کو خطرہ ہو سکتا ہے آر جے تمہیں وہاں جانا چاہئے"

بیسٹ کی بات پر آر جے نے ثبات میں سر ہلایا

"یعنی پر سوتک وہ پاکستان آچکا ہوگا"

"صرف ڈون نہیں اس کا ایس کے بھی"

باسم کی بات پر نوفل نے فٹ سے کہا جبکہ آر جے کچھ سوچ رہا تھا جو

کے بیسٹ بخوبی سمجھ چکا تھا

گڈ، مہر اینڈ باسم دونوں ایک بار پھر ایک خاص ایسڈ تیار کرو گل خان"

کی موت اتنی آسان تو نہیں ہو سکتی اس کے لئے ہمیں کافی محنت کرنی

"...پڑے گی

اور نوافل بیسٹ کو خالی نظروں سے دیکھ رہے تھے

"ڈونٹ وری تمہیں تم دونوں کے مطلب کا ہی کام ملے گا"
بیسٹ کی بات سن کر وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

آج رات گل خان ہمارا مہمان ہے، اس کی ذرا اچھی طرح سے خاطر"
داری کرو تمہاری میزبانی میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے... اسے بھی تو
پتا چلے جس گینگ کو وہ پاور سمجھتا تھا ہم اس سے بھی چار ہاتھ آگے ہیں
"اب ہم انہیں بتائیں گے کہ رینکل مافیا کا پاور ہمارے پاس ہے

"اوکے بیسٹ"

بیسٹ کالہجہ ہمیشہ کی طرح آج بھی سخت تھا جبکہ چہرے کے تاثرات کافی بدلے بدلے لگ رہے تھے جیسے وہ کسی اور سوچو میں ہے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"شہری صاحب آپکا کھانا لگاؤں؟؟"

شہرام ابھی ابھی گھر کے اندر آیا ہی تھا کہ ملازم آکھڑا ہوا

"نہیں... اس نے کھانا کھایا؟؟"

نہیں شہری بابو جب سے آپ گئے ہیں وہ کمرے سے باہر ہی نہیں

"آئیں اور نہ ہی انہوں نے صبح سے کچھ کھایا ہے

عریشہ کے کمرے کی طرف چلا گیا کل واپسی آنے کے بعد بھی عریشہ
نے ناشتے سے لے کر رات کا کھانا تک اکیلے کھایا تھا مگر شہرام گھر پر
ہی نہیں تھا اور آج تو وہ صبح سے بھوکے تھے شہرام کو اب احساس ہونے
لگا تھا

جب اس نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آیا تو وہ سوچکی تھی وہ اس
کے بالکل قریب آکر بیٹھ گیا وہ سوتے ہوئے بھی کتنی معصوم سی لگ
رہی تھی شہرام نے جھک کر اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھے جس سے
اس کے چہرے پر بیداری کے تاثرات آنے لگے

کیوں... آخر کیوں اتنی حسین ہو تم آخر کیوں تم میں جان بستی ہے "
"میری؟؟ میری جان آخر کس طرح تم سے دور رہ پاؤں گا میں؟؟"

سانس محسوس کر رہا تھا

کبھی دیکھو خود کو اس نظر سے کبھی محسوس کرو میرے سینے میں "
چھپے اس دل کو جو ہمیشہ تمہارے لئے ہی دھڑکتا ہے، میں ہار ٹلیز کہلاتا
ہوں مگر ہوں نہیں... لیکن اگر تم مجھ سے دور چلی گئیں تو تمہاری قسم
"... اس دل کو نکال پھینکوں گا میں

شہرام کے جذبات اس کے الفاظوں سے صاف واضح ہو رہے تھے
اس کے الفاظ اس کے جنون کا منہ بولتا ثبوت تھے

شہرام اس کے برابر ہو کر بیٹھا تب ہی اس کی قربت کو محسوس کرتی
ہوئی وہ اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی یہ لمحہ شہرام کے لیے بہت

بیسٹ کے قریب ہو چکی تھی

شہرام اس کی اس اد پر اتنا فدا ہوا کہ اپنے لبوں کو اس کے لبوں کے
قریب کر کے قید کر گیا جس پر ناچاہتے ہوئے بھی وہ اس کی نیند میں
خلل پیدا کر چکا تھا عریشہ ایک جانا پہچانا لمس محسوس کرتے ہوئے
نیند سے بیدار ہوئی مگر جب خود کو اس کے سینے سے لگا پایا تو دور نہ ہو
سکی

عریشہ جاگ چکی تھی اس بات کا احساس شہرام کو دوسری طرف سے
محسوس ہونے والی شدتوں سے ہو چکا تھا دونوں طرف دھڑکنیں بے
ترتیب ہو چکی تھی دونوں کے جزبات بے قابو ہو چکے تھے وہ دونوں

انگلیوں کی گرفت مضبوط ہو رہی تھی

جب شہرام نے محسوس کیا کہ اس کی سانس رکنے لگی ہے تو وہ اس کے
لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اسے دیکھنے لگا جس پر وہ اس ہی کی باہوں
سے لگی اپنی سانسیں بحال کرنے لگی تھی

اس نے ایک نظر شہرام کو دیکھا دسمبر کی اس سرد شام میں وہ ایک
سکون بھرا احساس تھا صرف احساس نہیں بلکہ ایک نشہ تھا جو بھی تھا
جیسا بھی تھا مگر وہ اسے اپنا لگ رہا تھا جیسے اسے اس ہی کی تو تلاش تھی

وہ اسے دور ہوتا دیکھ کر مزید اس کے قریب ہونے لگی اس بار اس نے
خود اپنے ہوش و حواس میں اپنے لب اس کے لبوں پر رکھے تھے اس

شدتوں کو اس پر برسا رہی تھی جبکہ وہ اس کے سحر میں ڈوبا ہوا اس کی
سانسیں پی رہا تھا

میں نہیں کرتی تم سے پیار... تم ایک ظالم انسان ہو ایک روبرو ہو "
تم جس کے کوئی جذبات نہیں... گھٹن محسوس ہوتی ہے مجھے تم سے
"... تمہاری محبت سے تمہاری قربت سے ہمارے اس لمس سے
اس کے کانوں میں عریشہ کے الفاظ گونجنے لگے اس پر ایک عجیب سی
کیفیت طاری ہونے لگی سرد موسم میں بھی اس کا وجود پسینے سے
شرابور ہونے لگا اس نے ایک جھٹکے سے عریشہ کو خود سے دور کیا جس
پر وہ بوکھلا سی گئی

"... دور رہو مجھ جیسے ظالم انسان سے "

"...میں نے کہا نا دور رہو"

وہ وہاں سے اٹھ چکا تھا عریشہ اس کے اس بدلے روپے کو بلکل بھی
سمجھ نہیں پارہی تھی

"شہرام ہو کیا گیا ہے تمہیں؟؟"

گھٹن ہوتی ہے نہ تمہیں مجھ سے میری باہوں میں میری محبت سے "
"قربت سے؟؟"

وہ اس کے قریب آیا اور اسے بازوؤں سے جکڑنے لگا جس پر عریشہ کو
درد محسوس ہونے لگا وہ عجیب ہی نظروں سے اسے گھور رہا تھا سمجھ
نہیں آرہا تھا کہ وہ درد میں ہے یا بھی غصے میں

"...شہرام مجھے درد ہو رہا ہے"

عریشہ نے نرم سے لہجے میں کہا

"کے لیے مجھ سے میری محبت کی قید سے آزادی مل جائے گی
وہ گھمبیر لہجے میں کہنے لگا

"اور ہاں اپنی رہائی کو میری ہار نہیں بلکہ اپنی خوش قسمتی سمجھنا"
وہ کہتا ہوا مزید کچھ کرے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اب عجیب سی
کیفیت میں مبتلا ہو گئی تھی اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے عریشہ
محسوس کر رہی تھی مگر کہہ نہیں پار ہی تھی

"...اوف کہاں گیا ہے وہ؟؟ ڈھونڈ کر لاؤ اسے"

ڈون غصے سے پاگل ہو رہا تھا کیونکہ اسے اس وقت ایس کے کی
ضرورت تھی مگر ایس کے جو کے اپنے آدمیوں کے ساتھ کہیں
غائب ہو چکا تھا

"نہیں ہے

آہ... دفع ہو جاؤ یہاں سے اور تیاری کرو ہم دوسرے ملک جا رہے"

"ہیں آج ہی

ڈون کی بات پر وہ منہ میں کچھ بک بک کرتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ

ڈون کو ایس کے پر غصہ آرہا تھا

یہ تم نے اچھا نہیں کیا شفقت... اپنی بیٹی کو بچانے کے لیے تو تم"

میرے پیروں تلے بیٹھ گئے تھے... اور اب جب ہم پر مشکل آئی تو دم

"...دبا کر بھاگ گئے

ڈون کی گرفت ہاتھ میں پکڑے گلاس پر مضبوط ہو رہی تھی آنکھیں

غصے سے لال تھیں

وہ لوگ کبھی بھی یہاں آسکتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو میرا مقصد... میرا
"مقصد ادھر رہ جائے گا"

ڈون بہت ڈرا ہوا تھا وہ اپنے مقصد کو اپنی دولت کو اپنے آنے والے
کل کو تباہ ہونے سے بچانا چاہ رہا تھا
مگر وہ اس بات سے انجان تھا کہ بہت جلد اس پر زوال آنے والا ہے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...ہا ہا ہا بس کر دے یار کیا مذاق کر رہا ہے تو"

اشق پہلے ہی غصے میں تھا اور اب اسے فون پر دوسری طرف سے سنائی
گئی آواز پر غصہ آ رہا تھا وہ شخص مسلسل ہنسا جا رہا تھا

"...میرا مذاق بنائے

یارا شق اب تو نے بات ہی کچھ ایسی بتائی ہے پہلی بات تو یہ کہ مجھے "یقین نہیں آ رہا تیری شادی ہونے والی ہے اور دوسری بات یہ کہ تجھے کوئی اور پسند ہے... خیر جو بھی ہو اب چل شاہباش مجھے شادی کی تاریخ بتا میں ویسے بھی واپس جرمنی نہیں جانے والا مجھے کچھ ٹائم پاکستان... میں ہی رہنا ہے"

شفیع کے منہ سے شادی کی تاریخ کا سن کر اشق کا دل کیا اس کا منہ ہی توڑ ڈالے مگر مجبور تھا وہ سامنے نہیں تھا
شادی جو چھوڑ تجھے اماں جان ویسے بھی یاد کر رہی تھیں آ جا یہی "پر..."

اشق نے موضوع بدلتے ہوئے کہا

کچھ دنوں وہی پروقت گزاروں گا ویسے بھی مجھے واپسی کی جلدی نہیں
ہے"

اچھا حیرت ہے ورنہ تو تیرا پاکستان میں دل ہی کہاں لگتا ہے تجھے تو"
"...جرمنی سے محبت ہے

اشق کی بات پر شفیع نے قہقہہ لگایا
ارے میری جان ملک شہر جگہ یا چیز سے محبت کرنے سے کیا ہوتا"
"ہے ضرورت پھر بھی ایک شخص کی رہتی ہی ہے
اوہ واہ بھئی کیا بات ہے مطلب شفیع صاحب کو اب تنہائی کھٹکنے لگی"
...ہے"

گھوم لیا پھر لیادل بھر گیا اب بس مجھے بھی کسی ایسے ساتھی کی تلاش
"ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ رہے"

آ جا پھر یہاں دونوں مل کر ڈھونڈتے ہیں کوئی اچھی سی لڑکی کرتے "
"ہیں تیری تنہائی کا علاج

شفیع کی بات پر اشق نے اسے کہا تو وہ ہنسنے لگا مزید ان میں بزنس کو لے
کر باتیں ہوئیں ابھی وہ لوگ ایک خاص ٹائپ پر بات کرنے ہی لگے
تھے کہ ملازم بھاگتا ہوا کمرے میں آیا

"...اشفاق صاحب وہ...اماں جان"

"کیا ہوا؟؟ کیا ہوا اماں جان کو؟؟"

"وہ بے ہوش ہو گئی ہیں"

وہ بیڈ پر بے ہوشی کی حالت میں پڑی ہوئی تھیں اشفاق بھاگتے ہوئے
ان کے قریب آیا

"...اماں جان آنکھیں کھولیں پلیر"

اماں جان کی یہ حالت دیکھ کر اس کا وجود پسینے میں شرابور ہو چکا تھا
جبکہ ہاتھ کپکپاہٹ کا شکار ہو چکے تھے
"...ڈاکٹر کو کال کرو جلدی"

اس نے ملازم کو چلاتے ہوئے کہا جس پر وہ بھاگ کر ڈاکٹر کو فون
کرنے چلا گیا

کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر وہاں آیا اور معائنہ کرنے لگا
"ان کو کسی بات کی ٹینشن ہے؟؟ کسی بات کا اسٹریس لیا ہے؟؟"

ڈاکٹر کی بات پر اشفاق نے دھیمے لہجے میں کہا

بی پی ہائی ہونے کی وجہ سے ہی ان کی یہ حالت ہوئی ہے اور بی پی ہائی "
ایسی ہی تھوڑی ہوتا ہے انہوں نے کسی بات کی ٹینشن لی ہے ان کی یہ
"عمر نہیں کے یہ فکر کریں انہیں سکون کی ضرورت ہے

ڈاکٹر نے کچھ میڈیسن لکھیں اور اسے سمجھا کر چلا گیا جبکہ اماں جان
دوسری طرف رخ کرے اس سے خفہ ہونے کا اظہار کر رہی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

روحیل ہم نکل چکے ہیں ممکن ہے کل صبح تک پہنچ جائیں تم ماہی کا "
"خیال رکھنا

مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے سکیورٹی تو گھر کے باہر ہے ہی مگر جو تحفظ "
ماہی کو تم سے ملے گا وہ کسی سے بھی نہیں رو حیل خیال رکھنا اللہ
"حافظ

رضوان نے بات مکمل کر کے کال کاٹ دی جبکہ رو حیل جو اس وقت
اپارٹمنٹ کے اوپر والے حصے پر موجود تھا وہ کھڑکی سے باہر آسمان پر
چھائے ہوئے کالے بادلوں کو دیکھ رہا تھا

"بارش کا اندیشہ ہے... مجھے ماہی کے پاس جانا چاہیے "
رو حیل کو ماہی کی فکر ہونے لگی کیونکہ رات بہت ہو چکی تھی ملازم
اپنے سرونٹ کو اڑ میں جا چکے ہوں گے وہ اس وقت گھر میں اکیلی
تھی

کرماہی کے گھر کی طرف چلا گیا

"...پتا نہیں کب تک واپس آئیں گے ڈیڈ"

ماہی کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ رضوان یوں اچانک سے کسی دوسرے
ملک کیوں چلے گئے تھے

"میں گھر میں اکیلی کیسے رہوں گی مجھے تو ڈر لگے گا"

وہ خود ہی خود کہی جا رہی تھی کیونکہ بارش کا اندیشہ تھا اور اس وقت
رات کے بارہ بج رہے تھے تب ہی اسے بادلوں کی گرج سنائی دی
جس سے وہ سہم سی گئی

"...روحیل"

وہ ابھی بیڈ کے کنار پر پڑے موبائل کی طرف بڑھنے لگی تب ہی
لائٹ چلی گئی اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا

"اوففف یہ شاکر بابا کدھر ہیں...جنریٹر ہی چلا دیتے"

وہ بک بک کرتی ہوئی بھاگ کر موبائل کی طرف آئی اور ٹارچ جلا کر
باہر کو جانے لگی مگر تب ہی کسی نے اسے واپس اندر دھکیلا

"...کک کون"

وہ ڈر سی گئی مگر تب ہی دوسری طرف سے رو حیل کی آواز آئی

"...ماہی میری جان"

"...رو حیل آپ آگئے"

رو حیل کی آواز سننے کی دیر تھی جب وہ اس کے سینے سے جا لگی تب ہی

لائٹ بھی آگئی رو حیل اسے اپنی باہوں میں اٹھائے کمرے کے اندر

آگیا اور کمرہ لاک کر دیا

"...ماہی"

ماہی کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر روحیل اسے ڈری ہوئی نظروں سے دیکھنے لگا کیا واقعی وہ ڈر گیا تھا؟؟

ماہی پلیزز ز نیکسٹ ٹائم آپ مجھ سے اس طرح کی کوئی بات نہیں " کرو گی آپ کو کبھی بھی کچھ نہیں ہو گا میں ہوں نہ آپ کے ساتھ ". آپکے پاس

روحیل نے ماہی کو بیڈ پر لٹایا اور خود اس کے برابر آلیٹا جبکہ ماہی اس کے قریب آتے ہی پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی

"سوری روحیل اب نہیں کہوں گی"

ماہی کی بات پر روحیل نے اس کے ماتھے پر بوسہ دیا

"جی ہاں کھالیا اور میڈیسن بھی کھالی آپ نے کھایا؟؟؟"

"...میں نے بھی کھالیا"

"...روحیل ایک بات کہوں"

".کہو میری جان"

روحیل مجھ سے اب اور دور نہیں رہا جاتا آپ کچھ بھی کر کے بابا سے"

بات کریں اگر انہیں کسی اور طرح سے پتا چل گیا کہ آپ یہاں آتے

"ہیں تو وہ...روحیل پلیز زبہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا"

ماہی کا ڈراس کی زبان پر آج آہی چکا تھا اس کی بات سن کر روحیل اس

کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا جس سے اسے سکون محسوس ہو رہا

تھا

"...گا

روحیل کی بات پر ماہی نے ایک نظر اٹھا کر اسے دیکھا

"...سچی"

اس کا لہجہ بہت اداس سا تھا

"...مچی میری جان"

اور اگر بابا نہ مانے؟؟ اگر انہوں نے آپ کو مجھ سے دور کر دیا"

"تو؟؟؟"

ماہی میری جان اپنے ہی پر اتنا تو بھروسہ ہے نہ آپ کو کہ وہ اس سے "
کبھی بھی دور نہیں ہو گا آپ کو کبھی چھوڑ کر نہیں جائے گا... پھر آخر
کیوں سوچتی ہو یہ سب ریلیکس رہو آپ کے بابا تو کیا کوئی اور بھی
"...چاہے تو بھی ہمیں الگ نہیں کر سکتا

سینے میں چھپ سی گئی

"میری جان کو سردی لگ رہی ہے؟؟"

".بہت"

بارش کی وجہ سے ٹھنڈ بہت بڑھ گئی تھی جس پر ماہی کو سردی محسوس
ہو رہی تھی روحیل نے بلینکٹ سے اسے کوور کیا اور خود بھی اس کے
ساتھ لیٹ گیا

"اب تو نہیں لگ رہی؟؟"

"...نہیں روحیل"

ماہی کچھ دیر یوں ہی لیٹی رہی تب ہی روحیل نے اس کی طرف کروٹ
لی

"...مجھے تو بہت تیز سردی لگ رہی ہے"

ویسے سردی کو کم کرنے کے لیے کوی اور طریقہ بھی اپنایا جاسکتا تھا"
لیکن خیر اگر میری پیاری سی وائف واقعی آج اپنے ہاتھ کی کافی پلانے
"کے موڈ میں ہیں تو وائے نوٹ میری جان

ماہی کی بات پر روحیل نے اپنی بات مکمل کر کے اسمائل پاس کی جسے
دیکھ کر ماہی بھی مسکراتے ہوئے اٹھی اور کچن میں چلی گئی جبکہ روحیل
بھی اس کے پیچھے پیچھے چلا گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"شہری صاحب کھانا؟؟؟"

"میں نے ایک بار کھانا نہیں کھانا مجھے...!!! اب جاؤ یہاں سے"

مصرف تھا اب کمرے میں آئے ملازم پر بھڑک پڑا

"...ججی"

"رکو"

ملازم شہرام کا غصہ دیکھ کر اپنی جان بچانے کے لیے وہاں سے جانے

لگا مگر تب ہی شہرام کی آواز پر رکا

"...جججی صاحب"

کھانا نکالو اور اسے جا کے کہو پانچ منٹ کے اندر اندر ڈائننگ ہال میں"

"پہنچے"

وہ اپنی ات مکمل کرتا ہوا خود ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا جبکہ ملازم

جلدی سے وہاں سے چلا گیا

میں سوچ رہی تھی آخر کوئی اتنا کیسے بدل سکتا تھا وہ بھی یوں اچانک
یہ سب میری وجہ سے ہو رہا ہے مجھے اس کے ساتھ اس لہجے میں "
پیش نہیں آنا چاہیے تھا... اب جب تک میں یہاں ہوں وہ میرے
"ساتھ ایسا ہی سلوک کرے گا

عریشہ کو نجانے کیوں رہ رہ کر شہرام کا خیال آ رہا تھا اس نے جو کچھ کیا
اسے اپنے کئے پر پچھتاوا ہو رہا تھا
آخر وہ اتنا بھی برا نہیں جتنا میں اسے سمجھ رہی تھی، وہ تو مجھ سے "
"صرف... صرف پیار مانگتا تھا

ابھی وہ ان ہی سوچوں میں گم تھی جب دروازے پر دستک ہوئی جس
سے وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی

وہ بیگم صاحبہ وہ شہری صاحب نے آپ کو ڈانٹنگ ہال میں بلایا ہے "
"وہ بھی صرف پانچ منٹ کے اندر

ملازم کی بات پر وہ بہت حیران ہوئی کیونکہ اس وقت ساڑھے بارہ کا
ٹائم ہو رہا تھا

"اس وقت؟؟ ٹھیک ہے آپ جائیں میں آتی ہوں "
"...جی ٹھیک ہے "

ملازم اپنی بات کہتا ہوا بڑے ادب سے وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ
اب فیس واش کرنے کے لئے چلی گئی

وہ عجیب ہی طرح کے تیور لئے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھا اس کا منتظر
تھا اس کے دیئے ہوئے وقت کے حساب سے عریشہ کو کافی دیر ہو چکی

کو ٹیبل پر گاڑے دونوں ہاتھوں کی مٹھیوں کو لبوں سے لگائے بیٹھا تھا

وہ چلتی ہوئی اس کے برابر آ بیٹھی مگر اب وہ اسے بنا دیکھے اپنا کھانا شروع کر چکا تھا عریشہ نے پورے ڈائننگ ٹیبل کا جائزہ لیا ڈشز تو وہیں تھیں مگر تھوڑی مختلف لگ رہی تھیں عریشہ نے بریانی کی ڈش سامنے رکھی اور پلیٹ میں تھوڑی سی بریانی نکالی اب وہ اس بریانی کو ٹیسٹ کرنے لگی مگر وہ بالکل نارمل تھی یعنی شہرام نے اس بار اپنی مرضی کرنے کے بجائے اس کے حساب سے کھانا بنوایا تھا

شہرام یہ چاول تو بالکل پھیکے ہیں... تم تو بہت اسپاؤسی کھاتے ہو"

"نہ؟؟؟"

کہے کھانا کھانے میں مصروف تھا یعنی وہ اب بھی اس سے بات کرنے کے موڈ میں نہیں تھا عریشہ اب مزید کچھ کہے بنا کھانا کھانے لگا گئی

بھی اس کی پلیٹ کے آدھے چاول بھی ختم نہیں ہوئے تھے جب ملازم نے اس کے سامنے دو تین طرح کے میٹھے کی ڈشز رکھ دیں جنہیں دیکھ کر وہ بہت حیران ہوئی

تم نے کب سے میٹھا کھانا شروع کر دیا؟؟ تمہیں تو اسپائسی پسند تھا"

عریشہ نے ایک بار پھر سے کہا جس پر وہ اپنا کھانا مکمل کر کے وہاں سے اٹھ کر جانے لگا عریشہ کو اس کا یوں اسے اگنور کرنا بالکل پسند نہیں آیا

کھڑی ہو گئی

"شہرام کہاں جا رہے ہو؟؟"

"میں نے کھالیا ہے یہ سب تمہارے لئے بنایا گیا ہے تم کھاؤ"

شہرام اپنی بات مکمل کرتا ہوا اس کا ہاتھ چھڑا کروہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ کو اس کا اس طرح سے جانا بلکل بھی ٹھیک نہیں لگا وہ خود بھی کوئی سویٹ ڈش ٹیسٹ کئے بنا وہاں سے اپنے کمرے میں چلی گئی آخر اس نے ایسا بھی کیا کر دیا تھا جو شہرام اسے اس طرح سے اگنور کیا جا رہا تھا ان سب سے اب اسے اپنی انسلٹ محسوس ہو رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اتنا کہنا ہے کہ جلد از جلد ان دونوں کا نکاح کر دیا جائے میری طبیعت
"کا کچھ پتا نہیں کب خراب ہو جائے"

اماں جان نے طبیعت خراب ہونے کے دوسرے دن ہی فون کر کے
شازیہ کے ابو سے بات کرنے کا فیصلہ کیا تھا کیونکہ وہ اب مزید ان
دونوں کے نکاح میں تاخیر نہیں چاہتی تھیں

"... بہن جی اب صرف ایک ہفتہ ہی تو رہ گیا ان دونوں کی شادی میں"
جی میں جانتی ہوں مگر میں پھر بھی چاہتی ہوں کہ ان دونوں کا خیر"
"سے جمعے والے دن نکاح کر دیا جائے... باقی رسمیں تو ہوتی رہیں گی
چلیں جیسا آپ کو ٹھیک لگے ویسے بھی اب شازیہ آپ ہی کی امانت"
"ہے اگر ایسا ہے تو ایسا ہی صحیح

"جی ٹھیک ہے پھر ہم دو دن بعد ہی ان دونوں کا نکاح رکھیں گے"

اماں جان اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر چکی تھیں جبکہ ان کے
کمرے سے باہر کھڑا شفاق ان کی ساری باتیں سن چکا تھا وہ غصے سے
دروازہ کھولتا ہوا اندر آیا

اماں جان !!! یہ کیا کر دیا آپ نے؟؟ آپ کو میں نے کہا بھی تھا کہ "
...میں شازیہ سے نہیں بلکہ سونیا سے شادی کرنا چاہتا ہوں

بس کر دو اشق بہت ہوا !!! پہلے ہی میں تمہاری ہر خواہش ہر شوق "
پورے کر کے ہر بات مان کر بہت پریشانی، دکھ اور بے عزتی
برداشت کر چکی تھیں اب مزید اپنی بوڑھی ماں کو کسی امتحان میں نہ
ڈالو میں نے بھائی صاحب سے بات کر لی ہے ہم دو دن بعد وہاں
...!!! جارہے ہیں تمہارا اور شازیہ کا نکاح کرنے

ہٹا دے یا پھر خود کہیں جا کر مر جائے مگر اسے اپنی زندگی سے بے انتہا
محبت تھی وہ ایسا کبھی نہ کرتا وہ بڑے بڑے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے
چلا گیا

اب مجھے ہی کچھ کرنا پڑے گا... میں سونی کو نہیں کھو سکتا!!! سونیا"
"!!! نہیں تو کوئی بھی نہیں

اشق نے دل ہی دل میں ارادہ کر لیا تھا کہ وہ کچھ بھی کر کے خود سونی
سے بات کرے گا اور اسے اپنا حال دل بتائے گا

شام کے ساتھ بج رہے تھے جب سونی اپنے کمرے میں بیٹھی کتابیں
پڑھنے میں مصروف تھی تب ہی اسے کھڑکی سے کسی کی آوازیں آنے

آوازیں دے رہا تھا

"اففف یہ عاشقوں والی حرکت آخر کر کون رہا ہے؟؟"

سونی بیڈ پر پھیلائی ہوئی کتابوں کو سائڈ میں رکھتی ہوئی خود کھڑکی کی طرف بڑھی مگر جب کھڑکی کھول کر نیچے دیکھا تو جیسے دھنگ رہ گئی

"ججج جیجو؟؟ مگر یہ یہاں کیا کر رہے ہیں وہ بھی اس وقت؟؟"

اشق اپنے گاڑی کے پاس کھڑا مسلسل اسے اشارے کر رہا تھا جیسے کچھ کہنا چاہ رہا ہو کیونکہ وہ حویلی سے باہر تھا اور کمرے کی کھڑکی حویلی کے صحن سے اندر تھی اس لئے سونی کو اس کی آواز بالکل بھی ٹھیک سے

سنائی نہیں دے رہی تھی

نے اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا

اوقفف یہ بجو کدھر ہیں شاید جیجو بجو سے ملنے یا انہیں کوئی گفٹ " دینے آئے ہوں... یہ اچھا مذاق ہے بھئی اب ان دونوں کے کام مجھے "کرنے پڑے گے مطلب میں کیا کوئی ٹی سی ایس والی ہوں؟؟؟
سوئی منہ بناتی ہوئی کمرے کے باہر کا جائزہ لینے لگی مگر سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف تھے ہر طرف شادی کو لے کر ریل پیل ہو رہی تھی

"!!!... اوقفف اب کس طرح حویلی سے باہر جاؤں "
وہ واپس اپنے کمرے میں آکر کھڑکی کی طرف آئی جہاں اشق کھڑا اس ہی کا منتظر تھا

"...میں... نہیں آسکتی جیجو"

کوئی پلان سوچ رہا ہو

"فون ہے؟؟؟"

اشق نے کان پر موبائل کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا جس پر اس نے
اشارے سے ہاں میں جواب دیا

اشق کچھ سوچنے لگا اور پھر باہر ایک چھوٹا سا بچہ جو شاید اپنی ہی دھن
میں باقی بچوں کے ساتھ کھیل کود کر رہا تھا اشق نے اسے بلایا اور ایک
پرچی لکھ کر اسے سونی کی کھڑکی کی طرف اشارہ کیا تو وہ بچہ بات سمجھتا
ہوا فوراً سے بھاگ کر حویلی کے اندر آ گیا جبکہ سونی یہ منظر بڑی غور
سے دیکھ رہی تھی

وہ بچہ سیدھا اس کے کمرے میں آیا

وہ ان ہی بچوں میں سے تھا جو حویلی کے آس پاس رہتے تھے جنہیں
سونی ٹیوشن پڑھایا کرتی تھی

"او کے یہ لو اور اب آپ جاؤ"

اسے چو کلیٹ دے کر واپس بھیج کر سونی نے اس چٹ کو کھولا جس
میں موبائل نمبر لکھا ہوا تھا اور نیچے کال میں لکھا ہوا تھا

"... چلو جی اب مجھے انہیں کال بھی کرنی پڑے گی"

سونی نے اپنا موبائل نکالا اور نمبر ڈائیل کر کے کال ملانے لگی جس پر
اشق نے جھٹ سے کال ریسیدو کر لی

"... ہیلو سونی"

"... اسلام و علیکم جی جیجو"

"و علیکم السلام سونی مجھے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے"

"مہمانوں کے بیچ بیٹھی ہے آپ مجھے بتادیں کیا بات ہے

سونی لاہرواہ انداز میں کہنے لگی

"... نہیں مجھے تم سے تمہارے بارے میں بات کرنی ہے"

"میرے بارے میں؟؟؟"

سونیا اچانک سے حیران ہوئی

"... ہاں سونی مجھے یہ کہنا تھا کہ"

"... جیجو ایک منٹ"

ابھی اشق آگے کچھ کہتا جب سونی کو کسی نے آوازیں دیں جس پر وہ

اشق کو کہتی ہوئی خود باہر چلی گئی

کافی دیر بعد وہ واپس آئی

"... جی جیجو کہیں اب"

جیجو پلیرز میں آپ کو بعد میں کال کرتی ہوں آپ پلیرز ماسٹرنہ "
"...کنے گا

سو فی اپنی بات مکمل کر کے فون بند کر گئی جبکہ اشق دانت بیچتارہ گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہممم ویسے ماننا پڑے گا میری وائف بریک فاسٹ کے ساتھ ساتھ "
"... کافی بھی بہت اچھی بنالیتی ہے

روحیل نے کافی کا آخری سپ لیتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے
مسکراتے ہوئے نظریں جھکائیں روحیل کپ میز پر رکھتا ہوا اسے گود
میں اٹھائے سیڑھیاں عبور کرتا ہوا کمرے میں لے آیا

"بیوٹی؟؟؟"

روحیل کی بات پر ماہی اسے گھورنے لگی

"...آپ کو یو کے میں سردی نہیں لگی یہاں بڑی لگ رہی ہے"

ادھر بھی بہت لگ رہی تھی مگر مجبوری تھی نہ میری سلیپنگ بیوٹی"

"مجھ سے اتنی دور تھی میں کدھر جاتا؟؟؟"

"ہونہہ... یہ بتائیں آپ مجھے بار بار سلیپنگ بیوٹی کیوں کہتے ہیں؟؟؟"

ماہی نے آج پوچھ ہی لیا گیا جس پر روحیل اسے سینے سے لگائے ماتھا

چومتے لگا

کیونکہ جب بھی میں آپ سے ملنے یہاں آتا تھا آپ سو رہی ہوتی"

"...تھیں"

"اوہ اچھا؟؟؟"

"...جی ہاں میری جان"

ہو رہی تھی تو وہ خود بھی اس سے چپک کر لیٹ گئی

"...روحیل"

"...جی میری جان"

"...ایک بات بتائیں"

"...پوچھیں"

روحیل آپ مجھے کب سے جانتے ہیں؟؟ آپ کتنے سالوں سے مجھ

"سے ملنے آرہے تھے؟؟"

ماہی کے سوال پر روحیل نے ایک ٹھنڈی سانس لی

"...بچپن سے"

روحیل کا جواب سن کر ماہی اسے حیرت سے دیکھنے لگی

"کیا؟؟ روحیل آپ مذاق کر رہے ہیں؟؟"

"تو آپ مجھے بچپن سے جانتے تھے؟؟؟"

"...یس"

روحیل اس کے ہر سوال کا جواب آنکھیں بند کئے دے رہا تھا جبکہ ماہی
تو اس کے ہر جواب پر بہت حیران کن انداز میں اسے دیکھ رہی تھی
"تو میں بھی آپکو جانتی تھی؟؟؟"

"جی ہاں"

"کیسے؟؟؟"

فرینڈ تھا میں آپ کا... آپ بہت چھوٹی تھیں آپ کو اتنا یاد بھی نہیں
"ہوگا انفیکٹ ہم دونوں ساتھ کھیلا کرتے تھے"

روحیل نے ماضی سے تھوڑا بہت پردہ ہٹایا
"...ہیں؟؟؟ نہیں روحیل مجھے تو کچھ بھی نہیں یاد"

موبائل نکال کر کچھ ڈھونڈنے لگا

"یہ دیکھو... یہ کون ہے؟؟؟"

ماہی کی بچپن کی تصویریں جو کافی پرانی ہو چکی تھیں جنہیں روحیل نے

ایلم سے اپنے موبائل میں سیو رکھا ہوا تھا

"... یہ تو میں ہوں نہ"

"اور یہ؟؟؟"

روحیل نے اپنی تصویر دکھائی جسے وہ گھور گھور کر دیکھنے لگی

"یہ تو آپ ہیں نہ؟؟؟ آپ بچپن میں کتنے کیوٹ تھے روحیل"

ماہی کا بس نہیں چل رہا تھا وہ اس تصویر والے بچے کو نکال کر اس کے

گالوں کو چوم لے

"اور یہ دونوں کون ہیں؟؟؟"

رہے تھے

"واؤرو حیل یہ تو ہم دونوں ہیں یعنی آپ کا پیار بچپن کا ہے؟؟"

"...ہمارا... کیونکہ آپ سے میری پکی والی فرینڈ شپ تھی"

"وہ کیسے؟؟"

ہمممم بس میری جان شوہر تھکا ہارا آیا ہے اور بیوی کے سوال ہی ختم"

"... نہیں ہو رہے

روحیل نے بات ختم کرتے ہوئے کہا جس پر ماہی اسے منہ بناتے

ہوئے دیکھنے لگی

"...اچھا روحیل ایک لاسٹ سوال"

"جی؟؟"

روحیل مجھے اگر بہت تیز نیند آرہی ہو تو کیا آپ مجھے سونے دیں"

"گے؟؟"

ماہی رو حیل کے ارادے سمجھ چکی تھی اس لئے سونے کی ایکٹنگ
کرنے لگی تھی مگر تب ہی رو حیل اس کے لبوں پر جھک کر اس کے
سارے ڈرامے تمام کر چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

دسمبر کی اس سرد رات میں برستی بارش کی بوندیں زمین پر نہیں بلکہ
اس کے زخموں پر گر رہی تھیں وہ مسلسل سگریٹ پیئے جا رہا تھا پورا
کمرہ دھوئیں میں ڈوب چکا تھا اسے پتا بھی تھا اس کی بیوٹی رات کے اس
پہر اتنی تیز بارش کو دیکھ کر ڈر رہی ہوگی مگر اس نے ذرا بھی زحمت نہ
کی اس کے پاس جانے کی

عریشہ اندر کو بھاگتی ہوئی آئی

"...شہرام"

وہ اسے یوں ڈرتا ہوا دیکھ کر ڈرنے کی وجہ تو سمجھ چکا تھا مگر پھر بھی خود

پر سکون انداز میں بیٹھا کش لگا رہا تھا

"...شہرام مجھے ڈر لگ رہا ہے"

"تو؟؟؟"

اس کی بات کا وہ مختصر سا جواب دے کر اسے سوالیہ نظروں سے

دیکھنے لگا جیسے اسے اس معصوم سی جان کی کوئی پرواہ ہی نہ ہو

"شہرام میں... میں آج رات یہیں... رک جاؤں... پلیززز"

عریشہ کی بات پر شہرام نے ایبر و کا زاویہ بناتے ہوئے اسے دیکھا مگر

کہا کچھ بھی نہیں

"پلیززز پلیززز"

"...ہو

وہ ایک ایک الفاظ گاڑتے والے انداز میں کہتا ہوا خود آنکھیں بند کرتا
ہوا صوفے سے ٹیک لگا گیا وہ باتوں باتوں میں نجانے کیا جتنا چاہ رہا تھا
یہ تو وہ خود بھی نہیں جانتا تھا جبکہ عریشہ اس کی بات کو سنجیدگی سے
سنتی ہوئی اس کے برابر ہی جا بیٹھی کچھ دیر وہ یوں ہی آنکھیں بند کئے
بیٹھا رہا جبکہ عریشہ اسے سمجھنے کی ناکام کوششیں کرتی رہی

موسم بہت زیادہ سرد ہو چکا تھا بارش تھی جو تھمنے کا نام ہی نہیں لے
رہی تھی ہر طرف بارش کی تیز آواز بادلوں کی گرج اور بجلی کی کڑک
کی آواز گونج رہی تھیں جو عریشہ کے خوف کو مزید ہوا دے رہی
تھیں ابھی وہ اپنے ڈر کو مزید گہرا کرتی مگر تب ہی کہیں بجلی گرنے کی
آواز آئی اور لائٹ چلی گئی

"!!!... شہرام"

وہ اتنی زیادہ خوف زدہ ہوئی کہ شہرام کے سینے سے جا لگی وہ خود خوف
کا شکار تھی مگر سامنے بیٹھا شخص اس کی قربت پر حیران تھا کیا وہ واقعی
اس کی پناہوں میں خود کو محفوظ محسوس کرتی تھی
"عریشہ... کچھ نہیں ہوا ہے"

شہرام نے اسے سمجھا کر خود سے دور ہٹانا چاہا مگر وہ مزید اس کے
قریب ہوتی چلی گئی اب وہ اس کے سینے میں چھپی ہوئی تھی

"... عریشہ"

ششش شہرام... ممم مجھے ڈر... لگ رہا ہے... پلیر دور نہ... کرو خود"
"... سے"

بیٹھ گیا کیونکہ وہ واقعی بہت ڈری ہوئی تھی اگر وہ اسے اس طرح سے
دور کرتا تو وہ مزید ڈر جاتی

"... جاؤ جا کے بیڈ پر لیٹ جاؤ اور سو جاؤ"

کافی دیر بعد شہرام نے اسے خود سے دور کیا جس پر وہ سر اٹھا کر اسے
دیکھنے لگی

"... شہرام پلیز رز"

"... میں کہہ رہا ہوں نہ جاؤ... یہیں پر یوں میں"

شہرام نے اسے اشارے سے جانے کا کہا جس پر وہ نا میں سر ہلانے لگی
اور پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی شہرام اس کی قربتوں سے بہک
رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ ان دو دونوں بھی اس پر کسی قسم کی زبردستی
کرے تبھی تو وہ اسے خود سے دور رکھنا چاہ رہا تھا

شہرام نے ایک جھٹکے سے اسے دور کیا جس پر وہ نا سمجھی سے دیکھنے لگی
"... شہرام مجھے ڈر"

"بس کر دو... ننھی بچی نہیں ہو تم... جاؤ بیڈ پر"

اس بار شہرام نے اپنے الفاظ بہت تیز آواز میں کہے تھے جس پر وہ
چونکی تھی

"!!! سنا نہیں تم نے؟؟ میں نے کہا جاؤ"

وہ ڈرتی ہوئی صوفے سے اٹھ کر سامنے بیڈ پر جا بیٹھی وہ آخر کس قدر
ظالم بنتا جا رہا تھا وہ ایسا تو نہ تھا وہ تو اسے خود سے دور کرنے کے حق میں
ہی نہ تھا وہ تو اس سے جنون کی حد تک عشق کرتا تھا نہ پھر کہاں گیا اس
کا وہ عشق وہ جنون وہ محبت؟؟؟

طرف دیکھا بھی نہیں ڈراتا بڑھ چکا تھا کہ آنکھوں سے آنسوؤں نکل
رہے تھے بس ایک نظر شہرام کی اس پر پڑی تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا
اس کا پورا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا شہرام اس کے آنسوؤں کو دیکھ
کر پگھل رہا تھا ایک طوفان تھا اس کے دل میں جو اٹھ رہا تھا وہ غصے سے
اٹھتا ہوا اس کے پاس آیا

مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ ہاں؟؟ کیوں ہر وقت روتی رہتی ہو"
ہاں؟؟ یہ سب کر کے کیا ظاہر کرنا چاہتی ہو کہ میں بہت ظالم انسان
ہوں تم پر بہت ظلم کرتا ہوں؟؟ ہاں ہوں میں ظالم انسان ایک درندہ
"...ایک بھیڑیا

اس کی آواز پورے کمرے میں گونج رہی تھی عریشہ اس کے ایسے
رویے اسے اور بھی زیادہ گھبرا گئی تھی

بات سنو تم میری... میں تمہیں آزاد کرنے والا ہوں لیکن جب تک "
تم اس گھر میں ہو تم مجھ سے دور رہو گی... بہت دور... میرے قریب
"آنے کے بہانے ڈھونڈنا چھوڑ دو

وہ اپنی بھگی ہوئی آنکھوں سے اس ظالم شخص کے دل کی بھڑاس سن
رہی تھی

"!!!... صاف کروان آنسوؤں کو"

وہ پھر سے غصے سے کہنے لگا

"!!! سنا نہیں تم نے؟؟ میں کہہ رہا ہوں صاف کروا نہیں"

شہرام کے غصے پر وہ جلدی سے دونوں ہاتھوں سے چھوٹے بچوں کی
طرح آنسوؤں کو صاف کرنے لگ گئی

"!!! تم ورنہ مجھ سے برانہ کوئی ہے اور کوئی ہوگا بھی نہیں

اپنی بات کو مکمل کرتا ہوا وہ وہاں سے جانے لگا مگر عریشہ نے اس کا ہاتھ پکڑا جس سے اس کے ہاتھ سے سگریٹ چھوٹ کر زمین پر گر گئی شہرام پہلے اسے پھر زمین پر گرمی سگریٹ کو دیکھنے لگا میں اب نہیں روؤں گی اور تنگ بھی نہیں کروں گی پکا!!! مگر آج" کی رات مجھے اکیلا نہ چھوڑیں مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے شہرام

"!!! پلیزز

اس بار وہ سچ مچ چھوٹی سی بچی معلوم ہو رہی تھی شہرام نے زمین پر گرمی سگریٹ کو اپنے جوتے تلے مسل کر بجھا دیا اور خود وہیں اس کے پاس بیٹھ گیا جبکہ عریشہ نے بہت نزاکت سے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے

دونوں ہی بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے

شہرام ایک بات پوچھوں، کیا آپ مجھ سے نفرت کرنے لگے "
"ہیں؟؟"

عریشہ کے سوال پر شہرام اسے دیکھنے لگا
"کیا مطلب؟؟"

پہلے آپ خود مجھے یہاں زبردست لے کر آئے تھے اور خود مجھے "
زبردستی اپنے پاس اپنی باہوں میں رکھا کرتے تھے اور اب آپ خود
ہی مجھے واپس جانے کا کہہ رہے ہیں اور خود سے دور رہنے کا
"بھی... آپ مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں نہ؟؟"

اب وہ شہرام کے ضبط کو آزما رہی تھی شہرام کبھی کسی کے سامنے نہیں
رویا تھا اور نہ ہی اس نے کبھی خود کو کسی اور کے سامنے کمزور ظاہر کیا

"مجھے کبھی تم سے نفرت ہو ہی نہیں سکتی"

شہرام کا لہجہ اب بالکل دھیمّا تھا

"تو کیا آپ مجھ سے بیزار آچکے ہیں؟؟"

میں خود سے بیزار آچکا ہوں... اپنی اس زبردستی کی محبت سے بیزار"

آچکا ہوں میں... میں یہ جانتا تھا کہ کوئی بھی زبردستی کسی کو اپنا نہیں بنا سکتا مگر میں نے پھر بھی زبردستی تمہیں اپنا بنانا چاہا لیکن تم تو مجھ سے

"نفرت کرتی ہو تمہیں میری شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں

الفاظ اس کی آنکھوں میں نمی عریشہ پر اس کی ایسی حالت دیکھ کر ایک
عجیب سی کیفیت طاری ہو رہی تھی

مگر میں نے تمہیں کسی سے چھینا نہیں تھا تم تو میری تھیں نہ شروع"
سے صرف میری... میرے دل کی ایک ایک دھڑکن صرف تمہارا
نام لیتی تھی تم شروع سے ہی صرف میری تھیں... نجانے پھر کیوں
"کوئی تیسرا ہمارے بیچ آ گیا تھا

"میں اگر یہاں سے چلی گئی تو آپ دوسری شادی کر لو گے؟؟"
اس بار عریشہ کے سوال پر شہرام اسے نا سمجھی سے دیکھنے لگا
"یہ کیسا سوال ہے؟؟"

جب آپ مجھے چھوڑ دو گے تو پھر تو آپ کو کسی نہ کسی کے ساتھ زندگی
"گزارنی ہو گی نہ

شہرام کا جواب سن کر وہ خاموش ہو گئی

"کیا ہوا؟؟ سردی لگ رہی ہے؟؟"

شہرام کے سینے پر اس کی گرفت مضبوط ہونے لگی
"بہت"

عریشہ کا جواب سن کر شہرام نے اس کے گرد باہیں پھیلائیں اور اسے
اپنی باہوں میں قید کر لیا بالکل پہلے کی طرح

"اب کم ہے؟؟"

شہرام کے سوال پر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا وہ دونوں ایک
دوسرے کے بہت قریب تھے اگر وہ کچھ کرنے کے لئے لبوں کو
ہلاتی تو وہ شہرام کے لبوں سے جا ملتے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کی

رہے تھے

شہرام اس کے چہرے کا ایک ایک نقش دیکھ رہا تھا اس کی ایک نظر اس کے خشک لبوں پر گئی جو بالکل سوکھے پڑھ چکے تھے وہ مزید اسے کے قریب ہونا نہیں چاہتا تھا مگر اس کی آنکھوں کی کشش اسے اپنی طرف مائل کر رہی تھی پتا نہیں کیا سوچ کر اس نے اپنے لبوں کو اس کے لبوں پر رکھ کر یہ فاصلہ مٹا دیا

پچھلی بار کی طرح اس بار بھی شدتیں دونوں طرف سے محسوس ہو رہی تھیں سرد موسم میں ان کی گرم جھلستی سانسیں مل کر ایک نیا ہی عالم بنا رہی تھیں شہرام نے اپنی شرٹ کے بٹن کھول دیئے آہنگ جو تون کو اتار کر وہ اس کے ساتھ مکمل اس کمبل میں لپٹ گیا

وہ دونوں ہاتھوں سے اسے اپنے قریب کیے اس کا لمس محسوس کر
رہی تھی شہرام نے ایک ہاتھ سے اسے کمر سے تھاما ہوا تھا جبکہ دوسرا
ہاتھ اس کی شرٹ کی ڈوری پر تھا جسے وہ کھول چکا تھا اب ان کے پیچ
کسی بھی قسم کا فاصلہ نہیں تھا ان کے جسم کی طرح ان کے جذبات
بھی مل چکے تھے ان کے پیچ اب کوئی لباس نہ تھا بلکہ وہ دونوں خود
ایک دوسرے کا لباس تھے

شہرام نے جھک کر اس کی نازک سی گردن پر اپنے دکتے ہوئے لبوں
کو رکھا جس پر اسے اپنی نسوں میں ایک عجیب سی سنسناہٹ محسوس
ہونے لگی وہ بکھر رہی تھی اس کی باہوں میں اور جس کے لئے وہ بکھر
رہی تھی ایک وہی تھا جو اسے سمیٹنے کی طاقت رکھتا تھا ہر لمحہ ان کی

دور رہنے کا سوچ رہا تھا اب وہ اس کی نسوں میں دوڑ رہا تھا

وہ اسے اپنے ساتھ ایک الگ ہی دنیا میں لے جا چکا تھا جہاں ان دونوں کے علاوہ کوئی نہ تھا جہاں ان کے جذبات احساسات خواہشات اور ان کی شدتوں کے علاوہ کسی کی جگہ نہ تھی رات گہری ہوتی جا رہی تھی اور وہ دونوں ہی دوسرے کی شدتوں کی بارش میں بھگتے جا رہے تھے

وہ اس پانچ ہزار گارڈز کی سکیورٹی میں محفوظ اپنے نئے مینشن میں بیٹھا ہوا تھا اسے پورا یقین تھا کہ اب کوئی چاہ کر بھی اس تک رسائی حاصل نہیں کر پائے گا وہ بیسٹ اور انسپکٹر رضوان سے بدلہ لینے کی پلاننگ بنا رہا تھا وہ اب بھی ان دونوں کو ہرانے کے خواب دیکھ رہا تھا

وہ ایک گہری سوچ میں گم ہو چکا تھا اس کی سوچ کا یہ خول تب ٹوٹا جب
باہر سے مسلسل فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں وہ بھاگ کر
کھڑکی کے پاس گیا جہاں سے باہر جا منظر صاف واضح ہو رہا تھا اس کے
گارڈز جن کی لاشیں زمین پر خون میں شرابور پڑی ہوئی تھیں

"... نہیں... یہ نہیں ہو سکتا... ایسا کیسے ممکن ہے"

پانچ ہزار گارڈز کو منٹوں میں ٹھکانے کیسے لگانا ہے یہ پلان بھی بیسٹ کا
ہی بنایا گیا تھا جس کو فالو کر کے انسپیکٹر رضوان نے ڈون پر حملہ کیا تھا
اور کافی حد تک یہ پلان کامیاب بھی ہو چکا تھا

"سر ہمیں پیچھے کے راستے سے نکلنا ہے"

ڈرا ہوا کھڑا تھا

"ہاں چلو جلدی"

یہ وقت اپنے اسسٹنٹ پر غصہ کرنے کا نہیں تھا اگر بات جان کی نا
ہوتی تو وہ کبھی یوں خاموش نہ رہتا دل کی بھڑاس نکالے بنا ڈون کو
کبھی سکون نہیں آتا تھا مگر اس بار بات الگ تھی

وہ پیچھے کے راستے سے بھاگ رہا تھا تب ہی سامنے سے کسی نے
فائرنگ کی جس سے اس کا پرسنل اسسٹنٹ زمین پر گر چکا تھا اور
دیکھتے ہی دیکھتے وہ دم توڑ گیا تھا جب ڈون نے سراٹھا کر دیکھا تو سامنے
انسپیکٹر رضوان اپنی مضبوطی شخصیت لئے وردی پہنے کھڑا تھا

"ماننا پڑے گا انسپیکٹر رضوان... تم واقعی بہت ہوشیار ہو"

پاس راہِ فرار نہیں

"ہاہا ہا ایسی ہی تھوڑی مجھے یہ وردی ملی ہے"

رضوان اپنی گن ہاتھ میں تھامے آگے بڑھنے لگا مگر تب ہی ڈون نے
ہوشیاری دکھائی اور جیب سے بندوق نکال کر رضوان پر گولی چلائی
یوں اچانک والی حرکت کو نا سمجھتے ہوئے رضوان اسے غور سے دیکھنے
لگا کیونکہ گولی رضوان کے پیر پر لگی تھی ابھی وہ مزید فائرنگ کرتا
جب پولیس کی پوری فوج نے اس پر گن تنادیں جس سے اس کے
ہاتھ سے اپنی بندوق گر گئی

"...سر"

بہزاد نے جب یہ منظر دیکھا تو اپنی گن وہیں پر پھینکتا ہوا وہ بھاگ کر
رضوان کی طرف پڑھا

بہزاد کا حکم مانتے ہوئے سب نے اسے گھیر لیا اور ہتھکڑی لگا کر وہاں
سے لے گئے

"... سر آپ ٹھیک تو ہیں نہ"

"... کلک کچھ نہیں ہوا... بس ذرا سی چوٹ ہے"

رضوان کو سہارا دے کر وہ اسے ہیلی کاپٹر تک لایا

"سر خون بہت بہہ رہا ہے"

میری فکر چھوڑو بہزاد... ہمیں اسے بے ہوش کر کے لے جانا ہوگا"

"ورنہ... ورنہ وہ پھر سے کوئی حرکت کرے گا"

زیادہ اپنی اپنی ڈیوٹی کی پرواہ تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے وہ کبھی بھی
اپنی ڈیوٹی کو لے کر کوئی رسک نہیں لینا چاہتے تھے

"سر آپ بے فکر رہیں... میرا بھتیجا ہے نہ... سب سمجھا لے گا"

بہزاد کی بات پر رضوان مسکرا نے لگا ساتھ ہی اسے اپنے پیر میں شدید
درد محسوس ہو رہا تھا کیونکہ ڈاکٹر گولی نکال چکا تھا

"جلدی کریں ہمیں آج ہی واپس جانا ہے"

رضوان کی بات پر ڈاکٹر نے جلدی جلدی سارا خون صاف کیا اور
بینڈج کرنے لگا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اس کی باہوں میں سکون سے اپنی نیندیں پوری کر رہی تھی شہرام نے
اٹھنے کی کوشش کی کیونکہ عریضہ اس کے سینے پر سر رکھی ہوئی تھی
اس وجہ سے اسے اٹھنے میں مشکل ہو رہی تھی

"ہممم مطلب میری بیوٹی کونین کی نیند اب تک پوری نہیں ہوئی"
شہرام نے ایک ہاتھ سے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہٹایا اسے
رات والا منظر یاد آنے لگا اس کی وہ ادائیں، وہ مزاحمتیں، وہ شدتیں،
وہ اس کا بکھرنا پھر شہرام کی باہوں میں ہی سنبھلنا

"...میرا چین تباہ کر کے کتنے سکون سے سو رہی ہو تم ہاں"

خلل محسوس ہوا اس کے چہرے پر آئے بیداری والے تاثرات شہرام
بڑی دلچسپی سے دیکھ رہا تھا

آج تک شہرام ملک کسی کے سامنے نہ کبھی جھکا اور نہ ہی کبھی ہارا اور "
نہ ہی اسے کوئی توڑ پایا صرف ایک تم ہی تو ہو اس بیسٹ کی بیوٹی جس
کے سامنے یہ درندے نما شخص جھکا بھی ہے ہارا بھی ہے اور ٹوٹا بھی
... ہے"

شہرام کے شدت بھرے لہجے میں کہے گئے الفاظ وہ سن چکی تھی
کیونکہ وہ نیند سے جاگ چکی تھی جیسے ہی اس نے آنکھیں کھول کر
منظر دیکھا اسے شہرام کا چہرہ دکھائی دیا تب ہی اسے رات والا منظر یاد
آنے لگا کل رات وہ بھی تو بکھر گئی تھی کل رات اس نے بھی تو اپنی
شدتیں اپنے محرم کے سامنے آزمائی تھیں نہ کیا تھا وہ سب ایسا کونسا

میں آکر ہار جاتی تھی

"... شہرام"

"مارنگ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے اس کے گال کو چومتے ہوئے کہا جس پر وہ جلدی سے اٹھنے لگی مگر شہرام نے اسے بالکل بھی ہلنے تک نہ دیا
"شہرام پلیز"

کیا پلیز؟؟ کل رات تو بڑی خماری چڑھ رہی تھی اب کیا مسئلہ "
"ہے؟؟ یا پھر سے یاد آ گیا کوئی

شہرام کی بات پر عریشہ نے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھا واقعی اسے وہ سب یاد آنے لگا جو کل وہ خود کو اپنی مرضی سے ہی اس کے سپرد کر چکی تھی جبکہ شہرام اسے یوں دیکھ کر مسکرا نے لگا

ہممم اچھا تو شرم آرہی ہے میری وائف کو ہاں... کل رات کہاں تھی "
"یہ شرم؟؟؟"

شہرام نے اس کے چہرے پر سے اس کے ہاتھوں کو ہٹایا جس پر اس
نے آنکھیں میچ لیں

"Open Your Eyes Baby"

اس کے لہجے میں ابھی ابھی رات والی شدت چھلک رہی تھی جسے سن
کر محسوس کر کر عریشہ کی جان نکلی جا رہی تھی

"I Said Open Your Eyes"

شہرام کی آواز پر اس نے بہت آہستگی سے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹائے
اور سامنے اپنے محرم کا مسکراتا ہوا چہرہ پایا جسے دیکھ کر چند لمحوں کے
لیے اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی

اسے یوں مسکراتا دیکھ کر شہرام اس کے مزید قریب آیا اور ماتھے پر
لب رکھنے لگا بھی وہ ماتھے پر سے ہٹ کر لبوں پر آتا تب ہی اس کا
موبائل بجنے لگا وہ سائڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر بنا دیکھے کال پک کر
گیا مگر کہا کچھ نہیں دو منٹ وہ یوں ہی موبائل کان پر لگائے دوسری
طرف سے آنے والی آواز سنتا رہا پل بھر میں اس کے تاثرات بدلنے
لگے ایک جھٹکے سے اس نے فون بند کر کے ٹیبل پر پھینکا

"شہرام؟؟؟ کیا ہوا؟؟؟"

"کچھ نہیں تم اپنے روم میں جاؤ مجھے کچھ کام ہے"

وہ وہاں سے اٹھ کر خود باتھ چلا گیا جبکہ عریضہ اس کے یوں اچانک
بدلنے پر اب بہت حیران تھی

"یہ شہرام کو اچانک سے ہو کیا جاتا ہے؟؟؟"

یہ رکھو اور یہ بھی، ان سب کی ذمہ داری اب تم پر ہے تم ان سب کو "اپنے پاس محفوظ رکھو اور یہاں سے کہیں چلے جاؤ بہتر ہوگا شفق اپنی تمام اہم فائلز اور تمام اہم چیزیں ہارون کو دے چکا تھا مگر میں یہاں سے کیوں جاؤں؟؟ آپ نے ہی تو کہا تھا کہ وہ لوگ "ہم تک نہیں پہنچ سکیں گے پھر اب یوں اچانک سے؟؟ ہارون جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کرو... میں جانتا ہوں وہ تمہیں نہیں پہچان پائیں گے کیونکہ تم نقاب میں تھے لیکن جس کے سامنے تم بار بار آتے رہے ہو وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس بیسٹ کا خاص آدمی تھا اگر... اس نے تمہیں پہچان لیا تو پھر سب کچھ ختم ہو جائے گا"

اسے اس بات کا پورا یقین ہو چکا تھا کہ ڈون کے بعد سب اسے بھی
تلاش کریں گے کیونکہ ان ڈیوائسز میں نہ صرف ڈون اور گل خان
بلکہ ایس کے کے بھی کر توت شامل ہیں

"لیکن اگر آپ کو کچھ ہو گیا تو؟؟؟"

مجھے کچھ نہیں ہو گا... میری تمام پاؤرز میرا سارا پیسہ اس وقت "
تمہارے پاس ہے تم جب چاہو مجھے بچا سکتے ہو اور مجھے تم پر پورا
بھروسہ ہے وہ لوگ اگر مجھے گرفتار بھی کر لیں تو بھی مجھے کوئی پرواہ
نہیں لیکن تمہیں کچھ بھی کس کے پیچھے سے اس بیسٹ کے بارے
میں جاننا ہو گا آخر اس نے میری بیٹی کو اغواہ کیوں کیا، اسے مجھ سے اور
ڈون سے نفرت ہے تو پھر آخر کیوں اس نے عریشہ کو اپنے پاس رکھا
"ہوا ہے؟؟؟"

شفقت کا پورا چہرہ سرخ پڑھ چکا تھا ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی
تھیں پورا جسم پسینے میں شرابور ہو چکا تھا

ظاہر سی بات ہے سر اس بیسٹ نے آپ کو نیچا دکھانے کے لئے آپکو "
"تکلیف دینے کے لیے میری عریشہ کو کڈنیپ کیا ہے

نہیں ہارون، بات کچھ اور ہے اگر اسے نیچا ہی دکھانا ہوتا تو وہ کب کا "
عریشہ کے ساتھ کچھ بھی غلط کر کے اسے ہمارے دروازے پر چھوڑ
چکا ہوتا مگر اس کی باتوں سے تو یہ اندازہ ہو رہا تھا جیسے وہ کافی سالوں
"سے ہمارا دشمن رہ چکا ہے

شفقت نے اپنی بات ہارون کے سامنے رکھی جو اس کے دماغ میں کافی
ٹائم سے کھٹک رہی تھی

جی سر آپ بالکل بے فکر رہیں وہ جو بھی ہو میں اپنی عریشہ کو اس سے "
چھڑا کر رہوں گا اور رہی آپ کی بات تو شاید آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں

"کو ملے گی آپ کو کبھی بھی نہیں

ہارون وہ تمام پیپرزلے کروہاں سے جانے لگا

"ہارون تم جاؤ گے کہاں؟؟"

فلحال مجھے اپنے فلیٹ جانا ہو گا وہاں سے کچھ امپورٹینڈ چیزیں لینی ہیں"

"پھر کچھ ٹائم کے لئے کراچی سے چلا جاؤں گا

"ہمم گڈ"

شفقت نے ہارون کا کندھا تھپتھپایا اور اسے خدا حافظ کر دیا جبکہ ہارون

کا دل و دماغ اب عریضہ کی یادوں میں کھو چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

موجود نہیں تھا شاید وہ جاچکا تھا عریشہ ڈائننگ ٹیبل پر آئی جہاں اس کے لئے بہترین قسم کی چیزیں سجائی گئی تھیں وہ مکمل ٹیبل کا جائزہ لے کر اطراف میں دیکھنے لگی جہاں ملازمہ سر جھکائے کھڑی تھی

"شہرام کہاں ہے؟؟ کیا وہ ناشتہ نہیں کرے گا؟؟"

جی بیگم صاحبہ وہ تو بنا کچھ کھائے ہی کہیں کام سے چلے گئے انہوں نے... بس یہ سب بنانے کے لیے کہا تھا خاص آپ کے لئے

ملازمہ کی بات پر عریشہ بہت حیران ہوئی

"... بیگم صاحبہ یہ آپ کا موبائل ہے"

دوسری ملازمہ نے عریشہ کا موبائل لا کر اسے دیا

"میرا موبائل؟؟ مگر یہ تو شہرام کے پاس تھا نہ"

یہ بھی کہا تھا کہ اس موبائل میں ان کا نمبر موجود ہے اگر کوئی بات ہو
"تو آپ انہیں فون کر لئے گا

ملازمہ کی بات پر عریشہ اپنا موبائل دیکھنے لگی اس میں کوئی چینجز نہیں
آئی تھی سب کے نمبرز ویسے کے ویسے ہی تھے

"...وہ بیگم صاحبہ ایک اور بات"

"...ہمم کہو"

وہ شہری صاحب نے کہا تھا آج کے دن آپ ان کے علاوہ اور کسی کو
"...فون نہیں کریں گی

ملازمہ کی بات پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا اور موبائل سائٹ پر
رکھ کر ناشتہ کرنے لگ گئی

کر لے مگر اسے ملازمہ کی بات یاد آئی

اگر شہرام کو پتا چلا کہ میں نے کسی کو فون کیا ہے تو... تو وہ ناراض "

"ہو جائے گا... پھر سے غصہ کرے گا

عریشہ نے شفقت صاحب کے بجائے شہرام کا نمبر ڈائل کیا مگر

دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں ملا

"افقت کدھر رہ گئے تم شہرام "

عریشہ نے پھر سے نمبر ڈائل کیا مگر دوسری طرف نمبر بند جا رہا تھا

عریشہ نے سوچا شاید وہ مصروف ہو گا اس لئے وہ اپنا موبائل کمرے

میں ہی رکھ کر خود باہر باغیچے میں آگئی جہاں ملازم کام کرنے میں

مصروف تھے

"... نہیں نہیں کچھ بھی نہیں چاہیے"

"...جی اچھا"

ملازمہ نے جب عریضہ کو وہاں دیکھا تو جھٹ سے اس کے پاس آگئی

"...نورین"

"...جی"

"...ایک بات پوچھوں"

"...جی پوچھیں بیگم صاحبہ"

"شہرام کوئی بزنس کرتے ہیں؟؟ جو ہر وقت مصروف رہتے ہیں"

آپ کو نہیں پتا؟؟ شہری صاحب جرمنی کے سب سے بڑے بزنس"

مین تھے انہوں نے پاکستان میں ترقی کرنے کے بعد جرمنی میں بھی

بہت عزت اور نام کمایا تھا اور اب وہ واپس پاکستان آگئے مگر ان کی

"کے نام کے چرچے ہیں

ملازمہ جیسے جیسے شہرام کا بتانے لگی ویسے ویسے عریشہ حیرت سے
اسے دیکھنے لگی

"یعنی وہ بہت بڑے بزنس مین ہیں؟؟"

جی ہاں بیگم صاحبہ شہری صاحب نے تو بڑے بڑے بزنس مینوں کو

ہر ادیا آپ کو پتا ہے ملک کے بڑے بڑے امیر دو لتمند بزنس مین
لوگ بھی اب شہری صاحب کے انڈر میں کام کرتے ہیں یوں سمجھیں
اس پوری دنیا میں جتنے بھی بڑے لوگ ہیں ان سب کی فہرست میں
"شہری صاحب کا نام سب سے اوپر ہے

ملازمہ نے مزید بتایا جس پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا

شہرام کی کوئی فیملی نہیں ہے؟؟ اور وہ جوان کی امی تھیں وہ کہاں

"ہیں؟؟"

"...کہتے ہیں وہ دراصل وہ تو

ابھی وہ مزید کچھ بتاتی جب دوسری ملازمہ نے اسے آواز دے کر اس کا دھیان اپنی طرف کیا

عریشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا

وہ بیگم صاحبہ باتیں تو ہوتی رہیں گی مجھے کچھ کام ہے میں کام ختم کر "

"لیتی ہوں اگر شہری صاحب آگئے تو بہت غصہ ہوں گے

ملازمہ نجانے کس بات کو چھپانے کے لیے وہاں سے اٹھ کر اندر چلی
گی جبکہ عریشہ سمجھ چکی تھی وہ کچھ چھپا رہی ہے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"مرٹا ام کو جانے دوام کو کیوں یہاں باندھا ہوا ہے "

آتے ہی اس کے اندر جوش جاگنے لگا تھا وہ صبح سے نوافل کا دماغ کھایا
جارہا تھا

کیا مڑا مڑا لگا کر رکھا ہوا ہے؟؟ ابے اونسواری کی اولاد تو تھوڑی دیر "
"چپ نہیں رہ سکتا ہاں؟؟"

نوافل نے اس کے بالوں کو کھینچتے ہوئے کہا جس پر وہ عجیب نظروں
سے اسے دیکھنے لگا

"مڑا ام نے کیا کیا ہے جو ام کو یہاں قید کر رکھا ہے"

کیا کیا ہے؟؟ ابے اوڈھکن اتنے معصوم بچوں کو بیچ چکا ہے کتنے "

معصوم لوگوں کا قتل کر چکا ہے اور یہاں اکر کہتا ہے "ام نے کیا کیا

"... " ہے

تھے جبکہ باسم سر پکڑ کر باہر بیٹھا ہوا اس کی حرکتیں دیکھ رہا تھا جبکہ مہر ہمیشہ کی طرح اس کی حرکت پر لطف اندوز ہو رہی تھی

"...او خبیس کا بچہ تم ام کی نقل اتار رہا ہے"

اس بار گل خان کو غصہ آیا جس پر وہ چینختے ہوئے بولنے لگا
شکر کر اس نے اب تک صرف نقل ہی اتاری ہے ورنہ جس طرح"
"...کی تیری حرکتیں ہیں نہ اسے تو تیری

آگے باسم مزید کچھ کہتا جب مہر نے اپنے کان بند کر لئے اور نوافل بھی
اسے گھور کر دیکھنے لگا

"بکو اس بند کرو ام کو صرف اتنا بتاؤ ام کو یہاں کیوں رکھا ہوا ہے"

ڈانس نہیں دیکھا تو ہم نے سوچا کیوں نہ اس بات تھوڑی انٹرٹینمنٹ
"وہ جائے"

نوفل کی بات پر وہ آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا
"اوئے کیا مطلب اے تمہارا"
"مطلب؟؟ ابھی سمجھاتا ہوں"

نوفل کچھ سوچتا ہوا وہاں سے بھاگ کر بیسٹ کے آفس روم میں گیا
جہاں بیسٹ، آر جے اور حارث بیٹھے باتیں کر رہے تھے اس کے یوں
اچانک اندر آتے ہی بیسٹ اسے گھورنے لگا

اوہ سوری سوری وہ دراصل مجھے نہ کچھ چاہئے تھا... بس وہی لینے آیا
"ہوں"

پیچھے اندر آیا

"...لو اور جاؤ"

بیسٹ کی بات پر وہ جلدی سے کانپتا ہوا آر جے کے قریب آیا

"...آر جے... آج دے دو پکا پھر کیا پتا کبھی موقع ملے نہ ملے"

اس کے زو معنی الفاظ پر حارث نا سمجھی میں سب کو دیکھنے لگا تو آر جے

نے اپنا لیکٹرک لائٹرنکال کر اس کے ہاتھ میں تھمایا

"...جلدی واپس لا کر دو"

ہاں ہاں آر جے ڈونٹ وری بس دو منٹ بس ٹیچ کر کے واپس لا کر"

"...دے دوں گا پکا پرومس"

نوفل نے جھٹ سے لائٹر تھاما اور وہاں سے جانے لگا

"ایک منٹ یا مجھے کوئی بتائے گا یہ ہو کیا رہا ہے؟؟؟"

ہونے والے انداز میں بیٹھا نہیں دیکھ رہا تھا

"تو نے کبھی مجرادیکھا ہے؟؟؟"

"کیا؟؟؟ یہ کیا بے حودہ باتیں ہیں"

باسم کی بات پر حارث نے عجیب سامنہ بنایا

"ابے آئی من ڈانس دیکھا ہے کبھی؟؟؟"

"ہاں تو؟؟؟"

"ریئل میں یا فلموں میں؟؟؟"

ہاں ایک بار ریئل میں دیکھا تھا جب مجھے انسپیکٹر رضوان نے کلب"

"بھیجا تھا... اوف کیا لڑکی تھی یار

حارث اس بار بڑے مزے سے کہنے لگا جس پر بیسٹ اسے بھی

گھورنے لگا

"...ہوئے انسان ہیں مگر یہاں تو حادثہ نے ہمیں بھی پیچھے چھوڑ دیا

باسم کی بات پر نوافل نے قہقہہ لگایا

"...آج پھر سے تجھے ڈانس دکھاتے ہیں"

باسم نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھایا اور ساتھ لے جانے لگا جبکہ

حادثہ بیسٹ کو معصوم سی شکل بنائے دیکھنے لگا جیسے اجازت کا طلبگار

ہو

"...جاؤ اور جلدی آنا"

بیسٹ نے اسے بنا دیکھے اجازت دی جس پر بڑی خوشی سے ان دونوں

کے ساتھ چلا گیا

یار کیا چیز ہیں یہ لوگ... اپنے ساتھ ساتھ اس بچارے سیکریٹ

"ایجنٹ کو بھی تھکا رہے ہیں"

موبائل کو جو سائلنٹ پر تھا جس پر عریشہ کی پانچ سے زیادہ کالز آچکی
تھیں

"... اٹھالے کال یار... پریشان ہو رہی ہو گی وہ تیرے لیے"

روحیل کی بات پر شہرام خالی نظروں سے اسے دیکھنے لگا اور ایک درد
بھری مسکراہٹ اس کے لبوں پر آئی تھی جسے روحیل باسانی دیکھ اور
سمجھ چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"بجو آپ کو پتا ہے کل رات حویلی کے باہر کون آیا تھا؟؟؟"

"کون؟؟؟"

"... جیجو"

"بجو...؟؟؟"

"...ہاں ہاں"

"کہاں کھو گئیں؟؟؟"

"کہیں نہیں تم یہ بتاؤ وہ کل رات یہاں؟؟؟ کیسے اور کیوں؟؟؟"

بجو و"

شاید انہیں کوئی بات کرنی تھی بہت ارجنٹ، انہوں نے چھوٹے کے

ہاتھ نمبر بھی بھیجا تھا میں نے کال کی تو وہ بار بار کچھ کہنا چاہ رہے تھے

"... مگر مجھے وقت نہیں ملا اس لئے میں نے فون بند کر دیا

سو نیا کل رات والا منظر بتاتی چلی گئی جبکہ شاز یہ تو حیرت سے اسے ہی

دیکھی جا رہی تھی

"ایسی کیا بات کرنی تھی انہیں؟؟؟"

"...بیوی سے ملنا چاہ رہے ہوں

سونیا نے شازیہ کو چھیڑتے ہوئے کہا

چپ بد تمیز... آہستہ بولو کسی نے سن لیا تو مسئلہ بن جائے گا تمہیں پتا"

"...ہے نہ باباجان کا

شازیہ نے سونی کو ٹوکا جس پر وہ قہقہہ لگانے لگی

ارے بچو کیا ہو گیا... اب کیا کہیں گے باباجان؟؟ کل نکاح ہے آپ"

"کا ہونے والی بیوی ہو آپ ان کی

"اچھا بس اب یہ بتاؤ کسی نے دیکھا تو نہیں گھر میں؟؟"

نہیں نہیں بچو کسی نے نہیں دیکھا وہ حویلی کے باہر تھے میرے"

کمرے کی کھڑکی کی طرف... اور ابھی کچھ دن پہلے وہ میری یونیورسٹی

"وہ بچو بہت خوش رہو گی آپ ان کے ساتھ اور
ابھی وہ مزید کچھ بتاتی جب بابا جان کمرے میں آئے
"کیا کر رہی ہیں میری دونوں گڑیاں"
"... سلام بابا جان اندر آ جائیں"

وعلیکم السلام میری جان، ہاں بھئی تو کیا باتیں ہو رہی ہیں دونوں
"... بہنوں میں

کچھ نہیں بابا جان وہ بس میرے نکاح پر چھوٹی تھوڑا اداس ہو رہی
"تھی

شازیہ نے بات گھماتے ہوئے کہا جس پر سونی حیران کن انداز میں
اسے دیکھنے لگی تو شازیہ نے اسے آنکھیں دکھائیں

ملنے اور پھر ایک دن سب کو ہی رخصت ہونا ہوتا ہے آج شازیہ

"رخصت ہوگی تو کل تمہاری بھی باری آئے گی

باباجان کے کہنے کی دیر تھی کہ سونیا اچھل کر باباجان کے سینے سے آ
لگی

"... باباجان پلیز زرا ایسی باتیں نہ کریں"

ارے ارے سونی تم تو ایسے کر رہی ہو جیسے کل ہی تمہیں رخصت "
"کر رہے ہیں ہم

سونی کے لاڈ کرنے پر شازیہ نے ہنستے ہوئے کہا جس پر سونی نے مزید
منہ بنایا

بابا کی گڑیا... کون کر رہا ہے تمہیں خود سے دور... اتنی جلدی تھوڑی "
"اپنی دوسری بیٹی کو خود سے دور کر دوں گا؟؟ پاگل لڑکی

باباجان نے پیار سے اس کا ماتھا چوما

"...اگر وہیں کہیں سونی کے لئے بھی کوئی اچھا سارشتہ

"اوہ پلیز زرز زبجو شٹ اپ نہ"

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی جب سونی غصے میں آنے لگی تو شازیہ اور

باباجان دونوں ہنسنے لگے

اچھا اچھا بس کہیں بھی نہیں کر رہے تمہاری شادی تم خود ہی اپنی"

"... مرضی سے پسند سے کر لینا بس

شازیہ نے مذاق میں اس سے کہا تو باباجان سنجیدگی سے دیکھنے لگے
کیونکہ ان کے خاندان کا یہ رواج نہیں تھا کہ کوئی لڑکی اپنی پسند سے
شادی کرے

"اچھا بس بس اب دور ہٹو میرے بھی بابا ہیں وہ"

شازیہ نے جب باباجان کو اپنی طرف متوجہ پایا تو جلدی سے بات

پلٹ کر سونی سے کہنے لگی

سونی نے منہ چڑایا جس پر شازیہ آنکھیں دکھانے لگی یہ سب دیکھ کر
باباجان بھی ہنسنے لگے اور شازیہ کو بھی اپنے گلے لگانے لگے
"بس دیکھ لیا میں نے کہا تھا نہ میرے بھی بابا ہیں"
اس بار شازیہ نے منہ چڑایا تھا جس پر سونی اسے منہ بناتے ہوئے گھور
رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ابے سالوں تم تو کہہ رہے تھے ڈانس دکھاؤ گے ادھر تو یہ نسواری
"بیٹھا ہوا ہے اب کیا میں اس کا ڈانس دیکھوں گا؟؟"
حادث کی سٹی گم ہو گئی جب سامنے کرسی پر بیٹھے کٹے آدمی پر نظر
گئی

"...کیسے انٹرٹین کرائے گا ہمیں

نوفل کی بات پر حارث اسے دیکھنے لگا وہ چلتا ہوا گل خان کے پاس آیا

جہاں وہ گل خان انہیں بڑی حیرت سے گھور رہا تھا

"مڑا ام کو کہا لے جا رہا ہے؟؟"

"ابے چپ رہ"

نوفل نے اسے جھٹکے سے کھڑا کیا کیونکہ وہ بندھا ہوا تھا اس لئے بچارا

ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا جیسے ہی حورین وہاں آئی نوفل نے

اسے دیکھ کر ایک اسٹائل سے لائٹر تھاما اور بٹن آن کر کے گل خان کی

پیٹ پر لگا دیا پھر کیا ہونا تھا وہ بچارا تڑپ کر زمین پر گر گیا اور سانپ کی

طرح مچلنے لگا

"...میوزک"

پورے ٹارچر روم میں گانے کی آواز گونجنے لگی وہ ٹارچر روم کم اور
کلب زیادہ لگ رہا تھا

"ابے یہ تو ناگن ڈانس کر رہا ہے"

نوفل کی بات پر مہرنے قہقہہ لگایا جبکہ حورین ہمیشہ کی طرح آج بھی
افسوس بھری نگاہوں سے بچارے نوفل کو گھور رہی تھی
"...کیا بنے گا اس کا"

وہ تو تڑپ ہی رہا تھا مگر سامنے کھڑا نوفل اور اس کے ساتھ ہی مہر
دونوں ڈانس کرنے میں مصروف تھے جبکہ حارث کی ہنسی تھی کہ
روکنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی
"ابے بس کر گر جائے گا ہنستے ہنستے"

ابے قسم سے اس ڈانسر نے بھی کیا ناچا ہو گا جو اس گل خان نے ناچا
"ہے، واہ بھئی قسم سے اصلی مزے تم لوگوں کے ہیں یار"

"قسم سے کیا ناگن ڈانس ہے آئی لو واٹ"

حارث کو یہ منہ پھاڑ پھاڑ کر ہنستا دیکھ کر باسم نے اسے سننچالا مگر
حارث اب تک انہیں دیکھ کر ہنستا ہی جا رہا تھا ابھی وہ مزید ڈانس
کرتے جب بیسٹ اور آر جے کو وہاں آتا دیکھ کر سب سیدھے کھڑے
ہو گئے

"...بس بہت ہوا"

بیسٹ کے سخت لہجے پر نوفل نے جلدی سے لائٹر آر جے کی طرف
اچھالا جسے آر جے نے کیچ کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا
اسے واپس باندھ دو... اور اب مزید اس کے ساتھ کچھ نہ کرنا یہ
"...بڑے کام کا بندا ہے"

"بیسٹ یہ نسواری سالا ہمارے کس کام کا ہو گا"

ساری زندگی رنج کر حرام کمایا اور کھایا ہے اس نے، اب کچھ تو فائدہ"
"اٹھایا جائے اس کے جاندار جسم سے

بیسٹ کی بات پر گل خان جو نڈھال پڑا تھا اسے دیکھنے لگا
"مڑا کون اے تم...؟؟"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا نوافل نے اس کے منہ پر ٹیپ چپکا دیا جس سے اس
کی بولتی بند ہو گئی

"کتنی بار منع کر چکا ہوں اپن کے ساتھ پشتونئی بولنے کا"

نوافل کی بات پر مہر کا قہقہہ نکلا جبکہ باسم کے گھورنے پر بچاری کا بقایا
قہقہہ منہ میں ہی رہ گیا اور حارث خود منہ ہی منہ میں ہنسی کنٹرول
کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"بیسٹ اس کا کیا کرنا ہے؟؟"

"... مگر بیسٹ ابھی تو ہسپتال والوں کی کوئی کال نہیں آئی"

کوئی بات نہیں اگر وہ کچھ کہیں تو انہیں کہنا یہ کسی کی طرف سے تحفہ "
"... ہے ان کے لئے

بیسٹ باسم کے سوالوں کا جواب دے کر وہاں سے چلا گیا جبکہ آر جے
اور باسم اب دستانے پہن رہے تھے جنہیں حارث بڑی دلچسپی سے
دیکھنے لگا

"اب تم لوگ اس کا پوسٹ مارٹم کرو گے؟؟"

"... ہاں"

حارث کے سوال پر آر جے نے مختصر سا جواب دیا

یار مطلب کیسے؟؟ یار واقع تم لوگ کمال کے بندے ہو، مجھے دیکھو"

انسپیکٹر صاحب نے جگہ جگہ بھیجا ہوا ہوتا ہے اور میں ڈیوٹی انجام دیتا

"!!! اور مزے دار ہے ماننا پڑے گا بیسٹ بیسٹ ہے

حادث نے آخری جملہ بھرم سے کہا جس پر سب مسکرا نے لگے
صحیح کہا بھی واقعی مجھ بیسٹ بیسٹ ہے ہمارے بیسٹ جیسا کوئی "
"نہیں اور نہ ہی کوئی کبھی آئے گا

نوفل نے اپنی بات مکمل کی اور ناک پکڑ کر سائڈ میں بیٹھ گیا
"تجھے کیا ہوا؟؟؟"

حادث نے اسے یوں دیکھ کر پوچھا
"برو جو سامنے دو حسین چکنے لڑکے نظر آرہے ہیں نہ یہ قصائی بننے "
والے ہیں... میری مان تو تو بھی یہیں پر ناک پکڑ کر بیٹھ جاو نہ الٹیاں
"کرے گا الٹیاں
"...توبہ کر گندے"

اچکاتا ہوا سائڈ میں بیٹھ گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"... جلدی تیار ہو آج نکاح ہے تمہارا"

اشق جو اماں جان کی قسمیں دینے پر ہاتھ جوڑنے پر خاموش ہو گیا تھا
آج نکاح کے دن وہ اپنے کمرے میں بے سدھ پڑھا سونی کی یادوں
میں گم تھا تب ہی شفیع وہاں آیا
"... یار مجھے"

بس کر دے یار... اماں جان کی حالت دیکھ... آخر کون ہے وہ لڑکی
جس کے لئے تو اماں جان کے سامنے کھڑا ہو گیا ہے؟؟ تجھے پتا بھی ہے

"...ہوگی اس کا ذمہ دار تو خود ہوگا

شفیع کی بات پر اشق ہمت کرتا ہوا اٹھ بیٹھا

یہ لے تیری شیر وانی... چل جلدی سے تیار ہو کر نیچے آجا مغرب"
کے بعد نکلنا ہے ہمیں... اور ہاں اماں جان کہہ رہی تھیں نکاح سے
پہلے تھوڑی بہت مہندی کی رسم بھی کی جائے گی کیونکہ شادی کی
تاریخ کے مطابق بارات سے چند دن پہلے مایوں مہندی کی تقریب
"رکھی گئی تھی وہ دن آج ہی ہے

شفیع اسے سمجھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ اب کپڑے بدلنے واش
روم چلا گیا

تب ہی نظر اپنے موبائل پر گئی جہاں اسکرین پر کسی کا میسج آیا ہوا تھا وہ
تمام میسجز اگنور کر کے سونیا کے کانٹیکٹ نمبر پر گیا
"... اب بھی وقت ہے سونی کال ریسیو کر لو"

اشق نے کال ملائی مگر دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا

"اشفاق؟؟ تیار ہے نہ تو؟؟؟"

شفیع کی آواز سنتا ہوا وہ جلدی سے اپنا موبائل جیب میں رکھ کر کمرے
سے باہر آیا
"... چل"

"ابے کیا سڑی ہوئی شکل بنائی ہوئی ہے بند اسمائل ہی کر لیتا ہے"
شفیع کی بات سن کر وہ اسے گھورنے لگا جس پر شفیع خود منہ بناتا ہوا
وہاں سے آگے آگے چلا گیا

جب وہ گھر آیا تو اس وقت شام کے پانچ بج رہے تھے وہ سیڑھیاں
عبور کرتا ہوا سیدھا اپنے کمرے میں چلا گیا مگر اندر کا منظر دیکھ کر
حیران ہوا عریشہ اس ہی کے کمرے میں صوفے پر بیٹھی اس کا انتظار
کر رہی تھی

"تم یہاں؟؟؟"

شہری... کہاں تھے تم ہاں... یوں بننا بتائے گھر سے گھنٹوں تک غائب "
"...رہنا کوئی اچھی بات تو نہیں ہے

وہ عریشہ کے لہجے پر بڑا حیران تھا آخر وہ کل رات سے کتنی بدلی بدلی
لگ رہی تھی

"کیا ہوا؟؟؟ بھوت دیکھ لیا کیا؟؟؟"

سے وہ یک دم اسے گھورنے لگا

"بھوت تو نہیں مگر ہاں چڑیل ضرور دیکھ لی ہے"

واٹ؟؟ تم نے مجھے چڑیل کہا؟؟ تم خود بھی کسی جن سے کم نہیں ہو"

"سمجھے

عریشہ ہے منہ بنانے پر وہ تھوڑا مسکرایا اور صوفے پر بیٹھ گیا جبکہ

عریشہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی

"... کھانا کھایا تم نے"

"... نہیں صبح دو آملیٹ چھ بریڈ اور چار جوس کے گلاس لئے تھے بس"

اتنا کچھ بتا کر آخری میں "بس" کہنے والے انداز پر شہرام مسکرانے لگا

"اور لنچ؟؟؟"

"...گا

اس کے منہ سے ٹینشن کا سن کر شہرام کافی حیران ہوا

"کیسی ٹینشن؟؟؟"

خود پورا دن باہر گزار کر گھر میں آرہے ہو اور پوچھتے ہو کیسی"

"ٹینشن؟؟؟"

"تو میرے باہر رہنے سے تمہیں کس بات کی ٹینشن ہے؟؟؟"

شہرام اب پوری طرح سے اس کی طرف متوجہ تھا جبکہ عریشہ بڑی

غور سے ایک ایک بات بتا رہی تھی

ہاں تو جس بیوی کا شوہر سارا دن گھر سے باہر رہے وہ بھلہ کبھی"

"سکون سے رہ سکتی ہے؟؟؟"

عریشہ نے اپنی پریشانی ظاہر کی جسے سن کر شہرام پہلے سے بھی زیادہ

حیران ہو گیا آخر وہ پہلی بار ایسا کہہ رہے تھی

"ہو؟؟؟"

اس بار عریشہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے اسے گھورا جس پر نا چاہتے ہوئے بھی شہرام کے چہرے پر ایک حسین مسکراہٹ
بکھرنے لگی جس سے اس کے گال پر ہلکے ہلکے سے ڈمپل نمایا ہونے
لگے جنہیں دیکھ کر عریشہ کھونے لگی تھی مگر جلد ہی ہوش میں آگئی

"شک کر رہی ہو مجھ پر؟؟؟"

"...جی ہاں کر رہی ہوں شک... بتاؤ کہاں رہتے ہو ساراسارادن"
عریشہ نے دونوں ہاتھوں کو کمر پر رکھتے ہوئے ایک اسٹائل سے کہا
ہے ایک خوبصورت حسینہ جس کے ساتھ ساراسارادن گھومتا پھرتا"
"...رہتا ہوں میں"

اس بار تو شہرام نے عریشہ کو ٹھیک ٹھاک والا تپا دیا تھا

عریشہ نے غصے سے کہا جس پر شہرام بالکل سیریز ہو گیا
ہیسی لسن !!! اسے چڑیل مت کہو انجلینا جولی سے بھی زیادہ حسین "
ہے وہ اتنی خوبصورت حسینہ میں نے اپنی پوری زندگی میں نہیں
"دیکھی

شہرام کو اسے جیل سے دیکھ کر بہت مزہ آرہا تھا
"...جسٹ شرٹ اپ"

سوچ لو شرٹ اگر اپ کر دی تو پھر تم کہو گی کہ بد تمیز بے شرم "
"کھڑوس کریلہ جانور درندہ روبروٹ وغیرہ وغیرہ
شہرام کی بات پر وہ پھر سے اسے گھورنے لگی
بند کرو اپنی بکواس اور کیا خوبصورت ہے وہ؟؟ بال نوچ لوں گی میں "
"اس کے سمجھے تم

کی حالت دیکھ کر

"...میری جان تم ایسا کر ہی نہیں سکتیں کبھی بھی"

"میں سب کر سکتی ہوں"

"...ہاں تم سب کر سکتی ہو مگر اس کے بال کبھی نوچ ہی نہیں سکتیں"

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ کیوں نہیں نوچ سکتی میں اس چڑیل کے

"بال

عریشہ کا بس نہیں چل رہا تھا اس کے اوپر بیٹھ کر اس کا گلا دبا دے

"کیونکہ اس کے بال ہیں ہی نہیں"

اس بار وہ بہت حیران ہوئی تھی جبکہ شہرام پر سکون انداز میں کہتا ہوا

خود بڑے آرام سے آنکھیں بند کر کے سر ٹکا گیا

واٹ؟؟ تمہاری گرل فرینڈ گنجی ہے؟؟ تم نے ایک گنجی کو سیٹ کیا"

"ہوا ہے؟؟ ہو نہ اس سے لاکھ درجہ حسین تو پھر میں ہی ہوں

"انجلینا جولی کی بات کی تھی

بس کر دو بال نہ صحیح تو کیا میں اس کا منہ توڑ دوں گی... اب یہ مت "

"کہنا منہ بھی نہیں اس کا

میری جان تم اپنے ان نازک سے ہاتھوں پر رحم کرو اگر تمہیں اپنے "

"یہ ہاتھ عزیز ہیں تو اس سے دور رہنا

اس بار شہرام نے عریشہ کے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا اور خود اٹھ کر

چلیج کرنے چلا گیا جبکہ عریشہ بھی اس کے پیچھے پیچھے

"میں نہیں ڈرتی کسی سے کچھ نہیں ہو گا میرے ہاتھوں کو سمجھے تم "

"اچھا نہ بس کر دو کیا ساتھ چلیج کرنے کا ارادہ ہے؟؟"

اسے یوں اپنے پیچھے پیچھے آتا دیکھ کر شہرام نے مڑ کر کہا جس پر اس کے

قدم رکے جبکہ شہرام اس کے چہرے کا اڑا ہوا رنگ دیکھ کر مسکراتا

ہوا چلیج کرنے چلا گیا

اس ہی کے پاس آکر بیٹھ گیا

کیا ہوا میری بیوی کو؟؟ کیوں منہ بنایا ہوا ہے؟؟ کہاں گیا کچھ دیر "
"پہلے والا جوش؟؟"

"...ہاتھ مت لگاؤ اس ہی کے پاس جاؤ"

عریشہ نے اس کا ہاتھ جھٹکتے ہوئے کہا

اوففف میری جان اچھا نہ مار لینا جتنا مارنا ہے مگر بعد میں پھر یہ نہ "

کہنا کہ میری وجہ سے تمہارے ہاتھ دکھ گئے ہیں کیونکہ میری حسینہ

"یعنی میری پرسنل کار بڑی اسٹرانگ بڑی ٹائٹ اور بالکل الگ ہے

اس کی بات سن کر وہ اسے حیرت سے دیکھنے لگی

"کیا کہا؟؟ کار؟؟ یعنی اتنی دیر سے تم کار کی بار کر رہے تھے؟؟"

عریشہ کا غصہ حد سے بڑھ گیا تھا اتنا زیادہ کہ اس نے ایک ہی ہاتھ سے
شہرام کا کالر پکڑ کر غصے سے بیڈ پر لٹایا

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرا دماغ خراب کرنے کی ہاں تم سمجھتے کیا ہو "
"خود کو

اب وہ اس کے پیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی
"ارے ارے وائف جی اب کیا مارنے کا ارادہ ہے اپنے ہی کو "
"Absolutely "

عریشہ نے غصے سے اس کا منہ دبوچا
"... اچھا ٹھیک ہے دوسرا میں یہیں پر ہوں "
"... ہممم بہادری "

عریشہ نے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہا جس پر شہرام مسکرایا
"صبح سے کال کیوں ریسیدو نہیں کر رہے تھے میری؟؟"

"بار سزا ملے گی اب تو تمہیں"

عریشہ کی بات پر عریشہ نے ثبات میں سر ہلایا ابھی وہ کچھ کہتا ہی جب
عریشہ نے رکھ کر اس کے منہ پر چپیر مارا جسے کھا کر وہ اسے دیکھتا ہی رہ
گیا

"...یہ کیا حرکت"

ابھی وہ پھر سے کچھ کہتا جب عریشہ نے دوسرے گال پر بھی تھپڑ لگایا
"ہم اب ہوئی تمہاری سزا پوری"

بڑے مزے سے وہ اسے تھپڑ لگاتی ہوئی اپنی قمیض ٹھیک کرنے لگی
جبکہ شہرام اس کی حرکت پر حیران تھا

"تمہاری اتنی ہمت کے تم نے شہرام ملک پر ہاتھ اٹھایا"

اس بار غصہ شہرام پر چڑھ چکا تھا جس پر یک دم عریشہ اسے غور سے
دیکھنے لگی

"کسے کہتے ہیں

شہرام کا غصہ اسے برداشت نہیں تھا وہ آنکھیں میچتے ہوئے پیچھے
ہونے لگی مگر تب ہی شہرام نے اسے اپنے اوپر گرایا اور اسے نیچے کر
کے خود اس کے اوپر آلیٹا جس پر عریشہ کافی ڈر سی گئی کیونکہ سامنے
شہرام تھا اس کے تاثرات بالکل پہلے والے شہرام جیسے تھے تقریباً
ایک منٹ سے اوپر ہوا جب اس نے آنکھ کھول کر دیکھا تو سامنے
شہرام کا مسکراتا چہرہ پایا

"ہممم مطلب میری وائف مجھ سے آج بھی ڈرتی ہے"
شہرام کی بات پر عریشہ کی جان میں جان آئی وہ بھی مسکرا نے لگی
"شہرام آپ بھی نہ"

"اچھا چلو جلدی سے ریڈی ہو جاؤ ہم باہر جا رہے ہیں"

آج تمہاری اس گھر میں آخری شام ہے کل شام تم یہاں نہیں بلکہ " اپنے گھر میں ہوں گی... اس لئے آج کی شام ہم ساتھ آؤٹنگ پر جائیں گے "

شہرام کے لبوں پر تو مسکراہٹ تھی مگر لہجہ اس کا بہت اداس سا تھا جبکہ عریشہ نے دل ہی دل میں کچھ سوچ رکھا تھا اس لئے وہ زیادہ اداس نہیں تھی بس اسے گھر جانے کا بے صبری سے انتظار تھا اچھا چلو نہ اب... تمہیں اپنی خوبصورت حسینہ میں بٹھا کر سیر کروانا " ہوں "

شہرام کی بات پر وہ دونوں ہی مسکرانے لگے مگر اس بات سے انجان تھے کہ ان کی زندگی میں ایک اور دکھ آنے والا تھا ان کے درمیان اب فاصلہ مزید بڑھنے والا تھا

"بن رحیم کے ساتھ کرایا جاتا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب اپنے الفاظ تیسری مرتبہ دہرا رہے تھے جس پر شفیع نے اشق کے ساتھ پر زور دیا تو وہ ہوش کی دنیا میں آیا سب کی نظریں اس کے الفاظوں کی منتظر تھیں مگر رحیم صاحب اس کے چہرے کا اڑتا ہوا رنگ دیکھ کر اندر ہی اندر بہت پریشان ہو رہے تھے

"قبول ہے"

کافی دیر بعد اشق کے منہ سے یہ الفاظ نکالا تب کہیں جا کر اماں جان کی سانس میں سانس آئی مولوی صاحب نے نکاح نامے پر اس کے دستخط لئے اور پھر دلہن کے نکاح کے لئے حویلی کے اوپر والے کمرے میں چلے گئے

کر رہی تھی

"ماشاء اللہ بجو تم تو چاند کا ٹکڑا نہیں بلکہ پورا چاند لگ رہی ہو"

سونی کی بات پر شازیہ نے ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائی

"ارے مبارک ہو بجو جیجی نے ہاں کر دی"

سونی بھاگ کر دو بار اکمرے میں آئی جبکہ اس کے ساتھ ہی بابا جان بھی آئے

"بیٹا ادھر آ کر بیٹھ جاؤ مولوی صاحب آرہے ہیں"

رحیم صاحب کی بات پر سونی نے شازیہ کو کرسی سے اٹھا کر صوفے پر

بٹھا دیا اور لال رنگ کے دوپٹے سے اس کا چہرہ ڈھانپ دیا مولوی

صاحب آچکے تھے

ولد غفور ملک سے دس لاکھ حق مہر سکھ رائج الوقت کیا جا رہا ہے کیا
"آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

"جی قبول ہے"

مولوی صاحب نے باقی دو بار بھی اپنا جملہ دوہرایا جس پر شازیہ نے
رضامندی کا اظہار کیا اور نکاح نامے پر دستخط کیے

"مبارک ہو مبارک ہو"

پوری حویلی میں ایک الگ ہی قسم کی چہل پہل مچ گئی سب لوگ گلے
ملنے لگے اور دلہاد لہن کے حق میں دعائیں دینے لگے

"...بجو مبارک ہو"

"خیر مبارک میری جان"

آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے

"ہمیشہ خوش رہو بچو"

"ارے بگلی رو کیوں رہی ہو؟؟؟"

کچھ نہیں بچو... میری ساری دوستیں اپنی بہنوں کی شادیوں میں روتی "تھیں اور میں ان کا مذاق بناتی تھی کہ کیوں روتی ہیں مگر آج مجھے اس بات کا احساس ہو رہا ہے کہ کیا محسوس ہوتا ہے جب بہن پرانی ہو جائے"

سوئی کا لہجہ بہت اداس سا تھا جس پر شازیہ کے رکنے ہوئے آنسوؤں بھی ٹپکنے لگے وہ دونوں ہی ایک دوسرے کے گلے لگ کر بے ساختہ رو پڑھیں مگر تب ہی رحیم صاحب کمرے میں آئے اور اپنی دونوں گڑیاؤں کو روتا دیکھ کر خود بھی بہت اداس ہو گئے

شازیہ کی نظر دروازے پر گئی جہاں وہ کھڑے ہوئے رو رہے تھے پھر
وہ ان دونوں کے پاس آبیٹے اپنی دونوں بیٹیوں کو گلے لگا کر وہ بھی
رونے لگے

"چھوٹی بی بی آپ کو نیچے آنا پڑے گا کچھ کام ہے"

کچھ ہی دیر میں گھر کہ سب سے پرانی ملازمہ کمرے میں آئیں

"اچھا بس بہت ہوا رو نامیرا سارا میک اپ خراب ہو گیا بابا جانی"

سو فی جلدی سے خود کو سنبھالتے ہوئے اپنا میک اپ ٹھیک کرنے لگی

جس پر رحیم صاحب اور شازیہ دونوں ہی ہنسنے لگے

"چلیں اب میں نیچے مہمانوں کو دیکھ لوں"

حویلی مہمانوں سے بھری پڑی تھی حویلی کے باہر والے حصے میں بھی
بہت سے مہمان موجود تھے

یاراشق مبارک ہو بھابھی نے بھی ہاں کر دی اب تو اپنا منہ ٹھیک "
... کر لے

شفیع کی بات پر اشق نے اسے غصے سے گھورا

لگتا ہے تیرا پارا اب تک ہائی ہے رک تیرے لیے پانی لے کر آتا "
ہوں شفیع اس کے غصے سے خود کو بچاتا ہوا سامنے لگے ٹیبل پر سے پانی
لانے گیا جہاں ایک لڑکی پہلے ہی کھڑی پانی بھر رہی تھی پہلے وہ کافی
دیر اس کے پیچھے کھڑا اس کے ہٹنے کا انتظار کرتا رہا مگر اب اس کی
برداشت سے باہر ہو چکی تھی

"Excuse me..."

کی نظر اس پر پڑی تو جیسے وہ وہیں پر جم سا گیا

"Yes??"

سونی نے ایک اسٹائل سے پوچھا

"اگر آپ کا ہو گیا تو مجھے بھی موقع مل سکتا ہے؟؟"

"کیا مطلب؟؟"

سونی نہ سمجھی میں اسے گھورنے لگی وہ شکل سے تو کافی پڑھا لکھا لگ رہا

تھا مگر اس کی باتیں کچھ عجیب سی تھیں

"...آئی مین مجھے پانی لینا ہے"

"ہاں تو لے لیں کس نے روکا ہے؟؟"

سونی نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر سے اپنے کام میں مصروف

"ہو گئی"

"میم آپ یہاں سے ہٹیں گی تو میں کچھ لوں گا نہ"

تاثرات تھے

تو یہاں کیا پانی کی ایک ہی ٹینکی لگی ہوئی ہے؟؟ اتنی ساری ہیں مگر "
"آپ کو یہیں سے پانی لینا ہے

سوئی اپنی بات اس کے منہ پر مارنے والے انداز میں کہتی ہوئی پانی سے
بھرا گلاس وہیں ٹیبل پر پٹخ کر وہاں سے چلی گئی جبکہ شفیع تو اسے دیکھتا
ہی رہ گیا

"تو پانی لینے گیا تھا یا فلٹر کرنے؟؟"

"...یار عجیب لڑکی ہے"

شفیع نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر اشق سوالیہ نظروں سے اسے
دیکھنے لگا

"کون لڑکی؟؟"

شفیع کی بات کو نظر انداز کر کے اشق کی نظریں اب کسی کی منتظر تھیں
مگر وہ کہیں نظر نہیں آرہی تھی یا شاید اس کی نظر اس تک پہنچ نہیں
پائی تھی

نکاح ہوتے ہی سب نے دولہا دلہن کو ساتھ بٹھا دیا شفاق اب شازیہ
کو محرم ہو چکا تھا اسے اپنے محرم کے ساتھ بیٹھ کر ایک عجیب سی ہی
خوشی ایک عجیب احترام محسوس ہو رہا تھا مگر اشق نے ایک نظر اسے
دیکھ کر نظروں کا زاویہ ہی بدل لیا تھا ابھی وہ مزید باہر کی طرف دیکھتا
جب اس کے کانوں میں ایک سریلی آواز سنائی دینے لگی

"... چلو چلو لڑکیوں آ جاؤ سب"

گئی جہاں سب لڑکیاں گانے گانے لگیں سونی کو دیکھ کر اشق کے لبوں
پر ایک دل چھو لینے والی مسکراہٹ آئی جسے وہ قابو نہ کر سکا
"کوئی اتنا حسین کیسے ہو سکتا ہے؟؟"

اس کا دل اب تک یہی کہے جا رہا تھا یہاں بہت سی لڑکیاں تھیں مگر
اشق اور شفیع کی نظریں صرف سونی پر تھیں کیونکہ وہ سب سے الگ
لگ رہی تھی اس کا معصوم سا چہرہ جس پر ہلکا سا میکپ بڑی بڑی
آنکھیں اس کے نازک سے لبوں پر مسکراہٹ کوئی بھی باآسانی اس
معصوم سی لڑکی کے سحر میں جکڑ سکتا تھا
"دلہا بھائی نیک؟؟"

ہوش تو تب آیا جب سونی اٹھ کر اشق کے قریب آئی وہ نا سمجھی میں
اسے دیکھنے لگا

اس کی بات پر اماں جان بھی ہنسنے لگیں

"بیٹانیک دلہن کی بہن کا حق ہوتا ہے"

اماں جان کی بات پر اشق سونی کو دیکھنے لگا

چلیں نہ جلدی نکالیں تاکہ ہم اپنی پیاری سی دلہن کو آپ دیدار کرا"
"سکیں

اشق کو اس کی بات سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا وہ تو بس اسے دیکھ کر
مسکرایا جا رہا تھا جیسے اسے اس کے علاوہ اور کچھ دکھ ہی نہیں رہا ہو

"جیجو؟؟؟"

"...جی"

سونی نے جب اس کا ہاتھ پکڑا تو جیسے اس کے دل میں ایک عجیب سا
شور مچا ہو جیسے اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی ہوں سونی بھی

اشق کے ہاتھ میں باندھا

"!!...نیک دیں نہ"

"اچھا جی تو سونی صاحبہ کو نیک چاہیے ہم؟؟؟"

اشق کی بات پر سونی نے جلدی سے ہاں میں سر ہلایا تو اشق مسکرا نے
لگا

"تو حکم کریں کتنا نیک چاہیے آپ کو؟؟؟"

"ابے پاگل ہے پوچھ کیوں رہا ہے ایسی ہی دے دے دس بیس ہزار"

شفیع جو اشق کے برابر میں کھڑا کب سے ان دونوں کی گفتگو سن رہا تھا

اب اشق کے کان میں بولنے لگا جس پر سونی اسے گھورنے لگی

"ایکسیکویز می؟؟؟ آپ کو کس نے اجازت دی بیچ میں بولنے کی؟؟؟"

سونی نے آنکھیں چھوٹی کیں اور دانت بیچتے ہوئے پوچھنے لگی

"میں دوست ہوں اس کا میرا فرض ہے اسے گائیڈ کرنا

شفیع نے بھی اس ہی کے انداز میں کہا جس پر سونی منہ بناتے ہوئے

اسے گھورنے لگی

"نہیں نہیں یہ چٹنگ ہے"

اوہ میڈم کیا چٹنگ ہے ہاں؟؟ مشکل میں دوست کا ساتھ دینا کونسی"

"چٹنگ ہے؟؟"

ان دونوں کی بحث شروع ہو گئی جس کو تمام لوگ بہت انجوائے کر

رہے تھے جبکہ اشق تو بس سونیا کو ہی دیکھا جا رہا تھا اس کا ہنسنا اس کا

غصہ کرنا اس کا بڑی بڑی آنکھوں سے دیکھنا سب کچھ وہ اپنی نظروں

سے اپنے دل میں اتار رہا تھا

"جیجو آپ نیک دے رہے ہیں یہ میں بجو کو اندر لے جاؤں؟؟"

کے منہ کو تالا لگ گیا کیونکہ وہ واقعی بہت غصے میں آچکی تھی
ارے آپ ناراض نہ ہوںیں !!! آپ بتائیں کتنا نیک چاہیے آپ کو "
"!!! میں؟؟؟ دوں گا !!! پرومس

اشق کا لہجہ دیکھ کر شفیع حیران ہوا کیونکہ اس قدر نرم دھیمے اور مٹھاس
بھرے لہجے میں تو اس نے کبھی اپنی اماں جان سے بات نہیں کی مگر
آج پہلی بار وہ کسی سے اتنی نرم مزاجی سے پیش آرہا تھا

"پرومس؟؟؟ پکا پرومس؟؟؟"

"!!! جی ہاں اشفاق احمد اپنی بات سے کبھی نہیں پھرتا"

اشق کی بات پر سونی مسکراتی ہوئی اپنی سہیلیوں کی طرف گئی اور ان
سے کچھ ڈسکس کرنے لگی

"ابے کیا ہو گیا تجھے؟؟؟"

شفیع کو چپ کراتا وہ سونی کا منتظر تھا

ہم نے بہت ڈسکس کیا تو بہت مشکل سے یہ ڈسائڈ ہوا ہے کہ آپ کو
اپنی دلہن کو دیکھنے کے لیے صرف اور صرف تین لاکھ روپے دینے
ہوں گے

"بس؟؟؟"

سونی کی ڈیمانڈ پر تمام مہمان ساتھ ہی اس کے باباجان اور شازیہ بھی
حیران رہ گئے مگر جھٹکا تو تب لگا جب اشق کے منہ سے نکلا ہوا لفظ سنا
"...بیٹا یہ بہت زیادہ ہیں"

باباجانی کی بات پر سونی سنجیدگی سے انہیں دیکھنے لگی اور پھر اشق کو
جیسے اس نے واقعی کوئی غلط بات کہہ دی ہو

"!! چلیں پھر کم کر دیتے ہیں آپ بس لاکھ روپے دے دیں"

آخر وہ اسے اداس کیسے دیکھ سکتا تھا

"نہیں!! آپ کو میں اتنا ہی نیک دوں گا جتنا آپ نے کہا ہے"

نہیں جیجو میں نے غلطی سے کہہ دیا تھا آپ بس لاکھ روپے دے"

"!! دیں کافی ہے"

"یعنی آپ میری بات نہیں مانو گی؟؟؟"

اشق کی بات پر سونی نے سراٹھایا

اچھا چلیں نہ آپ کے نہ میرے آپ بس ایک لاکھ پچاس ہزار دے"

"دیں"

"!! نہیں"

"تو پھر جو آپ کو ٹھیک لگے دے دیں میں رکھ لوں گی"

اس بار سونی کافی زیادہ اداس ہو گئی تھی جس پر اشق کے دل میں ایک

عجیب سا طوفان اٹھ رہا تھا

"جی ہاں جیجو"

"اوکے"

اشق نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور جیب سے ہزار والی پانچ گڑیاں نکالیں
اور اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر اس کی ہتھیلی پر رکھیں
"یہ لیں آپ کانیک"

جیجو؟؟؟ یہ تو بہت زیادہ لگ رہے ہیں آپ پلیز تین لاکھ نہ دیں!!"
!! دو ہی دے دیں

یہ پورے پانچ لاکھ ہیں اور یہ نا صرف آپ کانیک ہے بلکہ آپ کے
احترام کا آپ کے اخلاق کا آپ کے پیار کا تحفہ ہے، اسے لینے سے انکار نہ
کریں رکھ لیں ورنہ میں سمجھوں گا اپنی نظر میں میری کوئی اہمیت
نہیں"

اماں جان نے بھی ہاں میں سر ہلایا
"تھنکیو سو وو میچ جیجو آپ بہت اچھے ہیں"
سو فی اپنی بات مکمل کر کے اپنی سہیلیوں کے ساتھ چلی گئی جبکہ شفیع
اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا
کچھ ہی دیر میں مہندی کی تمام رسمیں مکمل ہوئیں اور وہ لوگ واپس
اپنے گھر کو روانہ ہو گئے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ لوگ شام میں کافی دیر تک آؤٹنگ پر رہے ان دونوں نے ساتھ
میں بہت تصویریں بنائیں پھر شوپنگ کی اور رات کا کھانا بھی انہوں

وہ اپنا شوپنگ بیگ تو وہیں ریسٹورنٹ میں بھول آئی

"آئی تھنگ ہم وہاں پر بیٹھے ہوئے تھے"

"...ہاں شہرام مگر وہاں تو کوئی بیگ نہیں پڑا"

"رکو میں کاؤنٹر سے معلوم کر کے آتا ہوں تم یہاں پر بیٹھ جاؤ"

شہرام اسے وہیں پر بٹھا کر خود کاؤنٹر پر چلا گیا

جی سر آپ کے جانے کے بعد ہم نے یہ آپ کی امانت کو محفوظ

"کر دیا تھا بس ابھی لا کر دیتے ہیں

"اوکے تھینکس"

شہرام وہیں پر کھڑا انتظار کرنے لگا وہ اطراف میں نظر دوڑائے

ریسٹورنٹ کا جائزہ لے رہا تھا جب نظر سب سے کونے والے ٹیبل پر

گئی جہاں دولٹر کے بیٹھے مسلسل عریضہ کو گھورے جا رہے تھے مگر

ساتھ بیٹھے ایک نوماد کے پیارے سے بچے کو دیکھی جارہی تھی
"سر آپ کا بیگ"

"!!! ویٹ"

پل بھر میں شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے اور اس کے
اند ر کا وہ کڑوا زہریلا بیسٹ جاگنے لگا وہ بڑے بڑے قدم اٹھاتا ہوا
عریشہ کے برابر سے گزر کر کونے والی ٹیبل کی طرف گیا جب عریشہ
نے شہرام کو پاس سے جاتے دیکھا تو نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

یار کیا لڑکی ہے پورے کراچی بلکہ پورے پاکستان میں ایسی بچی نہیں
"دیکھی"

ایک لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا

"Damn hot pretty girl"

ہوا وہ ان لوچے لڑکوں کے گھٹیا الفاظ بآسانی سن چکا تھا

"یہ الفاظ اپنے منہ سے کیسے نکالے...؟؟"

"Excuse me??"

"میں نے پوچھا ایسے الفاظ اپنے منہ سے کیسے نکالے؟؟"

پہلے تو اس کا لہجہ سخت مگر آواز ہلکی تھی مگر اس بار اس کی آواز سن کر

پورا ریسٹورنٹ ادھر متوجہ ہو گیا جبکہ عریشہ کو سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا

کہ شہرام ان سے ایسے کیوں کہہ رہا ہے

وہ اچھا اس لڑکی کے بارے میں؟؟ کیوں تجھے اس سے کیا ہم جو بھی

"کہیں

ان میں سے پہلے والے لڑکے نے کہا جس پر شہرام نے ایک جھٹکے سے

اس کی گردن مروڑی اور اچھال کر دور پھینکا جس سے وہ شیشے پر جا

کمینہ پن دکھا رہا تھا وہ غصے سے اٹھا

"اے سالے تیری یہ جرت... رک تیری چربی اتارتا ہوں"

وہ آگے بیٹھ کر شہرام پر حملہ کرتا جب شہرام نے ایک ہی ہاتھ سے
اسے قابو کیا تو وہاں کھڑے تمام لوگ حیران ہو گئے جبکہ عریشہ تو منہ
پر ہاتھ رکھے اے دیکھنے لگی

"اتار چربی"

شہرام کی بات پر وہ اس کی شکل دیکھنے لگا

"!!!!!! اتار نہ"

شہرام کی آواز پر وہاں کھڑے سارے لوگ حیران رہ گئے

کے دانتوں سے خون نکلنے لگا پھر اس نے اچھال کر اسے بھی دور
پھینک دیا

"What a fight Yar"

ریسیپشن پر موجود شخص جس کے ہاتھ میں عریشہ کا شاپنگ بیگ تھا وہ
وہاں سے باہر نکل کر عریشہ کی طرف آیا اور اسے بیگ دیا
"چلو یہاں سے"

شہرام نے عریشہ کا ہاتھ تھا ما اور اسے اپنے ساتھ لے کر ریسٹورنٹ
سے باہر آگیا
"شہرام یہ کیا تھا؟؟؟"

شہرام اس کی بات کو نظر انداز کرتا ہوا اسے گاڑی میں بٹھا کر خود
ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا اور گاڑی اسٹارٹ کر کے ڈرائیو کرنے لگا
"شہرام میں پوچھ رہی ہوں کیا تھا یہ سب؟؟؟"

شہرام کی آنکھیں اب تک غصے سے لال تھیں عریشہ کو اب اس کی ایسی حالت پر خوف آرہا تھا وہ خاموشی سے بیٹھی دوسری طرف دیکھنے لگی ابھی گاڑی تھوڑا ہی دور گئی تھی جب کسی کی گاڑی ان کی گاڑی کے سامنے آرہی تو شہرام نے بریک لگائی وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ اس کے ساتھ عریشہ تھی ورنہ اس طرح کی حرکت پر وہ بنارحم کئے گاڑی کو ٹھوکتا ہی چلا جاتا اور وہ ایسا کافی بار پہلے بھی کرچکا تھا

"... ششش شہرام یہ لوگ؟؟ کون ہیں؟؟ پلیززز چلیں یہاں سے"

عریشہ کا ڈر مزید بڑھ گیا تھا جب اس نے اس بڑی سی گاڑی سے دو گارڈز ہتھیار سمیت باہر آتے دیکھے

"!!! چاہے کچھ بھی ہو جائے گاڑی سے مت نکلنا"

ہاتھ پکڑ کر روکا

شہرام پلینرز زمت جاؤ مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے یہ لوگ کچھ کر دیں "
گے

"!!! کچھ نہیں ہو گا مجھے "

شہرام اس کا ہاتھ ہٹاتے ہوئے وہاں سے جانے لگا

"!!! شہرام پلینرز زرا اگر آپ مجھ سے پیار کرتے ہیں تو نہ جائیں "

اس بار شہرام نے ایک نظر عریشہ کو دیکھا اس کا پورا وجود پسینے سے
شرابور ہو چکا تھا چہرے پر عجیب قسم کا ڈر تھا آنکھوں آنسوؤں نکل
رہے تھے

"مجھے جانے دو میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہو گا پھر کیوں ڈرتی ہو؟؟؟ "

"کتنا پیار کرتے ہیں آپ مجھ سے؟؟؟ "

پوچھے گئے سوال پر اس کے قدم رکے

"!!!... دل نکال کر دکھا سکتا ہوں"

شہرام کی آنکھوں میں وہ ایک عجیب ہی دیوانگی دیکھ رہی تھی مگر جب سامنے نظر پڑی تو وہ مزید ڈر گئی ان دونوں گارڈز کے علاوہ بھی کوئی تھا جو گاڑی سے نکل کر باہر آچکا تھا کوئی امیر بگڑا ہوا شخص جس کی آنکھوں سے وحشت ٹپک رہی تھی

شہرام نے مزید تاخیر کئے بنا گاڑی سے اتر کر قدم آگے بڑھائے

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے آدمیوں پر ہاتھ اٹھانے کی؟؟"

اس کی آواز سے صاف واضح ہو رہا تھا وہ شراب پی کر آیا تھا

تمہارے کتوں کی ہمت کیسے ہوئی اپنے منہ سے ایسے الفاظ نکالنے

"کی؟؟"

حیران و پریشان گاڑی میں بیٹھی اسے دیکھ رہی تھی

!!! ختم کر دو اسے "

اس آدمی کے کہنے کی دیر تھی جب ان دونوں گاڑیوں نے بند و قوں سے شہرام کا نشانہ بنایا مگر شہرام نے ایک گاڑی کو پکڑ کر سامنے کر دیا جس سے اس گاڑی کا نشانہ تو غلط ہو ہی گیا مگر دوسرے گاڑی کا نشانہ بلکہ صحیح جگہ پر لگا لیکن گولی شہرام کے جسم پر نہیں بلکہ اس دوسرے گاڑی کے جسم پر لگی کیونکہ شہرام نے اسے پکڑ کر سامنے کر لیا تھا گولی کی آواز سے عریشہ نے کان پر ہاتھ رکھ لیے

وہ مزید فائر کرتا جب شہرام نے اس کی بند و ق کے نشانے کہ سمت آسمان کی طرف کر دی تو وہ گولی ہوا میں غائب ہو گئی شہرام نے اس

بات کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس آدمی نے اپنی بندوق نکالی اور خود گاڑی
کی طرف آیا اور گاڑی کا دروازہ کھول کر عریشہ کا ہاتھ پکڑا
"!! شہرام"

شہرام کی نظر جب سامنے کو پڑی تو مانو جیسے اس کے جسم میں آگ سی
لگ گئی آخر اس نے عریشہ کا ہاتھ پکڑا تو پکڑا کیسے
"!!! قریب مت آنا"

شہرام کے بڑھتے قدم کو دیکھتے ہوئے اس نے عریشہ کی کنپٹی پر پستول
رکھی

"!!! قریب مت آنا ورنہ اس پر گولی چلا دوں گا"

وہ شہرام کو ڈرا رہا تھا اور ڈرا بھی کر کورہا تھا جو خود سب سے بڑا ڈر تھا
جس سے بڑے بڑے گینگسٹرز ڈرتے تھے

"قریب مت آنا ورنہ تجھے گولی سے اڑا دوں گا"

سے چلتا ہوا آگے بڑھنے لگا ابھی وہ مزید قریب آتا جب اس آدمی نے
گولی چلا دی

"!!! شہر ام"

عریشہ کی چینخ اس سنسان جگہ پر گونجنے لگی عریشہ کو اپنی سانسیں رکتی
ہوئی محسوس ہونے لگیں گولی شہرام کے بازوؤں پر لگی تھی مگر نہ تو وہ
ہلا اور نہ ہی گرا وہ مزید آگے آکر اس آدمی پر حملہ کر گیا اور پستول دور
اچھال کر اسے اس ہی کی گاڑی کے اندر لے گیا

"... شہرام"

عریشہ کے لئے اب وہاں کھڑا رہنا مشکل ہو گیا تھا اسے اپنا وجود بے
جان ہوتا محسوس ہو رہا تھا وہ کار کے سہارے وہاں کھڑی رہی اس

تھیں مگر جب اس گاڑی میں سے شہرام باہر آیا تو اسے وہ شہرام لگ رہا
تھا اسے اس خون میں شرابور شخص کو دیکھ کر وحشت طاری ہو رہی
تھی شہرام کے ہاتھ میں ایک انسانی ہاتھ تھا جو کٹا ہوا تھا یقیناً وہ اس ہی
شخص کا وہی ہاتھ تھا جس سے اس نے عریشہ کا بازو پکڑا تھا عریشہ کو
اپنے جسم میں کپکپاہٹ محسوس ہونے لگی شہرام نے ایک جھٹکے سے
اس ہاتھ کو دور پھینکا

شہرام اپنے خون میں بھرے وجود کے ساتھ اس کے قریب بڑھنے
لگا اس کے ہاتھ خون میں شرابور تھے جنہیں دیکھ کر عریشہ مزید گھبرا
گئی تھی شہرام اب اس کے بالکل قریب آچکا تھا شہرام کے ایک ہاتھ
میں چھوٹا سا بلیڈ نما ہتھیار تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں اس شخص کے
جسم کا کوئی کٹا ہوا ٹکڑا تھا

میری جان!!! تم مجھ سے پوچھ رہی تھیں نہ میں تم سے کتنا پیار کرتا"
ہوں؟؟ میں نے کہا تھا نہ میں دل نکال کر دکھا سکتا ہوں!!! اب آگیا
"یقین؟؟؟"

شہرام کی مٹھی میں اس آدمی کا دل تھا جسے وہ ایک ٹینس بال کی طرح
بے دردی سے مٹھی میں دبوچے کھڑا تھا عریشہ کو اپنی آنکھوں کے
سامنے اندھیرا سا محسوس ہونے لگا پل بھر میں وہ وہیں کھڑی کھڑی
زمین پر گرنے لگی جس پر شہرام نے اس دل کو زمین پر پھینکا اور عریشہ
کو اپنے سینے سے لگایا

"عریشہ؟؟ مائے بیوٹی کوئین؟؟؟"

وہ بے ہوش ہو چکی تھی جبکہ شہرام اسے یوں ہی اپنے سینے سے لگائے
اسے گاڑی کے اندر لے گیا تھا

"روحیل کیا ہوا ہے بابا کو بتائیں یہ لوگ کیوں چپ ہیں؟؟؟"

"!!! ریلیکس ماہی پلیز زانہیں کچھ نہیں ہوا وہ بالکل ٹھیک ہیں"

ماہی اس ملازم کو فون پر گفتگو کرتے دیکھ چکی تھی جس میں وہ رضوان

کی طبیعت پوچھ رہا تھا

نہیں روحیل بابا کو کچھ ہوا ہے خدا راجھے بتائیں میرے بابا کو کیا ہوا"

"ہے"

"ماہی!!! وہ کل تک واپس گھر آجائیں گے"

آپ کو کیسے پتا؟؟؟ آپ نے تو انہیں بچپن میں دیکھا تھا آپ کیسے"

"جانتے ہیں ان کے بارے میں کہ وہ کب تک واپس آئیں گے؟؟؟"

اس کے بابا ان کے مشن میں ساتھ تھے

تم نے پوری بات نہیں سنی ہوگی اس ملازم نے یہ بھی کہا تھا کہ وہ "کل تک آجائیں گے"

"روحیل بس کر دیں!!! آپ کیا چھپا رہے ہیں مجھ سے؟؟؟"

"ماہی کیا ہو گیا میں کیا چھپاؤں گا؟؟؟"

"!!! ہاں تو پھر مجھے بات کرنے دیں بابا سے، میں کال ملاتی ہوں"

"ماہی ابھی نہیں!!! ابھی بہت رات ہو گئی ہے سو جاؤ"

"نہیں مجھے ابھی بات کرنی ہے"

"ماہی پلیز ززز!!! میں نے کہا نہ نہیں تو نہیں"

یہ شاید ان دو مہینوں میں پہلی بار ہوا تھا جو روحیل نے ماہی کے ساتھ

سخت لہجہ اختیار کیا تھا ماہی نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی تھی جبکہ روحیل

آنکھیں بند کئے اب پچھتا رہا تھا

!!ماہی سنو"

!!ہاتھ مت لگائیں مجھے"

ماہی اسے خود سے دور کرتی ہوئی وہاں سے اوپر اپنے کمرے میں جانے
لگی جبکہ روحیل بھی اس کے پیچھے پیچھے مگر وہ اندر جا کر دروازہ بند کر
گئی

!!ماہی دروازہ کھولو"

!!نہیں چلے جائیں یہاں سے آپ"

"Mahi please!! I said open the
door!!"

"Never!!"

اچھا سنو میں سچ بتاتا ہوں !! میں اور آپ کے بابا ایک دوسرے کو"

جانتے ہیں !! اس وقت وہ بہت اہم مشن پر بیزی ہیں اس وقت انہیں

انہیں تھوڑی چوٹ آئی ہے کل صبح ہوتے ہی میں تمہیں ان سے
"!! ملوانے لے جاؤں گا ہو سپٹل

روحیل کے بتانے کی دیر تھی جب ماہی نے جھٹ سے دروازہ کھولا تو
روحیل اس کے پاس آیا

"ایسا کیسے ممکن ہے روحیل؟؟؟"

"!! ماہی وقت آگیا ہے تم سب سچ جان جاؤ"

"کیا سچ؟؟؟ کیا کچھ اور بھی باقی ہے؟؟؟"

ماہی کی بات پر روحیل نے دروازہ بند کیا اور اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود

اس کے برابر میں آ بیٹھا

انفیکٹ ہماری بات بچپن میں ہی طے ہو چکی تھی اور ان ہی کی اجازت پر تو میں تم سے ملنے آیا کرتا تھا!! اور ہمارا نکاح... ہمارا نکاح بھی اس ہی کے کہنے پر ہوا تھا

ماہی حیران و پریشان اس کی باتیں غور سے سن رہی تھی

"آخر یہ کس قسم کا کھیل ہے؟؟؟"

ماہی یہ کوئی کھیل یا مذاق نہیں اب میں جو بتا رہا ہوں وہ تمہیں بہت "

دھیان سے سننا اور سمجھا پڑے گا تاکہ کل جب عریشہ کسی مشکل میں

"ہو تو تم اسے سہارا دے سکو اسے سمجھا سکو اسے یقین دلا سکو

"عریشہ؟؟ عریشہ ان سب میں کہاں سے آگئی؟؟؟"

ہے جب عریشہ ترکی سے واپس نہیں آئی تھی؟؟ اور پھر اس کے ڈیڈ
"...نے کہہ دیا تھا کہ وہ سیف ہے

"ہاں روحیل مجھے یاد ہے"

غلطی کہا تھا جھوٹ کہا تھا وہ آدمی صرف بزنس مین نہیں بلکہ ولن
"بھی ہے

"واٹ؟؟ کیا مطلب؟؟"

ماہی کو روحیل کی ایک بات کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی
ماہی مطلب کہ عریشہ کے ڈیڈ یعنی شفقت صاحب جو گینگسٹرز کے
"لئے کام کرتے ہیں وہ ڈون سے ملے ہوئے ہیں

کیا؟؟ روحیل یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟؟ ڈون تو وہی ہے جس کی
وجہ سے میری موم... اور آپ کہہ رہے ہیں کہ عریشہ کے ڈیڈ ان
"سے ملے ہوئے ہیں

آئی نو تمہیں یہ سب بہت عجیب لگ رہا ہو گا مگر یہی سچ ہے!! ماہی "

صرف تمہاری موم ہی نہیں بلکہ ان سب نے مل کر بہت سی معصوم جانوں کا بے دردی سے قتل کیا ہے میں تمہیں یہ سب کبھی نہ بتاتا مگر مجبوری ہے عریشہ تمہاری دوست ہے تمہیں اسے سنبھالنا ہو گا اگر تم یہ سب جانتی ہوں گی ان سب باتوں پر بھروسہ رکھتی ہوں گی تب ہی

"تو تم اسے صحیح غلط کا یقین دلاؤ گی نہ؟؟"

ماہی بنا کچھ کہے اب رو حیل کی ایک ایک بات غور سے سن رہی تھی

ماہی تمہیں اپنے بچپن کے کچھ پل تو یاد ہوں گے ہی؟؟ تمہاری "

بر تھڈے؟؟ جس میں تمہارے بابا کے دوست بھی آئے تھے؟؟

"جہانزیب نامی؟؟ یاد آیا کچھ؟؟"

اور وہ بر تھڑے میں آئے تھے ان کی پکس بھی ہیں میرے ایلم میں
پھر انہوں نے گھر پر آنا بھی چھوڑ دیا تھا مگر آپ کیسے جانتے ہیں
"انہیں؟؟؟"

"!! ماہی وہ میرے ڈیڈ تھے"

ایک درد بھری مسکراہٹ روحیل کے لبوں پر آئی تھی

"!! ہاں ماہی وہ ڈیڈ تھے میرے"

"... مگر وہ تو انسپیکٹر"

ہاں وہ پولیس میں تھے سینئر تھے مگر ڈون نے انہیں مار دیا پھر ان

"کی جگہ تمہارے بابا کو ملی تھی

"مگر روحیل ان کے تو دو بیٹے تھے نہ؟؟؟"

"ہاں میں اور میرا بڑا بھائی سو حیل"

انہیں تو بابا سے بھی پہلے ختم کر دیا گیا تھا میرے بابا اپنے ایک اور "
بیٹے کو کھونا نہیں چاہتے تھے اس لئے انہوں نے مجھے وہاں سے بھگادیا
تھا وہ لوگ ہمارے گھر میں آچکے تھے اور اس وجہ سے میرے بابا
"فائرنگ کی زد میں آکر اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے
روحیل کے چہرے پر آنسوؤں گرنے لگے جسے آگے بڑھ کر ماہی نے
اپنے ہاتھوں سے صاف کیا

ماہی نہ میں نے اور نہ ہی تم نے اپنی پسند کی شادی کی ہے یہ فیصلہ "
بچپن میں ہی ہو چکا تھا تمہارے اور میرے ڈیڈ کے درمیان !!! میرا
تم سے اور سو حیل بھائی کا حورین سے... حورین ہماری کزن ہے وہ بھی
پہلے تمہاری طرح بہت خوش مزاج سی تھی مگر جب اس نے اپنے
چھوٹے سے ہاتھوں سے سو حیل کا بے جان وجود چھوا تھا تو وہ اپنے

اس نے کسی کی طرف دیکھا بھی نہیں... نوافل بہت اچھا لڑکا ہے مگر
حورین خود کو آج بھی سو حیل کی امانت کہتی ہے اس نے اپنی ساری
"زندگی انتقام لینے کے لیے وقف کر دی ہے"

"تو کیا وہ سب لوگ آج بھی ہم سب کے دشمن ہیں؟؟؟"

ہاں بالکل اور تمہارے ڈیڈ اس ڈون کو یہاں لانے گئے تھے تاکہ اس "
"کے پرکاٹ کر اسے جیل میں ڈال دیا جائے"

روحیل کی بات پر ماہی نے ثبات میں سر ہلاتا مگر ایک بات وہ بار بار
سوچی جا رہی تھی

"روحیل اگر عریشہ اپنے ڈیڈ کے پاس نہیں تھی تو کہا تھی؟؟؟"

"... شہرام کے پاس"

ہماری کامیابی کا اصل ذمہ دار، ہماری چلتی ہوئی سانسوں کی وجہ، ہم "

!!! سب کا محافظ... بیسٹ

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

جب اس کی آنکھ کھلی تو اس کا پورا جسم بخار سے ٹوٹ رہا تھا اسے اپنا سر
اب تک چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا ابھی وہ نا سمجھی سے بستر سے اٹھنے
کی کوشش کرتی جب شہرام نے اسے روکا وہ اس کے سرہانے بیٹھا ہوا
اس ہی کو دیکھ رہا تھا جب عریشہ کی نظر اپنے برابر بیٹھے وجود پر گئی تو وہ
ڈر سے کانپنے لگی اسے کچھ دیر پہلے والا منظر یاد آنے لگا خون، انسانی
ہاتھ، انسان کا دل، وہ لڑائی، شہرام کے بازوؤں پر گولی لگنا

شہرام نے اس کے ماتھے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے اسے اپنے قریب
کیا مگر ڈر عریشہ کی آنکھوں سے جھلک رہا تھا

"!!! شش شہرام!!! وہ سب!!! کیا تھا!!! اور آپ کا ہاتھ"

اس کی نظر شہرام کے ہاتھ پر بنی پٹی پر گئی کیونکہ وہ اس وقت بنا شرٹ
کے تھا تو اس کے زخم پر بندھی پٹی صاف واضح ہو رہی تھی

میں ٹھیک ہوں تم سو جاؤ تمہیں آرام کی ضرورت ہے ہم کل بات
"!!! کریں گے"

شہرام اسے اپنے سینے سے لگائے تھپکی دینے لگا مگر عریشہ وہ سب کیسے
بھول سکتی تھی کچھ دیر وہ یوں ہی اس کے سینے سے لگی لیٹی رہی مگر پھر
سوچوں میں گم ہو گئی اور اسے پتا ہی نہ چلا کہ اسے کب نیند نے اپنے
آغوش میں لے لیا

مجھے معاف کر دو جان میں تم سے چھوٹ نہیں بول سکتا!!! کل "
تمہیں سب کچھ پتا چل جائے گا سب کچھ!!! پھر اس کے بعد جو تمہارا
"!!! فیصلہ ہو گا مجھے منظور ہو گا

شہرام کو بس کل کا انتظار تھا پھر بہت کچھ وہ سامنے لانے والا تھا اور
شاید بہت کچھ وہ کھونے والا بھی تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

آج اس کی رخصتی تھی وہ آج پھر سے سچ سنور کر بیٹھی بارات کا انتظار
کر رہی تھی کچھ ہی دیر میں بہت دھوم دھام سے بارات آئی وہ آج
بہت ادا اس تھا اسے اب بے بسی محسوس ہو رہی تھی وہ اپنی محبت کو

طرح سے یہ رشتہ ختم کرنا تھا مگر کیسے؟؟

یہ سب کیسے ممکن تھا ایک طرف اس کی محبت دوسری طرف اس کی
اماں جان آخر وہ کرتا بھی تو کیا وہ خالی نظروں سے کرسی پر بیٹھا اپنے
اس دکھ بھرے لمحے کو برداشت کر رہا تھا وہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھوں
کو بند کیے دل کی دھڑکنوں کو محسوس کر رہا تھا اس کا دل جیسے آج
دھڑکنا ہی بھول گیا تھا

"ارے جلدی ہٹو سب دلہن آرہی ہے"

مگر پھر ایک آواز اس کے کانوں کو چھو کر گزری جسے سن کر اس کا دل
بے ساختہ دھڑکنے لگا

!!!!سوئی"

نظریں شازیہ کے بجائے سونیا پر تھیں وہ آج کتنی خوبصورت لگ رہی
تھی جیسے کوئی پری سونیا نے سفید رنگ کی پیروں تک آتی سلکی فرائ
ساتھ ہی لال رنگ کا چوڑی دار پاجامہ اور لال ہی ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا
کانوں میں بڑی بڑی جھمکیاں اور ہاتھوں میں جوڑیاں جبکہ چہرے پر
ہلکا سا میک اپ اور بال آزاد تھے

""!!! ماشاء اللہ""

جب شازیہ کو اشق کے برابر بٹھایا گیا تو بے ساختہ اس کے منہ سے یہ
الفاظ نکلے جس پر پیچھے کھڑا شفیع مسکرایا اور ساتھ ہی سونی بھی کیونکہ
یہ الفاظ بھلے سے اس نے اپنی دھن میں سونی کے لئے کہے تھے مگر
وہاں کھڑے سب لوگ اسے شازیہ کی تعریف سمجھ کر مسکرا رہے
تھے اب انہیں کیا پتا تھا اس نے تو ایک بار بھی شازیہ کو نہیں دیکھا تھا

"چلو رسم شروع کی جائے... جلدی جلدی"

سونی کے کہنے کی دیر تھی کہ سارے مہمان رسمیں کرنے کے لیے آگے آگئے جبکہ سونی اتنا رش دیکھ کر وہاں سے چلی گئی کیونکہ اسے اتنے سارے لوگوں میں گھٹن محسوس ہوتی تھی جبکہ دوسری طرف شفیع کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

اوقفف السلیبتا نہیں کیسے مہمان ہیں ایسا لگ رہا ہے جیسے وہاں کوئی "مفت میں بریانی بٹ رہی ہے سب کے سب لوگ ایک ہی جگہ جمع !!! ہو گئے... آااا

وہ اپنی ہی دھن میں بک بک کئے چل رہی تھی جب سامنے سے آتے شخص سے ٹکرائی
"!!! سوری"

سونی نے غصے میں کہا اور آگے بڑھ گئی

"!!! ایکسیوزمی میڈم!!! سامنے سے آپ آرہی تھیں میں نہیں"

"Whatever"

وہ منہ بناتی ہوئی حویلی کے اندر آگئی اور سیڑھیاں عبور کرتے ہوئے
اپنے کمرے میں جانے لگی

"بات سنیں ایک بات پوچھوں؟؟؟"

"کیا ہے اب؟؟؟"

"آپ میں اتنی اکڑ کس بات کی ہے؟؟؟"

شفیع کے سوال پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

"اکڑ؟؟؟ کونسی اکڑ؟؟؟"

یہی ہر وقت غصہ کرتے رہنا کسی کو منہ نہ لگانا کسی کو بھی ذلیل"

"!!! کر دے نہ وہ بھی بنا جانے"

اینڈ میں کیوں تمہیں جانوں گی؟؟ تم کونسا کوئی منسٹر لگے پڑے ہو...

"!!! آ جاتے ہیں پتا نہیں کہاں کہاں سے

سونی نے اس کی اچھی خاصی انسلٹ کی اور خود واپس اوپر جانے لگی جس پر شفیع نے اسے ہاتھ پکڑ کر روکا

بات سنیں محترمہ !!! میں کچھ کہہ نہیں رہا اس کا ہر گزیہ مطلب " نہیں آپ میری انسلٹ پر انسلٹ کرتی چلی جائیں اور بہت بہتر ہوتا اگر آپ میری عزت افزائی کرنے سے پہلے میرے بارے میں جان

"!!! لیتیں

شفیع نے سخت لہجے میں کہا جس پر سونی نے مزاحمت کی مگر اس کی پکڑ کافی مضبوط تھی

"!!! لئے پکڑا ہے

شفیع نے یہ الفاظ دو قدم آگے آکر دھیمے لہجے میں ادا کیے تھے جس پر
سونی دو قدم دور ہونے لگی تھی مگر ہو نہیں پائی تھی

جرمنی کی سب سے پرانی اور مشہور یونیورسٹی کا سب سے پرانا اور "
"!!! مشہور لیکچرر... شفقت خان... نام تو سنا ہوگا

شفیع کی بات پر سونی یک دم خاموش اس کی شکل دیکھنے لگی یہ تو وہی تھا
جس کا اشق نے اسے بتایا تھا اور پھر جہاں وہ لیکچر دینے جاتی تھی وہاں
بھی تو اکثر کسی شفقت خان نامی شخص کا بہت ذکر کیا جاتا تھا مگر اسے
اپنا تو بھرم رکھنا تھا نہ

"!!! نہیں سنا!!! اور سننا بھی نہیں میں نے ہاتھ چھوڑ دیا"

کھڑا ہوا سوچوں میں گم ہو گیا آخر وہ کتنی آسانی سے اتنے بڑے آدمی
سے امپریس ہونے کے بجائے اسے انور کر کے چلی گئی تھی

"!!! یار کچھ تو بات ہے اس میں !!! مجھے اچھا لگا اس کا اسٹائل"

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ کب سے کمرے میں بیٹھی اس ہی کا انتظار کر رہی تھی مگر وہ تو حویلی
میں آتے ہی گاڑی سے نکل کر کہیں چلا گیا تھا اور اب تک واپس نہیں
آیا تھا

بیٹا تمہیں اگر کوئی بھی مسئلہ ہو یا کسی چیز کی ضرورت ہو یہاں بہت "
"ملازم ہیں کسی سے بھی کہہ دینا"

شازیہ نے نیچے گردن کئے جواب دیا جبکہ اماں جان اس کے چہرے
کے تاثرات سمجھ چکی تھیں

"اور ہاں وہ اشق ابھی ذرا کام سے گیا ہے بس آتا ہی ہوگا"

وہ اسے پیار سے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دیتی ہوئیں وہاں سے چلی
گئیں کچھ ہی دیر میں اشق کمرے میں آیا اس کے آتے ہی شازیہ کو
ایک عجیب سے بو آئی جیسے اس نے سگریٹ نوشی کی ہو
"تم نے اب تک کپڑے نہیں بدلے؟؟؟"

اشق نے انجان سے لہجے میں لاپرواہی برتتے ہوئے کہا جس پر شازیہ
سراٹھا کر اسے نا سمجھی میں دیکھنے لگی

اور یہ کیا پورے بیڈ کو گلہ ستہ بنایا ہوا ہے؟؟ کوئی ہے ادھر؟؟ ملازم
"کہاں مر گئے سب؟؟؟"

کتنا عجیب سا رویہ کر رہا تھا

"جی جی اشق صاحب"

ملازم گردن جھکائے وہاں کسی جن کی طرح نمودار ہوا

یہ میرے کمرے کی کیا حالت بنائی ہوئی ہے ہاں؟؟ کیا ہے یہ "

"سب؟؟ یہ پھول یہ پتیاں؟؟"

اشق کی آواز پوری حویلی کو بیزار کر رہی تھی

"...صاحب وہ بیگم صاحبہ نے کہا تھا کہ "

وہ کچھ بھی کہیں گی تو تم مان لو گے؟؟ ابھی پانچ منٹ کے اندر اندر "

"!!! مجھے میرے کمرے کا پہلے والا حال کر کے دو جلدی فاسٹ

وہ غصے سے کہتا ہوا اپنے کمرے نکال کر وہاں سے باہر چلا گیا یقیناً وہ

دوسرے کمرے میں گیا تھا جبکہ ملازم پورے کمرے کی صفائی کرنے

لگا بیڈ کے علاوہ اس نے پورے کمرے سے پھول ہٹا دیئے اور صفائی

تھی ابھی وہ مزید ذہن پر زور ڈالتی کہ تب ہی کمرے کا دروازہ دھڑک کر
کے کھلا اور وہ اندر آیا

اوقف احمق انسان !!! بیڈ کا تو وہی حال ہے اب کیسے سوؤں گا اس "
"پر میں

وہ خود ہی خود سے غصہ کرتا ہوا بیڈ کی طرف آیا اور اپنا تکیہ اٹھا کر
سامنے صوفے پر چلا گیا ایسا منظر دیکھ کر شازیہ کی آنکھوں میں آنسوؤں
آگئے آخر یہ سب کیا تھا وہ بالکل بھی سمجھ نہیں پارہی تھی

"تمہیں سونا نہیں ہے؟؟ لائٹس آف کرو مجھے نیند آرہی ہے "
اشق نے بنا دیکھے یہ الفاظ ادا کئے اور جھٹکے سے صوفے پر لیٹ گیا اب
وہ کیا کرتی کسی کو کیا کہتی وہ بے بسی سے وہیں پر بیٹھی اپنی قسمت پر

شرارے کو سنبھالتی ہوئی وہ الماری کے پاس آئی اور اپنے کمرے نکال
کر چینیج کرنے چلی گئی

کپڑے چینیج کر کے وہ بیڈ پر آکر لیٹ گئی اور لائٹ بند کر دی
بابا جان یہ سب کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا شفاق کا مجھ سے "
"ایسا رویہ کیوں؟؟ آخر کیا وجہ ہے ان سب کی؟؟
شازیہ کا پورا چہرہ سرخ پڑھ چکا تھا نجانے کب اسے نیند لگ گئی پتا ہی
نہیں چلا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

رضوان ایڈمٹ تھے

"بابا"

ماہی اپنے بابا کے پاس بھاگتی ہوئی آئی انہیں کہاں پتا تھا کہ روحیل اسے

سب بتا دے گا اور یہاں لے آئے گا

"ماہی؟؟ تم یہاں؟؟؟"

رضوان سے تو بیڈ پر سے اٹھا بھی نہیں جا رہا تھا مگر ماہی کو اچانک دیکھ
کر وہ پریشان ہو گئے وہ بھی روحیل کے ساتھ رضوان نے روحیل کی
طرف دیکھا تو روحیل نے انہیں اشارے سے سمجھایا کہ ماہی سب کچھ
جانتی ہے

"بابا آپ کو کیا ہو گیا یہ سب کیسے ہوا آپکا پاؤں"

"میری جان میری گڑیا بابا بالکل ٹھیک ہیں پریشان نہ ہو"

ارے مجھے کیا ہوگا بھلہ؟؟ چھوٹا سا زخم ہی تو ہے اور تمہیں اپنے بابا"
پر بھروسہ نہیں ہے کیا؟؟ ایک گولی تمہارے بابا کا کچھ بھی نہیں بگاڑ
"اسکتی ابھی تو میں جوان ہوں

ماہی کو یوں پریشان دیکھ کر رضوان نے اسے سمجھاتے ہوئے تھوڑا
بھرم دکھایا جس پر ماہی لپک کر ان کے گلے لگ گئی
"... بابا مجھے روحیل نے سب کچھ بتا دیا!!! کہ وہ عریشہ کے بابا"
ماہی!!! مجھے پتا ہے روحیل نے تمہیں سب بتا دیا مگر اس بات کا ذکر"
تم کسی کے بھی سامنے نہیں کرو گی اور ہاں آج کا دن بہت بڑا، مشکل
اور پیچیدہ گزرے گا!!! تمہیں بہت ذہانت سے کام لینا ہوگا تمہیں
"!!! عریشہ کو سنبھالنا ہوگا

رضوان نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر ماہی نے ثبات میں سر

ہلایا

ماہی خفا نظر آرہی تھی جس پر رضوان رو حیل کا سہارا لے کر اٹھ بیٹھے
بیٹا یہ سب ضروری تھا!!! اگر یہ بات کسی ہے بھی سامنے آجاتی کہ "
تم دونوں کا رشتہ ہوا ہے تو پھر ہمارے مش کے لئے بہت مشکل ہو
سکتی تھی کیونکہ انہیں ہم سب کی انفارمیشن تھی ہمیشہ سے اور انہیں
یہ بھی نہیں پتا کہ جس پر وہ اتنا تشدد کر رہے تھے وہ کوئی عام انسان
نہیں وہ ناصر ف بیسٹ کا خاص آدمی بلکہ شہید پولیس آفیسر انسپیکٹر
"جہانزیب کا بیٹا بھی ہے"

رضوان کی بات پر ماہی سوالیہ نظروں سے پہلے انہیں پھر رو حیل کو
دیکھنے لگی

ایک منٹ بابا!!! کیا کہا اپنے تشدد؟؟ کیسا تشدد؟؟ رو حیل نے تو "
"ایسا کچھ نہیں بتایا مجھے"

گردن کر لی

بیٹا جس وقت تم نے ضد میں آ کر رو حیل کو کال کی تھی وہ بیسٹ اور "اپنی ٹیم کے ساتھ بہت اہم مشن میں تھا مگر تمہاری کال کی وجہ سے ان کے پلین کو نقصان پہنچا تھا اور انہوں نے رو حیل کو وہی پر گھیر لیا تھا اور نجانے کتنا تشدد کیا تھا اس پر کچھ دن بعد بیسٹ نے اور پوری ٹیم نے اسے وہاں سے چھڑوایا تھا مگر اب وہ لوگ یہ بات جان چکے ہیں کہ رو حیل میرا داماد ہے

مگر بابا ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟؟ انہیں کیسے پتا؟؟"

ماہی نے ایبروکازاویہ بناتے ہوئے پوچھا

سرداماد انہیں انہوں نے ہونے والا داماد کہا تھا!!! یعنی انہیں نکاح کا "نہیں پتا تھا مگر کوئی ہے ہمارے بیچ جس وجہ سے انہیں ہمارے تعلق کے بارے میں تھوڑی بہت معلومات مل چکی تھی

شاید!!! مگر اب وہ سب پکڑے جا چکے ہیں اور آج ایس کے کا بھی "
"کھیل تمام ہو جائے گا

"روحیل اپنے مجھے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا؟؟؟"

بیٹا اس نے تو تمہیں بہت کچھ نہیں بتایا بچپن سے اب تک اس نے "
"بہت تکلیفیں اٹھائی ہیں

رضوان کی بات پر ماہی حیرت سے روحیل کو دیکھ رہی تھی

"سر میں ان سب میں شاید دوسرے نمبر پر ہوں"

روحیل کی بات پر رضوان سنجیدہ ہو گئے

صحیح کہا پہلے نمبر پر تو وہ ہے اس نے نجانے کیسے کیسے حالات کو فیس "

"کیا ہے نجانے کتنے دکھ کتنی تکلیفیں جھیلی ہیں

"بابا تو شہرام کہا ہیں اب؟؟؟"

"وہ اپنے گھر پر ہو گا مگر آج وہ عریشہ کو اس کے گھر چھوڑ دے گا"

"کیونکہ عریشہ ان سب باتوں سے انجان ہے"

تو بابا ہم اسے بتادیں گے کہ شہرام اسے پسند کرتا تھا اس لئے اس سے شادی کی ہے اور اس کے ڈیڈ گینگسٹرز کے ساتھ ملے ہوئے تھے
"اس لئے وہ جیل میں ہیں

بیٹا یہ سب اتنا آسان نہیں ہے!!! کیا کوئی بیٹی اپنے باپ کے خلاف
"ایسی بات سن کر پر سکون رہ سکتی ہے؟؟

رضوان نے اسے احساس دلاتے ہوئے کہا جس پر ماہی واقعی اب کافی
ادا اس ہو گئی تھی

اور رہی شہرام کی بات تو عریشہ اس سے نفرت کرتی ہے اسے تو پتا
بھی نہیں کہ وہ انجان شخص اس کے لئے کیا سے کیا ہو گیا تھا لیکن بہر

"!!! ہے

"زینش؟؟ بابا وہ؟؟"

بیٹا دراصل اسے بھی تمہاری طرح ابھی ہی سب کچھ پتا چلا ہے وہ"
کافی سمجھدار بچی ہے اور تم بھی لیکن عریشہ... وہ بہت جذباتی ہے یہ تم
بھی جانتی ہو اور اب جب بات ہی اس کی ہے تو پھر تو یہ وقت اس کے
"لئے بہت مشکل ہوگا

رضوان کی بات پر روحیل متفق تھا جبکہ ماہی کو ابھی سے عریشہ کی فکر
شروع ہو گئی تھا

بابا آپ پریشان نہ ہوں میں اسلپاک نے مجھے کوئی بہن نہیں دی لیکن"
عریشہ میری بہنوں جیسی ہے آپ فکر نہ کریں میں سب سنبھال لوں
گی"

فخر محسوس ہو رہا تھا انہوں نے پیار سے اس کا ماتھا چوما اور گلے سے لگا
لیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ اپنے کمرے میں پر سکون سو رہا تھا تمام سوالوں کے جواب تمام
الزامات کو جھوٹا قرار دینے کا طریقہ سب کچھ وہ پہلے ہی سوچ چکا تھا
ابھی وہ خوابوں میں بیسٹ کو شکست دے رہا تھا مگر تب ہی اسے
فائرنگ سنائی دی

"کون؟؟ اس وقت کون آگیا؟؟ کیا ہو رہا ہے یہ سب؟؟"

کی طرف بڑھا جہاں سارے ملازم دروازے پر کھڑے اس ہی کے
منتظر تھے

"باہر کیا ہو رہا ہے؟؟ کیا چل رہا ہے یہ سب؟؟"

وہ بھنبھناتا ہوا ملازموں پر گرم ہونے لگا مگر اسکے ملازم سر جھکانے
کے بجائے سراٹھا کر کھڑے اسے گھور رہے تھے جیسے ابھی کھا جائیں
گے

"ہٹو میں خود ہی دیکھ لیتا ہوں"

ابھی وہ ملازموں کو پرے کرتا ہوا باہر کا دروازہ کھولتا جب پیچھے سے
آنے والی آواز پر اس کے قدم رکے

"ارے سر جی کہاں چلے؟؟ آپکا داماد تو ادھر بیٹھا ہے"

جانی پہچانی آواز سن کر وہ جھٹ سے پیچھے ہٹا مگر جب نظر سامنے
رکھے صوفے پر گئی تو جیسے اس کی ٹانگیں کانپنے لگیں

وہ گولی چلنے کی آواز گھر کے باہر سے نہیں بلکہ اندر سے ہی آئی تھی
کیونکہ بیسٹ ہاتھ میں بندوق لئے ٹانگ پر ٹانگ رکھے بڑے آرام
سے صوفے پر بیٹھا ہوا تھا

"دروازے سے اور کہاں سے؟؟"

بیسٹ نے پرسکون انداز میں کہا شفقت اس کی شکل اب تک دیکھ
نہیں پایا تھا کیونکہ منہ پر ماسک تھا

"تم لوگوں نے اسے اندر کیسے آنے دیا ہاں؟؟"

شفقت غصے سے ملازموں کی طرف بڑھا

ارے ارے ریلیکس سسر جی... آپ تو ایسے غصے کر رہے ہیں جیسے "

"...میں کوئی غیر ہوں... آفٹر آل داماد ہوں آپ کا

اس کا لہجہ سخت مگر دل جلا دینے والا تھا

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی اندر آنے کی ہاں جاؤ یہاں سے"

میں نے سوچا کیوں نہ میں خود ہی اندر آ جاؤں ویسے ماننا پڑے گا آپ
کے ملازم بہت اچھے ہیں بڑی اچھی طرح استقبال کیا ہے انہوں نے
"میرا، اور اپنی بیٹی کا نہیں پوچھیں گے؟؟"

"کہاں ہے میری بیٹی کیا کیا تم نے اس کے ساتھ؟؟"

شفقت بھڑکتے ہوئے کہنے لگا جس پر بیسٹ ایک جھٹکے سے صوفے
سے اٹھ کر اس کے قریب آیا جیسے جیسے وہ قدم بڑھا رہا تھا شفقت کا
جسم ڈر سے کانپ رہا تھا اور چہرے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں
وہ بالکل ٹھیک ہے میں نے سوچا تھا کہ اسے ساتھ لاؤں مگر پھر میں "
نے سوچا اب کیا اتنی سی دیر کے لئے اپنی بیوی کو تنگ کروں میں وہ
بڑے آرام سے سو رہی تھی جبھی میں یہاں اکیلا ہی آ گیا ہاں مگر آئی
"پرومس میں اسے آپ سے ضرور ملوانے لاؤں گا"

پہلے کافی بار دیکھ چکا تھا مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا
"!!! مگر یہاں نہیں... جیل میں"

شفقت ابھی کچھ سمجھتا مگر تب ہی ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور تمام
ملازم ایک سائڈ ہو گئے تقریباً آٹھ دس پولیس والے اندر آئے اور
شفقت کو گھیر لیا

"یہ سب کیا ہے؟؟؟"

"Mr. Shafqat Khan You are under
arrest!!!"

ابھی وہ کوئی مزاحمت کرتا جب سب نے اسے مکمل گھیر لیا اور اس کے
ہاتھ میں ہتھکڑی لگا دی

ارے یہ سب...؟؟؟ یہ سب کیا کر رہے ہو تم لوگ ہاں؟؟؟ احمقوں "
"!!! کھڑے کھڑے میری شکل کیا دیکھ رہے ہو جا کے سکیورٹی بلاؤ"

سیلوٹ کیا جس پر بیسٹ نے دل کے مقام پر ہاتھ رکھ کر انہیں جوابی
اشارہ دیا

مطلب تم... سب کے سب غدار؟؟ میں نہیں چھوڑوں گا ایک ایک "
"کو پکڑوں گا دیکھ لینا تم سب بہت برا انجام ہو گا تمہارا
شفقت مزید کچھ کہتا جب سب لوگ اسے موبائل میں بٹھا کر تھانے
لے گئے جبکہ بیسٹ اپنی کار میں بیٹھ کر حویلی کی طرف چلا گیا
کیوں آخر کیوں کر رہے ہیں آپ میرے ساتھ ایسا؟؟ کیا غلطی ہے "
"میری؟؟"

وہ سرخ آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی مگر وہ تو جیسے اس کی ایک
ایک بات کو نظر انداز کرتا ہوا اپنے لیپ ٹاپ میں مصروف تھا
"اشق میں آپ سے بات کر رہی ہوں "

اور اپنا لپ ٹاپ وہیں پر پٹح کر وہاں سے باہر جانے لگا جس پر شازیہ
نے اس کا راستہ روکا

کیا سمجھتے کیا ہیں آپ خود کو؟؟ جب پیار ہی نہیں تھا تو کیوں کی شادی "
مجھ سے؟؟ گھر کی ملازمہ بنانے کے لئے؟؟ یا پھر قید میں رکھنے کے
"لئے؟؟

ارے نہیں کرنا چاہتا تھا میں تم سے شادی غلطی کر دی تھی میں نے "
رشتہ بھیج کر اب معاف کرو مجھے جان چھوڑو میری ایک مہینے سے
تمہاری اس منحوس شکل کو برداشت کر رہا ہوں مگر اب بہت ہوا مجھے
"بھی کوئی شوق نہیں تمہارے ساتھ رہنے کا

وہ شازیہ سے بھی کئی زیادہ تیز آواز اختیار کر چکا تھا شازیہ اس کی باتوں
سے بہت ٹوٹ رہی تھی مگر وہ مجبور تھی اپنے بابا کی وجہ سے اگر بابا کی
عزت اور طبیعت کا معاملہ نہ ہوتا تو آج وہ یہاں کبھی نہ ہوتی

اچھا تو آپ پریشان ہیں مجھ سے؟؟ آپ سے میری شکل جھیلی نہیں "
جارہی؟؟ ٹھیک ہے میں آج ہی اپنا کمرہ تبدیل کر لوں گی مگر مجھے
"میرے آخری سوال کا سچا سچ جواب چاہیے
"کیسا سوال؟؟"

کیا آپ کسی اور سے محبت کرتے ہیں؟؟ میرے ساتھ ایسے رویے "
"کی زمرہ داری آپ کی کسی اور سے بے پناہ محبت ہے؟؟"

شازیہ کی بات پر اشق نے نظریں چرائیں اور بنا کچھ کہے وہاں سے چلا
گیا ان کی شادی کو ایک مہینے سے زیادہ وقت گزر چکا تھا مگر اب تک
ایک بار بھی اشفاق نے شازیہ کی طرف مسکراتے ہوئے نہیں دیکھا
تھا ہاں مگر سب کے سامنے وہ اس کے ساتھ ایسے پیش آتا تھا جیسے ان
کے درمیان حد سے زیادہ محبت ہے

شازیہ وہیں پر بیٹھی رونے لگ گئی مگر تب ہی اس کا موبائل بجنے لگا
بجو کیسی ہیں آپ؟؟ اگر آپ مصروف نہ ہوں تو مجھے آپ سے ایک "
"بہت ضروری بات کرنی ہے

سوئی کی آواز سن کر شازیہ نے اپنے آنسوؤں پوچھے
"ہاں کہو سوئی کیا ہوا؟؟؟"

بجو وہ شفیع... شفیع کا رشتہ آیا ہے میرے لئے اور بابا جان رضامند "
بھی ہیں آج شام انہوں نے آپ کو اور جیجو کو اور ان کی امی کو بھی بلایا
ہے"

شازیہ جو تھوڑی دیر پہلے اتنے آنسوؤں سے رو رہی تھی اب اپنی بہن
کے رشتے کا سن کر خوش ہو گئی

اچھا یہ تو بہت اچھی بات ہے وہ بہت اچھے ہیں بلکل تمہارے مزاج "
"کے، تمہیں خوش رکھیں گے

"...پوچھی

سونی کے اداس لہجے پر شازیہ جھوٹی ہنسی ہنسنے لگی

سونی تم بھی نہ... چلو میں شام کو آتی ہوں پھر کرتے ہیں اس پر"

"بات

شازیہ نے بنا جواب سنے فون بند کر دیا جبکہ اب وہ ایک نظر دروازے پر ڈال کر وہاں سے اٹھ گئی کیونکہ اسے یہ بات گھر میں بتانی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...شہرام... کل رات وہ سب کیا تھا... خون، لڑائی اور"

"اپنا سامان پیک کرو تمہارے یہاں سے جانے کا وقت آچکا ہے"

شہرام اس کی بات کاٹتے ہوئے اپنی بات کہتا ہوا وارڈروب چلا گیا

ہاں جانے کا... میں تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں گا جلدی سے اپنا"
"سامان پیک کر کے نیچے آؤ مجھے انتظار بالکل نہیں پسند

شہرام کے عجیب سے رویے پر وہ بہت پریشان تھی آخر وہ کتنی جلدی
بات کرنے کا انداز بدل لیتا تھا کیا یہ سب اس کے لئے اتنا آسان تھا یہ
پھر کچھ تھا جو وہ چھپا رہا تھا

عریشہ اپنا سامان پیک کر کے سیڑھیوں سے نیچے آئی جہاں سارے
ملازم اداس کھڑے تھے

"بیگم صاحبہ آپ جا رہی ہیں... کیا آپ یہاں آیا کریں گی؟؟"

ایک ملازمہ نے اداس لہجے میں کہا اور پھر عریشہ کو بھی یہاں سے جانا
بہت عجیب لگ رہا تھا ایک وقت وہ تھا جب وہ اس گھر سے جانے کے
لئے کتنی بے چین رہتی تھی مگر اب جو وقت تھا وہ اسے ان سب سے
دور ہونے پر اداس کر رہا تھا

ہاں میں جا رہی ہوں... تم سب اپنا خیال رکھنا... بہت اچھا لگا تم سب "

کے ساتھ یہاں رہ کر... اور اگر ممکن ہو تو پھر ملاقات ہوگی خدا حافظ

"

عریشہ نے اپنا سامان ملازم کو دیا اور انہیں خدا حافظ کرتی ہوئی وہاں سے باہر چلی گئی جہاں شہرام اس کا انتظار کر رہا تھا

سفر تھوڑا طویل تھا مگر وقت ایسے گزر رہا تھا جیسے اسے روکنا کسی کے بھی اختیار میں نہ ہو وہ خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا جبکہ عریشہ کھڑکی کی طرف رخ کئے باہر کا موسم دیکھ رہی تھی جو اس ہی کی طرح اداس تھا

" شہرام "

کرتے ہوئے ڈرائیو میں مصروف تھا

"کیا ناراض ہو مجھ سے؟؟"

"میں کیوں ہوؤں گا تم سے ناراض"

وہ پھیکے لہجے میں کہنے لگا جبکہ عریشہ کی نظر اس کے ہاتھ پر تھی جو کل رات گولی سے زخمی ہو گیا تھا شرٹ کے باہر سے کچھ بھی ظاہر نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ سمجھ چکی تھی کہ کل رات جو کچھ ہوا وہ سب سچ تھا لیکن اس کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس سے سوال کر سکے کہ آخر اس نے اس آدمی کو جان سے کیوں مارا وہ جواب بہت اچھی طرح سے جانتی تھی

تو پھر اتنے خاموش کیوں ہو... کیا کوئی بات نہیں کرو گے مجھ "

"سے؟؟"

عریشہ کو اس کے لہجے سے ایک الگ ہی طرح کی تکلیف محسوس
ہو رہی تھی آخر اسے کیوں شہرام کا ایسا رویہ چب رہا تھا وہ خود بھی
نہیں جانتی تھی

"روکو گے نہیں مجھے؟؟"

وہ تمام باتیں اگنور کر سکتا تھا مگر عریشہ کا اداس لہجہ اسے اندر سے تڑپا
رہا تھا وہ خود کتنا درد میں تھا یہ تو صرف وہ ہی جانتا تھا یہ پھر اس کا اللہ
جانتا تھا ہاں آج اسے واقعی اپنے دل میں درد محسوس ہو رہا تھا مگر وہ
شہرام ملک تھا اسے دل پر پتھر رکھنا اور دل کو پتھر کرنا خوب آتا تھا
یہ وقت مناسب نہیں اور میرے روکنے سے کیا تم رک جاؤ"
"گی؟؟"

"...دل بھر گیا نہ تمہارا مجھ سے"

منٹ کا وقت رہ گیا تھا

"دل کیسے بھرے گا؟؟ میں تو ہارٹ لیز ہوں نہ"

شہرام کی بے پرواہی آج عروج پر تھی ایک جھٹکے سے گاڑی رکی اور سامنے اس کا گھر تھا وہاں کے سارے ملازم اسے جانتے تھے اس لئے گیٹ پر ہی کھڑے ان کا انتظار کر رہے تھے ان میں سے دو ملازم گاڑی کے پاس آئے اور سامان نکال کر اندر لے گئے

"کیا ہم پھر کبھی ملیں گے؟؟"

"...اگر تم چاہو تو ضرور"

عریشہ کے سوال پر شہرام نے یہ جواب دیا وہ گاڑی سے اتر کر جانے لگی مگر اس کی آواز پر رکی

بس ایک بات کا خیال رکھنا... جو کل میرا تھا وہ آج بھی میرا ہے اور"

ہمیشہ میرا ہے گا اس میں اگر کسی بھی قسم کی خیانت ہوئی تو یا تو

"...ورنہ کہیں دیر نہ ہو جائے"

وہ کچھ عجیب سے نا سمجھنے والے جملے کہہ کر وہاں سے چلا گیا مگر
عریشہ رہیں پر کھڑی اسے جاتا دیکھ رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...ہاتھ چھوڑیں میرا یہ کیا بد تمیزی ہے"

سونی نے اپنا ہاتھ چھڑانے کی کافی کوشش کی مگر وہ تو جیسے اس کی جان
اور عزت دونوں کا دشمن بن چکا تھا جسے وہ ایک شریف پڑھا لکھا
سمجھدار انسان سمجھتی تھی وہ تو ایک درندہ صفت انسان نکلاتھا

نہیں چھوڑوں گا تم صرف میری ہو سونی... صرف میری... تم بس "
ایک بار کہہ دو کہ تم مجھ سے راضی ہو قسم خدا کی میں تمہارے لیے

جائیں گے اور ایک حسین زندگی کی شروعات کریں گے میں تمہیں
"...بہت خوش رکھوں گا... بس تم اس رشتے سے انکار کر دو

وہ مسلسل دو ہفتوں سے اسے تنگ کئے جا رہا تھا مگر سونی نے یہ بات
کسی کو نہیں بتائی تھی کیونکہ وہ اپنے بابا کی عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے
دینا چاہتی تھی اور پھر اس کی بہن کی زندگی کا سوال تھا
یہ کیا فضول بکواس کر رہے ہیں آپ؟؟ آپ کو شرم نہیں آتی روز"
روز ایس گھٹیا باتیں کرتے ہوئے... کیا سمجھتی تھی میں اور کیا نکلے
"...ہیں آپ

ہاں ہوں میں گھٹیا... کیونکہ میں نے سچی محبت کی ہے تم سے اور"
"...تمہیں میرا ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا

کے منہ پر رسید کیا جس سے وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا

آپ کا دماغ خراب ہے کیا آپ نہیں جانتے دو دن بعد میرا نکاح ہے "
اگر اب مزید آپ نے میرے قریب آنے کی یا مجھ سے کسی قسم کی
کوئی بھی بات کرنے کی کوشش کی تو میں سب کو بتا دوں گی آپ کے
بارے میں آپ کی اصل پہچان اپنا اصل چہرہ سب کے سامنے لے
"!!! آنے میں مجھے زیادہ دیر نہیں لگے گی مسٹر اشفاق ملک

وہ نا سمجھی سے اسے گھور رہا تھا پہلی بار کسی نے اس پر ہاتھ اٹھایا تھا ورنہ
کوئی اسے نظر اٹھا کر دیکھ تک نہیں سکتا تھا ہاتھ بھی کس نے اٹھایا تھا
اس کی محبت نے جس پر وہ دل و جان سے فدا تھا

اور ہاں اگر اپنی عزت نفس مجروح ہونے سے بچانا چاہتے ہو تو آئینہ "
"میرے راستے میں مت آنا ورنہ بہت برا ہوگا

ہوئے دیکھ رہا تھا وہ شفقت کو یہ سب بالکل بھی نہیں بتانا چاہتا تھا
کیونکہ وہ اس کا دوست تھا اس لئے وہ پیٹ پیچھے سے وار کرنے کو ترجیح
دیتا تھا ورنہ شفقت کو راستے سے ہٹانا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"عریشہ؟؟ تم یہاں؟؟؟"

جب وہ اندر آئی تو ہارون وہیں پر موجود تھا مگر اسے یوں اچانک دیکھ کر
وہ جھٹ سے اس کے قریب آیا

"...ہارون"

عریشہ ہارون کو دیکھ کر خوش ہوئی مگر اتنا نہیں جتنا وہ اس سے
ایکسیکٹ کر رہا تھا

"... نہیں نہ؟؟ تمہیں پتا ہے میں نے تمہیں کتنا یاد کیا

"ہارون ڈیڈ کہاں ہیں؟؟؟"

ہارون نے اسے گلے لگاتے ہوئے کہا مگر عریشہ اس سے دور ہوئی وہ
اس کا دوست ضرور تھا مگر اب وہ کسی اور کے نکاح میں تھی اسے اب
ہارون کے گلے لگنے پر عجیب سا محسوس ہو رہا تھا جبکہ ہارون اس کے
ساتھ کافی فرینک تھا

"... عریشہ وہ"

ہارون نے نظریں جھکائیں

"بتاؤ ہارون ڈیڈ کہاں ہیں؟؟؟"

"جیل میں"

بیگ نیچے جا گرا

کیا مطلب ہے تمہارا؟؟ کیا بکو اس کر رہے ہو تم وہ جیل میں کیوں "
"ہیں؟؟"

"پولیس کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے... بزنس کا کچھ پر اہم ہے "
اس نے نظریں چرائیں جس پر عریشہ نے اسے غور سے دیکھنے لگی
عریشہ بس اتنا جان لو جو تمہیں ہم سے دور لے کر گیا تھا ہمارے ہر "
"درد کی وجہ وہ ہے"

ہارون کو بات سنبھالی آتی تھی اور بات کا سارا ملبا کسی اور پر گرانا اور
کسی اور کو ذمہ ٹھہرانا تو اسے بہت اچھے سے آتا تھا

کیا مطلب تم... تم شہرام کے بارے میں ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟ وہ "
"... غلط نہیں ہے وہ بہت اچھا انسان ہے"

"کیا کہا تم نے؟؟؟ شہرام؟؟؟ کیا شہرام نام ہے اس کا"

"ہاں"

"عریشہ تم فلحال اپنے کمرے میں جاؤ"

"...ہارون مجھے ڈیڈ سے ملنے جانا ہے"

عریشہ پلیرز زرا بھی کمرے میں جاؤ آج یہ سب ممکن نہیں کل میں"

"تمہیں لے چلوں گا آئی پرومس ابھی جاؤ پلیرز زرا"

وہ عریشہ کو سمجھاتا ہوا خود گھر سے باہر اپنی گاڑی میں بیٹھ کر کہیں چلا

گیا جبکہ عریشہ کو ہارون کا یوں شہرام کو برا کہنا بالکل بھی پسند نہیں آیا

تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

سے کبھی زبردستی سے کبھی ڈرا دھمکا کر لیکن سونی اس سے ڈرنے والی بالکل بھی نہیں تھی آخر کار اس کی اور شفقت کی شادی ہو چکی تھی مگر اشفاق ان سب باتوں کو بالکل بھی ہنظم نہیں کر پارہا تھا کرتا بھی کیسے وہ اب اکثر اس کی آنکھوں کے سامنے رہتی تھی کیونکہ شفقت اس کا دوست جو تھا

شفیع میں سوچ رہی تھی اپنی پڑھائی مکمل کر لوں آپ کیا کہتے ہیں "؟؟"

یار کیا ہو گیا میں تو ہنی مون پر جانے کا سوچ رہا تھا اور تمہیں پڑھائی "کی لگ رہی ہے"

شفقت نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر سونیا ہنسنے لگی

"گی اور ہمارا ہنی مون بھی ہو جائے گا

سونی کی بات پر شفیع مسکرانے لگا

ہاں رائٹ تم نے ٹھیک کہا پھر میں کل ہی ٹکٹ کروانا ہوں ہم ایک "

"دودن میں جر منی چلیں گے

وہ دونوں اپنے الگ گھر میں رہ رہے تھے جہاں شفقت بہت کم رہتا تھا

کیونکہ وہ پاکستان سے باہر ہی ہوتا تھا بس کبھی کبھی اپنے گھر میں آیا

کرتا تھا جہاں وہ اکیلے رہتا تھا کیونکہ اسے اپنے خاندان والوں کے

ساتھ رہنا کوئی خاص پسند نہیں تھا

(کچھ دن بعد)

یار سونی کو اپنی پڑھائی مکمل کرنی ہے اور پھر اس ہی بہانے ہم تھوڑا"
"گھوم پھر بھی لیں گے

"تو واپس کب تک آنا ہے؟؟"

"ابھی تو کچھ نہیں پتا"

وہ ایئر پورٹ پر جانے سے پہلے سب سے ملنے آئے تھے اور واپس
جانے کا ذکر انہوں نے پہلے کسی سے بھی نہیں کیا تھا

"... شفیع چلیں ہماری فلائیٹ کا وقت ہو رہا ہے"

سونی نے ایک دل جلانے والی مسکراہٹ اشق کی طرف اچھالی جس
سے وہ اندر ہی اندر جل کر خاک ہو گیا

"...جی ہاں بیگم جی چلیں"

وہ کھڑا ہارنے والی نظروں سے انہیں جاتا دیکھ رہا تھا

"اشق آپ اس وقت گھر پر؟؟ آپ آفس نہیں گئے؟؟"

"... سامنے سے ہٹو میرے"

"اشق جب آپ آہی گئے ہیں تو بابا جان سے ملتے جائیں"

"نہیں ملنا مجھے کسی سے بھی ہٹو سامنے سے"

اشق نے اسے ایک جھٹکے سے دوڑ ڈھکیلا اور خود حویلی سے چلا گیا جبکہ
دوسری طرف شازیہ بچاری زمین پر گری اپنے نصیب کو کوس رہی
تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"کچھ انفارمیشن حاصل ہو جاتی

رضوان نے جب گل خان کا سنا تو وہ آر جے کہنے لگا

سر یہ آپ بھی جانتے ہیں بیسٹ اپنے بنائے گئے اصولوں پر قائم "

رہتا ہے اسنے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ وہ گل خان جو مار دے گا، اور ابھی

گل خان مرا نہیں ہے بس اس کے جسم کے کچھ اندرونی حصے نکالے

"گئے ہیں ابھی اس کی سانس باقی ہے

آر جے کی بات پر رضوان نے ثبات میں سر ہلایا اور اپنے بیڈ سے اٹھنے

لگا کیونکہ وہ اب گھر میں آچکے تھے

"آپ کہاں جا رہے ہیں؟؟"

مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہو گا ہر حال میں، ایسا نہ ہو کہ ڈون فرار "

"ہو جائے

ان پر نظر رکھنے والے... ٹھیک ایک ہفتے بعد آپ کی ضرورت پڑے گی کیونکہ عدالت میں پیشی ہوگی ان دونوں کی

ہاں شاید تم ٹھیک کہہ رہے ہو لیکن میں ایک دو دن میں ضرور "

"جاؤں گا"

رضوان کی بات سن کر آر جے اس سے اجازت لیتا ہوا وہاں سے چلا گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"بیسٹ تم کب آرہے ہو بلڈنگ پر؟؟"

"Soon..."

وہ اس وقت تنہائی چاہتا تھا کیونکہ جس غم میں وہ تڑپ رہا تھا وہ نہیں چاہتا تھا اس حالت میں وہ کمرے سے باہر نکلے

نکال چکے ہیں اس میں اب کچھ بھی باقی نہیں سوائے اس کے دل
کے... چند سانسیں باقی ہیں اس میں اگر تم جلدی نہیں آئے تو وہ مر
"جائے گا"

روحیل اسے نجانے کیا سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا
"ٹھیک ہے آتا ہوں"

وہ بنا کچھ سنے مختصر سا جواب دے کر دوں بند کر گیا
تھینک گوڈپتا نہیں کس حال میں ہو گا اچھی بات ہے یہاں آجائے"
"تاکہ اس کا غصہ تو کم ہو تھوڑا"

روحیل خود کلامی کرتا ہوا بلڈنگ کے اندر چلا گیا جہاں باقی سب بیٹھے
اس کی آخری سانسیں گن رہے تھے

"ابے یہ کب مرے گا یار؟؟"

طرف مہر بیٹھی ٹائم نوٹ کر رہی تھی

"یار یہ مر کیوں نہیں رہا؟؟ ارے تو اب تک مر جانا چاہیے"

حادثہ اب اسے یوں نڈھال دیکھ کر گھسمسمانے لگا جس پر باسم اٹھا اور

چلتا ہوا اس کے پاس آیا

ابے تجھے کیوں اس نسواری کے مرنے کی اتنی جلدی ہے؟؟ سچ سچ "

بتا کیا تیرا بھی کوئی پرانا حساب باقی ہے؟؟ یار بھائی اگر واقعی ایسی کوئی

بات ہے تو بتادے تاکہ بیسٹ سے آنے سے پہلے پہلے ہم بھی اس سے

"تھوڑا بدلہ لے سکیں

باسم حادثہ سے آنکھیں چھوٹی کرتے ہوئے کہنے لگا جس پر حادثہ

نے اسے عجیب نظروں سے گھورا

عام سا بند اہوں اور ویسے بھی مجھے سب زینش کے منگیتر کی نظر سے
"دیکھتے ہیں"

یار تو کب تک زینش کا منگیتر بنا رہے گا؟؟ صاف صاف بول نہ کہ تو"
"بہزاد سر کا سگہ بھیتجا ہے"

باسم نے ایبر و کا زاویہ بناتے ہوئے کہا جس پر حارث نے اسے چپ
کروایا

"گائز بیسٹ آرہا ہے"

ابھی وہ سب آپس میں بک بک کرنے میں لگے ہوئے تھے جب
حورین نے انہیں بتایا

"... چل بیٹا اب تو تو گیا"

حارث کے چہرے پر عجیب ہی مسکراہٹ آنے لگی جسے وہ کسی سے
بھی چھپانہ سکا

باسم نے ہاتھوں کے اشارے سے بتایا

باسم مجھے اس کی حالت ایسی نہیں لگ رہی کہ یہ سب مزید کوئی "

" تکلیف برداشت کر سکے اس سے تو بولا بھی نہیں جا رہا

مہر نے ان سب کی باتیں سن کر کہا

"دیکھو ذرا کہیں مر مر اتو نہیں گیا"

ابھی نوفل اٹھ کر اس کے قریب آتا تب ہی بیسٹ اندر آیا تو سب ایک

لائن میں کھڑے ہو گئے

بیسٹ اس کے پاس وقت بہت کم ہے اب تم جیسی چاہو اسے موت "

"دے دو

باسم کی بات پر بیسٹ نے آرجے کی طرف اشارہ کیا جسے سمجھتے ہوئے

آرجے نے اپنا الیکٹرک لائٹرنکال کر اسے دیا جبکہ دوسری طرف مہر

ایسڈ کی بوتل اس کی طرف لائی جبکہ حارث یہ منظر بہت دلچسپی سے
دیکھ رہا تھا کیونکہ اس نے کبھی کسی کو مرتا ہوا نہیں دیکھا تھا بس ہمیشہ
سنا ہی تھا

بیسٹ نے سب سے پہلے اس بوتل کو کھول کر اسے بلیڈ پر لٹایا جسے
دیکھ کر سب حیران ہو گئے تھے کیونکہ وہ کبھی بھی اتنا زیادہ ایسڈ
استعمال نہیں کرتا تھا بوتل کو خالی کر کے ایک جھٹکے سے اس نے ڈزبن
میں پھینکا اور دوسرے ہاتھ سے آر جے کالاسٹر جلا کر اس بلیڈ پر پھیرا
جس سے وہ گرم ہونے لگا

جیسے جیسے لاسٹر کی آگ اس بلیڈ کو جلا رہی تھی ایسے ایسے بیسٹ کا غصہ
بڑھتا جا رہا تھا جب بلیڈ مکمل انگارے نما ہو گیا تب بیسٹ نے آر جے

اپنے بے جان جسم کے ساتھ لیٹا ہوا تھا اس نے ایک ہی ہاتھ سے اسے پکڑ کر اٹھایا اور بلیڈ اس کے پیٹ میں گھونپ دیا پھر نکالا اور پھر گھونپ دیا یہ عمل اس نے چند ہی سیکنڈ میں تقریباً کوئی دس سے زائد دفعہ کیا تھا

اب اس نے یہی خنجر اس کے چہرے پر مارا جس سے اس کے چہرے کی کھال جلنے لگی اور پیل بھر میں اس کا چہرہ خونم خون ہو گیا ابھی وہ تڑپ ہی رہا تھا جب بیسٹ نے ایک آخری وار اس کی گردن پر کیا جسے برداشت نہ کرتے ہوئے وہ زمین پر گر گیا جبکہ سب بہت حیران تھے کیونکہ بیسٹ کبھی بھی کسی کے پیٹ میں وار نہیں کرتا تھا آج اس کا انداز بہت الگ سا لگ رہا تھا جیسے وہ کسی اور ہی غصے کی آگ میں جل رہا

وہیں پر پھینکتا ہوا خود باہر کو چلا گیا جبکہ حادثہ اس کے آخری والے

عمل پر بے حد حیران ہو گیا تھا

"اب اس کا کیا کرنا ہے؟؟؟"

کیا کرنا ہے؟؟؟ کچھ بھی نہیں اب تو یہ بالکل بیکار پیس ہو گیا ہے اسے"

پھینک آئیں گے جنگل کے جنگلی کتوں کے سامنے یہ انہیں کی خوراک

"بنے گا"

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہارون تم؟؟؟ تم یہاں کیا کر رہے ہو تمہیں میں نے یہاں سے کہیں"

"دور جانے کو کہا تھا نہ"

بھی کئی زیادہ پریشان ہارون تھا

جارہا تھا میں آخری بات گھر پر آیا تھا آپ سے بزنس کی کچھ فائلز پر " دستخط لینے لیکن جب آپ نہ ملے تو میں واپس جانے لگا مگر تم تب ہی " ... عریشہ

ہارون کے منہ سے عریشہ کا نام سن کر شفقت انتہا کا حیران ہوا

عریشہ؟؟ کیا عریشہ؟؟ کیا ہوا ہے میری بیٹی کو؟؟ بتو ہارون چپ " "کیوں ہو تم؟؟ بتاؤ کیا ہوا ہے اسے

اسے کچھ بھی بھی ہوا سر وہ بالکل ٹھیک ہے مگر وہ گھر واپس آ چکی ہے " "

ابھی ہارون آگے کچھ کہتا جب شفقت کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے

"...بتایا تو نہیں کہ اس کا باپ

ریلیکس سراسے صرف اتنا پتا ہے کہ آپ جیل میں ہیں میں نے"

اسے کہہ دیا کہ بزنس کا کوئی پراہلم ہے اور میں نے اسے یہ بھی کہا ہے

کہ ہماری ہر پریشانی کی وجہ وہ انسان ہے جس نے اسے اغواہ کیا تھا

"لیکن وہ تو ماننے کو تیار نہیں وہ تو اس کی تعریف کر رہی تھی

ہارون بے یقینی کی کیفیت میں کہتا چلا جا رہا تھا جبکہ شفقت اس کی ایک

ایک بات کو غور سے سن رہا تھا اور حیران بھی ہو رہا تھا

ایسا کیسے ہو سکتا ہے جس نے اسے اغواہ کیا وہ اس ہی کی طرف داری"

"کر رہی تھی؟؟ کیا پاگل ہو گئی ہے وہ؟؟

سر یہ سب چھوڑیں اس سے بھی ایک زیادہ ایک بڑا مسئلہ کچھ اور"

"...ہے

"مسئلہ؟؟ اب کیسا مسئلہ؟؟"

"وہ تو ہم سب کو پتا ہے"

سر لیکن ہم صرف اتنا جانتے ہیں کہ وہ بیسٹ ہے مگر ہمیں اس کے "

"متعلق اور کچھ بھی نہیں پتا تھا لیکن عریشہ نے اس کا نام لیا تھا

ہارون نے آخری جملہ بڑے الجھے ہوئے انداز میں کہا جس پر شفقت

سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگا

"اصل نام لیا تھا اس نے؟؟؟"

"...سر"

"بتاؤ ہارون؟؟ کیا نام لیا تھا اس نے؟؟؟"

"...شہرام"

ہارون کے کہنے کی دیر تھی کہ شفقت کو اپنا سر چکراتا ہوا محسوس

ہونے لگا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ وہیں

پر کھڑے کھڑے گرنے والے انداز میں اچانک بیٹھ گیا

ہارون... جو ہم سمجھ رہے ہیں اگر واقعی وہ وہی ہے تو سمجھو آج نہیں "
"تو کل مگر جلد ہی ہمیں بہت بری شکست ہونے والی ہے
شفقت نے سوچوں میں گم گہرے الفاظ کہے تھے جس پر ہارون کے
ماتھے پر پسینے کی بوندیں ابھرنے لگی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

انہیں وہاں سے جا کر بہت وقت بیت چکا تھا شروع کے دنوں میں تو
اشق کو نارمل رہنے میں بہت دشواری پیش آرہی تھی مگر آہستہ آہستہ
اس کا مزاج سب کے ساتھ ٹھیک ہوتا گیا ان دنوں وہ زیادہ تر اپنے
بزنس کو ہی وقت دیا کرتا تھا اور فارغ وقت میں جب وہ گھر آتا تھا تو
شازیہ ایک بیوی کے حیثیت سے اس کا ہر طرح سے خیال رکھتی تھی

اب تو اس کا رویہ شازیہ کے ساتھ بھی کافی بہتر ہو چکا تھا بس یہی وجہ
تھا جو شازیہ کو اس کا کمرہ واپس مل چکا تھا اور کہیں نہ کہیں وہ اشفاق
کے دل میں اپنی جگہ بنانے میں کامیاب بھی ہو چکی تھی وہ کرسی پر
بیٹھا چائے کا کپ تھا مے شازیہ کے بارے میں سوچ رہا تھا کیونکہ
بہت دن ہوئے تھے وہ اپنے بابا کی حویلی نہیں گئی تھی مگر اب اسے دو
دن ہو چکے تھے جو شاید اشق کو پریشان کر رہے تھے آخر وہ واپس
کیوں نہیں آرہی تھی

"بیٹا تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھے ہو؟؟؟"

اماں جان کی آواز پر اس کی سوچ کا خول ٹوٹا

"اماں جان اکیلا ہی تو ہوں آپ سو گئی تھیں تبھی یہاں آ گیا"

"ہممم تنہائی کھٹکنے لگی ہے؟؟؟"

لے آؤ نہ اسے حویلی سے شاید وہ بھی تمہاری ہی منتظر ہوگی ویسے "
"بھی میرا بھی دل نہیں لگ رہا اس کے بنا بہت اچھی بچی ہے
اماں جان کی بات پر اشق نے ثبات میں سر ہلایا اور چائے کا کپ وہیں
پر رکھ کر باہر گاڑی کی طرف چلا گیا یقیناً وہ اسے لینے جانے والا تھا

وہ اپنی ہی دھن میں گاڑی چلانے میں مصروف تھا اسے دھیان ہی
نہیں تھا کہ وہ اتنے بڑے روڈ پر گاڑی چلا رہا ہے جب اس نے سامنے
سے آتے ٹرک کا ہارن سنا تو وہ ہوش میں آیا مگر یہ کیا ٹرک تو اس کے
بالکل قریب تھا کوئی جگہ بھی نہیں تھی کہ وہ گاڑی موڑ لے اس کا
دماغ ایک دم سن ہو گیا اور ابھی وہ مزید کچھ سوچتا کہ گاڑی ٹرک سے
جا ٹکرائی دیکھتے ہی دیکھتے اس کا وجود خون میں لت پت ہو گیا

وہاں جمع ہو گئے تھے سب نے اسے اسپتال منتقل کیا جبکہ یہ خبر اماں
جان کو بھی پہنچ گئی تھی اور انہوں نے شازیہ کو بھی اطلاع کر دی تھی
وہ دونوں ہی بھگاتی ہوئی اسپتال پہنچیں جہاں اشق کا آپریشن چل رہا تھا

"ڈاکٹر صاحب میرا بیٹا ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

آپریشن چل رہا ہے اماں جان بس آپ دعا ہیں آپریشن اگر کامیاب "
"ہو گیا تو اس کی جان بچ جائے گی

یہ انکا فیملی ڈاکٹر تھا اسلئے اس نے بنا کچھ سوچے آپریشن شروع کر دیا تھا
"اماں جان سنبھالیں خود کو اشق بالکل ٹھیک ہو جائیں گے "

شازیہ کا چہرہ آنسوؤں سے بھرا ہوا تھا مگر وہ اب بھی اماں جان کو
حوصلہ دے رہی تھی

جسے سن کر وہ دونوں بہت خوش ہوئیں

اسے روم میں شفٹ کر رہے ہیں ابھی وہ ہوش میں نہیں ہے کچھ "

"دیر بعد اسے ہوش آجائے گا آپ لوگ مل لیئے گا

ڈاکٹر بتاتا ہوا چلا گیا جبکہ اماں جان اور شازیہ اسے تھپڑ سے باہر اتار دیکھ

کر اس کے ساتھ ہی روم چلی گئیں جہاں اسے شفٹ کیا گیا تھا تقریباً

آدھے گھنٹے بعد اسے ہوش آنے لگا

"...اماں جان"

"اشق بیٹا کیسا محسوس کر رہے ہو اب تم"

اشق نے ثبات میں سر ہلایا جبکہ اب اس کی نظر شازیہ پر گئی جو جائے

نماز پر بیٹھی مسلسل رو کر دعائیں کر رہی تھی

جائے نماز سے اٹھ کر یہاں آئی تو اماں جان نے ان دونوں کو اکیلا
چھوڑ دیا اور اپنی طبیعت کا کہہ کر گھر چلی گئیں
تم رو کیوں رہی تھیں "اشق نے اس کا ہاتھ تھاما جس پر شازیہ اسے "
دیکھنے لگی اب بھی اس کی آنکھیں نم تھیں

"اشق آپ ٹھیک ہیں؟؟"

"میں بالکل ٹھیک ہوں اب"

اشق نے اس کے آنسوؤں کو پوچھتے ہوئے کہا اور اسے اپنے پاس بٹھایا

"ہم گھر کب جائیں گے؟؟"

"اشق ڈاکٹر نے کل کا کہا ہے آپ ابھی آرام کریں"

شازیہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا

ڈسچارج کرنا ممکن نہیں تھا مگر جب تک وہ یہاں رہا تھا تب تک شازیہ
نے اس کا بہت خیال رکھا تھا بس یہی بات تھی جو وہ شازیہ کو اب
چاہنے لگا تھا وقت جیسے جیسے گزر رہا تھا ویسے ویسے وہ اس کے دل میں
اپنی جگہ بنا رہی تھی

اب اس کے دماغ سے سونی کافی حد تک نکلی جا رہی تھی اسے بس اب
سکون چاہیے تھا جو شازیہ کے علاوہ اسے کہیں سے نہیں مل سکتا تھا
دوسری طرف سونیا اور شفقت بھی اپنی زندگی میں بہت خوش تھے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"کہا باہر نکالو میں اس ایس پی کا گلابادوں گا

ڈون مسلسل چلایا جارہا تھا جس کی وجہ سے باقی سارے پولیس والے

اس سے بیزار ہو رہے ہیں

"ابھی کل تک کا صبر کرو تمہیں یہاں سے باہر نکال دیا جائے گا"

ایک پولیس اہلکار نے مزے لیتے ہوئے کہا جس پر ڈون اسے گھورنے

لگا

صبر؟؟ اور میں؟؟ تمہیں کسی نے نہیں بتایا کہ نا تو ڈون کبھی خود"

"صبر کرتا ہے اور نہ ہی کسی اور کو صبر کرواتا ہے

"... نہیں"

ڈون کے غرانے پر چار پانچ پولیس والے آکھڑے ہوئے اور زور زور

سے ہنسنے لگے

" اس نوکری سے آزاد نہ کروادیا تو کہنا

جیل کی سلاخوں کے پیچھے آکر بھی ڈون کی اکڑ کم نہیں ہوئی تھی
نا تم سمجھتے کیا ہو بھی خود کو؟؟ تھانے میں ہو تم اپنے باپ کے گھر پر "
" نہیں ہو جو اتنا ترار ہے ہو

ایک بندے نے اسے ڈنڈا دکھاتے ہوئے کہا

ہا ہا ہا شاید تمہیں نہیں پتا کہ میں جیل کے اندر رہ کر بھی سب سے "
"مقابلہ کر سکتا ہوں مگر مجھ سے مقابلہ کرنے والا بھی پیدا نہیں ہوا
ڈون نے ایک شیطانی مسکراہٹ اچھالی جس پر وہاں کھڑے سارے
لوگ ہنسنے لگے

غلط بالکل غلط تم سے مقابلہ کرنے والا پیدا ہو چکا ہے اور بہت پہلے ہی "
"پیدا ہو چکا ہے جاننا چاہو گے وہ کون ہے؟؟

سوالیہ نظروں سے اسے گھورنے لگا

"...وہ"

بہزاد کے کہنے کی دیر تھی جب اسے سامنے سے دونو جوان آتے
دکھائی دیئے ان کی پر سنیلٹی سے تو وہ دونوں کوئی بزنس مین ہی
معلوم ہو رہے تھے

وہ دونوں دنیا کے سب سے مختلف انسان تھے ایک تھا جس کا دل پتھر
کا تھا اور دوسرا جس کے پاس دل ہی نہیں تھا

جب قریب آئے تو ان میں سے ایک کو ڈون پہچان چکا تھا وہ رو حیل
تھا جبکہ دوسرا شخص اسے انجان لگ رہا تھا رو حیل کو دیکھتے ہی اس کا
قہقہہ پورے تھانے میں گونجا

"جو خود تک کو نہیں بچا سکا

روحیل اس کی بات سن کر ہلکا سا مسکرایا

فرسٹ تو یہ کہ میں ایس پی کا ہونے والا داماد نہیں ہوں بلکہ آفٹر آل "
داماد بن چکا ہوں وہ بھی بہت پہلے سے... اور سیکنڈ یہ کہ تم سے مقابلہ
"میں نہیں یہ کرے گا

روحیل کی بات پر ڈون نے برابر والے شخص کو دیکھا جس کی آنکھوں
سے اسے وحشت ٹپکتی ہوئی نظر آرہی تھی وہ کوئی عام شخص نہیں تھا
وہ بیسٹ تھا وہی بیسٹ جس سے ڈون بھی ڈرتا تھا

"...کون ہو تم "

"سب بیسٹ کہتے ہیں "

سے کہا جس پر ڈون بھی اسے غور سے دیکھنے لگا

"یہی ہے ہمارا بیسٹ جو تم جیسے ڈون پر بھاری ہے"

بہزاد کی بات کو سن کر ڈون خاموش ہو گیا تھا کیونکہ بیسٹ یہ بات اچھی طرح سے جانتا تھا کہ ڈون اس سے آج بھی خوف زدہ ہے

"ایس کے؟؟"

بیسٹ کے پوچھنے پر بہزاد نے اسے باہر کی طرف اشارہ کیا

"دراصل اسے باہر کی طرف عام قیدیوں کے ساتھ رکھا ہے"

بیسٹ ثبات میں سر ہلاتے ہوئے واپس جانے لگا

"...کیا چاہتے ہو تم مجھ سے"

ڈون کی آواز پر بیسٹ کے قدم رکے

"...انتقام"

سوچو میں گم ہو گیا کہ آخر بیسٹ کا اس سے کونسا حساب باقی ہے جو وہ
یہ سب کر رہا ہے آخر وہ کیوں ان کے دھندے کو تباہ کرنے میں
پولیس کا ساتھ دے رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

(چھ سالوں بعد)

یوسف کدھر جا رہے ہو بیٹا دھر آؤ جلدی واپس شتاباش... دیکھو"
"خالہ جانی آپ سے بات کرنا چاہ رہی ہیں
پانچ سال کا یوسف کبھی ادھر تو کبھی ادھر بھاگ رہا تھا جبکہ شازیہ اس
کے پیچھے پیچھے بھاگ رہی تھی مگر وہ کہاں کسی کی سننے والا تھا

"یہاں ملنے آئیں میرے گھر پر تب میں اس سے بات کروں گا
یوسف بھاگتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ شازیہ اب ہار مانتی ہوئی
واپس اپنے کمرے میں آگئی
تم نے سنا نہ سونی کیا کہہ رہا تھا یہ نواب زادہ اسے خالہ جانی سے ملنا"
ہے

شازیہ کی بات پر سونیا ہنسنے لگی

بجو پھر تو جلدی سے اسے خوشخبری سنا دیں کیونکہ میں نے شفیع سے "
بات کر لی ہے ہم لوگ واپس پاکستان آرہے ہیں یہاں ہمیشہ تو رہا
نہیں جاسکتا تھا اور پھر جیسے یوسف سب کے ساتھ رہتا ہے سب کو
جانتا ہے پہچانتا ہے میں چاہتی ہوں میری بیٹی بھی یوں ہی اپنے بڑوں
کے پیچ رہے اور سب کے ساتھ زندگی گزارے

خبری ملی تھی کہ واپس پاکستان آ جاؤ مگر نجانے کیوں تم دونوں کو وہیں
پر رہنے کی ضد تھی خیر اب تم نے بہت اچھا فیصلہ کیا ہے اماں جان
کے جانے کے بعد میں بہت اکیلی پڑ گئی ہوں تم آ جاؤ گی تو میرے
ساتھ رہو گی یہیں پر پھر مجھے اکیلا پن بھی محسوس نہیں ہوگا

شازیہ اسے سمجھانے والے انداز میں کہنے لگی جبکہ سونیا اب کافی
مطمئن تھی وہ واپس آنے کے لئے اب تیار تھی اسے یہاں سے جس
وجہ سے جانا پڑا تھا وہ وجہ کوئی اور نہیں بلکہ اشفاق تھا مگر اب جب وہ
ایک بیٹے کا باپ بن چکا تھا تو پھر اسے اس سے ڈرنے کی کوئی ضرورت
نہیں تھی اور پھر اسے بھی اپنوں کے بیچ ہی رہنا تھا کیونکہ وہ اندر سے
بہت بیمار تھی جو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتی تھی لیکن آ وقت
آ گیا تھا وہ اپنی بہن سے مل کر اسے سب کچھ بتانے کا

وہ کب سے ناراض بیٹھا تھا جب شازیہ اس کے کمرے میں آئی
"یوسف موم کے پرنس"

شازیہ اس کے برابر آ بیٹھی مگر وہ اب تک منہ بنائے بیٹھا تھا غصہ تو
اس کا ساتھ آسمانوں کو چھو رہا تھا

'میرا پرنس ناراض ہے موم سے؟؟؟'

"موم ڈیڈ کدھر ہیں؟؟ ڈیڈ ہمیں ٹائم کیوں نہیں دیتے؟؟؟"

ابھی وہ اسے منانے ہی لگی تھی جب اس نے ایک نئی بات شروع
کر دی جسے سن کر شازیہ خاموش سی ہو گئی

اب آپ کہیں گی کہ ڈیڈ بہت بیزی رہتے ہیں اتنا بھی کیا بیزی"

"رہنا؟؟؟ کہ اپنے سن کو ٹائم نہ دے سکیں

یوسف کا لہجہ اتنی سی عمر میں بھی کافی سخت تھا

"جیسے ہی آج وہ آفس سے آتے ہیں تو میں اس سے بات کرتی ہوں
شازیہ نے اسے منانے کی ناکام کوشش کی جس پر وہ بنا کچھ کہے اپنے
ہاتھ میں پکڑے ٹوائے پر زور دے رہا تھا جیسے اپنا غصہ اس بے جان
شے پر نکال رہا ہو

اچھا نہ موم کی جان سنو تو میرے پاس آپکے لئے ایک گڈ نیوز"
...ہے

"کیسی گڈ نیوز"

اس نے لا پرواہی سے پوچھا جیسے اسے کوئی دلچسپی ہی نہ ہو
"...خالہ جانی پاکستان آرہی ہیں"

شازیہ کے کہنے کی دیر تھی جب پل بھر میں یوسف کا غصہ کہیں غائب
ہو گیا

"کیا سچی؟؟؟"

"جی ہاں موم"

یوسف کی بات سن کر شازیہ کو تھوڑی تسلی ہوئی ورنہ اسے اپنے بیٹے کی ناراضگی سے بہت ڈر لگتا تھا وہ اگر ایک بار ناراض ہو جائے تو اسے منانا بہت مشکل تھا وہ کم عمر ضرور تھا مگر کم عقل نہیں

وہ آنکھوں میں وحشت لئے باہر کی طرف آیا جہاں باقی قیدی قید تھے وہیں ایس کے بھی اپنے کرتوتوں کی وجہ سے عام قیدیوں کے ساتھ جیل میں سڑ رہا تھا

"...سلام سسر جی"

کے نے بھی پہلی بار بیسٹ کو دیکھا تھا اسے دیکھ کر وہ اچانک سے کھڑا
ہو گیا اور نجانے کیوں اسے غور غور سے گھورنے لگا جیسے اس میں کچھ
تلاش کر رہا ہو

"بتانا پڑے گا یا... پہچان گئے اپنے داماد کو؟؟؟"

شہرام کی بات پر ایس کے کے چہرے پر حیران و پریشاں والے
تاثرات نمایاں ہونے لگے

"تم... تم بیسٹ ہو... تم ہی شہرام ہونہ...؟؟؟"

وہ اپنے دماغ میں آئی بات زیادہ دیر دماغ میں نہ رکھ سکا اس کی بات
سن کر شہرام یک طرفہ مسکرانے لگا

چلنا بھی چاہیے تھا نہ کیونکہ اگر کسی نے پوچھا کہ کون ہے تمہاری بیٹی
کا کڈ نیپر اور تمہیں یہاں تک لانے والا انسان تو سسر جی کو اس کا نام تو
"پتا ہونا ہی چاہیے نہ"

بکو اس بند کرو تم کیا چاہتے ہو مجھ سے دیکھو میں سر کہہ رہا ہوں کہ "
"...ماضی میں جو کچھ

آہاں نہ نہ نہ اس موقع پر یہ سب باتیں اچھی نہیں لگتیں... ہاں لیکن "
اگر آپ کو واقع کوئی بات کرنی ہے تو... آپ چاہیں تو کل عدالت میں
"سب کچھ بتا سکتے ہیں"

لوگوں کو دیکھنے لگا جو اس ہی کی طرف متوجہ تھے مگر عدالت کا سن کر
اس کے پیروں سے جیسے جان نکلنے لگی تھی

دیکھو شہرام تم تم جو کہو گے نہ میں وہ کر دوں گا تمہیں جو چاہئے تم "
مجھ سے لے سکتے ہو دیکھو ہم بیٹھ کر بات کرتے ہیں نہ سب ٹھیک ہو
"جائے گا

شفقت ایک قریب آدمی کی طرح اس کے سامنے جھک رہا تھا جیسے
اسے اب کافی ڈر محسوس ہو رہا ہو

"... شہرام ملک منافقوں کے ساتھ نہیں بیٹھتا "
وہ سرد لہجے میں کہتا ہوا وہاں سے جانے لگا

د بادو گے تو یہ تمہاری غلط فہمی میں اب تم صرف اپنے دن گنو کیوں کہ
"تم ہار چکے ہو

وہ اپنی بات اس کے منہ پر تھوکتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر وہاں
سے چلا گیا جبکہ شہرام ملک کا پورا نام سننے کے بعد تو اس کا شک یقین
میں بدل چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...اوقف کون رو رہا ہے اتنی زور زور سے چینخیں مار کر"

یوسف اپنے کانوں پر ہاتھ رکھے سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آیا حویلی
کے گیٹ پر کسی کی گاڑی رکی ہوئی تھی یعنی کوئی مہمان آئے تھے وہ
بھاگتا ہوا باہر کی طرف گیا جہاں اس کی موم کھڑی ہوئی تھیں

موم کے ساتھ کھڑی ہوئی آنٹی کو وہ باسانی پہچان چکا تھا جبکہ اس کے ساتھ ہی سامنے ایک انکل کھڑے ہوئے تھے جو یقیناً ان کے بابا کے دوست اور آنٹی کے ہسبنڈ ہوں گے ان کے گود میں ایک روتی ہوئی بچی بھی تھی جو ان کی بیٹی تھی

"یوسف میری جان کیسے ہو چھوٹے نواب"

"اسلام و علیکم خالہ جانی میں ٹھیک اور آپ؟؟؟"

"میں بالکل ٹھیک خالہ کی جان"

سونی نے جھک کر چھوٹے سے بچے کے ماتھے پر بوسہ دیا

"اچھا اب یہیں کھڑے رہنا ہے یا اندر بھی چلو گی"

شازیہ کی بات سن کر سب ہنسنے لگے اور حویلی کے اندر آئے جبکہ ان کی بیٹی اب تک رو رہی تھی

"پوچھو خالہ کی جان"

"یہ آپ کی بیٹی اتنا رو کیوں رہی ہے؟؟"

یوسف کی بات پر سب ہنسنے لگے

وہ دراصل سونی یوسف کو شور شرابہ بالکل بھی نہیں پسند اس لئے

"اس کے رونے سے ڈسٹرب ہو رہا ہے

"Exactly...!!!"

شازیہ کی بات پر جھٹ سے یوسف نے کہا جس پر سونیا مسکرا نے لگی

دراصل یہ جگہ یہ شہر یہ ملک اس کے لئے انجان ہے اس لئے یہ

"تھوڑی ڈسٹرب ہے

یوسف جائیں آپ انہیں باہر لے جائیں اپنے ساتھ گارڈن میں

"شباباش

"بٹ موم یونونہ میں گرلز سے فرینڈ شپ نہیں کرتا"

"...کی خالہ جان کی بیٹی ہے آپ کی کزن ہے

اپنی موم کی بات سن کر یوسف اپنی جگہ سے ایک ٹشن والے انداز سے اٹھا اور قدم بڑھاتا ہوا سامنے والے صوفے کی طرف آیا جہاں وہ بچی اپنے بابا کی گود میں بیٹی ہوئی تھی اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی تھیں جبکہ اس کی ناک رونے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی

"...کم آن میں تمہیں اپنا گارڈز دکھاتا ہوں"

یوسف کی بات پر وہ بچی منہ بناتے ہوئے مزید اپنے ڈیڈ کی گود سے چپک گئی جس پر یوسف کے چہرے پر سخت تاثرات آنے لگے کیونکہ اسے یہ سب نہیں پسند تھا

یوسف نے پھر سے کہا جس پر وہ اپنے ڈیڈ کے سینے میں چھپ گئی

"I m Sorry mom..."

یوسف نے سخت لہجے سے کہا اور خود چلتا ہوا اپنے کمرے میں چلا گیا
بیٹا آرو آپ ماما کے پاس جاؤ میں ابھی آفس میں انکل سے مل کر آتا"
"...ہوں"

ڈیڈ ہی بات سن کر وہ جلدی سے سونیا کی گود میں بیٹھ گئی جبکہ شفقت
اشفاق سے ملنے آفس چلا گیا

بجو طبیعت کیسی ہے آپ کی؟؟ کیا چل رہا ہے آج کل... سب "
"ٹھیک تو ہے نہ؟؟ آپ کی میر ڈلائف؟؟

بس سونی یہ تو نہیں کہوں گی کہ کچھ ٹھیک نہیں لیکن یوسف کے "
"...آنے کے بعد سے میری زندگی کافی بہتر ہے

سونی کی بات پر اس نے ایک ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا

وہ زیادہ تر گھر میں نہیں ہوتے جب یوسف اس دنیا میں آنے والا تھا۔
تب ہی اماں جان ہمارا ساتھ چھوڑ گئی تھیں اور اس دن کے بعد سے
آج کا دل ہے جو اشفاق ایک بار بھی گھر میں رکیں ہوں وہ زیادہ تر باہر
کے ملکوں میں ہی رہتے ہیں گھر بہت کم آتے ہیں اور آتے بھی ہیں تو
"چند گھنٹوں کے لئے تبھی اکثر یوسف ان سے ناراض رہتا ہے
شازیہ کا لہجہ اب کافی اداس سا تھا جبکہ سونیا سمجھ چکی تھی وہ اپنی زندگی
میں کچھ خاص خوش نہیں ہے بس جی رہی ہے
"آپ پریشان نہ ہوئیں بجو سب ٹھیک ہو جائے گا انشاء اللہ"
سونی نے اسے حوصلہ دیتے ہوئے کہا جس پر شازیہ کے لبوں پر ایک
دکھ بھری مسکراہٹ آئی تھی جسے دیکھ کر سونی بہت اداس ہو گئی تھی

اسٹاپ اٹ ہارون!!! کیا کہے جارہے ہو؟؟؟ شہرام کا ڈیڈ کے بزنس " سے کیا تعلق ہو گا جو وہ ان کے ساتھ فراڈ کر کے انہیں ہی جیل بھیج دے گا؟؟؟

اسے آج دوسرا دن تھا اپنے گھر میں جہاں وہ اکیلی رہ رہی تھی ہارون آج نہ صرف اس سے ملنے بلکہ اسے شہرام کے خلاف بھڑکانے آیا تھا اور اس کی بکو اس سن کر عریشہ کو بہت غصہ آرہا تھا عریشہ آخر کیا کہی جارہی ہو تم؟؟؟ کیا ہو گیا ہے تمہیں؟؟؟ کہیں ایسا تو " نہیں کہ اس نے تمہیں ہم سب کے خلاف کر دیا؟؟؟

مجھے اس نے کسی کے خلاف نہیں کیا!!! مجھے ڈیڈ سے ملنا ہے میں " خود ان سے سب کچھ پوچھنا چاہوں گی

عریشہ نے غصے سے کہا جس پر وہ اپنا غصہ ضبط کرتا ہوا ثبات میں سر ہلانے لگا

کب لے کر جانے والے ہو؟؟ یا میں خود ڈرائیو کر کے "

"جاؤں...؟؟"

تمہیں اکیلے جانے کی ضرورت نہیں وہ تھانا ہے کوئی آؤٹنگ کی جگہ "

"... نہیں ہے تھوڑا صبر کرو چلتے ہیں شام تک

اپنی بات مکمل کر کے وہ وہاں سے چلا گیا جبکہ عریشہ اپنے موبائل پر

آتی کال ریسیو کرنے لگی

"عریشہ؟؟ کیسی ہو کہاں ہو تم؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

جیسے ہی اس نے کال پک کی ویسے ہی ماہی نان اسٹاپ سوال پر سوال

کرنے لگی

میں بالکل ٹھیک ہوں ماہی تم بتاؤ کہاں ہو تم؟؟ کیا ہم مل سکتے "

" ہیں؟؟ کہیں باہر پلیزز کیونکہ میرا دم گھٹ رہا ہے اس گھر میں

”لو کیشن سینڈ کرتی ہوں تم اس ریسٹورانٹ پر پہنچو

ماہی نے فکر مندی سے کہا اور بنا کچھ سنے فون بند کر دیا تھوڑی ہی دیر
بعد اس نے عریشہ کو لو کیشن سینڈ کی جسے فو لو کرتی ہوئی وہ اپنی کار میں
بیٹھ کر چلی گئی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ گارڈن میں لگے جھولے پر بیٹھی کراچی کا موسم انجوائے کر رہی تھی
جب یوسف اپنی فٹ بال لئے وہاں سے گزرنے لگا تو اس کی نظر
عریشہ پر گئی جو اپنے ننھے ننھے پیروں کو ہلاتے ہوئے اپنی آنکھیں بند
کر کے تیز ہوا کو محسوس کر رہی تھی

نے جو رونا ڈالا ہوا تھا اور جو اکڑ دکھائی تھی وہ یوسف کے لئے ناقابل
برداشت تھی اس کے قدم وہیں پر رک گئے اور وہ واپس جانے لگا مگر
تب ہی عریضہ نے کسی کے شوز کی آواز سن کے اس کی طرف دیکھا
اصل میں اس کی نظر یوسف پر نہیں بلکہ اس کے ہاتھ میں پکڑی اس
بال پر تھی

ابھی وہ جھولے پر سے اترنے کی کوشش کرتی مگر تب ہی زمین پر
گری اور پھر سے رونے لگی اسے یہاں سونی بٹھا کر گئی تھی کیونکہ وہ تو
تین سال کی چھوٹی سی بچی تھی بھلہ وہ کیسے اتنے بڑے جھولے پر سے
خود اترتی جبکہ یوسف اس کی آواز سنتا ہوا بھاگ کر اس کے پاس آیا

"تم ٹھیک ہو؟؟؟"

کو بھول کر اُلٹے سیدھے منہ بناتے ہوئے اسے گھورنے لگی کہ آخر
اس نے اسے ٹچ کیسے کیا

اور نہیں کر رہا تمہیں ٹچ ویسے بھی یوسف ملک کسی لڑکی کو منہ تک "
"نہیں لگاتا ہاتھ تو دور کی بات

سو نیا ان کے پیچھے کھڑی اس چھوٹے بچے کی بڑی بڑی باتوں پر بہت
حیران تھی

"خالہ جانی؟؟؟"

وہ جیسے ہی واپسی مڑا تو سو نیا کو کھڑا پایا

کیا بات ہے جناب اکثر غصے میں رہتے ہیں آپ؟؟ کوئی خاص "
"بات؟؟؟"

کرتا یہ بے وجہ مجھ سے منہ بناتی رہتی ہے... کیا یہ ہے ہی نکچڑی؟؟ یا
"اپنے ڈیڈ کو دیکھ دیکھ کر بن گئی ہے

یوسف کی بات سن کر سو نیا اپنے ہنسی کنٹرول نہ کر سکی اور ہنسنے لگی
"...اٹس نوٹ آجوک اٹس آکو سچن"

یوسف کی بات پر سو نیاز مین پر بیٹھی عریشہ کو اپنی گود میں اٹھائے
جھولے پر بیٹھی

"...ادھر آؤ میرے پاس"

"جی خالہ جانی؟؟؟"

دیکھو یوسف مانتی ہوں تم دونوں کا مزاج بالکل ایک سا نہیں لیکن یہ "

تمہاری کزن ہے اس کا خیال رکھنا فرض ہے نہ تمہارا؟؟؟ اور پھر اگر تم

اسے وقت دو گے اس کے ساتھ کھیلو گے تو ہی یہ تمہیں جانے گی

"...نہ

سونیا کی بات سن کر یوسف عریشہ کو دیکھنے لگا جو اس کے ہاتھ میں
موجود بال کو دیکھ رہی تھی

"کیا تمہیں یہ چاہیے؟؟ تم اس سے کھیلو گی؟؟"

یوسف نے اس کی طرف اپنی فیوریٹ بال بڑھائی جسے اس نے ایک
ہی جھٹکے سے کھینچ کر اپنی گود میں رکھ لیا

خالہ جانی مجھے یہ پہلی والی عریشہ بالکل نہیں لگتی وہ تو بہت سوویٹ
"تھی نہ یہ والی تو بالکل نکچڑی سی ہے

ہاں تو تم بناؤ نہ اسے اپنی طرح تاکہ وہ تم سے دوستی کرے تمہارے"
"...ساتھ کھیلے

"او کے خالہ جانی میں کوشش کروں گا"

یوسف نے عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے نیچے اتارنا چاہا جس پر وہ اپنی موم
کو دیکھنے لگی

سونی کی بات سن کر وہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے بال کو چھوڑ کر اس کی گود میں آگئی جس پر یوسف نے اسے گود میں لے کر نیچے اتارا جبکہ بال اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گھاس میں کر گئی تھی جس پر عریشہ نے منہ پر ہاتھ رکھ لیا تو یوسف بھی ہنسنے لگا

"چلو تم دونوں کھیلو میں اندر جا رہی ہوں"

سونی ان دونوں کو کہتی ہوئی اندر چلی گی جبکہ عریشہ اب اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی

ویسے تم ہو بہت نکچڑی لیکن پھر بھی میں تمہیں ایک سویٹ سانک " ... نیم دیتا ہوں ... بیوٹی کوئین

یوسف کی بات کو نظر انداز کرتی ہوئی وہ کھیل میں مصروف ہو گئی

یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم؟؟ دوست ہو تو کچھ بھی کہتے رہو"
"گے؟؟

اشفاق نے آج پہلی بار اپنے دوست کا کالر پکڑا تھا جس پر وہ اسے ایک
جھٹکے سے دور دھکیلنے لگا

یہ بکواس نہیں حقیقت ہے... میں سب جانتا ہوں تمہارے کون سے "
بز نس چل رہے ہیں جس سے تم اتنا کمار ہے ہو... اسمگلنگ کرنا کسی
ایک بندے کی بات نہیں مگر تم تو پوری آرمی کے ساتھ کھڑے
"ہوئے ہو جو تمہیں سپورٹ کرتی ہے

شفقت نے اسے آئینہ دکھاتے ہوئے کہا جس سے اس کے تن بدن
میں آگ لگ گئی

لاکھوں روپے حرام کمار ہے ہو وہ کیا ثواب کا کام ہے؟؟ مسٹر شفقت
خان کسی دوسرے کو تب ہی آئینہ دکھانا جب خود کا کردار مضبوط اور
ایماندار ہو

اشفاق کی بات پر شفقت اسے گھورنے لگا

ہاں میں لاکھوں روپے سے حرام کمار ہا ہوں لیکن تمہاری طرح"
"... ڈر گز کی اسمگلنگ نہیں کر رہا

تو کس نے منع کیا ہے تمہیں؟؟ تم بھی کرو اسمگلنگ تم بھی اپنا ایک"
عالیشان گھر بناؤ جگہ جگہ اپنے نام کی کمپنیاں کھڑی کرو یوں میرے
"گریبان میں جھانک کر تمہیں کیا ملے گا

اشفاق کسی کو بھی آنکھوں سے شیشے میں اتارنے کا ہنر باسانی جانتا تھا
ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب شفقت اسے نا سمجھی سے گھورنے لگا

"ایسے کام کرنے پر اکسار ہے ہو؟؟؟"

شفقت نے اسے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں کہا جس پر وہ قہقہہ

لگانے لگا

تمہیں لگتا ہے تم جو حرام کماتے ہو وہ بڑے ثواب کا کام ہے؟؟؟ کچھ "

پانے کے لیے کچھ کھونا پڑھتا ہے اگر میرے جیسا بننا چاہتے ہو تو

تمہیں بھی یہی راستہ اختیار کرنا پڑے گا بجائے مجھے سمجھانے کے تم

"خود کی پہچان بناؤ ویسے بھی تم کو نسا اب جر منی جاؤ گے لیکچر دینے

"...میں جو بزنس کر رہا ہوں اس میں بہت خوش اور مطمئن ہوں "

شفقت نے اسے جتاتے ہوئے کہا

"اچھا تو ذرا بتانا مہینہ کتنا کمالیتے ہو؟؟؟ حرام کے پیسے ملا کر؟؟؟"

"...دس سے بارہ لاکھ "

"کم آن یار دس لاکھ تو صرف میری بیوی کا حق مہر تھا"

"تم کتنا کمالیتے ہو؟؟؟"

شفقت اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا جس پر وہ اس کے قریب آیا

"ایک ہفتے میں پانچ کروڑ"

ابھی وہ مزید کچھ کہتا جب شفقت کو ٹھسکا لگنے لگا جس پر اشفاق نے

اپنے ٹیبل پر سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے تھمایا جسے وہ گٹ گٹ پی گیا

"کیا تم نہیں چاہتے کہ تم بھی منتحلی کروڑوں کماو؟؟؟"

"میں یہ سب کیسے کروں گا؟؟؟"

میرے ساتھ مل کر... اس میں تمہیں اور مجھے دونوں کو بہت فائدہ"

"ہوگا"

"اور اگر ہماری بیویوں کو اس بات کا پتا چلا تو؟؟؟"

"اور دھوکا دینا بہت آسان ہوتا ہے

مگر میں اپنی بیوی سے بہت پیار کرتا ہوں اس سے چھوٹ نہیں بول"
سکتا اگر اس کام میں کوئی نقصان ہوا تو پھر لازمی سی بات ہے انہیں
"سب کچھ پتا چل جائے گا

شفقت ابھی سے کافی ڈرا ہوا لگ رہا تھا

"پیار و پیار کچھ نہیں ہوتا ٹرسٹ می"

"مگر سونی میری زندگی ہے اشق"

پھر سے وہی بات؟؟؟ یہ عورتیں کسی ایک کی نہیں ہوتیں ان کے"

"چکر میں اپنی زندگی خراب مت کرو

"کیا مطلب ہے کیا کہہ رہے ہو تم؟؟؟"

"کیا تم جانتے ہو جسے میں پسند کرتا تھا وہ کون تھی؟؟؟"

"کون؟؟؟"

"وہ تمہاری بیوی سو نیا تھی"

اشق کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر شفقت نے اسے گریبان سے پکڑ
کر دیوار سے لگایا وہ اسے خون خوار نگاہوں سے گھورنے لگا
"بے غیرت تم نے اپنے منہ سے ایسی بکواس نکالی بھی کیسے"
ریلیکس یار وہ بہت پہلے کی بات تھی پسند تو کوئی بھی آجاتا ہے... تجھے"
بھی تو یونی والی میڈم کی بیٹی پسند تھی جو مجھ پر مرتی تھی ایسے ہی مجھے
سوئی پسند آگئی... مگر اب دیکھو میں کتنا خوش ہوں دیکھو اب بھی
تمہیں آفر دے رہا ہوں سوچ سمجھ کر بتانا... لیکن جواب ہاں میں ہونا
"چاہیے"

اشفاق کی بات سنتا ہوا وہ اپنا سر پکڑ کر وہیں کر سی پر بیٹھ گیا جبکہ اشفاق
اسے کنوینس کرنے کی پوری کوشش کر رہا تھا

ماہی میں سچ کہہ رہی ہوں شہرام بالکل بھی ایسا نہیں ہاں وہ غصے کا " بہت تیز ہے مگر وہ کبھی بھی کسی بے گناہ کے ساتھ ایسا نہیں کرے گا ہارون کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے اور اگر تمہیں میری بات کا یقین " نہیں آ رہا تو تم روحیل سے پوچھ لو وہ شہرام کا دوست ہے

عریشہ مکمل طور پر اپنے شہرام کو ڈیفینس کر رہی تھی جس پر ماہی اور زینش کہیں کہیں بہت خوش تو کہیں بہت پریشان بھی تھی کیونکہ جب عریشہ کو پتا چلے گا کہ یہ سب شہرام ہی نے کیا ہے تو اس پر کیا گزرے گی

"اس کی اتنی سائڈ کیوں لے رہی ہو؟؟؟

زینش کے کئے گئے سوال پر عریشہ اسے دیکھنے لگی کیونکہ وہ پچھلے
آدھے گھنٹے سے شہرام کی طرف داری کئے جا رہی تھی

ہاں... کڈنیپ کیا تھا اس نے مجھے... مگر میرے ساتھ کچھ ایسا ویسا"
تھوڑی کیا ہے اس نے... نکاح کیا ہے اس نے مجھ سے... بھلے سے
"زبردستی لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ غلط ہے
عریشہ نے نظریں چراتے ہوئے بامشکل اپنی بات مکمل کی جس پر
زینش اور ماہی ایک دوسرے کو دیکھنے لگیں

فرض کرو آروا اگر واقعی شہرام ان سب کا ذمہ دار ہو تب کیا کرو گی"
"تم؟؟؟

زینش بھی اسے دیکھنے لگی تھی

اگر واقعی یہ بات ثابت ہو گئی کہ وہ ذمہ دار ہے تو میں اسے کبھی "معاف نہیں کروں گی کیونکہ میرے لئے میرے ڈیڈ سے بڑھ کر کوئی امپورٹینڈ نہیں... وہ بھی نہیں... چھوڑ تو وہ پہلے ہی چکا ہے مجھے بس میرے فیصلے کا انتظار ہے اسے مگر میں نے سوچا ہے کہ میں ڈیڈ سے بات کروں گی اس کے لئے لیکن اگر وہ واقعی ان سب کا ذمہ دار نکلا تو جیسے پہلے میں نے اپنے پیار کو اپنے ہی ہاتھوں مار دیا تھا اب بھی ایسا ہی کروں گی اور ویسے بھی میں اس سے کوئی محبت نہیں کرتی میرے دل "میں جو پہلے تھا وہی اب بھی ہے اور ہمیشہ رہے گا

لئے زینش اور ماہی خاموشی سے بیٹھیں اس کی باتوں پر غور کر رہی
تھیں کیونکہ کل عدالت میں پیشی بھی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

عرش میری جان تمہارے نیوا سکول کا بندوبست تو ہو گیا ہے بس "
"اب تم نے دو دن بعد اسکول جوائن کرنا ہے
شفیع نے تین سال کی عریشہ کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا جس پر سونیا
اسے دیکھنے لگی

نیوا سکول؟؟؟ شفیع میں نے کہا بھی تھا کہ ہم اسے اس ہی اسکول میں "
"پڑھائیں گے جس میں یوسف پڑھتا ہے

بات سنو سونی یہ میری بیٹی ہے باپ ہوں میں اس کا اگر کچھ اچھا"
نہیں سوچ سکتیں تو برا بھی نہ سوچو تمہیں کیا لگتا ہے؟؟ میں اپنی بیٹی کو
اس بد تمیز بد دماغ بکڑے ہوئے نفسیاتی انسان کے ساتھ اسکول میں
"پڑھاؤں گا؟؟ نیور

شفقت کے منہ سے ایسے الفاظ سن کر سونیا کافی حیران کن نظروں
سے اسے دیکھ رہی تھی اسے آخر کیا ہوتا جا رہا تھا تقریباً ایک ہفتہ ہو چکا
تھا تھا انہیں پاکستان آئے مگر مجال ہے جو اس نے ایک بھی بار اپنی
بیوی سے تمیز سے بات کی ہو اور تو اور اس نے تو اپنے دوست کی حویلی
میں رہنے سے بھی انکار کر دیا تھا اور اپنے گھر چلا گیا تھا جہاں وہ لوگ
پہلے رہتے تھے

بھی تو ایک بچہ ہی ہے نہ اور پھر کیا برائی ہے ساتھ پڑھانے میں؟؟
دونوں کنز نس ہیں ساتھ پڑھیں گے ایک دوسرے کا خیال رکھیں گے
"پھر میں بھی عریشہ کی طرف سے بے فکر رہوں گی
شفیع اس کی بات سنی ان سنی کرتا ہوا اپنا کوٹ پہننے لگا
"... شفیع"

سونیا پلیز ززز!!! میں نے جو کہنا تھا کہہ دیا بس بات ختم میرا ایک اور"
دوست ہے جس کا بیٹا بہت اچھے اسکول میں پڑھتا ہے میں نے بھی
عریشہ کا ایڈمیشن اس ہی اسکول میں کرادیا ہے تم نے کبھی ٹھیک سے
دیکھا ہے اس یوسف کو؟؟ کتنا بگڑا ہوا بچہ ہے وہ اگر ایک دن بھی
عریشہ سے ملاقات نہ ہو تو روز اپنے ڈرائیور کے ساتھ یہاں آجاتا ہے
اس سے ملنے اس کے ساتھ کھیلنے... آخر اس کی اتنی جرت... اب بس

"ساتھ اس ہی اسکول جانا شروع کر دے گی

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر وہاں سے چلا گیا
جبکہ پیچھے سونیا کی طبیعت بگڑنے لگی پھر سے اس کی ناک سے خون
آنے لگا جسے دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی
کیا کرنا چاہ رہے ہیں آپ شفیع کیوں مجھے پریشان کر رہے ہیں نجانے"
"کن چکروں میں پڑھ گئے ہیں آپ میرے کچھ سمجھ نہیں آرہا

اس نے کیا سوچا تھا اور کیا ہو رہا تھا اسے اب شازیہ سے اپنی بیماری کے
بارے میں بات کرنی تھی تاکہ وہ عریشہ کا فیوچر سکیور کر سکے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"ڈیڈ"

جب وہ جیل میں شفقت سے ملنے آئی تو اپنے ڈیڈ کو ایسی حالت میں
دیکھ کر اس کے آنسوؤں نکلنے لگے

عریشہ... میری جان کیسی ہو تم؟؟ اس نے تمہارے ساتھ کچھ کیا تو"
"نہیں نہ

شفقت اسے یوں ادھر دیکھ کر کھڑا ہوا اور فکر مندی سے پوچھنے لگا
ڈیڈ آپ یہاں کیوں ہیں؟؟ کیا گناہ کیا ہے آپ نے جو ان لوگوں"
"نے آپ کو اس حال میں رکھا ہوا ہے

عریشہ کی بات پر شفیع ہارون کو دیکھنے لگا
بیٹا تم جانتی ہو نہ اپنے ڈیڈ کو میں نے کچھ نہیں کیا یہ سب اس بیسٹ"
"...ہی وجہ سے ہو رہا ہے

شفقت کی بات سن کر وہ یک دم حیران سی ہوئی

بیٹا وہی شخص جس نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا اس نے یہ سب اس "لئے کیا ہے تاکہ میں تمہیں اس سے بچانہ سکوں وہ بدلہ لے رہا ہے مجھ سے کیونکہ میں تمہیں بچانا چاہتا تھا

ڈیڈ پلینرز ز آف غلط سوچ رہے ہیں وہ ایسا کیوں کرے گا اس نے تو "میری خوشی کے لئے اس مجھے واپس صحیح سلامت کل گھر چھوڑا تھا تو "پھر وہ ایسا کیوں کرے گا وہ ایسا نہیں ہے ڈیڈ وہ بہت اچھا شخص ہے اپنی بیٹی کے منہ سے ایسی باتیں سن کر شفقت ہارون کو گھورنے لگا جس پر ہارون نے ناگواری سے نظریں چرائیں کیونکہ وہ کرتا بھی کیا عریضہ تو جب سے اس کی قید سے آزاد ہوئی تھی بس اس ہی کے نام کی تسبیح پڑھے جا رہی تھی

نے تمہیں کڈنیپ کیا تھا وہ کوئی عام انسان نہیں بلکہ بیسٹ ہے بیسٹ
وہی بیسٹ جو دن بہ دن اپنا خوف لوگوں کے دلوں میں بڑھایا جا رہا تھا
"...وہ ایک سیریس کلر ہے

عریشہ بے یقینی کی کیفیت میں اپنے ڈیڈ کی باتیں سن رہی تھی
ہاں بیٹا وہ نجانے کتنی معصوم جانو کا قتل کر چکا ہے اگر تمہیں یقین"
نہیں آ رہا تو تم کسی سے بھی پوچھ لو وہ ایک سیریس کلر ہے جو اپنے
" مقصد کے لیے کسی کی بھی جان لے سکتا ہے

ڈیڈ بس کر دیں کیا ہو گیا ہے آپ کو کیا کہے جا رہے ہیں آپ؟؟ وہ"
بیسٹ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ وہ کیوں کسی کی جان لے گا؟؟ اس کی کسی
" سے کیا دشمنی ہے جو وہ ایسا کرے گا

تمہیں کورٹ لے آئے گا اگر یہ کیس مجھ پر اس نے نہیں ٹھوکا ہے تو
"میرا نام اپنے نام کے آگے سے ہٹا دینا اب جاؤ یہاں سے
شفقت کے ایسے لہجے پر عریشہ ناگواری سے اسے دیکھتی ہوئی وہاں
سے باہر کو چلی گئی جبکہ ہارون اب کافی پریشان نظر آ رہا تھا
سر یہ کیا کیا آپ نے؟؟ اسے اپنی سائڈ کرنے کے بجائے الٹا اسے "
"ناراض کر دیا؟؟"

تم چپ رہو تم سے ایک لڑکی نہیں سمجھالی جا رہی؟؟ ترکی میں وہ "
تمہاری آنکھوں کے سامنے سے اسے کڈنیپ کر کے پاکستان لے آیا
تھا لیکن تم اندھے بنے رہے اور اب جب وہ تمہارے سامنے اس کی
"حمایت کر رہی ہے اور تم اب بھی کچھ نہیں کر پا رہے؟؟"
عریشہ کے جانے کی دیر تھی کہ شفقت ہارون پر برس پڑا

اتنا ہی پتا ہے کہ شہرام نے اسے کڈنیپ کیا تھا تو آپ بتائیں میں کیا
"کروں؟؟؟ اسے سب سچ بتا کر اپنے ہی پیروں پر کلہاڑی مار لوں؟؟؟
کس نے کہا ہے اسے سب سچ بتاؤ؟؟؟ لیکن تم عریشہ کو اس کی طرف"
سے بدگمان تو کر سکتے ہو نہ اس کے دل و دماغ میں اس گھٹیا شخص
کے لئے نفرت تو پیدا کر سکتے ہو اس کے دماغ میں ایسا زہر بھرو ایسی
ایسی باتیں ڈالو کہ وہ خود اس سے نفرت کرے اس کی شکل تک دیکھنا
"گوارا نہ کرے اتنا تو کر ہی سکتے ہو نہ تم؟؟؟"

شفقت کی بات پر ہارون کچھ سوچنے لگا

سر مگر اس نے صرف اس کی طرف داری کی ہے اس نے یہ تھوڑی"
"... کہا ہے کہ وہ اس سے محبت کرتی ہے

ارے احمق انسان تو کیا تم اس کے دل میں اس شخص کی محبت پیدا"
ہونے کا انتظار کر رہے ہو؟؟؟ ہمیں اس کے دل میں جذبات پیدا

"کرو اور جلد ہی کسی خوشخبری کے ساتھ یہاں آنا
شفقت اپنی بات مکمل کرتا ہوا جیل کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا جبکہ
باہر کھڑا ہوا ہارون اس کی باتوں میں گم چلتا ہوا وہاں سے چلا گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"موم مجھے نہیں پتا مجھے اپنی بیوٹی سے ملنے جانا ہے وہ بھی آج"
وہ کب سے ضد کئے بیٹھا تھا مگر شازیہ اس کی بات مان ہی نہیں رہی
تھی

بیٹا خالہ جانی ہو اسپتال گئی ہوئی تھیں آپ وہاں کیسے جاؤ گے؟؟ جب"
خالہ جانی گھر میں ہیں ہی نہیں اور پھر عریشہ تو اسکول گئی ہو گی نہ؟؟
"...آپ بھی اسکول چلے جاتے تو اچھا ہوتا نہ

جو بھی ہو مجھے اپنی بیوٹی سے ملنا ہے میں نے آج ہی اس سے ملنے جانا"
ہے آپ خالہ جانی کو کال کریں پلیز زور نہ میں ہر بار کی طرح اس بار
"... بھی خود ہی چلا جاؤں گا اور اگر وہ گھر پر نہ ملی تو میں اس کے اسکول
اپنی بات کہتے کہتے وہ رکاجس پر شازیہ اسے سوالیہ نظروں سے دیکھنے
لگی

کہو بیٹا؟؟ کیا کہہ رہے تھے کیونکہ یہ آئیڈیا تو بہت اچھا ہے آپ اس"
"سے اس کے اسکول ملنے چلے جانا

نیوور... میں پہلے بھی ایک بار اس کے اسکول گیا تھا مگر وہاں اس کا"
ایک فرینڈ ہے جو مجھے بہت برا لگتا ہے اگر وہ میری دوست ہے تو پھر
"اس سے فرینڈ شپ کیوں رکھی ہوئی ہے اس نے

ہر بار کی طرح اس بار بھی یوسف اپنی بات پر قائم تھا اسے بالکل بھی
نہیں پسند تھا کہ اس کی چیز کوئی اور دیکھے یا اسے چھوئے یا پھر اسے اس

پاس بلکل بھی برداشت نہیں کرتا تھا پھر چاہے وہ کوئی چیز ہو یا کوئی شخص

یوسف بیٹا خالہ جانی کا میسج آیا ہے وہ عریشہ کو اسکول سے لیتے ہوئے "
آج ہمارے ہی گھر آئیں گی جاؤ اب شاباش جلدی سے اپنا بریک
"فاسٹ فنیش کرو

"ریلی؟؟؟ اوکے موم"

"گڈ میر ایٹا"

جیسے جیسے وقت گزرتا جا رہا تھا یوسف کے مزاج میں کافی شدت آرہی
تھی وہ عریشہ کے معاملے میں کافی سیریس ہو تا جا رہا تھا کیونکہ وہ کسی
سے فرینڈ شپ نہیں رکھتا تھا مگر عریشہ کو لے کر اس کے جذبات
بہت الگ تھے جنہیں سونیا اور شازیہ دونوں بہنیں ہی کافی بار محسوس
کر چکی تھیں

سونیا یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟ ایسا کیسے ہو سکتا ہے تمہارے ساتھ اتنا بڑا "
"پر اہلم ہے تم اتنی بیمار ہو پھر بھی تم نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی؟؟
شازیہ کو جب سونیا کی بیماری کا پتا چلا تو وہ بہت گھبرا گئی تھی جس پر
سونیا نے نظریں جھکا لیں

بجو جو ہوا سو ہوا میں نے آج ہی ڈاکٹر سے بات کی ہے یہ سب بلڈ کم "
ہونے کی وجہ سے ہو رہا ہے میرے جسم میں اب بس پانچ پوائنٹ
خون بچا ہے اور میری بوڈی کسی اور کے خون جو کبھی ایکسپیکٹ نہیں
کر پائے گی میرے پاس اب اتنا زیادہ وقت نہیں بچا تو بس مجھے کچھ
"امپورٹینڈ باتیں کرنی ہیں آپ سے اس لئے ملنا چاہتی تھی

ہو رہا تھا

سو نیا پلیرز ز تمہیں کچھ نہیں ہو گا ہم تمہارا بہت اچھی جگہ سے علاج "

"کروائیں گے پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا

نہیں بجو میں پچھلے دو سالوں سے اپنا مسلسل چیک اپ کروا رہی "

ہوں مگر کوئی فائدہ نہیں جب باہر ملک کے ڈاکٹر ز نے کہہ دیا ہے کہ

ٹھیک ہونا ممکن نہیں تو پھر پاکستان کے ڈاکٹر ز کر بھی کیا سکتے ہیں؟؟

زیادہ سے زیادہ زبردستی بلڈ چڑھا کر پوری بوڈی وقت سے پہلے ختم

کر دیں گے بس... اور میں نہیں چاہتی کہ اپنی باقی زندگی میں بیڈ پر

مریضوں کی طرح گزاروں میں چاہتی ہوں کہ ہنسی خوشی رہوں

"بس

"بات کروں گی وہ بہت اچھے ڈاکٹرز کو جانتے ہیں

بجو پلینرز مجھے میری زندگی اب عزیز نہیں ہے مجھے بس میری بیٹی"
کی زندگی عزیز ہے میں اسے مرنے سے پہلے کسی محفوظ ہاتھوں میں
"سو نپنا چاہتی ہوں

سونیا کا چہرہ اب آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا جبکہ شازیہ کو سمجھ نہیں آ رہا
تھا کہ وہ آخر کرے بھی تو کیا کرے اکیلی بہنیں تھیں باپ کا سایا بھی
تین سال پہلے ان کے سروں پر سے ہٹ چکا تھا

کیا مطلب کسی محفوظ ہاتھوں میں سو نپنا چاہتی ہو؟؟ میں کچھ سمجھی
"نہیں

بجو شفقت پتا نہیں کیسے ہوتے جا رہے ہیں جب سے پاکستان آئے"
ہیں ان کا غصہ بڑھتا ہی جا رہا ہے ہر وقت بات بے بات غصہ کرنا

کی زندگی میں کیا چل رہا ہے جو وہ ایسے ہو رہے ہیں جو مجھے ان پر شک
ہے کہیں وہ کسی غلط کام میں تو نہیں پڑھ گئے اگر واقعی ایسا ہے تو پھر
"مجھے عریشہ کو ان سے بہت دور رکھنا ہوگا"

شازیہ کو سونیا کی باتیں سمجھنے میں بہت مشکل پیش آرہی تھی آخر وہ
کیا کہیں چلی جا رہی تھی جہاں تک وہ شفقت کو جانتی تھی وہ ایک پڑھا
لکھا کامیاب انسان تھا اسے ان سب چکروں میں پڑھنے کی کیا
ضرورت تھی وہ ایک سلجھا ہوا انسان تھا وہ اشفاق کی طرح بالکل بھی
نہیں تھا

سونی بس کر دو کیا کہیں جا رہی ہو؟؟ اگر واقعی وہ ان چکروں میں "
"ہوتا تو کیا تمہیں چھوڑ نہیں دیتا؟؟"

چھوڑ دیں گے اس لئے اگر آپ راضی ہیں تو میں عریشہ کو آپ کے
سپر دکر کے اس دنیا سے رخصت ہونا چاہتی ہوں اور اگر آپ کو کوئی
عترض ہے تو میری زندگی میں ہی بتادیں تاکہ میں اپنی بیٹی کا گلاہ اپنے
ہاتھوں سے گھونٹ دوں

وہ اپنے دل کی تمام باتیں اپنی بڑی بہن کے سامنے کہی جا رہی تھی اس
بات سے انجان کے ان کی گفتگو یوسف سن چکا ہے

خالہ جانی پلیزز آپ میری بیوٹی کے بارے میں ایسی باتیں نہ کریں "
"وہ میری ہے اسے کچھ نہیں ہوگا

یوسف بھاگتا ہوا کمرے کے اندر آیا جہاں عریشہ سکون سے سوئی ہوئی
تھی اور وہ دونوں بہنیں بیٹھ کر باتوں میں مصروف تھیں

"کر رہے ہوں تو بیچ میں نہیں بولتے

شازیہ نے اسے یوں ٹیش میں دیکھتے ہوئے کہا جس پر یوسف نے ایک
نظر عریضہ کو دیکھا پھر سونی کو دیکھنے لگا جواب تک مسلسل روئی جا رہی
تھی

خالہ جانی آپ کیوں رو رہی ہیں میں ہوں نہ سب ٹھیک کروں گا"
آپ بیوٹی کی فکر نہ کریں یہ میرے پاس سیوور ہے گی یہ میرا پرامس
ہے"

یوسف کو کہاں برداشت تھا کہ اس کی بیوٹی کو اس سے دور رکھا جائے
اس لئے ایک جزبے کے ساتھ اس نے اپنی بات مکمل کی اس کی بات
سن کر کچھ دیر کے لیے سونیا حیران رہ گئی

"بجو ایک منٹ رک جائیں"

سونیا کی بات پر شازیہ اسے دیکھنے لگی کیونکہ سونیا کی آنکھوں میں ایک
عجیب سی ہی کشش آئی تھی

"...یوسف میرے پاس آؤ"

سونیا نے انتہائی نرم لہجے سے اسے پاس بلایا جس پر وہ اس کے قریب
گیا

"یوسف کیا تم واقعی اپنی بیوٹی کا خیال رکھو گے؟؟"

"...ہمیشہ"

یوسف نے ایک اسٹائل سے کہا جس پر وہ خم آنکھوں سے مسکرا نے
لگی

ہو گئی تو اس کے ڈیڈا سے تم سے دور کریں گے لیکن اگر تم اسے اپنی
"دلہن بنا لو تو وہ تم سے کبھی دور نہیں جائے گی
سونیا کے کہنے کی دیر تھی جب یوسف نے ایک نظر اپنی موم پھر ایک
نظر اپنی بیوٹی کو دیکھا اور ہاں میں سر ہلانے لگا
سونی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟؟ مجھے اس بات سے کوئی اعتراض نہیں"
لیکن یہ دونوں تو ابھی بہت چھوٹے ہیں کیا پتا بڑے ہو کر ان کے
مزاج ملیں بھی یا نہیں اور پھر تم تو جانتی ہو اشفاق کس طرح کے
انسان ہیں پھر بھی تم اپنی بیٹی کو ان کے بیٹے کے سپرد کرنا چاہ رہی
"ہو؟؟؟ کہیں ایسا نہ ہو تمہیں پچھتا نا پڑے
شازیہ سونی کی جلد بازی پر اسے سمجھانے لگی
"موم پلیزز میں ڈیڈ جیسا نہیں ہوں آئی ایم نوٹ آبیڈ میں"

چہرہ تو پہلے ہی پتا تھا اس لئے وہ مسکرا نے لگی

بجو میں جلد بازی نہیں کر رہی میں صرف آپ لوگوں کی "

رضامندی جاننا چاہتی ہوں آپ کیا کہتی ہیں اس بارے میں؟؟ مجھے تو

اپنے چھوٹے سے شیر پر پورا بھروسہ ہے یہ جو کہتا ہے کر کے دکھاتا

ہے اگر آپ راضی ہیں تو پھر ہم سب سے بات کر کے ان دونوں کی

"بات پکی کر دیتے ہیں نکاح جب آپ کو مناسب لگے کر لیں گے

سو نیا کی بات سے شاز یہ پر تھوڑا تو اثر پڑا تھا اسے یہ رشتہ بالکل مناسب

لگا تھا لیکن اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنی بہن کو کسی

مصیبت میں چھوڑ دے اس نے سوچ لیا تھا وہ اس کا علاج کروائے گی

اس کے ٹھیک ہونے کے بعد ہی وہ لوگ اپنے بچوں کا سوچیں گے

"اعتراض نہیں

شازیہ کی بات پر سونیا کافی خوش ہو گئی تھی جبکہ یوسف کی نظریں بس
عریشہ پر جمی ہوئی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

رات کی تاریخی چھائی ہوئی تھی وہ اس وقت اپنے کمرے میں بیٹھا
سگریٹ کے دھوئیں سے لطف اندوز ہو رہا تھا جبکہ آنکھوں میں ہر بار
کی طرح اس بار بھی وحشت نظر آرہی تھی وہ کبھی بھی اپنا دکھ کسی
کے سامنے ظاہر کرنے کا عادی نہیں تھا اور اس کی یہی عادت اس کی
سب سے بڑی طاقت تھی

ایک بار تو اے دیوانی
”جھوٹا ہی صحیح پیار تو کر

پورا کمرہ اسپیکر کی آواز سے گونج رہا تھا جبکہ وہ یہ گانا پچھلے دو گھنٹوں
سے سنا جا رہا تھا وہ صوفے پر سر ٹکائے بیٹھا اس کی یادوں میں گم تھا
جبکہ چہرے پر ایک عجیب ہی مسکراہٹ تھی جیسے ایک ہارا ہوا کھلاڑی
ہو ٹیبل پر رکھے موبائل پر مسلسل کالز آئی جا رہی تھیں جنہیں وہ دیکھ
بھی نہیں رہا تھا مگر کافی دیر کے بعد اس نے کال ریسیو کی تھی

”... ہیلو شہرام تم میری کال“

”میں بھولا نہیں حسین ملاقاتیں“

”مجھ سے یوں نہ پھیر نظر

ابھی وہ اپنی بات مکمل کرتی مگر تب ہی اسے یہ آوازیں آنے لگیں
جسے سنتے ہوئے اس کے آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے یہ وہی گانا تھا
جسے وہ اکثر اپنی کار میں چلایا کرتا تھا

”شہرام تم ٹھیک ہو؟؟؟“

میوزک کی آواز پر اس نے جھٹ سے پوچھا مگر دوسری طرف سے
کوئی جواب نہیں ملا

”شہرام میں تم سے بات کر رہی ہوں... تم کہاں ہو تم ٹھیک ہو؟؟؟“
”ششششش...!!! چپ رہو!!! محسوس کرتی رہو“

عجیب سے الفاظ اس کے لہجے سے صاف واضح ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے
ہوش و حواس میں ناہو عریشہ کو شک تھا وہ نشے میں ہے

سردی کی راتوں میں "

ہم سوئے رہے ہیں چادر میں

ہم دونوں تنہا ہوں

"نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

وہ نجانے کیا بتانا کیا جتنا کیا یاد دلا کر محسوس کرانا چاہ رہا تھا وہ کچھ کچھ

سمجھ چکی تھی وہ یقیناً بہت اداس تھا جبھی اسے اپنی اداسی کا احساس دلانا

چاہ رہا تھا

آج تو میرا تن بدن
میں پیسا ہوں مجھے بھر لے
"!!! اپنی باہوں میں

اس لیر کس کے آتے ہی اس نے وسکی کا گلاس لبوں پر لگایا جبکہ
آنکھوں میں عجیب نمی تھی جبکہ دوسری طرف عریشہ اسے محسوس
کرنے کی کوشش کر رہی تھی کیا وہ واقعی اداس تھا؟؟ مگر اس نے تو
اپنی اداسی کبھی عریشہ کے سامنے ظاہر نہیں کی تھی وہ تو بہت
اسٹرانگ تھا نہ پھر آج یہ سب جو ہو رہا تھا یہ کیا تھا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے "

آج تو میرا تن بدن

"...اپنی باہوں میں

لیر کس کے ختم ہوتے ہی اس نے ریموٹ سے اسپیکر آف کر دیئے
جبکہ دوسری طرف عریشہ میوزک کی آواز بند ہوتے ہی ہوش کی دنیا
میں واپس آئی

"شہرام"
ہتمتمتم
"

اس بار اس کا لہجہ کافی نرم تھا جس پر شہرام نے مختصر سا جواب دیا وہ
بھی بہکتے ہوئے انداز میں جس پر عریشہ کو یقین ہو چکا تھا وہ نشے میں
چور ہے

!!! "متمم یس"

اس کی بات پر وہ پھر سے مختصر سا جواب دے کر خاموش ہو گیا جس پر
عریشہ کو بہت افسوس ہوا

مگر یہ تو برے لوگ کرتے ہیں نہ تم تو ان میں سے نہیں ہو پھر تم "
"نے ایسا کیوں کیا؟؟ تم نشہ کب سے کرنے لگ گئے؟؟"

عریشہ نے گھمبیر لہجے میں کہا جبکہ آنکھیں اس کی بھی نم تھیں شہرام
اس کی بات پر عجیب طرح سے ہنسنے لگا جیسے ایک شرابی شراب پی کر
اپنے ہوش کھو بیٹھتا ہے آج ایسا ہی کچھ حال شہرام کا بھی تھا

میری جان جو نشہ تمہاری سانسوں کا ہے وہ اس کمبخت شراب میں "
"...کہاں

پر عریشہ آنکھیں میچ لیں کیونکہ آنسوؤں اس کے چہرے پر اترنے لگے
تھے

شہرام تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟؟ مجھے بھلانے کے لیے؟؟ یا پھر "
مجھے تنگ کرنے کے لیے؟؟

"!!! تمہیں محسوس کرنے کے لئے"

اس بار اس کے لہجے میں الگ ہی جذبات تھے جسے سن کر عریشہ کا دل
کیا وہ ایک بار اس کے پاس آجائے

وہ کیا ہے نہ میری جان!!! میں تت تمہیں اپنے پاؤں اس رکھنا..."
چاہتا ہوں!!! لیکن تم ہو کے... مجھ سے دور ہوتی... چلی جا رہی ہو...

"... کر... سکوں... اپنے... آآ اس پا اس

ایک طرف اس کی یادوں کا نشہ دوسری طرف شراب کا اثر اسے بالکل
بہکا چکا تھا وہ خود کو ایک الگ ہی دنیا میں محسوس کر رہا تھا جہاں بس وہ
ہے اور اس کی بیوٹی کی یادیں اور کوئی بھی نہیں

کیا تم بھول گئے؟؟ کل صبح تم ہی نے مجھے یاد دلایا تھا کہ مجھے واپس "
"گھر جانا ہے ورنہ مجھے تو واپس جانے کا یاد بھی نہیں تھا
عریشہ کی بات پر وہ خاموش ہو گیا جیسے کچھ سوچ رہا ہو

تمہیں ہی شوق آ رہا تھا مجھے اپنے گھر سے نکلنے کا اس لئے کل صبح "
" ہی صبح تم مجھے نیند سے بیدار کر کے گھر چھوڑ آئے

عریشہ کے لہجے سے واضح ہو رہا تھا کہ وہ شکوہ کر رہی تھی اس کے
الفاظ سن کر شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ آنے لگی

"!!! تو تم... منع کر دیتیں میری جان"

"کیا تم میری بات مان لیتے؟؟؟"

"...آپ کا حکم... سر... آنکھوں پر"

شہرام نے ایک اسٹائل سے اپنے الفاظ کہے جس پر عریشہ مسکرا نے
لگی

"تو میں واپس آ جاؤں؟؟؟"

کیوں؟؟؟ یاد آرہی ہے اس کھڑوس، بد تمیز، ظالم درندے نما انسان"

"کی؟؟؟ یا پھر ایسے سرد موسم سے ڈر لگ رہا ہے تمہیں...؟؟؟"

شہرام بامشکل موبائل کان پر لگائے اپنے بوجھل قدموں سے اٹھتے

ہوئے کھڑکی کی طرف آیا جہاں باہر بادل ہی بادل چھائے ہوئے تھے

"ہاں یاد آرہی ہے تمہاری... بتاؤ؟؟ آجاؤں؟؟"

عریشہ کے سوال پر وہ یک دم ہوش میں آیا کیونکہ وہ واقعی سچ مچ یہاں
آنے کے لئے راضی تھی لیکن شہرام اس بات کے حق میں نہیں تھا
نہیں تم جہاں ہو وہیں رہو، یہ گھر تمہارا ضرور ہے مگر تم یہاں تب "
تک نہیں آسکتیں جب تک تم خود پورے دل و دماغ سے سب کچھ سچ
جاننے کے بعد یہاں آنے کے لیے خود راضی نہ ہو جاؤ

"... مگر شہرام میں راضی ہوں"

مناسب نہیں ہے... آج تم ہی میرے پاس آنا چاہ رہی ہو کل کو تم ہی
"مجھے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھو گی بلکل پہلے کی طرح
"... مگر شہرام میں"

ٹیک کیئر"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب شہرام اپنے الفاظ کہہ کر فون بند کر گیا فون
کو سوئچ آف کر کے وہ واپس صوفے پر آ بیٹھا
شہرام کو پتا تھا اگر وہ آج یہاں آ بھی گئی اس کے قریب ہو بھی گئی تو
صرف انہیں وقتی سکون ملے گا مگر کل کو وہ اس سے مزید نفرت
کرے گی وہ بار بار اس کی نفرت کا سامنا کرنے سے اب کتراتا تھا

کیونکہ اسے عادت ہو چکی تھی اس کے ساتھ اس کے پاس رہنے کی اور
اب وہ اسے دوبارہ خود سے دور ہوتا نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اس کی آنکھوں

کہنے پڑے تھے اسے کیا پتا تھا اس کے ایسے کرنے پر ایک معصوم سے
دل پر کیا اثر پڑا ہوگا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہا ہا نہیں نہیں تم پریشان نہ ہو میں سب سنبھال لوں گا تم بس ہمیں "
جوائن کرو اور بالکل بے فکر ہو جاؤ یہ اتنا بھی برا دھندا نہیں جتنا سب
لوگ اسے سمجھتے ہیں ہماری طرح نجانے کتنے لوگ اسمگلنگ کرتے
ہوں گے بس ایک بار میری ٹیم تیار ہو جائے پھر ہم ان سب کو بھی
"پیچھے چھوڑ دیں گے"

تھا کہ اس کی بیوی اس کی تمام تر گفتگو سن چکی تھی ہوش تو تب آیا
جب پیچھے سے کسی چیز کے ٹوٹنے کی آواز سنائی دی جب اس نے پیچھے
مڑ کر دیکھا تو سونیا نیچے گری ہوئی تھی اور ساتھ ہی ایک گلدستہ اس
کے ہاتھ سے لگ کر ٹوٹ گیا تھا جس کے ٹکڑے اس کے ہاتھوں کے
پاس پڑے ہوئے تھے

"... سونیا"

وہ بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا مگر اس کی آنکھیں بند ہو چکی تھیں
"اوہ گود کہیں اس نے سب کچھ سن تو نہیں لیا"

وہ ماتھے پر آئے پسینے کی بوندیں صاف کرتے ہوئے خود سے مخاطب
ہوا مگر تم ہی نظر سونی کے چہرے پر گئی جہاں اس کی ناک سے خون
بہہ رہا تھا شفقت وقت ضائع کئے بغیر اسے گود میں اٹھا کر کمرے کے

کچھ ہی دیر میں وہ لوگ سٹی کے سب سے بڑے ہو اسپتال پہنچ چکے
 تھے جہاں بہت بڑے اور تجربہ کار ڈاکٹرز سونیا کا چیک اپ کر رہے
 تھے جبکہ شفقت کا سارا دھیان اس بات پر تھا کہ سونیا نے اس کی تمام
 باتیں سن لی تھیں اس کے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا

وہ سونیا کی عادت سے بہت اچھی طرح واقف تھا وہ کبھی کسی غلط بات
 کو برداشت نہیں کرتی تھی اور اگر واقعی اس نے یہ سب سن لیا تھا تو
 شفقت پر کافی برا وقت آنے والا تھا کیونکہ وہ یہ سب جان کر اسے سزا
 دلوانے میں دیر نہ کرتی

تب ہی ڈاکٹر آیا

ان کی سر کی نص ڈیج ہو چکی ہے کیا انہیں پہلے بھی کوئی پرابلم تھی یا "
"ان کا کوئی علاج چل رہا تھا؟؟"

ڈاکٹر کے سوال پر شفقت نے نہ میں سر ہلایا
ان کے ساتھ کافی ٹائم سے کوئی سیریس پرابلم تھا ایسا تو ہو نہیں سکتا "
کہ وہ اس بیماری سے واقف نہ ہوں آپ ان کے قریبی رشتہ داروں کو
بلا لیں تاکہ وہ ان سے آخری بار مل لیں ان کے پاس وقت بہت کم
ہے وہ اپنی آخری سانسیں لے رہی ہیں وہ بھی آکسیجن کی وجہ سے
"لیکن اب مزید ایسا ممکن نہیں

اپنا سر چکراتا ہوا محسوس ہو رہا تھا وہ ساکت کھڑا ڈاکٹر کی شکل دیکھا
جا رہا تھا

مسٹر شفقت خان؟؟ میں آپ سے بات کر رہا ہوں جائیں اپنی"
"وائف سے مل لیں ان کے پاس وقت بہت کم ہے

ڈاکٹر کی آواز پر وہ ہوش کی دنیا میں واپس آیا اور بھاگتے ہوئے
ایمر جنسی وارڈ میں گیا جہاں سونیا آکسیجن سے سانس لے رہی تھی مگر
اس کا کوئی ردِ عمل نہ تھا

سونیا یہ سب کیا ہو رہا ہے ڈاکٹر زکیا کہہ رہے ہیں؟؟ تم مجھے یوں"
"چھوڑ کر کیسے جاسکتی ہو ہاں؟؟ یہ سب جھوٹ ہے نہ؟؟

کر سنجیدہ ہو چکا تھا مگر سونیا نے اسے دیکھتے ہی دوسری طرف رخ
کر لیا تھا

کیونکہ شفقت نے آنے سے پہلے ملازم کو شازیہ کو کال کرنے کا کہہ
دیا تھا تبھی شازیہ اشفاق کے ساتھ اسپتال پہنچ چکی تھی

"شفقت یہ سب کیا ہو رہا ہے کیا ہوا ہے میری سونی کو؟؟؟"

وہ بھاگتی ہوئی بیڈ کی طرف آئی جہاں سونی نم آنکھوں سے اپنے بے
جان جسم کے ساتھ پڑی ہوئی تھی اس کی رنگت بالکل سفید پڑھ گئی
تھی آنکھوں کے نیچے عجیب سے ہلکے جبکہ جسم بالکل بے جان شے کی
مانند واضح ہو رہا تھا مگر اسے دیکھ کر کچھ بولنے کی کوشش کرنے لگی

"... سونی میری جان میں یہی ہوں کچھ نہیں ہو گا تمہیں"

وہ بامشکل یہ الفاظ کہہ سکی تھی مگر تب ہی اس کی آنکھیں ایک ہی جگہ
جمی رہ گئیں تھیں جس کا مطلب وہاں کھڑے سب لوگ سمجھ چکے
تھے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

روحیل میں یقین سے کہہ سکتی ہوں عریشہ کو اس سے محبت ہو گئی "
ہے جی تو وہ اس کی اتنی حمایت کر رہی تھی آپ کو پتا ہے میں اور
"زینش تو اس کا منہ دیکھتے ہی رہ گئے تھے

روحیل اس وقت ماہی کے ساتھ اس کے روم میں بیٹھا اس کی باتیں
سن رہا تھا جو وہ پورا واقعہ کھل کر بیان کر رہی تھی

"اوہ اچھا سچی؟؟ تو پھر تم نے اسے کچھ بھی نہیں کہا؟؟"

روحیل نے حیرت سے بھرپور لہجے میں پہلے الفاظ ادا کئے جبکہ باقی کے الفاظ نارمل سے لہجے میں کہے تھے جس پر ماہی نے ثبات میں سر ہلایا

کہا تھا نہ ہم نے اسے کہا کہ اگر اس کے ڈیڈ واقعی شہرام کی وجہ سے " جیل میں ہوئے وہ واقعی ان سب کا ذمہ دار ہو تو پھر وہ کیا کرے گی تو " جانتے ہیں اس نے کیا کہا؟؟

"کیا کہا؟؟"

اس نے کہا کہ اس کے ڈیڈ سے زیادہ امپورٹڈ اس کے لئے کچھ بھی " نہیں کوئی بھی نہیں، اس نے کہا جب وہ پہلے بھی اپنے ڈیڈ کے لئے اپنے لو کو سیکر یفائز کر چکی ہے تو پھر شہرام تو اس کا پیار ہے بھی نہیں " وہ اسے معاف بھی نہیں کرے گی

ماہی کی بات سن کر روحیل بہت حیران ہوا جبکہ ماہی روحیل کا ہاتھ
تھامے اس کی باہوں میں قید تھی

لوو؟؟ کیا مطلب ہوا اس بات کا کیا عریشہ پہلے بھی کسی سے لوو کرتی "
"ہے؟؟ کون تھا وہ؟؟"

روحیل نے حیران کن انداز میں سوال کیا جس پر ماہی اسے بتانے لگی
ہاں شاید کرتی تھی کیونکہ ہماری یونیورسٹی میں اتنے لڑکے تھے اس "
کے پیچھے اتنے امیر سے حسین سے لڑکے مگر وہ کسی کو دیکھتی بھی
نہیں سب کو اگنور رکھتی تھی اور جب بھی ہم اس سے لوو کے بارے
میں یا شادی کے بارے میں بات کرتے تھے تو وہ اچانک سے غصہ
ہو جاتی تھی کہ اسے شادی نہیں کرنی اس کے سامنے اس کے مطعلق
"...ایسی کوئی بات نہ کی جائے ورنہ وہ منہ توڑ دے گی

"آپ ہنس کیوں رہے ہیں؟؟؟"

"... نہیں بس ایسی"

"... بتائیں نہ"

آپ کی بیسٹ فرینڈ ہر وقت کسی نہ کسی کام نہ توڑنے کے لئے ریڈی"

رہتی تھی؟؟؟ بہت پٹاخہ ٹائپ ہے وہ جی بھی تو اسے فائٹرز کا سردار ملا

"... ہے شوہر کی صورت میں

اس بار ماہی بھی ہنسنے لگی تھی

لیکن وہ کبھی بھی نہیں مانے گی کہ اسے شہرام سے محبت ہو گئی ہاں"

لیکن ایڈجمنٹ کہہ سکتی ہے کیونکہ اس کے دل میں تو کوئی اور ہی ہے

اور اگر کسی کے دل میں کوئی اور ایک بار بس جائے تو ممکن ہی نہیں کہ

"... وہ کسی اور کو اپنے دل میں جگہ دے

"ہمم اچھا تو میری وائف کے دل میں کون ہے؟؟"

روحیل نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا جس میں وہ سوچوں میں
پڑھ گئی

"ایسا بھی کون ہے جو اتنا سوچنا پڑ رہا ہے؟؟"

اس بار روحیل کا لہجہ تھوڑا سخت تھا یعنی اسے پی چڑھ رہی تھی جبکہ
اس کے منہ پر ایسے تاثرات دیکھ کر ماہی نے بامشکل اپنی ہنسی دبائی

"...ہے کوئی ہینڈ سم سا معصوم سا پیار اسا"

"...اچھا؟؟ واقعی؟؟ تو کون ہے وہ نام بتاؤ"

نو... نام نہیں بتاؤں گی ہاں مگر اس کی ایک نشانی ضرور بتا سکتی "

"...ہوں... اگر جاننا چاہو تو

ماہی معنی خیزی سے کہتی ہوئی اسے مزید بے صبری کر رہی تھی

"...اچھا تو پھر سنو اس کے پاس ایک عدد لائٹر ہوتا ہے"

ماہی کے کہنے کی دیر تھی جب روحیل نا سمجھی سے پہلے اسے پھر اپنی جیب دیکھنے لگا جہاں لائٹر غائب تھا جو کہ ماہی کے ہاتھ میں تھا جیسے دیکھاتے ہوئے وہ اسے چڑانے لگے

"...ماہی یہ تم نے کب نکالا پلیز واپس کرو"

"...نووو"

ماہی اسے ہاتھ میں باقاعدہ لہراتی ہوئی بیڈ سے اتر کر بھاگی جبکہ روحیل بھی اس کے پیچھے پیچھے بھاگا

"...ماہی واپس کرو اسے پلیز زریہ کھیلنے کی چیز نہیں ہے"

روحیل سنجیدگی سے کہنے لگا مگر وہ تو پورے کمرے میں کبھی ادھر کبھی ادھر اس سے بچتی ہوئی بھاگنے میں مگن تھی

ابھی وہ اس کے مزید قریب آتا جب ماہی نے لائٹر کو مٹی میں دبوچ لیا جس سے اس کا بٹن دبا اور دیکھے ہی دیکھتے ماہی نے ایک جھٹکے سے اسے دور پھینکا اور درد سے کتراتی ہوئی وہیں پر بیٹھ گئی جبکہ روحیل بھاگتا ہوا اس کے پاس آ بیٹھا اور اس کی ہتھیلی دیکھنے لگا جہاں چھوٹا ساز غم بن گیا تھا

"...روحیل میرا ہاتھ دکھ رہا ہے"

"...ماہی میری جان پلیز زرا ایک منٹ رکو"

روحیل نے فرسٹ ایڈ باکس نکالا اور اس میں کچھ ڈھونڈنے لگا مگر اس

میں وہ ٹیوپ موجود نہیں تھا روحیل نے جلدی سے موبائل نکال کر

کسی کو کال کی اور مختصر سی بات کر کے فون بند کر دیا

"...ماہی اٹھو پلیز ز بیڈ پر چلو"

کے تڑپ رہی تھی جبکہ اسے دیکھ کر اس سے کئے زیادہ رو حیل تڑپ
رہا تھا

"...بس کچھ ہی دیر میں نوافل آتا ہو گا ٹیو پ لے کر"
"مجھے جلن ہو رہی ہے رو حیل"

ماہی کے آنسوؤں دیکھ کر رو حیل نے اپنی حالت پر قابو کیا اور اس کی
ہتھیلی اپنے ہاتھ میں لے کر اس کے چھوٹے سے زخم پر پھونک مارنے
لگا

رو حیل کو یوں پریشان دیکھ کر ماہی تھوڑی شر مندہ سی ہوئی مگر تب ہی
کمرے کا دروازہ ناک ہونے لگا
"...آجائیں"

"...جی شاکر چاچا مجھے دے دیں"

وہ روحیل کو بوکس دے کر چلے گئے روحیل نے باکس کھولا تو اس میں
الگ الگ قسم کی دوائیاں تھیں ساتھ ایک چھوٹی سی پرچی بھی رکھی
ہوئی تھی روحیل سب کچھ اگنور کرتا ہوا ٹیوب نکال کر اس کی ہتھیلی
میں لگانے لگا

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟؟"

روحیل اس کے چہرے کے تاثرات دیکھتے ہوئے خود بھی درد محسوس
کرنے لگا

"...اب ہلکا ہے"

"...گڈ"

اور پڑھنے لگی

"اور رکھ لائٹراپنے پاس...روحیل یہ کی لکھا ہوا ہے؟؟"

"...یہ نوفل کا کام ہے اس کی نظر میرے لائٹر پر ہے"

روحیل کی بات پر ماہی مسکرانے لگی جبکہ روحیل نے اس کے ہاتھ سے

پرچی لے کر ہوا میں اڑانے والے انداز میں پھینک کر ماہی کو اپنی

باہوں میں قید کر گیا اور وہ اس کی گرم باہوں میں نجانے کب سکون

کی نیند سو گئی اسے پتا ہی نہیں چلا جبکہ روحیل اسے سکون سے سوتا دیکھ

کر اب خود بھی کافی سکون میں تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

بھی اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ نیند نے نہ لی تھی آخر کیا
مطلب تھا اس کی بات کا آخر کہنا کیا چاہ رہا تھا وہ، کیا وہ واقعی ان سب کا
ذمہ دار تھا کیا واقعی وہ اس کے ساتھ ایسا کر رہا تھا

عریشہ کو دور اتوں پہلے کا واقعہ یاد آنے لگا جب شہرام نے اس آدمی کی
جان لی تھی کس طرح وہ ایک انسانی دل ہاتھ میں لئے کھڑا تھا وہ منظر
یاد کر کے اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے مگر دکھ ڈر سے بھی کئی
زیادہ تھا وہ جس شخص کے ساتھ زندگی گزارنے کا فیصلہ کر چکی تھی
اب وہی شخص اسے خود سے دور کر رہا تھا یہ آخر کس طرح کا عشق تھا
کا طرح کا جنون تھا

"رہ رہی تھی؟؟"

اسے اپنے باپ کی باتیں یاد آنے لگیں تھیں جو اس کے باپ نے
شہرام کے بارے میں کہیں تھیں کیا واقعی وہ سب سچ تھا جس کی
حمایتی بن کر وہ اپنے باپ کے سامنے کھڑی تھی وہ ایک خونی تھا
معصوم جانو کا خونی ورنہ تھا وہ

صبح چھ بجے کا وقت تھا جب اسے نیند محسوس ہونے لگی تھی جب وہ
نیند کر کے اٹھی تو ہارون ڈائننگ ٹیبل پر اس کا انتظار کر رہا تھا

"...مورنگ آرو"

اس کی بات سنی ان سنی کرتی ہوئی اپنی ہی دھن میں وہ ٹیبل پر آ بیٹھی
جہاں اس کے لئے بریک فاسٹ میں کافی چیزیں بنوائی گئی تھیں

"یہ سب کیا ہے؟؟"

عریشہ نے پورے ٹیبل کا جائزہ لیا اور ہارون سے سوال کرنے لگی

یہ سب تمہارے لئے ہے... آرو یاد کرو تم یہی سب تو کھایا کرتی "

"...تھیں اکثر سنڈے کو

"کیا آج سنڈے ہے؟؟"

نہیں آرو سنڈے تو نہیں ہے لیکن میرا دل کیا تو یہ سب تمہارے "

"لئے بنوا دیا

ہارون اس کی طرف چاہت بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا مگر عریشہ نے بنا اسے کوئی جواب دیئے اپنے کافی کا مگ اٹھا کر گھونٹ بھرنے لگی

"...آرو"

"...ہمم"

"نہیں میں تم سے بھلہ کیوں ناراض ہوؤں گی"

عریشہ نے مختصر سا جواب دیا اور کافی کاسپ لینے لگی

آرو کیا میں پہلے جیسا نہیں رہا؟؟ یا ہماری فرینڈ شپ کے درمیان"

"... کوئی آگیا ہے

ہارون اس کے پھیکے لہجے پر کافی ادا اس ساتھ بھلے وہ کتنا بھی برا تھا لیکن

بچپن سے اب تک اس نے عریشہ سے دوستی پوری ایمانداری سے

نبھائی تھی وہ واقعی اس کا بہت خیال رکھتا تھا شفقت کے بعد اگر کوئی

اس کی فکر کرتا تھا تو وہ ہارون تھا لیکن یہ بھی سچ تھا وہ خود کسی اور کی جگہ

پر زبردستی آیا تھا

"ایسی بات نہیں ہے ایسا کیوں کہہ رہے ہو؟؟"

غیر انسان ہے تم ایک ایسی شخص کی حمایت کر رہی ہو جس نے تمہیں
کڈنیپ کیا تھا نجانے اس گھٹیا شخص نے تمہارے ساتھ کیا کیا
". ہوگا

ہارون کے کہنے کی دیر تھی جب عریشہ نے غصے سے اپنا کپ ٹیبل پر
باقاعدہ پھینکنے والی انداز میں رکھا جسے دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا وہ پھر سے
غصہ ہونے والی تھی

ہارون زبان سنبھالو اپنی... وہ کوئی غیر انسان نہیں ہے اور ہاں اس "
نے مجھے کڈنیپ کیا تھا مگر پھر صحیح سلامت واپس بھی تو چھوڑا ہے
"... نہ

عریشہ اپنی بات مکمل کرتی ہوئی وہاں سے اٹھنے لگی جب ہارون نے
اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

نجانے اسے اس کا چھونا اتنا برا کیوں لگا تھا ورنہ اس سے پہلے بھی وہ لوگ اکثر لڑائی جھگڑے میں یا ہنسی مذاق میں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا کرتے تھے مگر اب عریشہ کو کسی اور کے چھونے پر عجیب سی بے چینی محسوس ہونے لگتی تھی عریشہ نے اس سے اپنا ہاتھ چھڑایا جس پر ہارون نے بھی جلدی سے اس کا ہاتھ چوڑا کیونکہ وہ کافی غصے میں تھی

"عریشہ فرض کروا اگر وہ غلط ہوا تو؟؟؟"

"... وہ غلط نہیں ہو سکتا"

"... اگر ہوا تو؟؟؟ یاد ہے بچپن میں تم نے جس پر بھروسہ کیا تھا وہ"

"... اگر ہوا تو میں اس سے ڈیوور زلی لوں گی"

پھینک کر مارا اور اپنے روم میں چلی گئی مگر وہ وہیں پر ساکت کھڑا اس
کی بات کا مطلب سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

جج صاحب یہ جھوٹ ہے میں کسی گینگسٹر کو نہیں جانتا نہ ہی میرا "
ان گمشدہ بچوں سے کوئی تعلق ہے یہ سب مجھ پر الزام ہے جس نے
مجھ جیسے شریف سے عام سے بزنس مین پر یہ جھوٹا الزام لگایا ہے
"دراصل ان سب کے پیچھے اس کا اپنا ہاتھ ہے
"...آئی او بجیکشن ہوور ہونر"

وہ عدالت میں کھڑا مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولا جا رہا تھا جبکہ عریشہ
ہارون کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ آخر یہ معاملہ تو

کیس تھا

وہاں سب لوگ موجود تھے ماہی رو حیل حورین باسم مہر اور ساتھ ہی
حارث بھی وہاں موجود تھا جو ہارون اور عریشہ کے دوست کی حیثیت
سے پیش تھا اگر کوئی نہ تھا تو وہ شہرام تھا جبکہ رضوان اچھی طرح سے
جانتے تھے کہ وہ وہاں کیوں نہیں تھا

یووراؤنراگر آپ کی اجازت ہو تو میں کچھ ثبوت پیش کرنا چاہوں"
گا

وکیل کے کہنے پر جج صاحب نے انہیں اجازت دی سب سے پہلے
وکیل صاحب نے انہیں ڈون اور شفقت خان کے تمام لیک کالز
سنائیں جو بڑی مشکل سے دن رات محنت کر کے رو حیل نے اپنی

کو عدالت میں سب کے سامنے پیش کیا جسے دیکھ کر ڈون کی آنکھوں
میں مزید وحشت طاری ہو گئی

جج صاحب یہ وہی ڈیوالسز ہیں جنہیں پچھلے ستائیس سالوں سے "
تلاش کیا جا رہا تھا جن کو حاصل کرنے کے لیے ڈون گل خان اور
ایس کے یعنی شفقت خان صاحب نے مل کر نجانے کتنی معصوم
جانوں کو موت کی نیند سلا دیا تھا ان پانچوں ڈیوالسز میں ڈون ایس
" کے اور گل خان کے کارنامے موجود بالکل واضح ہیں

عریشہ نا سمجھی سے ان سب لوگوں کو دیکھ رہی تھی کہ آخر وہ لوگ
وہاں کیوں تھے

اس کا اصل نام اشفاق ملک ہے جو پچھلے کئی سالوں سے ڈون کے نام سے مشہور ہے بلکہ یوں کہیں تو مناسب رہے گا کہ ان سب نے اپنی "اصل پہچان بدل کر اپنا ڈر معصوم لوگوں کے دلوں میں بٹھایا ہوا ہے

وکیل کی بات پر عریشہ ڈون کی جانب دیکھنے لگی جو اسے ہی گھور رہا تھا
جج صاحب یہ لوگ صرف معصوم بچوں کے ہی نہیں بلکہ اور بھی "
لوگوں کے قاتل ہیں جہاں انہوں نے کئی ماؤں کی گودا جاڑی ہے
وہیں ان لوگوں نے کئی معصوم بچوں کو کے سروں پر سے ان کے
"...پیاروں کو سایا چھینا ہے"

مانا کہ یہ ڈون جو بھی ہے یہ گینگسٹر ہے لیکن میرے ڈیڈ ایسے نہیں
ہیں"

وکیل کے منہ سے ایسی باتیں عریشہ کی برداشت سے اب باہر ہو چکی
تھیں اس کی آواز پر سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے جبکہ جج
صاحب بھی اسے ہی دیکھنے لگے

محترمہ آپ کو جو بھی کہنا ہے آپ کٹہرے میں آکر کہیے گا جب "
وقت آئے گا آپ کو بولنے کا موقع دیا جائے گا عدالت میں ہنگامہ برپا
کرنا قطعاً ممنوع ہے

جج کے کہنے پر اور ہارون کے سمجھانے پر وہ خاموش ہو گئی اور واپس
اپنی جگہ پر بیٹھ گئی

سامنے بلیک پینٹ کوٹ پہنے جو شخص بیٹھا ہوا ہے اس کا نام روحیل
جہانزیب ہے آج سے پچیس سال پہلے جس کے بھائی کا مرڈر کیا گیا
تھا جس کا نام سو حیل جہانزیب تھا جو روحیل سے دو سال بڑا تھا وہ بھی
ان ہی بچوں میں شامل تھا جنہیں اغواہ کر کے ایک خوفیہ جگہ پر رکھا گیا
تھا اور پھر کچھ ہی دنوں بعد ان معصوم بچوں کو مار دیا گیا تھا ان ہی بچوں
کے ساتھ روحیل بھی تھا لیکن اللہ نے ایک بہادر فرشتہ بھیجا تھا جو ان
ڈھائی سو بچوں میں سے صرف پانچ بچوں کو بچا پایا تھا کیا آپ سب جاننا
"چاہیں گے وہ بچے کون تھے؟؟"

وکیل کی بات پر عریشہ نے روحیل کی طرف دیکھا کیا واقعی یہ سب سچ
تھا جبکہ روحیل ماہی کے ساتھ بیٹھا خاموشی سے وکیل کی تمام باتیں
سن رہا تھا جبکہ ہارون بار بار شفقت کی طرف دیکھا جا رہا تھا کیونکہ

کے خلاف کرنے کی سازش اب ان کے لئے مزید ناکامی کا باعث بن رہی تھی

وہ چار بچے یہ بیٹھے ایک تور و حیل ہے دوسرا باسم، تیسرا نوفل اور باقی " کی یہ دونوں بچیاں جن میں سے ایک کا نام مہر اور دوسری کا نام حورین ہے حورین رو حیل اور مرحوم سو حیل کی کزن ساتھ ہی مرحوم سو حیل کی منگیت رہ چکی تھی ان کا بچپن میں رشتہ ہوا تھا جو کہ " شاید ان شیطانوں کی بد نظری کی بھید چڑ گیا تھا

آج پھر سے سو حیل کا نام سن کر اس کی آنکھوں میں عجیب سی نمی تیر رہی تھی جسے دیکھ کر وہ نوفل جو دنیا کو ہنسایا کرتا تھا آج خود اندر ہی اندر ویران سا داس سا ہو رہا تھا

جج صاحب روحیل کوئی عام شخص نہیں بلکہ ہمارے شہید ایس پی " صاحب جہانزیب کا بیٹا ہے جی ہاں وہی جہانزیب جنہوں نے اپنے گھر پر موجود ان پانچوں ڈیوائسز کو بچانے کے لیے اپنی جان دے دی تھی جن کی جگہ ان کے دوست اور ہمارے بہادر انسپیکٹر رضوان "اب ہیں

ہارون اور شفقت ساتھ ہی اشفاق کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں جب انہیں پتا چلا کہ روحیل جہانزیب کا بیٹا ہے

جج صاحب شفقت اور اشفاق یہ دونوں جوا بھی سب کے سامنے " کھڑے ہو کر ایک دوسرے کو پہچاننے سے انکار کر رہے ہیں یہ دونوں ایک دوسرے کے بچپن کے دوست ہیں اور ساتھ ہی ان "دونوں کی بیویاں آپس میں بہنیں بھی تھیں

عریشہ نا سمجھی سے اپنے باپ کی طرف دیکھنے لگی جواب نظریں
جھکائے کٹہرے میں کھڑا تھا

یہ جو شخص سامنے کھڑا ہوا ہے اس نے اپنے اس گھٹیا مقصد کے "
خاطر اپنی بیوی تک کی جان لے لی تھی کیونکہ وہ ایک بہت اچھی
سمجھدار اور انصاف پسند خاتون تھیں اپنی چھوٹی بہن سونیا کے اچانک
انتقال کے پانچ مہینے بعد انہوں نے شفقت اور اشفاق کی تمام گھٹیا
گفتگو اپنے کانوں سے سن لی تھیں وہ پولیس کو اطلاع دینے ہی آرہی
تھیں جب اس گھٹیا شخص اشفاق ملک نے اپنی بیوی کا ایکسیڈنٹ کروا
" کر ان کی جان لے لی تھی

تعلق تھا آخر وہ ماضی میں اتنی چھوٹی عمر میں کتنے کمپر و مائز کر چکی تھی

بچ صاحب ان کا یہ دھندل پچھلے چالیس سال سے چلتا آ رہا ہے جب "
ان کی شادی کا کوئی نامونشان بھی نہ تھا جب شفقت کا ان سب سے
کوئی تعلق نہ تھا مگر اشفاق کا بہت گہرا تعلق تھا اس نے اپنے باقی
گینگسٹرز کے ساتھ مل کر انسپیکٹر رضوان کی گاڑی کا بھی ایکسڈنٹ
کروانا چاہا جس کی وجہ سے انسپیکٹر رضوان کی معصوم زوجہ دماغ پر
گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے اس دنیا سے اس ہی وقت رخصت ہو
گئیں تھیں مگر السلاپاک کے کرم سے ان کی اور ان کی بیٹی ماہین عرف
"ماہی کی جان بچ گئی تھی

شہرام کا ذکر نہیں تھا جبکہ جج صاحب نے ان تمام ڈیوائسز کو چیک کیا
جس میں واقعی ان سب کے بارے میں ثبوت پیش تھے

"گل خان کہاں ہے؟؟"

جب بات گل خان کی آئی تو انسپیکٹر رضوان نے وکیل کو اشارہ کیا
یووراؤنروہ تو کب کامرچکا ہے کچھ ہی دنوں پہلے اس کی ڈیڈ باڈی "
بہت بری حالت میں جنگل سے برآمد ہوئی ہے جس سے اس کی پہچان
ہونا بہت مشکل تھی لیکن اس کے پاس سے یہ چیزیں ملی ہیں جن سے
واضح ہوتا ہے وہ گل خان ہی تھا باڈی پوس مارٹم کے لائق بھی نہیں
"کیونکہ اس کے جسم کے کافی حصے جنگل کے جنگلی جانور کھا چکے تھے

نام کسی کیس میں نہ تھا کیونکہ انسپیکٹر رضوان نے اس کا نام تمام
کیسز سے خود ریموو کر دیا تھا کیونکہ وہ غلط نہیں تھا وہ بالکل صحیح تھا

آپ کے کہنے کے مطابق اشفاق ملک اپنی بیوی کا قاتل ہے اس بات "
"کا کیا ثبوت ہے آپ کے پاس؟؟

جج صاحب کے کہنے پر انسپیکٹر رضوان کچھ کہتا مگر تب شفقت جس کا
وکیل اب تک خاموش بیٹھا تھا اس کے اشارے پر ہارون نے اپنی
طبیعت بگڑنے کا ناٹک کیا جس پر پوری عدالت اس کی طرف متوجہ
ہو گئی

"ہارون یہ تمہیں... کیا ہو رہا ہے...؟؟"

طرح سے سمجھ چکا تھا وہ اسے سہارا دینے لگا

آرڈر آرڈر... ہارون کی طبیعت بگڑنے کی وجہ سے یہ عدالت اس "
"... کیس کو پانچ دن آگے کرنے کا حکم دیتی ہے

نچ صاحب گھڑی کی طرف دیکھتے ہوئے اپنا حکم سنا چکے تھے جس پر
سب لوگ اٹھ کر وہاں سے چلے گئے اور عریشہ حارث کے ساتھ
ہارون کو ہو اسپتال لے کر بھاگی کیونکہ اسے سانس نہیں آرہی تھی

... آپ نے مجھ سے جھوٹ کہا"

بیسٹ نے صرف اسے کڈنیپ ہی نہیں کیا بلکہ اس نے عریشہ سے
"نکاح بھی کیا ہے"

وہ اس وقت اسپتال کے کمرے میں موجود اپنی جھوٹی بیماری کو لے کر
آرام کر رہا تھا جبکہ ایک کانوں میں ہینڈ فری لگی ہوئی تھیں

ہارون میں سمجھا تھا اس نے مجھے دھمکانے کے لیے کہا ہو گا مجھے کیا پتا "
"تھا اس گھٹیا شخص نے میری بیٹی سے نکاح کیا ہوا ہے

شفقت مسلسل اسے سمجھانے کی کوششیں کر رہا تھا مگر ہارون کا دماغ
اس وقت پھرا ہوا تھا

میری ہے پھر آخر آپ نے کس طرح اتنی بڑی بات مجھ سے چھپالی
؟؟ اگر وہ واقعی وہی شخص ہو تو جانتے ہیں وہ ہمارے ساتھ کیا کرے
"گا؟؟؟"

تم سب باتیں چھوڑو بس تم عریشہ کے دماغ میں اس کے خلاف اتنا"
کچھ بھردو کے جب عریشہ اس سے نفرت کرے اپنی تمام خوشیوں
کی موت کا ذمہ دار وہ اسے ٹھہرائے تو وہ شخص خود اس سے دور چلا
"... جائے پھر عریشہ تمہاری

ہمیشہ کی طرح آج بھی وہ ہارون کو غلط ہی سمجھا رہا تھا جبکہ ہارون ایک
بچے کی طرح نہ صرف اس کی باتیں سن رہا تھا بلکہ سمجھ بھی رہا تھا

بس کسی بھی طرح اسے فورس کرو کہ وہ شہرام کو کہہ کر مجھے ادھر " سے باہر نکلوائے اور ساتھ ہی ساتھ اس کے دل میں شہرام کے لئے انتہاء کی نفرت پیدا کرو بس اتنا سا کام کرنا ہے تمہیں یہ تھوڑا مشکل " ہوگا مگر سب ٹھیک ہو جائے گا

شفقت کی بات کو مانتے ہوئے اس نے فون بند کر دیا تب ہی عریشہ روم میں آئی

"ہارون طبیعت کیسی ہے تمہاری؟؟"

"بس ٹھیک ہے آرو... تم بتاؤ تم نے کچھ کھایا؟؟"

ہارون نے دھیمے لہجے میں کہا جس پر عریشہ نے نہ میں سر ہلایا

"آرو کیا تم ہم سب کو غلط سمجھتی ہو؟؟"

عریشہ اس کی بات کو سمجھنے سے قاصر تھی
آرو کیا تمہیں اب بھی لگتا ہے وہ شخص ٹھیک اور تمہارے ڈیڈ غلط "
"ہیں؟؟

ہارون ان سب میں تو کہیں بھی شہرام کا نام نہیں آیا پھر میں کیسے "
اس بات پر یقین کر لوں کہ اس نے ہی یہ سب کیا ہے؟؟ اس کیس
"... میں تو بس میری خالا کے شوہر کی بات آئی ہے

عریشہ کچھ سوچتے ہوئے کہنے لگی

آرو کیا تم نہیں چاہتیں کہ تمہارے ڈیڈ باہر آجائیں؟؟ اگر تم شہرام "
" سے بات کر کے انہیں چھڑالو تو شاید سب ٹھیک ہو جائے گا

"ہارون پلینرز زیہ سب شہرام نے نہیں کیا ہے"

اندام میں پھینک کر وہاں سے چلی گئی جبکہ ہارون اس کے غصے کو ضبط کر گیا کیونکہ اس شیرنی کے سامنے اس کی چلتی ہی کہاں تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اسے رہ رہ کر رو حیل اور ماہی پر غصہ آرہا تھا آخر وہ دونوں وہاں کیا کر رہے تھے اور ماہی نے رو حیل اور اپنے ڈیڈ کے ساتھ مل کر کس طرح اس کے ڈیڈ پر الزام لگایا تھا وہ غصے سے ہو سپٹل کی کینیٹین میں گئی اور موبائل نکال کر کال ملانے لگی

"آرو کہاں ہو تم ہارون کیسا ہے اب؟؟"

"بکو اس بند کرو اپنی"

دم خاموش ہو گئی

بہت سیدھی سمجھتی تھی میں تمہیں مگر تم تو بہت چلاک نکلی... تم "
 نے اپنے اس روحیل کے ساتھ مل کر میرے ڈیڈ پر الزام لگوا دیا اور
 " تمہارے ڈیڈ بھی ان سب میں شامل تھے... سوچیپ نہ

عریشہ غر راتے ہوئے نجانے اسے کیا کیا کہی جا رہی تھی مگر وہ بچاری
 چپ چاپ سب کچھ سن رہی تھی
 میں نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا میری دوست میرے ساتھ ایسا "
 کرے گی کیا تم ڈیڈ کو نہیں جانتی؟؟ کیا وہ ایسے ہیں؟؟ آخر تم اتنا گر
 "سکتی ہو میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی

"... عریشہ میری بات تو سنو"

"...اپنی دوست کو دھوکا دے دیا

"...عریشہ میں تمہیں سب سچ"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی جب روحیل نے اس سے فون چھینا

"بھابی آپ کو جو بھی پوچھنا ہے مجھ سے پوچھیں"

روحیل کی آواز سن کر وہ یک دم چونکی مگر جلد ہی خود سنبھل گئی

تم چاہتے کیا ہو؟؟ کیا یہ تمہاری کوئی سازش ہے شہرام کے خلاف"

؟؟ یا واقعی تم سب ملے ہوئے ہو؟؟ کیا تمہارے دوست کا یہی مقصد

"تھا؟؟"

عریشہ نے دل کی بھڑاس نکالی جس پر روحیل خاموشی سے سنتا رہا

کیونکہ وہ جس کی بے حد عزت کرتا تھا وہ اس شخص کی محبت تھی

جائیں اور یہ جو ہارون نے ناٹک کیا ہے اس سے سچ زیادہ دیر چھپ
نہیں جائے گا اس نے وکیل کو مارنے کے لیے جس آدمی کو بھیجا تھا
"اسے ہم پکڑ چکے ہیں اب مزید کوئی کھیل نہیں

روحیل کی باتیں اس کی سمجھ سے باہر تھیں وہ ابھی کچھ کہتی جب کسی
نے پیچھے سے اس کا موبائل چھینا جیسے ہی وہ پلٹی تو سامنے کھڑے
شخص پر نظر گئی

وہ بلیک شرٹ بلیک ہی پینٹ پہنے اپنی بر آؤن آنکھوں کو چشمے کے
نیچے چھپائے اسے ہی گھور رہا تھا
"... شہرام"

وہ ابھی اسے ٹھیک سے سمجھ پاتی مگر تب ہی شہرام نے اسے بازوؤں
سے پکڑا اور ہو سپٹل سے باہر لے جانے لگا

عریشہ کی مزاحمت کو نظر انداز کرتا ہوا وہ اسے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر
بیٹھا کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر آ بیٹھا

"شہرام یہ سب؟؟؟"

"...چپ کر کے بیٹھی رہو"

شہرام نے اپنا چشمہ اتار کر اپنی پرکشش براؤن آنکھوں سے اسے گھورا
جس پر وہ خاموش ہو گئی اسپتال سے کافی دور ایک سنسان سی جگہ اس
نے گاڑی روکی شاید یہی صحیح جگہ تھی اکیلے میں بات کرنے کی جہاں
کوئی نہ تھا

"کیوں لائے ہو مجھے یہاں؟؟؟"

"...سے پوچھو

وہ سرد لہجے میں کہتا ہوں مکمل اس کی طرف متوجہ ہوا

شہرام یہ سب کیا ہے؟؟ ہارون کہہ رہا ہے ڈیڈ کہہ رہے ہیں یہ سب "
"تم نے کروایا ہے کیا یہ سچ ہے؟؟"

اس نے ایک ہی پل میں اپنی پوری بات مکمل کر لی

"ہاں یہ سچ ہے یہ سب میں نے کیا ہے کیا کر لو گی تم؟؟"

وہ سپاٹ لہجے میں کہتا ہوا اس کی بولتی بند کر گیا جیسے اسے فرق ہی نہ پڑا

ہو جبکہ وہ بے یقینی کی کیفیت میں اسے دیکھ رہی تھی آخر کس طرح

ایک ہی پل میں وہ ایسے پیش آ گیا تھا جیسے یہ کوئی عام سی بات ہو

"...کے انجام تک پہنچاؤں گا

وہ پر سکون انداز میں کہتا ہوا نظروں کا زاویہ بد گیا جبکہ وہ اب تک
افسوس بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی

"کیوں کیا تم نے ایسا؟؟"

"کیونکہ ایسے گھٹیا انسان کے ساتھ ایسا ہی ہونا تھا"

کتنی ڈھٹائی سے وہ اس کے سامنے بیٹھ کر اس کے ڈیڈ کو گھٹیا کہہ رہا
تھا عریشہ نے غصے سے اس کا گریبان پکڑا جس پر وہ اس کے قریب
ہوا

"یہ کیا کر رہی ہو؟؟ کیا یہ صحیح موقع ہے یہ سب کرنے کا"

جبکہ وہ اپنے کہے گئے الفاظوں پر خود ہی مسکرا رہا تھا عریشہ نے ایک
جھٹکے سے اسے خود سے دور کیا

بکواس بند کرو اپنی گھٹیا تم ہو سمجھے تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے "
ڈیڈ کے ساتھ ایسا کرنے کی میں یہاں تمہارے لئے سب سے لڑ رہی
"... تھی اور تم

اوہ اچھا؟؟ کیا واقعی تم سب سے لڑ رہی تھی وہ بھی میرے لیے؟؟ "
"ڈیڈز گریٹ خیر یہ تو تمہارا فرض ہے کیونکہ تم میری بیوی ہے

وہ نجانے اب کس بات کا حق جتا رہا تھا

بیوی تھی... مگر اب نہیں... اگر کل تک تم نے میرے ڈیڈ کو قید سے "
"رہائی نہ دلوائی تو میں خود تمہاری جان لوں گی اپنے ہاتھوں سے

وہ دانت بیچتے ہوئے کہنے لگی مگر سامنے بیٹھا شخص تو جیسے اس کی بات کو مذاق سمجھ کر ہنس پڑا

میری جان اور کتنی بار جان لوگی میری؟؟ ابھی بھی بلیک کلر پہن"
آئی ہو اس قدر تڑپا رہی ہو کیا یہ سزا کافی نہیں جو پھر سے جان لوگی
"میری؟؟"

وہ معنی خیزی سے کہتا ہوا اس کا مکمل جائزہ لینے لگا آج اس نے کالے
رنگ کی گھٹنوں سے نیچے تک آتی شرٹ اور ساتھ ہی کالے رنگ کی
جینس پہنی تھی جبکہ ڈوپٹہ گلے میں اسکاف کی طرح سیٹ کیا ہوا تھا

بکو اس بند کرو اپنی اور میرے ڈیڈ کو رہا کر ورنہ میں تم سے ڈیوورز"
"لینے میں ذرا دیر نہیں لگاؤں گی"

آنکھوں سے اسے گھورا

تم چاہے کچھ بھی کر لو میں اس شخص کو کبھی بھی رہائی نہیں دلاؤں گا"
اور اگر تمہیں لگتا ہے تمہارا باپ صحیح ہے تو پھر ڈر کس بات کا؟؟
تمہارے اس مڈل کلاس غدار فرینڈ نے جو آج نائٹ کیا ہے جس کی
وجہ سے پانچ دن بڑھا دیئے گئے ہیں اب بس تھوڑا اور انتظار کرو جب
عدالت دوبارہ اپنے وقت پر آئے گی تو پھر سب سچ سامنے آجائے گا
"تمہارے باپ ٹھیک ہوا تو بیچ جائے گا"

وہ تقریباً بہت ضبط کرتے ہوئے اسے کہنے لگا جس پر وہ بڑی بڑی
آنکھوں سے اسے گھورنے لگی

بھی ہو، تب تک تم میری بیوی رہو گی میری نکاح میں رہو گی جس دن
تمہارے باپ کو سزا ہو گئی اس دن بھلے سے ڈیوورز پیپر ز لے آنا
"سائن کر دوں گا میں

وہ آخر کتنی آسانی سے یہ بات کر گیا تھا جیسے اس کے لیے کوئی مسئلہ ہی
نہ ہوا ہو

میں ثابت کر کے دکھاؤں گی کہ میرے ڈیڈ ٹھیک ہیں اور اگر وہ "
غلط نہ ہوئے تو میں تمہاری شکل کبھی زندگی میں نہیں دیکھوں گی یہ
"سن لو تم

وہ غصے سے کہتی ہوئی گاڑی سے اترنے لگی جس پر شہرام نے اس کا
ہاتھ روکا

"... کبھی زندگی میں تمہیں اپنی شکل نہیں دکھاؤں گا آئی پر و مس
وہ اسے کہتا ہوا گاڑی چلانے لگا جبکہ وہ اسے عجیب نظروں سے دیکھ
رہی تھی آخر وہ کس طرح اتنے یقین سے اسے غلط کہہ رہا تھا
کچھ ہی دیر میں وہ اس کے گھر کے سامنے پہنچ گیا جسے دیکھ کر عریشہ
اسے گھورنے لگی

کوئی ضرورت نہیں ہو سہیل جانے کی وہ بالکل ٹھیک ہے تم گھر میں "
آرام کرو ملازم نے بتایا تھا تم نے ٹھیک سے بریک فاسٹ بھی نہیں
" کیا چلو شاہاب اب کھانا یاد سے کھا لینا

وہ بچوں کی طرح اس کا گال تھپتھپانے لگا مگر وہ غصے سے اس کا ہاتھ
جھٹکتی ہوئی گاڑی سے اتر کر جانے لگی مگر اس کے قدم رکے

"سنو مائے بیوٹی کوئین"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"I Love You..."

وہ بڑی محبت سے کہتا ہوا اسے دیکھنے لگا جس پر اس نکچڑی نے عجیب سا
منہ بنایا اور گھر کے اندر چلی گئی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

(ماضی)

دو سال بعد۔

اندھیری رات بھلا کون اس کی مدد کرتا ایک طرف اس بچے کی فکر
دوسری طرف ان ظالموں کا ڈروہ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے تھے وہ
بھگاتی ہوئی اب کافی دور آچکی تھی جب ایک مضبوط مرد سے جا ٹکرائی

جب نظر اٹھا کر دیکھا تو سامنے پولیس کی وردی میں ملبوس ایک شخص
کھڑا تھا جو سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

"کیا ہو گیا بہن جی خیر؟؟ سب ٹھیک تو ہے نہ؟؟"

وہ آدھی رات کو ڈیوٹی انجام دے کر گھر واپس جا رہا تھا مگر راستے میں
کسی سے کال پر بات کرنے کے لیے دو گھڑی جنگل کی طرف رکا تھا

"بھائی صاحب میری مدد کریں"

جڑتے ہوئے ہاتھوں کو نیچے کیا

بہن ہوا کیا ہے آپ یہ تو بتائیں؟؟ اتنی رات کو آپ اس سنسان "
"جنگل میں کیا کر رہی ہیں؟؟

رضوان نے فکر مندی سے پوچھا جس پر وہ عورت اپنے آنسو صاف
کرنے لگی

بھائی وہ لوگ میرے بچے کو مار دیں گے اسے بچالیں آپ کو اسکا "
"واسطہ

وہ پھر سے ہاتھ جوڑنے لگی جس پر انسپیکٹر رضوان ہوشیار ہو گیا
ٹھیک ہے آپ گاڑی میں بیٹھیں اور مجھے راستہ بتائیں کہاں ہے آپ "
"کابیٹا

رضوان جب گاڑی کی طرف بڑھا تو اسے وہیں کھڑا پایا

رضوان کی بات پر وہ جلدی سے گاڑی میں آ بیٹھی اور راستہ بتانے لگی

بہت دور آ کر ایک جھاڑی کے نزدیک اس نے گاڑی رکوائی جہاں
یوسف دماغ پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے بے ہوش پڑا تھا انسپکٹر
رضوان بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئے اس کا کافی خون بہہ چکا تھا

"اوہ گوڈ ہمیں اس کو ہو سپٹل لے جانا ہوگا"

بھائی آپ اسے ہو سپٹل نہ لے جائیں وہ لوگ اس کا پیچھا کر رہے ہیں
"تھے اگر انہیں کانوکان خبر ہوئی کہ یہ زندہ ہے تو وہ اسے مار دیں گے
وہ پھر سے رونے لگی یقیناً وہ بہت ڈر چکی تھی

آپ پریشان نہ ہوں میں اسے اپنے گھر لے جاتا ہوں یہ وہاں بالکل
"محفوظ رہے گا اور اس کا وہیں علاج کیا جائے گا"

کی طرف بھاگے اسے پیچھے والی سیٹ پر لٹایا اور وہ دونوں فرنٹ پر جا بیٹھے

جب وہ گھر پہنچے تو اس وقت سب سو رہے تھے سوائے شاکر کے جیسے ہی فاطمہ رضوان کے ساتھ اندر آئی تو شاکر اسے دیکھ کر حیران رہ گیا کیونکہ وہ اس کی بہن تھی

"بھائی آپ جہاں؟؟؟"

وہ حیرانگی سے اس کے قریب آئی جبکہ شاکر نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا مگر یہ وقت ان باتوں کا نہ تھا کیونکہ رضوان کی گود میں ساتھ سال کا ایک زخمی بچہ تھا

"بہت خراب لگ رہی ہے

رضوان نے اسے صوفے پر لٹایا جبکہ شاکر نے اس ہی وقت کال ملائی
تو آدھے گھنٹے سے پہلے پہلے ڈاکٹر وہاں حاضر ہو گیا

اس کے دماغ پر گہری چوٹ لگنے کی وجہ سے کافی خون بہہ چکا تھا جس
کی وجہ سے وہ اب تک بے ہوش تھا ڈاکٹر نے اس کے سر پر بینڈج کی

کچھ دنوں اس کا پر اپر علاج کروائیں انسپیکٹر صاحب ورنہ اس بچے "
"کے دماغ میں تکلیف اٹھا کرے گی

ڈاکٹر میڈیسن کی پرچی انہیں دیتا ہوا وہاں سے چلا گیا جبکہ فاطمہ اور
شاکر ساتھ کھڑے باتوں میں مصروف تھے رضوان سمجھ چکا تھا وہ
شاکر کی بہن ہے

کیا آپ بتائیں گی کیا ہوا ہے اس بچے کے ساتھ؟؟ کیا یہ آپ کا بچہ "
"ہے؟؟"

نہیں صاحب یہ میرا بچہ نہیں ہے یہ بڑے صاحب کا بیٹا ہے کچھ "
"لوگ اس کے دشمن بنے ہوئے ہیں
میں سمجھا نہیں آپ مجھے تفصیل سے بتائیں تاکہ میں اس کا کوئی حل "
"ڈھونڈ سکوں"

فاطمہ نے اسے سب تفصیل سے بتایا کہ کس طرح اشفاق نے اپنی
بیوی کی موت کا پلان بنایا کس طرح اس نے اپنے بیٹے کو اپنی اولاد
ماننے سے انکار کر کے اور ساتھ شازیہ کی پرانی ملازمہ جو شازیہ کے
مرنے کے بعد یوسف کا خیال رکھا کرتی تھی ان دونوں کو گھر سے
نکالا کس طرح فاطمہ یوسف کو اپنے گاؤں لے گئی

مگر یوسف پھر بھی عریشہ سے ملنے اس کے گھر جایا کرتا تھا اور پھر
شفقت جو اپنے دوست سے تو بدلہ لے نہیں سکا تھا اس لیے سارا بدلہ
اس کے بیٹے سے لینے کے لیے اسے مروانے کا پلان بنایا تھا جو آج وہ
لوگ اس چھوٹے بچے کو اذیتیں دے کر گہری چٹان پر سے پھینکنا
چاہتے تھے مگر تب ہی فاطمہ نے اس کی جان بچائی اور اسے جھاڑیوں
کے پیچھے چھپایا

انسپیکٹر رضوان سارا معاملہ سمجھ چکا تھا اس کے لئے یہ بچہ کسی
گولڈن چانس سے کم نہ تھا اس نے یوسف کو ہمیشہ اپنے پاس رکھنے کا
سوچ لیا تھا مگر اپنے گھر نہیں بلکہ کہیں دور جہاں پر کسی کی رسائی نہ ہو

روحیل پلیزز ز مجھے جانے دیں بہت زیادہ مارا ہوگی مجھ سے میں اسے "

"سب سچ بتا دیتی ہوں

وہ مزاحمت کرتی ہوئی دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی مگر روحیل
اس اپنے مضبوط ہاتھوں سے روکنے کی کوشش کر رہا تھا
ماہی پلیزز زیہ وقت مناسب نہیں وہ اچانک سے سب کچھ سچ "

" برداشت نہیں کر پائے گی

روحیل کی بات پر وہ اس کی طرف پلٹی

"تو کیا میں اپنی دوست کو یوں آگ میں جلتا ہوا چھوڑ دوں؟؟؟"

ماہی تم وہاں جا کر کچھ بھی نہیں کر پاؤ گی کچھ بھی نہیں... وہ مزید تم "

"سے نفرت کرے گی پلیزز زیہ پانچ دن سکون سے گزر جانے دو

ماہی اس کی بات مانتی ہوئی اب واپس کمرے کی جانب چل پڑی جبکہ

روحیل اس کے ساتھ ہی اسے کمرے میں لے آیا تھا

"ماہی رات بہت ہو گئی ہے تمہیں کھانا کھالینا چاہیے"

ماہی کو اب اپنے وجود میں ہلکی سے حرارت محسوس ہو رہی تھی اور
تھکان کی وجہ سے اس کا پورا وجود درد میں چور ہو رہا تھا کیونکہ سارا دن
وہ لوگ کوٹ میں رہے اور وہاں سے واپس آ کر وہ عریشہ کے لئے
پریشان رہی اور اس ہی وجہ سے اس نے کچھ کھایا بھی نہیں تھا

"ماہی تمہیں بہت تیز بخار ہو رہا ہے پلیرز"

وہ زبردستی اسے سمجھاتے ہوئے خود کچن چلا گیا اور وہاں سے اس کے
لئے کھانا گرم کر کے لایا وہ اس کا کتنا خیال رکھتا تھا وہ واقعی بہت خوش
نصیب تھی جو اسے ایسا شوہر ملا تھا

"... کھاؤ پلیرز"

چاپ کھانا کھانے لگی

"آپ کچھ نہیں کھائیں گے؟؟"

ماہی کے سوال پر وہ خاموش ہو گیا تب ماہی نے بھی لقمہ بنا کر اس کی طرف بڑھایا جس پر وہ بھی کھانے لگا تقریباً پانچ منٹ کے اندر اندر انہوں نے کھانا مکمل کیا اور پھر رو حیل ماہی کو میڈیسن دیتا ہوا خود اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

"...رو حیل ایک بات بتائیں"

"جی؟؟؟"

"آپ مجھے سلیپنگ بیوٹی کیوں کہتے ہیں؟؟"

آج پہلی بار اس نے یہ سوال کیا تھا جس پر رو حیل مسکرا کر لگا

کیونکہ میں جب بھی تم سے ملنے آتا تھا تم سوئی ہوئی ہوتی تھیں،"

"بس اس لئے تمہارا نک نیم سلپنگ بیوٹی رکھ دیا

وہ ماہی کو کسی چھوٹے بچے کی طرح اپنے سینے سے لگائے سلانے کی

کوشش کر رہا تھا جبکہ ماہی اب درد کم ہونے کی وجہ سے نیند محسوس کر

رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

مگر جب آپ کو پتا ہے میرے ڈیڈ میری موم کے قاتل ہیں تو آپ"

"بجائے انہیں اریسٹ کرنے کے الٹا مجھے سمجھا رہے ہیں

رضوان کی سوچ سے بھی کئی زیادہ سمجھ دار، ذہین اور بہادر تھا یوسف
کو جب ان کے کیس کا پتا چلا تو یوسف ہی اپنی بہادری پر ان بچوں کو
بچانے گیا تھا اور آج وہ سب بچے مل کر اس گھر میں رہتے تھے

"... تم اگر چاہو تو ہم سب مل کر بہت کچھ کر سکتے ہیں"

رضوان کی بات پر سارے بچے ان کی طرف متوجہ ہوئے

"کیا مطلب؟؟؟"

دیکھو یوسف تمہارے سارے ڈوکیومنٹ میں نے تمہارے باپ"
کے گھر سے بہت آسانی سے چرا لیئے ہیں اور ہاں تمہاری مرحوم موم
جو کہ تمہارے پیدا ہونے کے بعد اپنی وہ ساری جائیداد کا حصہ جو
انہیں ان کے ڈیڈ کی طرف سے ملا تھا وہ تمہارے نام کر چکی تھیں، تم

"تمہاری موم کا قاتل ہے وہ اور بھی بہت سے لوگوں کا قاتل ہے

رضوان کی باتوں کو وہ بآسانی سمجھ چکا تھا

"ہمیں کیا کرنا ہوگا؟؟؟"

یوسف یہ مشن کئی سالوں سے ایک جگہ ہی اٹکا ہوا ہے مگر اگر تم " چاہو تو ہم اپنی خوفیہ ٹیم بنا کر ان سب کے مقابل کھڑے ہو سکتے ہیں میں تم سب بچوں کی پڑھائی کا خرچہ اٹھاؤں گا مگر تم لوگوں کو جرمنی "جانا ہوگا یہاں رہنا فلحال ٹھیک نہیں

تو سر کیا آپ کو یقین ہے ہم لوگ آپ کے کسی کام آسکتیں " گے؟؟؟

روحیل کے سوال پر رضوان مسکرا نے لگا

تھوڑی تم لوگوں کو اپنی ٹیم بنانا چاہ رہا ہوں میں تو پھر بتاؤ کیا تم لوگ
"میرا ساتھ دے کر اس مشن کو کمپلیٹ کرنے کے لیے تیار ہو؟؟؟"

رضوان نے تمام بچوں سے پوچھا جس پر سب نے یک زبان ہو کر ہاں
میں جواب دیا

گڈ تو آج سے جیسا یوسف کہے گا تم سب ویسا ہی کرو گے، یوسف تم "
سب بچوں کے گارڈین کے طور پر ہوں گے تم سب لوگ جرمنی میں
اپنی پڑھائی مکمل کرو گے ساتھ ہی ساتھ اپنی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو
"...اجا گر بھی کرو گے"

"...او کے سر جو آپ کہیں"

"...تم اپنا نام بھی بدلو گے"

"کیسے؟؟؟"

برتھ سرٹیفکیٹ کے مطابق تمہارا پورا نام یوسف شہرام ملک "
"ہے... آج سے تم صرف شہرام ملک کہلاؤ گے

آئی نو کو زیوسف نام ڈیڈ اور شہرام نام میری موم کو پسند تھا ڈیڈز "
"وائے

رضوان اب کافی مطمئن تھے انہیں اپنی منزل تھوڑی دور مگر اب
تھوڑی واضح نظر آرہی تھی انہیں اس وقت کا انتظار تھا جب یوسف
ایک نئی پہچان کے ساتھ سب کی امید بن کر پاکستان میں قدم رکھے گا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...تم نے صحیح کہا تھا"

وہ اس کی طرف متوجہ ہوا

"کیا مطلب آرو؟؟؟"

وہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا

تم نے بالکل صحیح کہا تھا، وہ کیس کسی اور نے نہیں بلکہ شہرام نے کیا"
ہے"

عریشہ کے لہجے سے غصہ تو واضح ہو رہا تھا مگر یہ کوئی نہیں جانتا تھا وہ
کتنی تکلیف میں ہے

میں نے کہا تھا نہ آرو وہ شخص ٹھیک نہیں ہے اور تم بے وجہ اس کی"
حمایتی بن رہی تھیں اب بتاؤ کیا فیصلہ کیا ہے تم نے؟؟ کیا تم اس سے
"کہہ کر انکل جو بچاؤ گی؟؟؟"

"چھوڑتا ہے"

عریشہ کی بات پر ہارون نے سر جھکایا

"تو کیا تم اس سے ڈیوورز؟؟؟"

"ہاں میں اس سے بہت جلد ڈیوورز لے لوں گی"

عریشہ سپاٹ لہجے میں کہتی ہوئی وہاں سے چلی گئی جبکہ ہارون اب
شیطانی مسکراہٹ لئے دل ہی دل میں جیت محسوس کر رہا تھا

بس ایک بار عریشہ میری ہو جائے... انکل کو تو میں بچا ہی لوں گا..."
شہرام... اگر واقعی تم یوسف ہی ہو تو تم ایک بار پھر سے ہارنے والے
ہو"

ہارون کا قہقہہ پورے کمرے میں گونجتا تھا

"سب ڈن ہے؟؟"

"...یس بیسٹ"

شہرام (یوسف) جو جرمنی پہنچ کر اپنی پڑھائی مکمل کر چکا تھا ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے ساتھیوں کو ٹریننگ بھی دیتا تھا اس نے کبھی بھی نوفل، مہرماہ اور باسم کو یتیم ہونے کا احساس نہیں دلایا تھا وہ بھلے ہی یتیم خانے سے تعلق رکھتے تھے لیکن ان کا اغوا ہونا بھی ان کے مستقبل کے لیے بہت اچھا ثابت ہوا تھا

صلاحیتوں کو سمجھنے کی کوشش کی تھی ان کی چھپی ہوئی صلاحیتوں کو
اجاگر کرنے میں ان کی مدد کی تھی

روحیل اور حورین کا دماغ کسی کمپیوٹر سے کم نہ تھا اس لئے ان دونوں
نے کمپیوٹر سائنس میں داخلہ لیا تھا اور بیسٹ کے کہنے پر انہوں نے
کمپیوٹر کے تقریباً تمام کورسز مکمل کر لئے تھے تبھی تو وہ بیسٹ ہیکر
بنے تھے

باسم اور مہرماہ کو سائنس میں داخلہ دلایا تھا اور ان دونوں نے کیمسٹری
میں پی ایچ ڈی کی تھی تبھی تو وہ ہر طرح کے کیمیکلز کو سمجھ سکتے تھے
اور خود سے نئے کیمیکلز بنا سکتے تھے جبکہ نوفل بہت خوش مزاج سا تھا

نہیں کی جاتی تھی اس کانٹرسٹ زیادہ تر ہنسی مذاق میں تھا

جبکہ شہرام ان سب سے بالکل مختلف اور منفرد شخص تھا اس نے
کامرس سے پڑھا تھا اور ساتھ ہی ساتھ ہیکنگ بھی سیکھی تھی وہ کیمیکلز
کے بارے میں بھی کافی حد تک واقفیت رکھتا تھا اور ان سب کے علاوہ
اس نے اٹھارہ سال میں ہی جم جو ائن کر لیا تھا وہ نہ صرف خود بلکہ اپنے
ساتھیوں کو بھی یوگا ایکسرسائز کی کلاسز دیا کرتا تھا

فائٹ میں تو وہ نمبر ون تھا چائے جا کر اس نے ماسٹر شاؤلن کنگ فو
آف انسٹیٹیوٹ سے بھی کافی ٹراننگ لی تھی ایسی کوئسی فائٹر تھی جو وہ
نہیں جانتا تھا اپنے ساتھ ساتھ وہ باقیوں کو بھی ان سب سے اکثر آگاہ
کیا کرتا تھا روز صبح وہ سب کو فٹ رکھنے کے لیے ایکسرسائز کرتا تھا

وہ اگل بات تھی کہ نوفل اس دوران اکثر نود و گیارہ ہو جاتا تھا رضوان
اکثر بہزاد کو کہہ کر حارث کو جرمنی بھیجا کرتا تھا تا کہ وہ ان سب کے
حالات سے آگاہ کرتا رہے ان کا خیال رکھنے کے لیے فاطمہ کو بھی ان
ہی کے ساتھ جرمنی بھیجا تھا شہرام انہیں ہمیشہ ماں کہتا تھا باقی کے
سب لوگ بھی ان کی بہت عزت کرتے تھے

وہ ناصر ف اپنے مشن کے لئے بلکہ اپنی زندگی کے لئے بھی کافی کچھ کر
رہا تھا اس نے خود سے اپنی ماں کی دی ہوئی جائداد سے اپنا بزنس شروع
کیا تھا اور اپنی ذہانت پر ایمانداری سے اسے بہت آگے بڑھایا اور اس کا
نام جرمنی کے سب سے بڑے بزنس مینوں کی فہرست میں سب
سے اول نمبر پر تھا

جسے ہر انانہ ممکن تھار ضوان نے جو پلان بنایا تھا اس سے کئی زیادہ
سولڈ پلان بیسٹ کا تھار ضوان نے جیسا سوچا تھا اس سے کئی زیادہ وہ
سمجھدار انسان نکلا تھا لیکن شروع سے ہی اس کا یہ اصول تھا وہ جو کرنا
چاہے کر سکتا ہے بیچ میں کسی کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا جسے
رضوان قبول کر چکا تھا

وہ اپنا سالوں پرانا غصہ کم کرنے کے لیے خود اپنے ہاتھوں سے
دوسروں کا دل نکال کر قدموں تلے روندنے کا عادی ہو چکا تھا اسے
ایک عجیب سا سکون ملتا تھا اسے مزہ آتا تھا دوسروں کو تڑپا کر اسے کبھی
کسی پر رحم نہیں آیا اور یہی عادت اس کی سب سے بڑی طاقت تھی

بھی کمرے سے باہر قدم رکھا تھا ملازمہ سے کہہ کر وہ کھانے پینے کی چیزیں اپنے کمرے میں ہی منگوا لیا کرتی تھی ہارون نے بہت کوشش کی کہ وہ اس سے بات کرے مگر اس نے ملازم کو کہہ کر ہارون کو اندر آنے سے منع کر دیا تھا

رات کا وقت تھا اس کا پورا وجود بخار میں تپ رہا تھا ایک دن رہتا تھا بس ایک دن اس کے بعد نجانے کیا ہونے والا تھا سوچ سوچ کر اس کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا وہ سوچوں میں گم تھی جب اچانک لائٹ آف ہو گئی

یہ اچانک سے کیا ہو گیا ہے؟؟ موسم تو بالکل ٹھیک ہے بارش بھی " " ... نہیں ہو رہی پھر

سکے آخر ماجرا کیا ہے

ابھی وہ باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے ہی لگی تھی جب کوئی دروازہ
کھول کر اندر آیا کسی کی موجودگی محسوس کرتے ہوئے وہ گھبرائی اور
واپس اندر کو ہوئی

"کون ہے یہاں؟؟"

اندر آتے ہوئے شخص کی آہٹ اسے محسوس تو ہوئی تھی مگر وہ اسے
کہیں نظر نہیں آیا کیونکہ اندھیرہ نہ صرف اس کے کمرے میں بلکہ
پورے گھر میں پھیلا ہوا تھا ہارون بھی آج صبح کو اپنے فلیٹ جا چکا تھا
ملازم بھی اس وقت سرونٹ کو اڑ میں ہوتے ہیں تو آخر کون تھا جو
رات کے اس پہر اس کے کمرے میں آیا تھا

"کون ہے یہاں؟؟؟"

وہ پھر سے تیز آواز میں مخاطب ہوئی مگر دوسری طرف سے کوئی
جواب نہیں

"ہارون؟؟؟"

ہارون کا نام اس کی سماعت سے ٹکرایا وہ بامشکل ضبط کرتا ہوا مٹھیاں
بھینچ گیا

"ہارون؟؟؟ کیا تم واپس آگئے ہو؟؟؟"

اس کے ذہن میں یہی خیال آیا کیونکہ اکثر ایسا ہوتا تھا جب رات کے
وقت وہ اس کے ڈیڈ سے ملنے گھر آتا تھا لیکن یوں اس طرح اس کے
کمرے میں آجائے گا اسے نہیں پتا تھا

جھٹکے سے اس کا رخ اپنی طرف کیا وہ گھبرائی آخر کون تھا جو اسے اتنی
منظبوطی سے تھامے ہوئے تھا اس کی گرفت کافی منظبوط تھی

"... کک کون"

وہ بامشکل یہ الفاظ اپنے منہ سے نکال پائی تب اگلے ہی لمحے اس نے
اسے دیوار سے لگایا اور خود اس پر جھکنے لگا اس کی گردن پر یہ لمس جانا
پہچانا تھا وہ اس لمس کو کبھی بھول نہیں سکتی تھی

اس پر جھکا ہوا وجود پوری شدت سے اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑ رہا
تھا اس کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہونے لگے ایک تو اس کے بخار
کی شدت اتنی تھی کہ پورا وجود درد سے ٹوٹ رہا تھا اب وہ مزید اس پر
ستم کر کے اسے نڈھال کر رہا تھا

ابھی وہ اپنے بے جان وجود کے ساتھ گرنے ہی لگی تھی جب اگلے ہی لمحے شہرام نے اس کی گردن کو چومتے ہوئے آزادی بخشی اور اسے کمر سے تھاما جس سے وہ اس کے سینے سے آگئی اسے عریضہ کا وجود گرم محسوس ہو رہا تھا وہ سمجھ چکا تھا ان دودنوں میں اس نے اپنا بلکل بھی خیال نہیں رکھا ہو گا تبھی آج بخار میں مبتلا تھی

کیوں لیتی ہو اپنی اس پاک زبان سے کسی غیر شخص کا نام؟؟ کیوں لا " رہی ہو ہمارے درمیان کسی غیر کو؟؟ بیزار نہیں ہوتیں مجھے ہرٹ کر " کر؟؟

ایک ہاتھ سے اس کی کمر تھاما ہوا دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے کا رخ اپنی طرف کرتا ہوا وہ اس کے کان میں سرگوشی کرنے لگا مگر وہ خاموش سی بے بس سی اس کی آواز سن رہی تھی

اس کی حالت کا احساس کرتے ہوئے شہرام نے بہت آہستگی سے اسے
باہوں میں بھرا اور بیڈ کی طرف لانے لگا اسے تو عادت تھی وہ
اندھیرے میں بھی بھانپ لیتا تھا کونسی جگہ کس سمت رکھی ہوئی ہے

اسے بیڈ پر لٹا کر وہ خود اس کے مقابل آلیٹا جبکہ چہرہ اس کی گردن میں
چھایا ہوا تھا اتنے دنوں بعد تو وہ دشمن جاں کی قربتوں سے دوچار
ہو رہی تھی وہ اسے کس طرح خود سے دور کرتی وہ کچھ بھی نہیں بولی
البتہ آنکھوں سے آنسو اب بھی جاری تھے

وہ اسے محسوس کر چکا تھا وہ رو رہی تھی اس نے سراٹھا کر ایک نظر
اسے دیکھنا چاہا مگر تب ہی لائٹ آگئی اس بار یہ اندھیرا اس نے خود
نہیں کیا تھا یہ اتفاق تھا کہ جب وہ اندر آیا تو لائٹ چلی گئی تھی

اس نے اٹھ کر اپنی شہادت کی انگلی سے اس کے رخسار پر بہتے
آنسوؤں کو صاف کیا یقیناً وہ تکلیف میں تھی ایک ایسی تکلیف میں جو
اس نے اسے خود جان کر دی تھی

"...پلیزز ڈونٹ کرائے مائے بیوٹی کوئین"

اس کا لہجہ نرم تھا چہرے کے تاثرات بالکل سنجیدہ تھے عریشہ نے ایک
پل کے لیے اپنی بھیگی آنکھوں سے اس دشمنِ جاں کو دیکھا جو آج پھر
سے اسے اپنا ہونے کا احساس دلاتھا

اس کی آنکھوں میں کچھ تھا جسے دیکھ کر وہ اس کی طرف کھنچتی چلی جاتی
تھی آخر کیوں اس کی آنکھیں اس بے وفا جیسی تھیں جس نے اتنے
سالوں سے پلٹ کر اسے پوچھا تک نہیں تھا

عریشہ نے نظریں پھیریں جس پر شہرام اس سے دور ہوا اس بار اس
نے عریشہ کی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا تھا وہ اب تک
بلکل خاموش تھی

"ناراض ہو اپنی جان سے؟؟"

وہ نرم لہجے سے مخاطب ہوا

"...تم میری جان نہیں"

وہ سپاٹ لہجے میں بولی جس پر شہرام نے ضبط کیا

"کچھ کھایا کیوں نہیں صبح سے؟؟"

وہ پھر سے اس ہی لہجے میں مخاطب ہوا

"بھوک نہیں تھی"

اس بار اس کا لہجہ دھیمّا تھا

کیوں کر رہی ہو خود پر ظلم؟؟ تم پر ظلم کرنے کے لیے کیا میں کافی
"نہیں تھا؟؟"

شہرام اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرنے لگا جس سے اسے کافی
سکون محسوس ہونے لگا تھا

"جانتی بھی ہو جان بستی ہے تم میں میری"
اس کی دھیمی سی آواز پر وہ تنزیہ مسکرائی

"سائنس تک تم پر ظلم کرتا رہوں گا آئی پرومس
"گھر سے تم نے خود ہی نکالا تھا کیا یہ ظلم کافی نہیں؟؟"
شاید وہ شکواہ کر رہی تھی جس پر شہرام کی انگلیوں کی گردش رکی

گھر سے نکالا تھا زندگی سے نہیں، ڈونٹ وری میں اتنی جلدی "
"تمہاری جان نہیں چھوڑنے والا، فلک تو کیا قبر تک ساتھ جاؤں گا
اس نے اپنے ہی الفاظوں پر مسکرا کر انا چاہا جب وہ ایک دم سے اس سے
دور ہوئی

چلے جاؤ یہاں سے کیوں آئے ہو یہاں کیا چاہیے تمہیں کیا کوئی "
"مقصد باقی رہ گیا ہے تمہارا؟؟"

نہیں جاؤں گا یہاں سے، تم سے ملنے آیا تھا، سکون چاہیے مجھے،"
 "... تمہیں مکمل طور پر حاصل کرنا اب آخری مقصد ہے میرا

وہ اس کے ایک ایک سوال کا ایک ایک کر کے بڑی ترتیب سے جواب
 دیتا ہوا اس کے قریب ہوا مگر تب ہی وہ بیڈ سے اٹھنے لگی

ابھی وہ ٹھیک سے اٹھی بھی نہ تھی جب شہرام نے اس کا نازک ہاتھ
 پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا وہ اس کی اچانک والی حرکت پر اس کی
 باہوں میں آگری وہ اسے شکایتی نظروں سے دیکھنے لگی شہرام نے کچھ
 زیادہ ہی زور سے کھینچ لیا تھا

وہ اسے پیار سے اپنے سینے سے لگا گیا آخر وہ کرتی تو کیا کرتی وہ جتنا اس
سے دور ہو رہی تھی وہ اتنا اس کے قریب ہو رہا تھا وہ چاہ کر بھی کچھ نہ
کر سکی اور اپنی ضد کے ہتھیار ڈالتے ہوئے اس کی گرم باہوں میں
سمٹ گئی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

مجھے نہیں لگتا اب وہ اپنی بات سے پھرے گی لیکن اگر آپ کہتے ہیں "
تو میں جلد سے جلد یہ کام کرواؤں گا تا کہ آگے مزید کوئی مسئلہ نہ
بنے"

موبائل سے ایس کے سے بات کر رہا تھا ان کا مسئلہ اب تک وہی تھا

ہارون جلد سے جلد یہ کام ختم کر ادا کر عیشہ نے اس سے ڈیورز " لے لی تو چاہ کر بھی کبھی وہ لوگ ایک نہیں ہو پائیں گے، لیکن اگر اسے یہ پتا چل گیا کہ شہرام ہی یوسف ہے تو بہت بڑا مسئلہ کھڑا ہو سکتا ہے تم جانتے ہو نہ پہلے ہم نے اس کو اس سے کس طرح سے دور کیا تھا "

شفقت کا ڈر مزید بڑھتا چلا جا رہا تھا اب ان کے پاس بس ایک ہی دن رہ گیا تھا اس ایک ہی دن میں انہیں کچھ بھی کر کے عیشہ اور شہرام کی ڈیورز کرانی تھی

نہیں لگتا وہ اتنا غریب انسان اتنا امیر اور پاؤں پر فل ہو سکتا ہے... اور پھر
ہم نے اسے ہر جگہ تلاش کیا تھا مگر وہ تو کہیں بھی نہیں تھا وہ تو اس ہی
"رات مرچکا تھا نہ"

نہیں ہارون... میں ان آنکھوں کو کیسے بھول سکتا ہوں جن میں "
میرے لئے بے انتہا نفرت تھی یہ وہیں آنکھیں ہیں جب وہ عریشہ
سے ملنے آیا کرتا تھا میں اسے بے دردی سے لاتیں مار کر بھگایا کرتا تھا
"اور وہ مجھے بس گھور کر دیکھتا تھا

شفقت کو اب یقین ہو چکا تھا اب اسے اپنی روح کا نہتی ہوئی محسوس
ہو رہی تھی اس کا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا

ان کی ڈیوورز ہو جائے اور عریشہ اس شہرام کے نام سے آزاد ہو
جائے پھر سب ٹھیک ہو جائے گا آپ اپنی فکر نہ کریں آپ کو وکیل
"صاحب بچالیں گے"

آخری جملے پر وہ مسکرایا لیکن شفقت اب تک خاموش تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...شہرام"

"...ہمم"

محسوس کرتی رہی جبکہ شہرام اس کے بالوں میں انگلیاں پھیرتے
ہوئے آنکھیں بند کر گیا تھا لیکن اس کی آواز پر اسے دیکھنے لگا

"آپ مجھ سے دور کیوں نہیں رہ سکتے؟؟؟"

اس کے معصومانہ سوال پر شہرام کے لب مسکرائے

"کیونکہ میں تم سے عشق کرتا ہوں میری جان"

اس کی بات سن کر وہ خاموش ہو گئی اس کے چہرے پر کوئی تاثرات
نمایاں نہیں تھے کیونکہ شہرام یہ سب کافی بار بول چکا تھا

"اور میں آپ کے بنا کیوں نہیں رہ پارہی؟؟؟"

دل سے کافی بار کر چکی تھی مگر جواب میں صرف اسے اپنے دل کی
دھڑکنیں تیز ہوتی محسوس ہوئیں تھیں

"... کیونکہ تم بھی مجھ سے محبت کرنے لگی ہو"

شہرام کے خمار بھرے لہجے میں کہے گئے الفاظ جب اس کی سماعتوں
سے ٹکرائے تو یک دم اس کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا وہ اس کی
طرف دیکھنے لگی جو اسے ہلکی سی مسکراہٹ پاس کر رہا تھا

عریشہ نے اس کی آنکھوں میں پھر سے وہی نشہ دیکھا رہی خمار دیکھا وہ
نفی میں سر ہلاتی ہوئی اس سے دور ہونے لگی اس کے اچانک دور
ہونے پر شہرام جو بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے ہوئے تھا اب اس کے
قریب ہوا

"میری جان؟؟؟"

"!!!... نہیں"

وہ جیسے ہی اس کے قریب آیا وہ اس سے مزید دور ہونے لگی شہرام کو
اس کی یہ حرکت کچھ عجیب لگی

"...مائے بیوٹی"

"نہیں وہیں رکو... وہیں پرکو... میرے قریب مت آنا"

وہ بیڈ سے اتر چکی تھی جبکہ شہرام بھی اٹھ کر اس کے نزدیک آ رہا تھا وہ
سے نا سمجھی سے دیکھ رہا تھا

"... نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... ایسا بالکل بھی نہیں ہو سکتا"

یہ حالت شہرام کی سمجھ سے باہر تھی

"کیا نہیں ہو سکتا؟؟؟"

"... نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا... تم... تم جاؤ یہاں سے"

"عریشہ پلیرز زٹیل می واٹ ہیپن؟؟؟"

شہرام جیسے ہی اس کے قریب آیا وہ دیوار سے لگ گئی

"... نہیں کرتی میں تم سے محبت... کوئی محبت نہیں ہوئی مجھے تم سے"

وہ کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی

"... عریشہ لسن ٹومی پلیرز زبے بی"

". نہیں... جاؤ یہاں سے ورنہ میں جان سے مار دوں گی تمہیں"

اس نے غصے سے کہہ کر اسے دور ڈھکیلا مگر وہ کہاں اس کے نازک

سے ہاتھوں سے پیچھے ہونے والا تھا

"...ہاں تو مار دو نہ جان سے"

اس بار وہ چلایا اس ہی کے انداز میں جس پر وہ یک دم خاموش ہوئی

"... بار بار مارنے سے اچھا تم آج ہی میری جان لے لو"

وہ اس کے مزید قریب آیا ایک ہاتھ سے بلیڈ نکال کر وہ شرٹ کے
بٹن کھولنے لگا

تم سے دوری سے بہتر ہے میں اس دنیا سے ہی دور ہو جاؤں کم از کم "
"... بار بار کی جدائی تو برداشت نہیں کرنی پڑے گی نہ مجھے

اس بار اس کی آنکھوں میں ایک عجیب سا جنون تھا ایک ایسا جنون جو
شاید اسے مزید اس کر رہا تھا

"تمہارے لئے تڑپتا ہے... جو ہر لمحہ تمہارا نام دہراتا ہے

وہ اب بالکل سنجیدہ تھا یہ وہ اب بہت اچھی طرح سے محسوس کر سکتی
تھی شہرام کی طرف سے بڑھتا ہوا بلیڈ جسے وہ خوفگی سے دیکھ رہی تھی
اس کے ہاتھ کانپنے لگے تھے

آخر وہ اس کے لئے جان تک دینے کو تیار کھڑا تھا کیا تھا وہ شخص کا
اس کے عشق کی قدر اسے جلد ہی ہو جائے ورنہ جس طرح وہ آج سینا
تانے کھڑا تھا شاید وہ شخص یہ سب کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائے گا

"... کس بات کا انتظار ہے؟؟ کرو وار"

لیے دل کے مقام پر ہاتھ رکھا وہ حیرت سے کبھی اسے تو کبھی اس کے
چوڑے سینے کو دیکھ رہی تھی

...دھک دھک دھک دھک دھک

اس کا دل زوروں سے دھڑک رہا تھا اس کی دھڑکیں محسوس کر کے
عریشہ کی دھڑکنیں بھی عروج پر آپہنچی اسے کچھ عجیب سا محسوس
ہونے لگا جیسے ہی اس نے ہاتھ ہٹانا چاہا شہرام نے اس کا ہاتھ اپنے دل
کے مقام پر مضبوطی سے رکھا اور اسے دیوار پر لگائے وہ ایک ہاتھ دیوار
پر ٹکا گیا

"...مجھ سے، تم صرف شہرام ملک کی محبت ہو تم میرا جنون ہو عریشہ

اس کی گرم جھلستی سانسیں اس کے چہرے کو جھلسا رہی تھی وہ ٹکٹکی
باندھے اس کی آنکھوں میں دیکھ رہی تھی جہاں اس کے لئے ہمیشہ
سے ڈھیر سارا پیار، کبھی نہ ختم ہونے والا جنون، اور صرف سچائی تھی

پوچھو اپنے دل سے کیا یہ ایک بار بھی میرے لیے نہیں دھڑکا... کیا"
ایک بار بھی تمہارے دل میں میرے لیے کوئی جزبات نہیں
"... آئے

عریشہ آنکھیں بند کئے اس کی باتیں سن رہی تھی واقعی اس کا دل
زوروں سے دھڑک رہا تھا وہ ابھی مزید کچھ محسوس کرتی جب اس کا

کو اس کی باہوں کے سپرد کر گئی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ہائے الساجی میں نے اپنی پوری زندگی میں کبھی بھی اتنے مزے کی "
"سبزیوں والی روٹی نہیں کھائی

نوفل تقریباً دو تین لارج پیزے کے ڈبے اکیلے ہی خالی کر چکا تھا اب
اس کی نظر باسم کی پلیٹ پر تھی جیسے ہی اس نے ہاتھ بڑھایا باسم نے
ایک چپت لگائی

وہ لوگ اس وقت اپنے اپارٹمنٹ پر تھے جبکہ اس بار ان کے ساتھ
ماہی بھی تھی رو حیل آج اسے اپارٹمنٹ پر لے کر گیا تھا سب سے

بہتر محسوس کر رہی تھی

ابے ہو بس کر دے اور کتنا ٹھوسے گا؟؟ کچھ تو چھوڑ دے سب آج "

"ہی ٹھوس لے گا کیا؟؟؟

باسم کی بات پر نوفل نے منہ بنایا جبکہ اس بار مہر کے ساتھ ساتھ ماہی
بھی انٹر ٹین ہو رہی تھی

بس لگادی نظر... میرے تو بھاق ہی پھوٹ گئے پہلے ہی اتنا کمزور تھا "

" اگر اس حالت میں شادی ہو گئی پھر تو اللہ ہی حافظ ہے

نوفل کی بات پر مہر نے قہقہہ لگایا جبکہ حورین کے چہرے پر پہلی بار
مسکراہٹ نمایا ہوئی تھی

"آئی ہے

حورین کو مسکراتا دیکھ کر نوفل نے اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر یا ک ادا سے
کہا جس پر سب حورین کو دیکھنے لگے جبکہ حورین نے اسے گھوری سے
نوازا

"بھائی تیری آواز تو اتنی اچھی ہے تو سنگر کیوں نہیں بن جاتا؟؟؟"

حارث کے سوال پر باسم نے ہنسی دہائی

ہائے کیا یاد دلا دیا ظالم نہ پوچھو یہ دکھ تو میرے منہ سے بھی بہت بڑا"
...ہے

نوفل نے چہرے پر زبردستی والے دکھ کے تاثرات نمایاں کئے جس
پر حارث اس کی طرف بڑی حیرانگی سے دیکھنے لگا

باسم نے فرائز کی ایک بائٹ لی اور اس سے کہنے لگا

میں نے پہلے یہی سوچا تھا میں سنگنگ کروں گا ظاہر سی بات ہے میں "
ہوں اتنا حسین پرو میکس ملک کی ساری بچیوں نے پاگل ہو جانا تھا
"میرے پیچھے سوائے ایک کو چھوڑ کر

نوفل کا اشارہ حورین کی طرف تھا جس پر روحیل نے نظروں کا رخ
بدلا جبکہ باسم اور روحیل اس کی باتوں پر عجیب نظروں سے اسے گھور
رہے تھے

"...ہاں لیکن بنے کیوں نہیں یہ تو بتاؤ نہ "

حارث کافی ایکساٹڈ ہو رہا تھا

"والا پيس تو پاس كرنا

"كيا مطلب؟؟"

نوفل نے اپنے مطلب كى بات كر ھى دى جس پر مھر كا قهقهه نكلا جبكه
حارث نا سمجھى ميں اسے تو كبھى باقى سب كو ديكر رها تھا

بھائى مطلب و طلب چھوڑا اور اكر اسكى اسٹورى جاننى ھے تو پليٹ "
"...آگے بڑھا

باسم نے حارث كے كندھے پر ھلكى سى چپت لگائى
"ايسے كيسے دے دوں؟؟"

"ايڈوانس سمجھ كر دے دے"

بڑھائی جس پر نوفل نے اچانک حملہ کیا اور سب سے بڑا پیس اپنے منہ
پر رکھ لیا

ہاں تو میں یہ کہہ رہا تھا کہ میں نے جرمنی میں بہت کوشش کی جگہ "
"... جگہ بار میں جا کر گانا گایا مگر مجال ہے جو کسی بہن کے
ابھی آگے وہ کچھ کہتا مگر رکا اس کی نظریں سامنے بیٹھی مہر پر جس نے
کان بن کر لئے تھے پھر ماہی پر جس نے نظریں جھکالی تھیں اس کے
بعد حورین پر گئی جو اسے گھور کر دیکھ رہی تھی جیسے ابھی ہی کھا جائے
گی

"... جو کسی بہن کے بھائی نے مجھے اپنے اسٹوڈیو میں بلایا ہو"

"اچھا؟؟؟"

ہوئیں

پھر میں یوں ہی سڑک پر اکثر گاتا رہا اور کبھی کبھی اپنے ہی گانے پر "

"ڈانس بھی کرتا رہا

"کیا واقعی؟؟؟"

حادث بڑی دلچسپی سے سن رہا تھا کیونکہ اسے یہ کہانی بڑی انٹر سٹنگ لگ رہی تھی

ہاں نہ پھر ایک دن سب میرے آگے پیچھے جمع ہو گئے اور پیسے بھی " باکس میں رکھنے لگے ایک دن میں تقریباً اتنے پیسے جمع ہو جاتے تھے "کہ میں پورے ہفتے بھی فائیو سٹار ہوٹل سے کھانا کھاؤں تو ختم نہ ہو ". واؤ... پھر "

نوفل نے کوک کا گلاس اٹھا کر منہ میں اندھیل

"کیا واقعی؟؟ کیا تم میرا ثی... میرا مطلب ہے کہ سنگربن گئے؟؟؟"

حارث کے الفاظ پر باسم نے ہنسی دبائی

ہاں نہ مجھے کچھ لوگ آفر دینے آئے میں بھی بڑے مزے سے ان "

کے ساتھ بیٹھ کر چلا گیا ان کا اپنا کسینو تھا جس کے بوس نے مجھے بلا کر

سامنے بٹھایا اور انٹرویو لینے لگا پھر اس نے مجھے اگلے دن کسینو بلایا اور

"سب کے سامنے سنگنگ کا کہا

"...گریٹ"

پھر اس نے مجھے ایک اور جاب کی آفر کی کے میں اس کے گھر کے "

"...کام وی کروں

"واٹ؟؟؟"

نوفل کی بات پر حارث چونکا

"کے گھر برتن مانجھے

"ارے واہ پھر"

اس بار نوافل کا منہ دیکھ کر سب ہنس رہے تھے

پھر کیا ہونا تھا جس طرح یہ ناچ ناچ کر برتن مانجھتا تھا اس نے بولا "

"یار دیکھنے والی چیز تو گھر میں ہی ہے ہم ایویں باہر جاتے ہیں

باسم کے کہنے کی دیر تھی اس بار سب ہنس پڑے جبکہ نوافل منہ بنائے

اب دوسری کوک کا گلاس ختم کر چکا تھا

اس بچارے نے اس ہی وقت اپنا بوریا بستر اٹھایا اور پاکستان واپس "

"آنے کے لئے تیار ہو گیا

ہاں میں سر ہلایا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

صبح کا وقت تھا جب اس کی آنکھ کھلی وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے لگ بیٹھی
سائڈ ٹیبل پر سے موبائل اٹھا کر اس نے ٹائم چیک کیا جس میں دوپہر
کے دو بج رہے تھے حیرانی سے اس کی آنکھیں کھلی رہ گئیں

"میں اتنا کیسے سو گئی؟؟"

وہ دماغ پر زور دے رہی تھی جب اسے کل رات والا منظر یاد آیا

"... شہرام"

وہ شہرام کا اسے چھونا وہ اس کا شہرام کو ہرٹ کرنا وہ شہرام کا اس کے
لئے مرنے کے لیے تیار ہو جانا

"اوففف آخر کیوں میں اسے بھلا نہیں پارہی"

وہ خود کلامی کرتی ہوئی واپس اپنی جگہ پر لیٹ گئی جب مخالف جگہ پر
نظر پڑی تو بیڈ کی چادر کھسکی ہوئی تھی یقیناً وہ اسے سلا کر ہی گیا تھا وہ
کل رات اس کے ساتھ ہی تھا جی بھی تو وہ اب تک بڑے سکون سے سو
رہی تھی

وہ شخص جو بھی تھا جیسا بھی تھا اس کے لمس میں ایک عجیب ہی نشہ تھا
اس کی گرم پتی ہوئی باہوں میں ایک الگ ہی سکون تھا آخر کیوں وہ

پڑ گئی تھی کہ وہ ہر وقت بس اس کا ہی سوچتی رہتی تھی

کیوں نہیں مان لیتیں کہ تم صرف مجھ سے محبت کرتی ہو صرف "
"... مجھ سے، تم صرف شہرام ملک کی محبت ہو تم میرا جنون ہو عریشہ

اسے شہرام کے یہ الفاظ اب تک اپنے کانوں میں سنائی دے رہے تھے
اس کا دل دھڑکنے لگا تھا

پوچھو اپنے دل سے کیا یہ ایک بار بھی میرے لیے نہیں دھڑکا... کیا "
ایک بار بھی تمہارے دل میں میرے لیے کوئی جزبات نہیں
"... آئے

نہیں وہ میرے ڈیڈ کا دشمن ہے... میں اس سے محبت نہیں کر سکتی "
"کبھی بھی نہیں

وہ یک دم اٹھ بیٹھی اور گھٹنوں میں منہ چھپائے رونے لگی اسے کچھ
سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کیا کرے آخر کس کس طرح سے یہ زندگی اس کا
امتحان لے رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"افففف روحیل پلیرز زچھوڑیں نہ مجھے"

تھا اس کا ارادہ اسے ساری رات جگا کر تنگ کرنے کا تھا جو وہ پورا کر چکا
تھا

"نہیں چھوڑوں گا"

روحیل نے اسے سینے سے لگا کر باہوں میں قید کیا
روحیل ساری رات آپ نے مجھے اتنا تنگ کیا ہے سونے تک نہیں "
دیانند بھی پوری نہیں ہوئی میری اور اب بھی آپ کا دل نہیں
"بھرا؟؟؟"

ماہی اس بھی مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ جس کے حصار میں تھی اسے
تو کوئی فرق ہی نہ پڑ رہا ہو جیسے

"صبح بھی نہیں ہوئی ہے

وہ اس کے سینے میں چھپی چھوٹی بچی لگ رہی تھی

آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے؟؟ سورج سر پر آچکا ہے آدھا دن ہو چکا"
ہے"

ماہی کی بات پر روحیل نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور پھر برابر
پڑھی گھڑی کو دیکھا جس میں وقت دو بجے سے اوپر ہو چکا تھا

"!!!... اوہ مائے گاڈ آج تو ہمیں کورٹ جانا تھا، شٹ"

"آج؟؟ مگر ڈیٹ تو کل کی تھی نہ؟؟؟"

روحیل سے زیادہ حیران ماہی ہوئی تھی

روحیل کی بات پر ماہی نے شکر ادا کیا کہ وہ اٹھنے والا ہے لیکن اگلے ہی لمحے وہ پھر سے چونکی جب روحیل نے مزید اسے خود میں بیچ کر سینے سے لگالیا

"...روحیل آپ کو تو کام ہے نا؟؟ تو جائیں نہ آپ"

"کام تو ہے لیکن شام تک جاؤں گا ابھی سونے دو"

روحیل کی سرگوشی نما انداز میں کہے گئے الفاظوں پر ماہی نے بچا رگی

والا منہ بنایا

"...روحیل مجھے نہیں سونا مجھے تو اٹھنے دیں"

"...نیوور"

"...روحیل آپ"

ہو اماہی کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں وہ آخر اچانک سے کیا سے کیا
ہو گیا تھا

ماہی نے بہت مزاحمت کی اسے خود سے دور کرنے کی مگر وہ کبھی اس
کے نرم ہونٹوں پر تو کبھی اس کی نازک سی گردن پر اپنا لمس چھوڑتا
چلا جا رہا تھا اب ماہی نے ہتھیار ڈال دیئے تھے ایک بار پھر سے پورے
کمرے میں ان کی سانسیں گونج رہی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"عریشہ تم اس سے ڈیوورز کب لوگی؟؟"

کی آنکھوں میں کل رات والا منظر گردش کر رہا تھا

"عریشہ میں تم سے بات کر رہا ہوں...؟؟"

"ہاں... کہو"

"...میں نے کچھ پوچھا ہے تم سے"

"...میں کچھ کرتی ہوں ڈیڈ کو چھڑوانے کے لیے"

عریشہ اس کے سوال کا جواب دیئے بنا ڈرائنگ روم سے اٹھ کر واپس روم میں آئی جیب سے موبائل نکال کر اس نے شہرام کا نمبر ڈائیل کیا

ابھی کال گئی ہی تھی کہ ایک سیکنڈ کے اندر اندر کل ریسیو بھی ہو گئی

"ہیلو...؟؟"

دیکھنے لگی مگر کال چل رہی تھی

"ہیلو؟؟؟ شہرام؟؟؟"

"جہنمی تو میں پہلے ہی سے ہوں میری جان... آگے بولو"

اس کے لفظ 'ہیلو' پر شہرام ایک عجیب ہی بہکے بہکے انداز میں کہنے لگا
جس پر عریشہ کی زبان کو بریک لگا اور وہ دل میں سوچنے لگی آخر کیا چیز
ہے وہ پاگل شخص

"بات سنو میری"

"سناؤ مائے بیوٹی کوئین"

شہرام کے خمار بھرے لہجے کو وہ اگنور کر گئی

کیس واپس نہ لیا تو کل عدالت کا جو بھی فیصلہ ہو مجھے فرق نہیں پڑے
"گامیں خُلا لے لوں گی"

اپنی بات کو مکمل کر کے وہ دوسری طرف سے جواب سننے کی منتظر
تھی جبکہ دوسری طرف اب بالکل خاموشی تھی
"اور اگر تم نے خُلا کے پیپر زپر سائن نہ کیا تو بہت برا ہو گا"
وہ اب بھی کچھ نہ بولا کچھ دیر خاموشی کے بعد وہ پھر بولی

"... آج شام ہارون آئے"

ابھی آگے وہ کچھ کہتی جب دوسری طرف سے ایک عجیب سی آواز
آئی جیسے کچھ ٹوٹا ہوا شہرام کے ہاتھ میں پکڑا ہوا گلاس جس سے وہ دسکی

گیا جبکہ کانچ اس کے ہاتھ کو بھی زخمی کر گئے تھے

کانچ کی آواز سن کر وہ سمجھ چکی تھی یقیناً اس نے اپنا غصہ کچھ نہ کچھ توڑ کر نکالا ہوگا

ڈیوورز چاہئے نہ تمہیں؟؟ ٹھیک ہے تو تم کل شام عدالت کا فیصلہ "سننے کے بعد میرے گھر آؤ گی، پیپرز ساتھ لانا میں تمہیں آزاد "کردوں گا"

شہرام کا لہجہ سخت تھا عریشہ اس کے الفاظوں سے ہرٹ ہوئی تھی وہ دشمنِ جاں جس کی پرکشش براؤن آنکھیں اسے اپنی طرف کھینچتی

تبدیل کرنے کا سوچ بھی نہیں رہا تھا

یعنی تم اپنا وہ فیصلہ نہیں بدلو گے خیر میں نہیں آؤں گی ہارون وہ " ... پیپرز

بھاڑ میں ڈالو اس غدار کو ڈیوورز تمہیں چاہئے یا اسے؟؟ اگر آزاد ہونا " ہے اس بیسٹ سے تو تمہیں خود آنا ہوگا

سخت کی آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی عریشہ نے ضبط سے آنکھیں میچ لیں

"ٹھیک ہے مجھے منظور ہے"

ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب شہرام نے بنا کوئی جواب دیئے کال کاٹ دی عریشہ نے موبائل بیڈ پر پھینکا اور سر پکڑ کر وہیں بیٹھ گئی جبکہ باہر

کر رہا تھا

"اب آیہ اونٹ پہاڑ کے نیچے"

وہ دل ہی دل میں بے انتہا خوش تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

سرہم نے ساری فائلز چیک کر لی ہیں لیکن کہیں بھی اس کا ذکر نہیں
ہم کورٹ میں یہ ثابت نہیں کر سکتے کہ ان سب میں ہارون بھی
"شامل تھا"

بہزاد نے انسپیکٹر رضوان کے کہنے پر ڈون، گل خان اور ایس کے کے
کیس سے ریلیٹڈ تمام فائلز وکیل کو دی تھیں مگر وکیل کی بات پر
سب لوگ خاموش ہو گئے تھے

"اثبات کرنے کی کوئی ضرورت بھی نہیں"

بیسٹ کی آواز پر سب کھڑے ہوئے شاید یہ ان کے دلوں میں بیسٹ
کے لیے عزت و احترام تھا

"شہرام اچھا ہوا تم آگئے بتاؤ اب آگے کیا کیا جائے؟؟"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر بیسٹ نے تمام فائلز پر ایک نظر ماری پھر
صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ رکھ کر بیٹھ گیا

اس کا اصلی چہرہ کبھی سامنے نہیں آئے گا... اس کے لئے ایک پلان "
ہے میرے پاس جس سے وہ خود اپنے گھٹیا چہرے کو سب کے
سامنے لائے گا، پھر بھلے باقی لوگ یقین کریں یا نہ کریں اسے اس کے
"انجام تک ضرور پہنچایا جائے گا"

دیکھنے لگے

"کیسا پلان؟؟؟"

رضوان کے سوال پر بیسٹ نے اپنا پلان انہیں بتایا جسے سن کے سب حیران رہ گئے

"... یہ بہت ر سکی ہے اس میں اس کی جان بھی جاسکتی ہے بیسٹ"

"مجھے پرواہ نہیں، اگر وہ مرتا ہے تو مرے کیا فرق پڑھ جائے گا؟؟؟"

بہزاد کی بات پر بیسٹ نے بے فکری سے جواب دیا جس پر سب لوگ اسے دیکھنے لگ گئے آخر کیا ہی بات تھی بیسٹ کی وہ واقعی میں ان کے لئے کسی ہیرو سے کم نہ تھا

"مگر یہ سب ہو گا کب اور کیسے؟؟؟"

جائے گا یقیناً وہ کوئی نہ کوئی ہوشیاری ضرور دکھائے گا بس اس کی اس
"ہوشیاری کو ہی ہم اس ہی ہار بنادیں گے

اس کی بات پر سب نے اثبات میں سر ہلایا کیونکہ یہ تو سب ہی جانتے
تھے بیسٹ بنا سوچے سمجھے کوئی فیصلہ نہیں کرتا اور اگر ایک بار کوئی
فیصلہ کر لے تو اسے کامیاب کر کے دکھاتا ہے

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

عریشہ کی اجازت ملتے ہی ہارون نے خلا کے پیپرز تیار کروانے کے
لئے دے دیئے گئے بس اب آج شام کا انتظار تھا مگر اس کی روح
کانپ رہی تھی اس میں تو اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ وہ کورٹ جائے اور
اپنے باپ کے خلاف جھوٹی باتیں برداشت کرے

وہ اپنے کمرے میں موجود تھی جب کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ
نوک کیا
"... آرو"

عریشہ نے جب دروازے کی طرف دیکھا تو زینش اور ماہی کھڑی
تھیں عریشہ نے اس ہی وقت اپنی نظروں کا رخ موڑ لیا

"... عریشہ تم کو رٹ نہیں گئی؟؟ وقت تو ہو چکا ہے نہ"
زینش نے دھیمی سی آواز میں کہا جس پر عریشہ نے کوئی جواب نہ دیا
ماہی بڑی ہمت کر کے آج اس کے پاس آئی تھی ماہی اس کے پاس آ
بیٹھی جبکہ زینش بھی ان ہی کے ساتھ بیٹھ گئی

"آرو اب تک ناراض ہو؟؟؟"

آرو میں جانتی ہوں یہ سب برداشت کرنا تمہارے لئے بہت مشکل "

"ہوگا لیکن یہی سچ ہے

ماہی نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھے جسے وہ ایک جھٹکے سے دور کر گئی

"اب تم بتاؤ گی مجھے سچ کیا ہے؟؟"

اس کی آنکھوں میں تو خون اتر ا ہوا تھا

بہت اچھی طرح سے سمجھ چکی ہوں میں تمہیں، صرف اپنے پیار کو "

پانے کے لیے تم نے یہ سب کیا اتنا بڑا ڈراما کیا، ان لوگوں کا ساتھ دیا

"صرف اپنے غرض کے لیے... نائس یہ تھی تمہاری اصلیت

جب میں اور روحیل ایک ہو چکے تھے تو اب یہ سب کر کے مجھے کیا
"ملے گا؟؟؟"

یہ بات عریشہ بھی نہیں جانتی تھی کہ روحیل اور ماہی کا نکاح تو اس ہی
دن ہو چکا تھا جس دن شہرام نے اسے کڈنیپ کیا تھا

"تو پھر بتاؤ آخر کیا وجہ ہے کیا مقصد ہے ان سب کا؟؟؟"

اس نے ایک تنزیہ مسکراہٹ اچھالی جس پر ماہی نے نظریں جھکائیں
وہ شخص جس نے مجھے اپنے جھانسنے میں پھنسا کر اپنا مقصد پورا کیا ہے
وہ تو غیر تھا نہ لیکن تم... تم تو اپنی تھیں نہ؟؟ تم تو بچپن سے میرے
"ساتھ تھی نہ لیکن تم نے بھی مجھے دھوکا دیا؟؟؟"

اس بار اس کی آنکھوں میں آنسوؤں اترنے لگے تھے لہجے میں بے بسی
تھی ماہی سے اس کی یہ حالت نہیں دیکھی جا رہی تھی

عریشہ تم آج ہمارے ساتھ کورٹ چلو تمہیں سب حقیقت پتا چل
"...جائے گی پلیز ز ز چلو

زینش کی بات پر عریشہ نے ایک نظر اسے دیکھا
ہاں آرو تم ایک بات کورٹ تو چلو تمہیں سب کچھ پتا چل جائے گا"
کہ تمہیں کسی نے کوئی دھوکا نہیں دیا تم صرف وہی جانتی ہو جو تمہیں
"دکھایا گیا تھا ابھی بہت کچھ ایسا ہے جس پر پردہ ڈالا گیا تھا
ماہی نے پھر سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور اسے سمجھانے لگی

ہر گز نہیں، میں جانتی ہوں میرے ڈیڈ بلکل صحیح ہیں یہ سب سن"
لوگوں کی سازش ہے میرے ڈیڈ کو پھنسانے کے لیے، میں کورٹ
نہیں جاؤں گی مجھ میں اب اور ہمت نہیں اپنے ڈیڈ کے خلاف غلط
"باتیں برداشت کرنے کی

ماہی کو چلنے کا کہا

ٹھیک ہے اگر واقعی تم نہیں جانا چاہتیں تو کوئی بات نہیں تم نہ جاؤ،"
حقیقت سے بھاگنے کی عادت تو تمہیں بچپن سے ہے، اب بھی وہی
کرو لیکن ایک بات یاد رکھنا اگر آج تم کورٹ نہ آئیں تو کبھی تم
حقیقت نہیں جان پاؤ گی اور اگر کبھی جان بھی گئیں تو اس وقت بہت
دیر ہو چکی ہو گی، جسے تم دشمن سمجھ رہی ہو وہ تمہارے عشق میں کیا
سے کیا ہو گیا سلام ہے اس کی وفا کو سلام ہے اس کی برداشت کو اس
کے حوصلے کو جو وہ تم جیسی انا پرست لڑکی کے عشق میں نہ صرف
گرفتار ہوا بلکہ تمہیں پانے کے لیے کن کن حدوں کو پار کیا اس نے...
یہاں تک کہ موت تک کو مات دیدی اس شخص نے... لیکن تم بہت
"...خود غرض ہو بلکل اپنے ڈیڈ کی طرح

ماہی کا ضبط اب برداشت سے باہر ہو چکا تھا اس بار اس کی آواز نوکروں
تک نے سنی تھی عریشہ اسے دیکھتی ہی رہ گئی تھی آخر وہ کیا ہی جا رہی
تھی ماہی اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے چلی گئی جبکہ زینش بھی اس
کے ساتھ ہی چلی گئی لیکن پیچھے وہ کھڑی ہوئی اس باتوں کا مطلب
سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

نچ صاحب جیسا کہ آج سے کچھ دنوں پہلے آپ نے اشفاق ملک کا "
اپنی بیوی کو قتل کرنے کا ثبوت مانگا تھا مگر دورانِ گفتگو ہارون کی
طبیعت بگڑنے لگی تھی جس وجہ سے تاریخ آگے کرنی پڑھی تھی تو
"میرے پاس اس بات کا ثبوت بھی ہے اور گواہ بھی

وکیل کی بات پر اشفاق کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں آخر کون ہو
سکتا ہے جسے یہ راز پتا تھا

"جھوٹ ہے یہ سب جھوٹ ہے یہ سازش ہے میرے خلاف"
"...آرڈر آرڈر"

اشفاق کے چلانے پر پوری عدالت میں ایک شور برپا ہو گیا تو جج
صاحب نے سب کو خاموش کرایا

جج صاحب یہ شخص مسلسل جھوٹ پر جھوٹ بولا جا رہا ہے... یا پھر"
"ان کی یہ کوئی نئی سوچی سمجھی سازش ہوگی

اشفاق پھر سے چلایا جس پر وکیل مسکرانے لگا

"یورادو نہر آپ یہ ریکارڈنگ سنیں ابھی پتا چل جائے گا سچ کیا ہے"

اشفاق نے کسی کو حکم دیا تھا کہ اس کی بیوی کو مار دیا جائے نجج صاحب
نے ریکارڈنگ آن کی جسے سن کر سب کے سب حیران رہ گئے جبکہ
اشفاق کے توپیروں تلے زمین نکل گئی

نجج صاحب ایک اور بات اشفاق نے جب اپنے بیٹے کو گھر سے نکال "
باہر کیا تھا تو ان کے گھر کی ایک پرانی ملازمہ نے اس کی حفاظت کی تھی
اشفاق نے تو اپنے بیٹے کو ڈھونڈنے کی کوشش تک نہ تھی کیسا باپ تھا
"وہ

شفقت کا چہرہ پسینے سے شرابور ہونے لگا کیونکہ اسے ڈر تھا کہیں اس کا
بھید نہ کھل جائے جبکہ اشفاق نظریں جھکائے کھڑا تھا شاید اس نے کبھی
اپنے بیٹے کو ڈھونڈنا چاہا بھی نہیں تھا

اس بچے کا قتل کرنے کی کوشش کی صرف اپنی بیٹی کو اس سے دور رکھنے کے لیے اس شخص نے اس سے اس کی زندگی تک چھیننے کی "۔۔۔ کوشش کی تھی اور وہ ملازمہ جان بچا کر بھاگ گئی تھی

وکیل صاحب کی بات پر پوری عدالت میں ایک عجیب سی خاموشی چھا گئی جج صاحب شفقت کامنہ دیکھنے لگے جو پھٹی پھٹی آنکھوں سے وکیل جو گھور رہا تھا

"... یہ کیا ہو اس ہے کون بچہ کیسا قتل؟؟ یہ سب جھوٹ ہے"

وہ چلایا تھا اشفاق کھا جانے والی نظروں سے شفقت کو دیکھ رہا تھا جبکہ دوسری طرف عریشہ جو یہ سب وائس کال پر سن چکی تھی اس کا وجود سکتے میں آچکا تھا ہاتھ کانپ رہے تھے آخر یہ سب کیا ہو رہا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا موبائل ہاتھ سے گر کر بند ہو چکا تھا

"آپ کے پاس اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ یہ سب سچ ہے؟؟"

ثبوت ہے جج صاحب... وہ بچہ جسے مارنے کی کوشش کی گئی تھی وہ"

خود اس بات کا ثبوت ہے... اگر آپ کی اجازت ہو تو میں انہیں یہاں

"بلانا چاہوں گا"

جج صاحب نے اجازت دی تو سب کی نظریں دروازے پر تھیں جہاں

سے ایک فاطمہ نامی بوڑھی عورت یعنی وہی ملازمہ جس نے یوسف کو

بچایا تھا وہ اندر آئی لیکن ساتھ ہی اسے سہارا دے کر اندر لانے والا

شخص جو شہرام تھا اندر آیا سب کے سب حیران رہ گئے سوائے

انسپیکٹر رضوان، بہزاد اور ٹیم بیسٹ کے باقی سب لوگ چونک گئے

تھے

... تھا... جبکہ دوسری طرف ہارون کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا

"میں جو کہوں گی سچ کہوں گی، سچ کے سوا کچھ نہیں کہوں گی"

ہاں تو بتائیے فاطمہ بیگم، کیا شفقت نے یوسف کو مارنے کی کوشش

"کی تھی؟؟"

جی ہاں میں اس بات کی گواہ ہوں... آخری دفعہ جب میں یوسف کو

عریشہ سے ملوانے لائی تھی تو اس وقت ہارون نامی بچے نے یوسف کو

کسی بہانے سے باہر بلایا تھا اور اس کے جاتے ہی جب میں گیٹ کی

طرف بڑھنے لگی تو میں نے شفقت صاحب کو کسی سے فون پر باتیں

کرتے سنا تھا یہ کہہ رہے تھے کسی بھی طرح سے یوسف کو مار کر اس

"کی لاش کو ٹھکانے لگا دیا جائے"

ہی انہیں گھورنے لگا

"...آآہ جھوٹ بول رہی ہے یہ عورت"

شفقت کی آنکھوں میں وہیں خون اتر اہوا نظر آ رہا تھا جو کئی سالوں
پہلے یوسف کو دیکھ کر اکثر نظر آتا تھا

آئی او بحیکشن یو راونر آپ کیسے یقین کر سکتے ہیں ان کے جھوٹے
ثبوتوں اور گواہوں پر ہو سکتا ہے یہ عورت کوئی اور ہو اور اسے ایسا
"...کہنے کے پیسے دیئے گئے ہوں

شفقت کے گھورنے پر وکیل جلدی سے کھڑا ہوا اور کہنے لگا جبکہ
اشفاق کا وکیل تو پہلے ہی ہار مان چکا تھا

"...یقین کرنا پڑے گا"

"...آپ کٹھرے میں آ کر کہیں"

جج صاحب کی بات پر شہرام مغرورانہ انداز میں چلتا ہوا وٹنس باکس
میں آیا اور ایک اسٹائل سے اپنے باپ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
کھڑا ہو گیا

"کیا آپ ہی ہیں وہ جنہیں مارنے کی کوشش کی گئی تھی؟؟؟"

یس... آئی ایم یوسف شہرام ملک سن آف اشفاق ملک... اینڈ آئی ایم
"ایلو"

یہ الفاظ اس نے انتہائی سخت لہجے میں اپنے باپ کی آنکھوں میں
آنکھیں گاڑ کر کہے تھے جس پر اشفاق اسے بہت غور سے دیکھ رہا تھا
یعنی جس نے اس کی ناک میں دم کر رکھا تھا جو اس کے مقابلے میں
کھڑا ہوا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا خون اس کا اپنا بیٹا شہرام تھا

"تو آپ مکمل بات بتانا چاہیں گے؟؟"

وکیل صاحب کی بات پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے اس میں اشفاق کی شباب دکھائی دے رہی تھی اشفاق کا دل کیا وہ ایک بار اسے اپنے سینے سے لگا لے یہ تو وہ جانتا ہی تھا کہ کسی کے خون میں اتنا دم نہیں کہ اس سے ٹکرائے لیکن اب یہ بات کنفرم بھی ہو چکی تھی کہ واقعی اس سے ٹکرانے والا کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا بیٹا تھا

میں اتنا کہنا چاہوں گا کہ جو کچھ میری ماں نے کہا ہے وہ سب سچ ہے " ان کا ایک ایک الفاظ سچ ہے، اور میری اصل ماں کا قاتل کوئی اور نہیں بلکہ میرا اپنا باپ ہے میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا تھا انہیں کسی سے فون پر بات کرتے ہوئے

نج صاحب جیسا کہ مسٹر یوسف شہرام ملک نے آپ کو بتایا کہ یہی " شخص اس کی ماں کا قاتل ہے اور یہ جو سامنے کھڑا شخص ہے فاطمہ بیگم کے کہنے کے مطابق اس ہی شخص نے یوسف کی جان لینے کی کوشش کی تھی یہ دونوں باتیں ثابت ہو چکی ہیں اور ساتھ ہی اسمگلنگ کیس کے تمام راز تمام ثبوت واضح ہو چکے ہیں اب بس آپ کے فیصلے کے "منتظر ہیں

وکیل کی بات پر شفقت کو اپنا پیروں تلے زمین نکلتی محسوس ہوئی تھی ابھی نج صاحب کچھ کہتے جب شہرام پھر سے کچھ کہنے لگا

یووراؤنر کیا آپ پوچھیں گے نہیں شفقت خان صاحب سے کہ آخر "اپنے ہی دوست کے بیٹے کو مارنے کی پلاننگ انہیں کیوں کرنی پڑھی

سے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس سے وہ جل کر رہ گیا

"مسٹر شفقت خان کیا آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے؟؟"

جج صاحب یہ سب جھوٹ ہے یہ اس کی سوچی سمجھی سازش ہے "
"آپ کیوں نہیں سمجھ رہے؟؟"

ارے ارے سر جی... اور کتنا جھوٹ بولیں گے آپ سب کے "
سامنے؟؟ بتا کیوں نہیں دیتے کہ آخر آپ نے اور آپ کے اس غدار
"شاگرد نے مل کر مجھے میری بیوی سے دور کرنا چاہا مگر ناکام رہے

"بکو اس بند کرو میری بیٹی تمہاری بیوی نہیں ہے"

بیس سال پہلے میری مرحوم موم نے میرا نکاح عریشہ خان سے "
کروایا تھا کیا آپ بھول گئے میں نے آخری بار آپ کو اس بات سے

آپ نے مجھے اس سے دور کرنے کے لیے سازشیں شروع کر دی
"تھیں، اپنے بچپن کے دوست تک کو دھوکا دیا انہوں نے

شہرام نے اس ہی کے انداز میں چیختے ہوئے کہا جس پر تقریباً سب ہی
خاموش ہو گئے کیونکہ اس بارے میں کوئی بھی نہیں جانتا تھا سوائے
فاطمہ بیگم کے کہ عریشہ بچپن سے ہی اس کے نکاح میں تھی

"اشفاق ملک کیا آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے"
حج صاحب کی بات پر اشفاق نے نظریں جھکائیں شاید اس کا ضمیر
ملامت کر رہا تھا شاید اسے اپنی تمام غلطیوں کا احساس ہو چکا تھا وہ نہیں
جانتا تھا کہ جس چھوٹے بچے کو اس نے گھر سے باہر نکالا تھا آج وہ کیا
سے کیا بن کر واپس آیا تھا

نج صاحب یہ سب جھوٹ ہے آپ اس سے کیا پوچھ رہے ہیں یہ "
"سب جھوٹ ہے"

شفقت اب بھی ہار ماننے والا نہیں تھا لیکن اشفاق کے الفاظ نے سب
کو حیران کر دیا
"...یہ سچ ہے"

شہرام نے ایک نظر سامنے کھڑے شخص کو دیکھا جو بد قسمتی سے اس
کا باپ تھا

یہ بالکل سچ کہہ رہا ہے میں ہی ڈون ہوں جس نے شفقت صاحب "
عرف ایس کے اور گل خان اور باقی کے سارے گینگسٹرز کے ساتھ
مل کر اسمگلنگ کی تھی اور اس دھندے کو آگے بڑھایا تھا اور اپنی بیوی
کو بھی میں نے ہی مروایا تھا، اس کے بعد میں نے اپنے بیٹے کو بھی گھر

جسے میں دوست سمجھتا تھا وہ میری ہی آستین کا سانپ نکلے گا مجھے
" معلوم نہیں تھا

اشفاق کا لہجہ ایسا تھا جیسے کوئی بہادری سے اپنے بارے میں بتا رہا ہو،
آخری الفاظوں پر اس نے خون خوار نگاہوں سے شفقت کو دیکھا تھا

نچ صاحب ان سب کا ایک ایک الفاظ سچ ہے میں نے ہی ایس پی "
جہانزیب کا قتل کروایا تھا اور اس کے بیٹے کا بھی... وہ تو اینڈ ٹائم پر کسی
فرشتے نے باقی کے بچوں کو بڑی ہوشیاری سے بچا لیا تھا مجھے فخر ہے
اس ننھے فرشتے پر، ویسے ماننا پڑے گا رو حیل تمہارا باپ تھا بہت
"... بہادر

جبکہ آخری والے جملے پر اس نے ایک شیطانی مسکراہٹ روحیل کی
طرف اچھالی جس پر روحیل کی آنکھوں میں خون اترنے لگا تھا ماہی
نے روحیل کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جس سے وہ نارمل ہونے لگا

آ آہ بس کردو اشفاق ملک... اپنے گناہوں میں مجھے شامل مت "
"... کرو

آرڈر آرڈر... مسٹر شفقت خان آپ عدالت کو مزید گمراہ نہ "
"... کریں

جج کی بات پر شفقت نے اپنے چہرے پر آتا ہوا پسینہ صاف کیا
مسٹر یوسف شہرام ملک آپ کا بہت شکریہ آپ اپنی جگہ پر "
"... آجائیں

شفقت جسے بہزاد نے قابو کیا ہوا تھا اب مچلنے لگا جبکہ ڈون کے ہاتھوں
میں صرف ہتھکڑیاں تھیں اور وہ اب تک کٹہرے میں ہی کھڑا تھا

تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ عدالت شفقت "
خان اور اشفاق ملک کو معصوم بچوں کی اور ڈرگزر کی اسمگلنگ کرنے پر
اور اشفاق ملک کا اپنی بیوی کو قتل کرنے پر اور مزید معصوم جانوں کا
بے دردی سے قتل کرنے پر انہیں عمر قید کی سزا سناتی ہے جبکہ
شفقت خان جنہوں نے ان سب میں اشفاق ملک کا ساتھ دیا اور ایک
معصوم بچے کی جان لینے کی کوشش کی انہیں بیس سال قید میں رکھنے
"کی سزا سنائی جاتی ہے"

لگے جب ڈون کی آواز پر سب رکے

"...نچ صاحب مجھے پھانسی چاہئے"

کیوں بزدل بن رہے ہیں مسٹر اشفاق ملک عرف اشق... سزا میں تو"
"اصلی مزا ہے

اشفاق کی بات سن کر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی اور کہنے
لگا جس پر اشفاق اسے دیکھنے لگا جبکہ ہارون کا تو دماغ ہی کام کرنا بند ہو
چکا تھا لیکن پھر بھی اس نے کچھ سوچ رکھا تھا وہ کبھی بھی ہار کو تسلیم
نہیں کرنا چاہتا تھا

نچ صاحب اگر میں کہوں میں نے ایک اور قتل بھی کیا ہے تو کیا مجھے"
"پھانسی مل جائے گی؟؟

شہرام کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا انسپکٹر رضوان بھی اس کی بات
سمجھنے سے قاصر تھے

"کیا مطلب ہے آپ کا؟؟؟"

"... مطلب... ہا ہا... ابھی سمجھاتا ہوں"

وہ معنی خیزی سے ہنسنے لگا اور ابھی سب اس کی بات کا مطلب سمجھتے
جب اشفاق نے پیچھے کھڑے پولیس والے کو دھکا دے کر اس سے
بندوق چھینی اور شفقت کے سینے کا نشانہ بنا کر دو گولیاں اس کی
چھاتی میں اتار دیں

شفقت جسے بہزاد بڑی مشکل سے سنبھالے ہوئے تھا اب زمین پر گر
چکا تھا جبکہ نظریں اس کی اشفاق پر تھی

تُو نے میرے خون کو بہانے کی کوشش کی تھی دیکھ آج تیرا خون "
بہہ رہا ہے، تُو نے میرے پیچھے میری پیٹ پر وار کیا تھا دیکھ آج سب
کے سامنے میں نے تیرے سینے پر وار کیا ہے، اس وار کو تو میرے بیٹے
کا بدلہ سمجھ... میں توجیت کر مسکرا کر موت کو گلے لگاؤں گا لیکن تُو، تُو
"بہت تڑپے گا تو ہار کر اپنی موت سے جا ملے گا

ڈون جس کے چہرے پر جیت کی عجیب سی مسکراہٹ نمودار ہو رہی
تھی آخر تھا تو شہرام کا باپ ہی نہ باپ بیٹے دونوں ہی دنیا سے الگ جدا
انسان تھے انہیں سمجھنا مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن تھا

ان دونوں کو مشکل کام کرنا پسند تھا خود پر آئی پریشانی کو یہ لوگ کسی
گیم کالیول سمجھ کر پار کیا کرتے تھے ان کی بات ہی الگ تھی یہ لوگ
ملک تھے جو ٹھان لیتے تھے کر کے چھوڑتے تھے انہوں نے کبھی ہارنا
نہیں سیکھا تھا جیت ان کے قدموں میں گری ہوتی تھی

اس کے یہ الفاظ وہاں کھڑے سب لوگوں کے دلوں کو چھو رہے تھے
بھلے سے وہ ایک کر مینل ایک اسمگلر ایک کلر تھا لیکن آج اس کے
الفاظوں پر پہلی بار شہرام کے دل نے گواہی دی تھی وہ اس ہی کا باپ
تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

تھے جو کچھ دیر پہلے ہی کورٹ کی طرف سے اسے ریسو ہوئے تھے
جبکہ پورے بیڈ پر اس کے بچپن کی کچھ یادیں کچھ تصویریں کچھ ڈائریز
پڑی ہوئی تھیں

جب حادثہ اس کے پاس آیا وہ اپنے کمرے میں رو رہی تھی حادثہ
بہت گھبرا یا ہوا تھا

"آرو چلو یہاں سے جلدی"

حادثہ کی بات پر وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی
"کہاں؟؟؟"

عریشہ ٹائم نہیں ہے ہمارے پاس جلدی چلو اس سے پہلے وہ لوگ
"یہاں پہنچ جائیں"

"حادثہ کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے کس کی بات کر رہے ہو تم؟؟؟"

حادث اپنی بات سمجھاتا ہوا بنا کچھ سنے اسے گاڑی میں بٹھا کر گاڑی
بھگانے لگا جب ہی پیچھے سے کسی کی گاڑی ان کو فالو کرنے لگی

"حادث یہ کس طرح ڈرائیو کر رہے ہو تم؟؟"

حادث ہڑبڑاتے ہوئے گاڑی چلا رہا تھا اور دوسرے ہاتھ سے کسی کو
کال بھی ملا رہا تھا

ہیلو سر... بیسٹ نے صحیح کہا تھا وہ لوگ ہمیں فالو کر رہے ہیں وقت "
آچکا ہے سر، پلیز زسکیورٹی فورسز بھیجیں عریشہ کی جان خطرے
".... میں ہے

حادث کی بات پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی آخر اس کی جان
کیوں خطرے میں ہوگی

"حارث یہ تم کیا... آاھ"

ابھی وہ کچھ کہتی جب کسی نے پیچھے سے فائرنگ شروع کر دی یقیناً وہ

لوگ ٹائر پنچر کرنے کی کوشش کر رہے تھے مگر ناکام رہے

"... عریشہ پلیرز حفاظت کرو خود کی"

حارث نے چینختے ہوئے کہا جس پر عریشہ کافی گھبرا گئی تب ہی دو تین

گاڑیاں ان کی گاڑی کو گھیرے میں لینے لگیں

"لڑکی کو ہمارے حوالے کر ورنہ یہی سے شوٹ کر دوں گا"

برابر والی گاڑی جوان کے بالکل ساتھ چل رہی تھی اس میں سے ایک

شخص حارث سے مخاطب ہوا لیکن منہ پر ماسک تھا

"عریشہ پیچھے ہٹو ان کا نشانہ چکانا ہے"

وہ دونوں ہی نیچے کو جھک گئے تو گولی ان کے اوپر سے گزر کر دوسری طرف چلتی ہوئی مخالفوں کی گاڑی پر جا لگی جبکہ شیشا ان کا بھی ٹوٹا تھا

"...حادثہ یہ سب کیا ہو رہا ہے کون ہیں یہ لوگ"

عریشہ اب بہت ڈر گئی تھی کاش شہرام یہاں ہوتا، ابھی وہ لوگ ایک نشانے سے بچے تھے جب دو تین اور گاڑیاں ان کے گرد آ گئیں اور سب نے بندوقیں تان لیں جبکہ ایک گاڑی بالکل سامنے آرہی جس پر حادثہ کو مجبوراً بریک لگانا پڑا

"...آااا"

اچانک والی بریک لگنے سے دونوں کا سر ڈش بورڈ سے جا لگا حادثہ کے معمولی سازخم لگا لیکن عریشہ کے سر پر سے خون بہنے لگا

حارث نے اسے سیٹ سے لگایا اس کا خون مزید بہہ رہا تھا جبکہ گاڑی رکتے ہی سامنے کھڑا شخص جو ابھی ابھی گاڑی سے اتر اٹھا ان کی طرف بڑھنے لگا اس کے منہ پر بھی ماسک تھا حارث کو کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اس سیچویشن میں وہ کیا کرے ابھی وہ شخص مزید آگے بڑھتا جب ہی کہیں سے فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں عریشہ نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا

حارث سمجھ چکا تھا پولیس آچکی ہے سامنے سے آتا شخص جلدی سے گاڑی کی طرف بڑھا اور عریشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کونکالنے لگا حارث نے لات مار کر اسے دور کرنا چاہا مگر وہ تو بہت ٹھوس تھا برابر سے اس کے بندے نے فائر کی جس سے حارث کے ہاتھ میں گولی لگی

عریشہ کی آنکھوں میں آنسوؤں آگئے تھے یہ دیکھ کر کہ اس کے
دوست کا بازو خون میں لت پت ہو چکا تھا ابھی وہ مزید کچھ کہتی جب
اس نقاب پوش نے عریشہ کو زبردستی اپنی طرف کھینچتے ہوئے گاڑی
کی طرف لے گیا اسے فرنٹ سیٹ پر دھکیل کر خود ڈرائیونگ سیٹ پر
آبیٹھا اور گاڑی ہوا کی رفتار میں اڑا کر لے گیا

"حادثہ... عریشہ کہاں ہے؟؟"

باسم پولیس کی گاڑی سے اتر کر اس کی جانب بڑھا

"...وہ اسے لے گیا اس طرح"

"...شٹ"

باسم نے روحیل کو کال کر کے سمت سمجھائی اور خود حادثہ کے بازو

سے گولی نکالنے لگا

ابھی آدھا راستہ بھی کر اس نہیں ہوا تھا جب دو گاڑیاں ان کی گاڑی
کے آس پاس چلنے لگیں جبکہ اس نقاب پوش کے بندوں کی تمام
گاڑیوں کو بیسٹ کی ٹیم اڑا رہی تھی

"روحیل؟؟؟"

عریشہ کی نظر جب برابر والی گاڑی پر پڑی تو وہ دنگ رہ گئی نو فل
حورین فل اسپید میں ڈرائیور کر رہی تھی جبکہ روحیل بندوق تانے ان
کا نشانہ بنا رہا تھا

"...چپ کر کے گاڑی میں بیٹھی رہو"

کہا جس پر عریشہ اس کی طرف دیکھنے لگی یہ آواز وہ پہلے بھی سن چکی
تھی

"کون ہو تم؟؟؟"

میں جو بھی ہوں تم اپنی فکر کرو وہ لوگ تمہیں مارنا چاہتے ہیں اگر"

"...اپنی زندگی چاہتی ہو تو آواز مت نکالنا

عریشہ کو یقین ہو چکا تھا یہ آواز وہ کافی بار سن چکی تھی مگر کون تھا وہ

شخص...؟؟؟

"...گاڑی روک کمینے"

میں باسم مہر اور نوافل بیٹھے تھے یہ نوافل کی آواز تھی اس کی آواز سن کر
اس نقاب پوش نے مزید اسپید بڑھادی

"آااہ"

ایک ہی فائر میں سامنے کاشیشہ ٹوٹ کر کرچی کرچی ہو گیا اسے اپنی
آنکھوں پر یقین نہیں آ رہا تھا کہ جس نے فائر کی تھی وہ کوئی اور نہیں
بلکہ شہرام تھا

"...شہرام"

عریشہ خالی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی جب اچانک ایک جھٹکا لگا
اور ان کی گاڑی سب سے آگے نکل گئی پیچھے سے فائرنگ کی آوازیں
مسلسل سنائی دے رہی تھی

ایک بہت بڑی بلڈنگ تھی جہاں وہ اسے لے کر آیا تھا مگر اس نے اپنا
چہرہ اب تک اسے نہیں دکھایا تھا عریشہ اسے آنکھوں سے پہچاننے کی
کوشش کر رہی تھی مگر تب ہی اس نے ماسک اتارا

"ہارون؟؟؟"

وہ چونک اٹھی

"یہ سب تم نے کیا تھا؟؟؟"

آر ویہ ضروری تھا وہ لوگ پہلے شفقت انکل کو پھر تمہیں مارنا چاہتے "

"تھے

"ڈیڈ کو؟؟؟"

اب وہ تمہیں بھی مارنا چاہتا ہے مگر میں اسے ایسا نہیں کرنے دوں
گا..."

اسے ہارون کی باتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا ہارون کی آنکھیں اس کے
کہے گئے الفاظوں کا ساتھ نہیں دے رہی تھی اس پاس سے پھر سے
فائرنگ کی آوازیں آنے لگیں یقیناً ٹیم بیسٹ پہنچ چکی تھی مگر یہاں
ہارون کی پوری فوج کھڑی تھی جو ان سے مقابلہ کرنے کو تیار تھی

اس نے اس ٹوٹی ہوئی کھڑکی سے جھانک کر نیچے دیکھا جہاں حادثہ،
بہزاد اور انسپٹر رضوان مسلسل فائرنگ کر رہے تھے جبکہ دوسری
طرف روحیل باسم اور نوفل بھی ہارون کی فوج پر مسلسل گولیاں

شہرام بہن مانتا تھا حورین اور مہرماہ لڑکوں سے مقابلہ کر رہی تھیں

"ہارون یہ سب کیا ہو رہا ہے وہ مجھے مارنا کیوں چاہیں گے؟؟"

عریشہ کے سوال پر ہارون نے نظروں کا رخ بدلہ

"ہارون جواب دو...چپ کیوں ہو؟؟"

عریشہ کے سوالوں پر اس کے چہرے پر مزید پسینہ آنے لگا وہ

گھبراہٹ کا شکار تھا

عریشہ پلیر ز ز چپ ہو جاؤ پلیر ز ز، خاموش رہو اگر زندہ رہنا ہے"

"...تو

اس بار وہ چینچا جس پر عریشہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی وہ کہیں سے

بھی پہلے والا ہارون تو نہیں لگ رہا تھا

عریشہ پیچھے کو ہٹنے لگی جس پر ہارون نے بندوق تان کر اسے قریب کیا
مگر تب ہی کسی نے لات مار کر دروازہ کھولا وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہرام
ملک تھا عریشہ کو اس کے قریب دیکھ کر اس کا خون کھولنے لگا آنکھیں
لال ہونے لگیں نسیم نے لگے عریشہ نے ایک جھٹکے سے اسے
خود سے دور کیا مگر وہ اس کی کنپٹی پر پستول رکھ کر کھڑا ہو گیا

قریب مت آنا ورنہ... ورنہ تمہاری بیوی کو جان سے مار دوں گا"
".... میں... کیونکہ اگر یہ میری نہیں تو کسی کی بھی نہیں
شہرام کے بڑھتے قدم کو دیکھتے ہوئے اس کے قدم دوسرے
دروازے کی طرف بڑھنے لگے عریشہ کی آنکھیں کھلی رہ گئیں آخر کیا
سمجھتی تھی وہ اسے اور کیا نکلا تھا ہارون

"میں اپنے ان ہاتھوں سے کھینچ کر اتاروں گا

شہرام کا غصہ اس کے چہرے پر اور اس کے کہے گئے الفاظوں سے
جھلک رہا تھا عریشہ کی آنکھوں میں آنسوؤں ابھرنے لگے

"...میں نے کہا نہ پیچھے... پیچھے"

وہ اس کی کنپٹی پر پستول کستا ہوا اسے دوسرے دروازے سے لے کر
چلا گیا جبکہ شہرام اس کے پیچھے جانے لگا

وہ اسے چھت پر لے آیا تھا شہرام بھی وہاں پہنچ چکا تھا

"میں نے کہا نہ پیچھے رہ... ورنہ اسے مار دوں گا میں... پستول پھینک"

بندوق رکھنے کی وجہ سے اس کے سر پر لگا زخم جہاں سے دوبار خون

نکلنے لگا تھا کہ دیکھ کر شہرام کے اندر کا بیسٹ جاگ چکا تھا

بتا اپنی بیوٹی کو... کہ کس طرح تو اپنی ٹیم کے ساتھ مل کر لوگوں کو "مار کر ان کے جسم کے حصے بیچا کرتا ہے، بتا اسے تو کتنا بڑا سیریس کلر ہے"

ہارون کی بات پر عریشہ شہرام کو دیکھنے لگی جو مٹھیاں بھینچے کھڑا ہوا تھا

جسے تم بہت اچھا سمجھدار ہر گناہ سے پاک انسان سمجھتی تھیں نہ مس "عریشہ خانزادی وہ بیسٹ ہے ایک کلر ہے جو لوگوں کو مار کر ان کے جسم کے پارٹ سیل کر کے ان کی ہڈیوں کو جنگ کے جنگلی جانوروں کی خوراک بنا دیتا ہے"

ہارون کی بات پر شہرام نے عریشہ کو دیکھا جو نفی میں سر ہلارہی تھی "جھوٹے ہو تم دھوکے باز ہو، جھوٹ کہہ رہے ہو تم گھٹیا انسان"

"اسے کے تم ہی بیسٹ ہو

عریشہ کے منہ سے اپنے لئے لفظ گھٹیا سن کر اس نے پستول مزید
گاڑنے کی کوشش کی جس سے اس کا زخم مزید بڑھ رہا تھا یہ سب وہ
شہرام کو تکلیف دینے کے لیے کر رہا تھا کیونکہ اسے پتا تھا کہ شروع
سے ہی عریشہ شہرام کی کمزور ہے

ہاں ہوں میں بیسٹ ہاں اتارا ہے موت کے گھاٹ میں نے تم جیسے "
"کئی گھٹیا لوگوں کو اور اب تمہاری باری

شہرام جیسے ہی اس کی طرف بڑھنے لگا وہ پیچھے ہونے لگا جہاں پیچھے
کوئی دیوار نہیں تھی جبکہ عریشہ سب کچھ بھلا کر شہرام کے الفاظوں پر
سکتے میں آچکی تھی

ساتھ لے گروں گا اور پھر تم ہاں جاؤ گے ٹوٹ جاؤ گے اس کے بنا
"۔ ہا ہا ہا... آاا

ابھی وہ ہنسنے میں ہی مگن تھا جب روحیل نے اس کے پیر پر فائر کی جس
سے وہ کررا اٹھا اس کی گرفت ڈھیلی ہو گئی تو شہرام بھاگتا ہوا اس کے
قریب آیا اور عریشہ کو اپنے پیچھے کر گیا جبکہ وہ گرنے لگا تھا لیکن
شہرام نے اسے گرنے سے بچایا اور بلڈنگ سے گرانے کے بجائے
اسے زمین پر گرایا

"... میری بیوٹی کو ہاتھ لگانے کا انجام"

شہرام گھٹنوں کے بل بیٹھا اور بلیڈ نکال کر دو وار کر کے اس کے ہاتھ کی
ساری انگلیوں کو الگ کر دیا جس سے وہ مزید کررانی لگا جبکہ عریشہ

ہو گئے تھے

"میری بیوٹی پر نظر ڈالنے کا انجام"

شہرام نے اس ہی بلیڈ کو سیدھا کر کے اس کی ایک آنکھ پھر دوسری
آنکھ میں کسی خنجر کی طرح گھونپ دیا جس سے عریشہ کی چینخ نکل گئی
اور ہارون اب کسی مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا

عریشہ صرف شہرام ملک کی ملکیت ہے اور جو بھی شہرام ملک کی

"ملکیت پر نظر ڈالے گا اس کا انجام موت سے بھی بدتر ہوگا

بڑے آرام نے اس نے ہارون کی گردن پر بلیڈ پھیرا جیسے یہ کوئی عام

ساکام ہو عریشہ کے لئے اب یہ سب دیکھنا بہت مشکل ہو چکا تھا

"گندھی موت دے گا... بہت گندھی

وہ جیب سے ایسڈ کی بوتل نکال کر اس مردہ بوڈی پر چھڑک چکا تھا جو
اب مزید گل رہی تھی عریشہ کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

ناظرین آپ کو تازہ ترین خبر سے آگاہ کیا جاتا ہے کراچی کے سنسان "
علاقے میں ڈرگزامگلنگ کرنے والا گین گرفتار ہو چکا ہے جبکہ وہاں
کامالک پولیس مقابلے میں جاں بحق ہو چکا ہے جی ہاں نظریں آپ کو
"...تازہ ترین خبر سے آگاہ کیا جاتا ہے"

سمجھتی تھی وہ بھی ان سب میں شامل تھا اس کے زخم میں مزید شدت
ہونے لگی ماہی نے ٹی وی بند کر دیا

"عریشہ میں نے بینڈج کر دی کیا تم ٹھیک ہو؟؟؟"

"مجھے شہرام کے پاس جانا ہے ابھی"

عریشہ تمہیں اب تک مکمل حقیقت نہیں معلوم، میں تمہیں وائس "

"...سناتی ہوں آج صبح عدالت میں جو کچھ ہوا وہ ریکارڈ ہے

"اب میں باقی کی حقیقت اس کے ہی منہ سے سننا چاہوں گی"

"...عریشہ تمہارے ڈیڈ کی آج شام تدفین ہے"

ماہی نے ادا اس لہجے میں کہا جس پر عریشہ کے قدم رکے

جس شخص نے بچپن سے ہی مجھ سے جھوٹ بولا تھا جس نے "

میرے پیار کو مجھ سے دور کیا تھا جس نے نجانے کتنے معصوم لوگوں

"کہو کر دیں تدفین جب دل کیا قبر پر جا کر رولوں گی

وہ بنا کچھ سنے ڈیوورز پیپر ز ہاتھ میں لئے گھر سے باہر کھڑی گاڑی میں
بیٹھی اور نارمل رفتار کے ساتھ آگے بڑھ گئی جبکہ ماہی نے اسے نہیں
روکا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"ارے مبارک ہو بھی بہت بہت مبارک ہو فائنلی ہم جیت گئے"
ہزار کی بات پر سب ہنسنے لگے جبکہ حادثہ ہاتھ میں پلستر لئے انہیں
ہی گھور رہا تھا

زینش کے سوال پر حارث نے ایک نظر اسے دیکھا پھر بہزاد کو جو
دانت نکالے بیٹھے ہوئے تھے

"... جاسوس ہے یہ ہمارا"

بہزاد کی بات پر زینش اسے دیکھنے لگی

"سیکریٹ ایجنٹ؟؟؟"

"... وہی سمجھو"

"تم یہ کام کب سے کر رہے ہو اور تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں؟؟؟"

زینش نے جان بوجھ کر اس کے پلستر پر ہاتھ مارا جس سے اس کی آہ
نکل گئی

"تم جیسی ظالم کزن پلس منگیترا کو کون اپنے سیکریٹ بتائے گا؟؟؟"

نوازا

ارے بھی تمہارا حارث تو تمہاری بہت تعریفیں کرتا ہے لال"

مرچی، تیز گام، اور پتا نہیں کون کون سے ناموں سے یاد کرتا ہے یہ

"تمہیں

بہزاد کی بات پر سب کے قہقہہ نکلے جبکہ زینش کا بس نہیں چل رہا تھا

وہ اس کا منہ نوچ لے

"... بس بس اپنا بھی تو بتائیں"

حارث کی بات پر بہزاد اسے اشارے سے چپ کرانے لگا جس پر

زینش ان دونوں کی یہ حرکت دیکھنے لگی

"کیا مطلب؟؟ کیا بتانا ہے؟؟"

ہمارے ایک اعداد چاچو بھی ہیں جو گھر سے بھاگ کر فلم انڈسٹری کے
"...ہیر و بننے چلے گئے تھے

"ہاں تو؟؟؟"

حادث کی بات پر زینش شکی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی
"...تو وہ کوئی اور نہیں بلکہ یہ سامنے بیٹھے بہن ادا چاچو ہی ہیں"

"واٹ؟؟؟ اتنا بڑا سچ؟؟؟"

جی ہاں فلم انڈسٹری میں تو انہیں کسی نے رکھا نہیں تھا لیکن پولیس
والوں نے ان کی مونچھوں کی تعریف کرتے ہوئے انہیں نوکری
دے دی تھی مجھے تو خود میسٹرک کے بعد پتا چلا تھا جب میں نے یہاں
"آنا جانا شروع کیا تھا

بہزاد نے بڑھ کر اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور دعادی جس پر وہ ان کے
سینے سے جا لگی

"گھر چلیں چاچو پلیرز سب مجھ کو بہت خوش ہوں گے آپ سے"

"...انشاء اللہ تم دونوں کی شادی میں ضرور"

سب لوگوں نے انہیں مبارکباد دی کیونکہ اگلے ہفتے ان کی شادی فکس
کی گئی تھی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اس کی گاڑی شہرام کے محل نما گھر کے سامنے رکی وہ ہاتھ میں پیپر
لہراتی ہوئی اندر آئی جہاں تمام ملازمین انہیں دیکھ کر سلام کر رہے

پڑھا تھا

"... شہرام کہاں ہو تم؟؟ باہر سو مجھے بات کرنی ہے تم سے"

عریشہ نے دو تین بار اسے آواز لگائی مگر وہ تو باتھ میں بھی نہ تھا لیکن پھر اس کی نظر وارڈروب کی طرف گئی وہ قدم بڑھاتی ہوئی وارڈروب کی طرف آئی جہاں سے کچھ جگہوں سے کپڑے غائب تھے

"... اس کا مطلب... وہ... کہیں چلا گیا"

عریشہ نے اپنا موبائل ان کر کے اس کا نمبر ڈائیل کیا لیکن وہ آف جا رہا تھا

"... کہاں چلے گئے تم شہرام مجھے میرے سوالوں کے جواب چاہیں"

پرانی چیزیں زمین پر آگریں

"...یہ سب کیا ہے"

وہ زمین پر بیٹھی ان چیزوں کو دیکھنے لگی جن میں سے ایک پیکٹ میں

اس کا ڈوپٹہ رکھا ہوا تھا

"...یہ... یہ تو... میری موم کا... ڈوپٹہ تھا"

اسے یاد آیا جب وہ اپنی موم کے گزر جانے کے بعد اکثر اس کی چیزیں

لے کر گھومتی تھی یہ وہی ڈوپٹہ تھا جب وہ یوسف کے ساتھ کھیل

رہی تھی اور یوسف کے ہاتھ پر گہری چوٹ لگ گئی تھی تب اس نے یہ

ڈوپٹہ اس کے ہاتھ پر باندھا تھا جو وہ اس سے واپس لینا بھول گئی تھی

"مگر یہ شہرام کے پاس؟؟؟"

میں اس کے بچپن کی بہت سی تصویریں رکھی ہوئیں تھیں مگر دوسری
طرف یوسف کی بھی تصویریں رکھی ہوئی تھیں

آنکھیں توجہ کھلیں جب اس کی نظر سامنے پڑھے کاغذ پر گئی جس
میں صاف صاف لکھا ہوا تھا کہ عریشہ کا نکاح یوسف شہرام ملک سے
بچپن میں ہی کرادیا گیا ہے اس بات کی گواہی میں دیتی ہوں نیچے
شازیہ کے نام کے سائن ہوئے تھے

"...یعنی... شہرام ہی یوسف... اور ہمارا نکاح... بچپن میں"

اتنی بڑی حقیقت اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب سچ تھا یا پھر اس کا
کوئی خواب بے ساختہ اس کی آنکھوں سے آنسوؤں جاری ہونے لگے

چھوڑ کر غائب ہو گیا تھا وہ کوئی اور نہیں بلکہ شہرام تھا... وہی شخص جو
"...جان دیتا تھا مجھ پر"

دروازہ کھلنے کی آواز آئی تو اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا جہاں سے فاطمہ
بیگم اندر آئیں

"... ماں جی شہرام"

بیٹا جاؤ اسے روک لو وہ ہمیشہ کے لیے یہاں سے جا رہا ہے اگر وہ ایک
"... بار چلا گیا تو کبھی واپس نہیں آئے گا"

فاطمہ بیگم کی بات سن کر اس کے پیروں تلے زمین نکل گئی وہ سکتے
میں انہیں دیکھنے لگی

"... بیٹا جاؤ جلدی اسے روک لو خدا را سے نا جانے دو"

سے دور جا رہا تھا وہ اسے کس طرح روکتی

سات بجے اس کی جرمنی کی فلائٹ ہے صرف پندرہ منٹ بچے ہیں "

"... اسے روک لو ڈرائیور نیچے تمہارا منتظر ہوگا

وہ بھاگتی ہوئی سیڑھیوں سے نیچے اتری اور گھر سے باہر آنے لگی جب

ڈرائیور نے گاڑی کا دروازہ کھولا

"... شہرام... پلینرز کا ریسیو کرو"

اس کا نمبر تو اب تک بند جا رہا تھا لیکن ماہی کے کچھ میسجز آئے ہوئے

تھے جنہیں انور کر کے وہ ایئرپورٹ پہنچنے کا ویٹ کرنے لگی

"کیا ہوا؟؟ گاڑی کیوں روک دی؟؟"

"بیگم صاحبہ آگے ٹریفک جام ہے"

نے سوچا اتنی دیر میں میسج پڑھ لے مگر یہاں تو کچھ وائس نوٹ تھے

پہلے اس نے سب سے اوپر والا ان کیا جسے سن کر اس کے پیروں تلے
زمین نکل گئی اور ساتھ ہی سارے وائس نوٹ سن لئے جب اس کے
ہاتھ سے موبائل نیچے گر کر آف ہو گیا تھا اس کے بعد سے لے کر
عدالت کے آخری فیصلے تک اور تمام باتوں تک کے وائس نوٹ ماہی
نے ریکارڈ کر لئے تھے تاکہ کال بھلے بند ہو لیکن وہ یہ سب سن لے
اور سچ جان لے

ڈیڈ نے مجھے کہا تھا کہ یوسف اپنے ڈیڈ کے کہنے پر باہر چلا گیا ہے اور "
"شاید کبھی نہیں آئے گا ڈیڈ نے مجھ سے جھوٹ کہا تھا

جو اس سے چھپائے رکھا گیا تھا کچھ دیر تک وہ یو نہی ساکت بیٹھی رہی
مگر جب ڈرائیور کی آواز کانوں میں پڑی تو وہ ہوش میں آئی

"...ججی"

"بیگم صاحبہ ہم پہنچ چکے ہیں"

وہ جلدی سے گاڑی سے اتر کر اوپر کی سائڈ بھاگی اور تمام فلائٹز کی
ٹائمنگ چیک کرنے لگی مگر یہ کیا... جس فلائٹ سے وہ جانے والا تھا وہ
... فلائٹ تو پانچ منٹ پہلے ہی جا چکی تھی

"...نن نہیں شہرام... نہیں تم... تم نہیں جاسکتے"

لیکن کوئی تھا ہی نہیں جو اسے چپ کر وانا اس کا دل پھٹا جا رہا تھا وہ جا
چکا تھا دو بار اسے اپنے عشق میں پاگل کر کے وہ جا چکا تھا

اس کا چہرہ آنسوؤں سے تر ہو چکا تھا آنکھیں سرخ ہو چکی تھیں وہ آج
ایک بار پھر سے خالی ہاتھ رہ گئی تھی

جب وہ ایئر پورٹ سے واپس آئی تو گھر ویران پڑا تھا رات کے
اندھیرے میں یہ گھر اور بھی زیادہ خوفناک ثابت ہو رہا تھا اس کے ڈیڈ
تو اب اپنے گناہوں کی سزا بھگت چکے تھے اس کا بیسٹ فرینڈ جسے اس
کی آنکھوں کے سامنے موت کے گھاٹ اتارا گیا تھا اب کوئی بھی نہیں
تھا اس گھر وہ فقط اس کے

اپنے گرد بکھری ہوئی پرانی یادوں کو سمیٹنے لگی تھی

"...ڈیڈ... کیوں کیا آپ نے میرے ساتھ ایسا"

وہ زار و قطار رو رہی تھی مگر کوئی اسے چپ کرانے والا نہ تھا

آپ نے ایک بار بھی یہ نہیں سوچا کیسے رہوں گی آپ کے بنا کیا ہوگا"

"...میرا

تمام تصویروں کو اٹھانے کے بعد اس کی نظر ڈیوورز پیپرز پر پڑی جو

آدھے جلے ہوئے تھے وہ سوالیہ نظروں سے ان پیپرز کی طرف

بڑھی

"...یہ تو میں نے... شہرام کے روم میں"

بھول گئی تھی تو پھر یہ یہاں کیسے آئے تھے؟؟ انہیں کس نے جلایا تھا
ابھی وہ یہی سب سوچ رہی تھی جب اچانک سے پورے گھر کی
لائٹس آف ہو گئیں اس بار تو گھر میں کوئی بھی نہیں تھا وہ اتنا ڈر رہی
تھی کہ آخرا ب کیا ہونے والا تھا

وہ کمرے سے چلتی ہوئی باہر آئی جہاں پورے لون میں صرف ایک
ہی لائٹ جل رہی تھی اور سامنے پڑے ٹیبل پر کیک رکھا ہوا تھا ساتھ
ہی ایک فریم بھی جس میں عریشہ اور شہرام کی ساتھ لی ہوئی سیلفی لگی
ہوئی تھی

ہوئے ٹیبل کے پاس آئی کیا تھا یہ سب ابھی وہ ان ہی سوچوں میں تھی
جب کسی نے اس کے کان میں سرگوشی کی

"...جانِ یوسف"

وہ چونکی مگر جب پلٹ کر دیکھا تو پیچھے اندھیرے کے سوا اور کچھ نہ تھا
یہ سب کون کر رہا تھا وہ سوالیہ نظروں سے اپنے اطراف میں دیکھ رہی
تھی جب ایک بار پھر سے پورے لون میں اندھیرا چھا گیا یہ وہی نام تھا
جب یوسف آخری بار اس سے ملنے آیا تھا اور اسے اس نام سے پکار کر
چلا گیا تھا تب سے اب تک یہ نام اس نے اپنی ڈائری میں اپنی تصویر
کے آگے لکھا ہوا تھا

تڑپائیں مجھے تیری سبھی باتیں

”جھوٹا ہی صحیح پیار تو کر

کسی کی آواز اس اندھیرے میں گونجنے لگی وہ پاگلوں کی طرح آس پاس
نظریں دوڑا رہی تھی مگر کچھ نظر نہیں آ رہا تھا

میں بھولا نہیں حسین ملاقاتیں ”

بے چین کر کے مجھکو

”مجھ سے یوں نہ پھیر نظر

ایک بار پھر سے بنا کسی میوزک کے کسی کی خوبصورت دلچسپ سی

آواز اس کے کانوں میں گونجی

ہم سوئے رہے ہیں چادر میں
ہم دونوں تنہا ہوں
“ نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

اس بار ایک لائٹ ان ہوئی جہاں کوئی دوسری طرف رخ کئے کھڑا تھا
مگر جب وہ پلٹا تو عریشہ ساکت کھڑی رہ گئی اس کا در زوروں سے
دھڑکنے لگا چہرہ آنسوؤں سے ایک بار پھر تر ہونے لگا تھا

وہ قدم اٹھائے اس کی جانب بڑھنے لگا مگر وہ یوں ہی کھڑی اسے دیکھنے
لگی یہ اس کا خواب تھا یا حقیقت چونکی تو تب جب شہرام نے اس کے
چہرے کو چھوا اور شہادت کی انگلی سے اس کے آنسوؤں کو صاف
کرنے لگا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے ”

آج تو میرا تب بدن

میں پیسا ہوں مجھے بھر لے

” اپنی باہوں میں

”شہرام“

یہ اس کا خواب نہیں تھا یہ حقیقت تھی وہ اس کے پاس تھا اس کے
سامنے کھڑا ہوا تھا اپنی پرکشش براؤن آنکھوں میں اس کے لئے بے
انتہا محبت لئے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا

وہ بنا کچھ کہے اس کے سینے سے جا لگی جبکہ شہرام نے اس کے گرد

باہوں کا حصار بنایا

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے ”

آج تو میرا تب بدن

میں پیسا ہوں مجھے بھر لے

” اپنی باہوں میں

عریشہ نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا جس کے لبوں پر پرکشش مسکراہٹ
تھی

"Happy Marriage Anniversary My
Wife"

شہرام اس کا ہاتھ تھام کر اسے ٹیبل کی طرف لے کر آیا جہاں اس کے
فیوریٹ فلیور کا چو کلیٹ کیک رکھا ہوا تھا

کرنے لگا تبھی ساری لائٹس آن ہو گئیں جب عریشہ کی نظر پورے
لون میں پڑی جو اندھیرے کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا مگر پورا لون
پھولوں سے سجایا گیا تھا

ان کے اوپر گلاب کی پتیوں کی برسات ہونے لگی سب لوگ تالیاں
بجاتے ہوئے ان کے سامنے آئے وہ سب چھپے ہوئے تھے عریشہ
شہرام کی طرف دیکھنے لگی جواب تک اس ہی جو دیکھ رہا تھا شہرام نے
کیک کا ایک پیس اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا جسے وہ تھوڑا سا بائٹ کر
گئی اور وہی کیک وہ خود بھی کھانے لگا

"...بہت بہت مبارک ہو"

کئے عریشہ کو کچھ کہنے کا موقع ہی نہ ملا کیونکہ سب لوگ وہاں موجود تھے

ویسے ماننا پڑے گا بھئی ہمارے شہرام کو اتنے سالوں کے بعد بھی "
"اپنے نکاح کا دن یاد رہا

بہزاد نے شہرام کے کاندھے پر ہاتھ کرتے ہوئے کہا جبکہ انسپکٹر
رضوان بھی اس کی بات سے متفق ہوئے

ویسے عریشہ شاکڈ ہو گی کہ یہ سب کیا ہے... تو ہم آپ کو بتاتے "
چلیں کے ہمارے پیارے سے عاشق نے یہ سب اچانک سے کروایا
"ہے ورنہ ہمیں کہاں پتا تھا

حادث کی بات پر عریشہ اسے نا سمجھی میں دیکھنے لگی شہرام اس کا
دوست کب سے ہو گیا تھا

"کہ ٹیم بیسٹ کے ایک ممبر تم بھی تھے

باسم کی بات پر عریشہ بہت حیران ہوئی حارث تو اس کا دوست تھا نہ
پھر وہ شہرام کا دوست کب بنا

چھوڑو یہ سب... ہٹو پیچھے... پیپی میرج اپنی دوسری آرومیری"
جان... "زینش نے سب کو پرے کر کے خود اپنا تحفہ اس کی طرف
بڑھایا تو شہرام نے اسے لینے کا اشارہ کیا

بھی مجھے بھی تو کوئی دیکھ لے، آرو بھابی یہ سارا سیٹ اپ میرے"
کریڈٹ میں جاتا ہے "نوفل جو کب سے پیچھے کھڑا ان سب کی بک
بک کر رہا تھا اب سامنے آیا اس کی بات پر عریشہ کے چہرے پر ہلکی سی
مسکراہٹ آئی

"...یہ میری طرف سے... ہمیشہ خوش رہو"

حورین نے اپنا گفٹ ان کی طرف بڑھایا اس ہی طرح سب لوگوں نے انہیں تحفے دیئے اور سامنے لگی ٹیبل پر جا بیٹھے جبکہ وہ اب تک شہرام کے ساتھ وہیں پر کھڑی تھی

"کیا ہوا میری بیوٹی اتنی کنفیوز کیوں ہے؟؟"

شہرام نے اسے کمر سے تھام کر اپنے قریب کیا جس پر وہ جلدی سے خود کو سنبھالنے لگی

شہرام تم نے مجھے ڈرا دیا تھا تمہیں نہیں پتا میں تم سے کتنی محبت "
"...کرتی ہوں تم نے تو مجھے بولنے کا موقع بھی نہیں دیا تھا اور تم
"...ششش... میں سب جانتا ہوں"

سے وہ اسے دیکھنے لگی

فلائٹ سے پہلے جب میں یہاں آیا تھا تم سے ملنے اس وقت تم گھر"
میں نہیں تھیں لیکن تمہاری ڈائری میں پڑھ چکا تھا اور جب اپنے گھر
"... گیا تو وہاں سے ڈیوورز پیپرز ملے

"یعنی تم سب کچھ جان چکے ہو؟؟؟"

"بلکل"

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظریں جھکائیں ان کے لئے یہ لمحہ بہت
حسین تھا

ارے بھئی ہمیں بھوکا رکھنا ہے کیا؟؟؟ کچھ کھانے پینے کا انتظام نہیں"
"کیا کیا؟؟؟"

کب سے بھوک لگ رہی تھی

شہرام اور عریشہ بھی ان ہی کے ساتھ جا بیٹھے تمام ملازموں نے کھانا
ٹیبل پر سرو کیا

کھانے سے فارغ ہو کر زینش نے حارث کو اشارہ کیا

ہاں تو دوستوں میں آپ سب سے ایک بہت اہم بات کہنے والا "
"ہوں... اگلے ہفتے میرا اور زینش کا نکاح ہے اور آپ سب کو آنا ہوگا
"... بہت بہت مبارک ہو"

نوفل نے ہاتھ بڑھا کر حارث کو مبارکباد دی جسے حارث نے
مسکراتے ہوئے تھام لیا جبکہ اب نوفل کی نظریں حورین پر تھیں

مہرماہ نے ہلکی سی آواز میں کہا جس پر سب ان کی طرف متوجہ ہوئے
ہاں بالکل دو تین دن بعد ہمارے نکاح کی بھی تقریب رکھی گئی ہے "
میں نے سوچا تھا سب کو گھر جا کر انوائٹیٹ کروں گا لیکن اب جب سب
"... ساتھ ہیں تو سوچا آج ہی بتادوں

ارے بھئی بہت بہت مبارک ہو... تم تو ہم سے بھی پہلے شادی شدہ "
"ہو جاؤ گے

حادث کی بات پر سب ہنسنے لگے جبکہ باسم نے مہر کو آنکھ ماری

سب نے شادی شدہ ہو کر مرنا ہے مگر ایک میں واحد ہوں جو کنوارا "
"ہی مرے گا

نوفل نے منہ بناتے ہوئے کہا جس پر سب سے زیادہ باسم ہنسا تھا
"ہاں ہاں ہنسو تم بھی ہنسو شدید سنگل کا مزاق بناؤ "

کرچپ کروایا

کچھ دیویوں ہی سب ساتھ بیٹھے ہنسی مذاق کرتے رہے پھر سب اپنے
گھر چلے گئے جبکہ عریشہ اور شہرام وہیں پر تھے

"...ویل اب ہمیں چلنا چاہئے"

عریشہ جو کب سے شہرام کے سینے پر سر ٹکائے بیٹھی تھی اب اسے
سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگی

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟؟ گھر نہیں چلنا؟؟"

"گھر؟؟"

"ہاں اپنے گھر"

"شہری صاحب بی بی جی کا سارا سامان گاڑی میں رکھوا دیا ہے"
شہرام نے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ لے جانے لگا اور وہ اس
کے پیچھے پیچھے چل دی

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...ہاں تو بھئی پھر کیا سوچا تم نے رخصتی کر دیں ماہی کی"
انسپیکٹر رضوان نے روحیل سے کہا جس پر روحیل ماہی کو دیکھنے لگا
ماہی نے نظریں جھکا لیں
رخصتی چھوڑیں ماہی ویسے بھی میرے ہی ساتھ ہوتی ہے، بس جب "
"تک فاطمہ آئی یہاں پر ہیں ہم ولیمہ رکھنا چاہتے ہیں"

بات سے متفق تھے

"چلو یہ بھی ٹھیک ہے... پھر تم لوگ فلیٹ میں ہی رہو گے؟؟"

نہیں اکیچلی میں نے ایک چھوٹا سا گھر لیا ہے ہم وہیں پر رہیں گے اگر"

آپ کو کوئی اعتراض نہ ہو تو آپ کل ہی ماہی کو سادگی سے میرے

"ساتھ رخصت کر دیں پھر ہم ولیمہ کی تقریب رکھ لیں گے"

ماہی نے رخصت والی بات پر نظریں جھکا لیں جبکہ رضوان نے اپنی

بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھا اسے دعائیں تھی تبھی ماہی کا فون رنگ ہونے

لگا جس پر زینش کی کال لگی ہوئی تھی

"...بابا میں روم میں جا رہی ہوں"

رضوان رو حیل کی طرف متوجہ ہوئے

"سر تو کب ہے اشفاق ملک کو پھانسی؟؟؟"

روحیل وہ تو کہہ رہا ہے اسے ابھی اس ہی وقت بھی پھانسی پر لٹکا دیا

"جائے تو وہ شوق سے لٹک جائے گا"

انسپیکٹر رضوان کی بات پر روحیل نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"اس کے پاس اس کے علاوہ اور کوئی چارہ بھی نہیں"

لیکن کورٹ کے فیصلے کے مطابق اسے دو دن بعد ہی پھانسی دی

"جائے گی"

"دو دن بعد؟؟؟ مگر اس دن تو باسم اور مہرماہ کا نکاح ہے نہ؟؟؟"

"ہاں مگر نکاح شام میں ہوگا اور اسے پھانسی صبح دی جائے گی"

دن آنے ہی والا تھا جب وہ سب لوگ ان کی زندگیوں سے ہمیشہ کے
لئے چلے جانے والے تھے

اچھا مجھے کچھ ضروری کام ہے رات بھی بہت ہو گئی ہے تم ایک کام "
"... کرو آج یہی پر رک جاؤ

"نہیں سر میں بہت ماہی سے آخری بار ملنا چاہوں گا پھر مجھے جانا ہو گا "
روحیل کی بات پر انسپکٹر رضوان نے اثبات میں سر ہلایا اور چلے گئے
جبکہ روحیل کا رخ اب ماہی کے کمرے کی طرف تھا

"ہاں تو پھر کیا سوچا تم دونوں نے؟؟"

"... بابا کل مجھے رخصت کر رہے ہیں"

ماہی نے شرماتے ہوئے کہا جس پر زینش کا قہقہہ نکل گیا

"...گے

"وہ تو ہم اب بھی ہیں"

ماہی پھر سے شرمائی

"اُممم"

روحیل کی آواز پر ماہی پلٹی جہاں روحیل کھڑا ہوا اسے دیکھ رہا تھا

"زینش میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں"

ماہی نے جلدی فون ٹیبل پر رکھا روحیل چلتا ہوا اس کے قریب آیا

ہاں تو میری وائف جی کیا آپ ریڈی ہیں اپنے گھر جانے کے"

"لئے؟؟؟"

روحیل کی بات پر ماہی پلش کر گئی

جب دلہن کے لباس میں آپ اپنے نئے گھر میں قدم رکھو گی تب کی
"بات ہی الگ ہو گی نہ"

روحیل نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں بھرا
"ہمیشہ ایسی مسکراتی رہو میری سلیپنگ بیوٹی"

اس نے جھک کر ماہی کی پیشانی پر اپنے لب رکھے ماہی کا دل بے قابو
ہونے لگا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ لوگ اس وقت گاڑی میں تھے مگر یہاں کا موسم کافی خوش گوار تھا
ہر طرف بادل چھائے ہوئے تھے ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں یہ

بارش کی ہلکی سی بوندوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی

شہرام کی نظریں اس پر ہی تھیں وہ آنکھیں بند کئے اپنے چہرے پر
ٹھنڈی بوندیں پڑھتی محسوس کر رہی تھی جو اس کی روح کو سکون
بخش رہی تھی گھراب زیادہ دور نہیں تھا شہرام نے گاڑی کی اسپید بلکل
سلو کر دی تھی

"... ہمیشہ کی طرح آج بھی... تمہیں بارش بہت پسند ہے"

شہرام کی بات پر اس نے آنکھیں کھول کر ایک نظر اسے دیکھا شہرام
نے گھر سے تھوڑی سی دور گاڑی روکی جا پر عریشہ سوالیہ نظروں سے
اسے دیکھنے لگی شہرام کا موبائل وائبریٹ ہونے لگا تھا جی بھی اس نے
گاڑی روکی تھی

وہ کال پر انسپکٹر رضوان سے بات کرنے میں مصروف تھا جب بارش
کافی تیز ہونے لگی عریشہ نے نہ آؤدیکھا نہ تاؤ اور گاڑی سے باہر نکل کر
بارش میں بھگنے لگی

"کیا؟؟ مگر کیوں؟؟؟"

یہ تو پتا نہیں لیکن اس نے یہی کہا ہے اس کی آخری خواہش ہے کہ وہ "
اپنے بیٹے سے ایک بار مل لے... شہرام تمہیں دو دن بعد وہاں جانا
"ہوگا... مرنے والے کی آخری خواہش پوری کرنا ضروری ہوتا ہے

انسپکٹر رضوان کی بات پر شہرام نے دو انگلیوں سے پیشانی رگڑی
"ہممم ٹھیک ہے میں آ جاؤں گا"

مخالف سیٹ پر گئی پھر شیشے سے باہر جہاں وہ پوری بھیک چکی تھی

شہرام نے موبائل اور وائلٹ گاڑی میں رکھا اور خود بھی گاڑی سے
باہر نکلا وہ چلتا ہوا اس کے قریب آیا جو دوسری طرف رخ کئے
بوندوں سے لطف اندوز ہو رہی تھی شہرام نے اس کا رخ اپنی طرف
کیا اس کے اچانک والے عمل پر وہ اس کے سینے سے آ لگی

وہ اس کی پرکشش براؤن آنکھوں میں دیکھنے لگی جہاں ہمیشہ سے اس
کے لئے بے انتہا چاہت بسی ہوئی تھی شہرام نے اپنے انگلیوں سے اس
کے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹایا
" ... شہرام "

ہم یار بھگ جائیں
”اس چاہت کی بارش میں

وہ آج بہت زیادہ خوش اور مطمئن تھی اس کا دل چاہ رہا تھا وہ چینچ چینچ
کر سب کو بتائے وہ کتنی خوش نصیب ہے اس کے دھیمے لہجے پر شہرام
نے اس کے لبوں پر انگلی پھیری جبکہ اب وہ دونوں ہی مکمل بھگ چکے
تھے

تینی کھلی کھلی لٹوں کو سلجھاؤ”

میں اپنی انگلیوں سے

”میں تو ہوں اس خواہش میں

”...آئی لو ویو سوچ“

وہ بھی پہلی بار جس پر شہرام کا دل دھڑکا تھا عریشہ نے اس کے
دھڑکتے دل پر اپنا ہاتھ رکھا تھا
سردی کی راتوں میں ”
کم سوئے رہے ہیں چادر میں
ہم دونوں تنہا ہوں
” نہ کوئی بھی رہے اس گھر میں

”آئی لوو یو ٹو“

شہرام نے اسے کمر سے پکڑ کر خود کے بے انتہا قریب کیا
”تمہیں کیا لگا تھا میں تمہیں چھوڑ جاؤں گا؟؟“

شہرام کی بات پر عریشہ نے نظریں جھکائیں وہ آج بہت الگ الگ سی
لگ رہی تھی

عریشہ کی بات پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ پاس کی جسے عریشہ
دل میں اتارنے لگی

"...جان چھوڑ تو نہیں سکتا، لیکن لے ضرور سکتا ہوں"

ذرا ذرا مہکتا ہے بہکتا ہے

آج تو میرا تن بدن

میں پیسا ہوں مجھے بھر لے

اپنی باہوں میں

شہرام کے لب اس کے لبوں سے ٹکرائے شہرام نے اسے گود میں
اٹھایا اور چلنے لگا گھر صرف چند منٹ کے فاصلے پر تھا جیسے ہی وہ گیٹ
سے اندر ہوئے گارڈ دوڑتا ہوا ان کی طرف آیا اور انہیں ساتھ دیکھ کر

خود اندر کو بڑھ گیا

"... شہرام سب دیکھ رہے ہیں"

جب وہ اندر انٹر ہوئے تمام ملازمین انہیں ہی دیکھ رہے تھے عریشہ کو
بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا مگر ساتھ جو شخص تھا اسے تو جیسے کسی
سے کوئی فرق ہی نہ پڑھتا ہو

"دیکھنے دو کیا فرق پڑتا ہے"

وہ بے فکری سے کہتا ہوا آگے بڑھ گیا جبکہ عریشہ کا چہرہ شرم سے
سرخ پڑھ چکا تھا سارے ملازمین انہیں کمرے کی طرف جاتا دیکھ کر
خود سرونٹ کو ارٹر میں چلے گئے

خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گیا

"شہرام مجھے سردی لگ رہی ہے"

شہرام کے گیلے بالوں کو اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے وہ پیچھے
ہونے لگی مگر تب ہی شہرام نے اسے پکڑ کر اپنے بالکل قریب کیا اور
خود اس کے اوپر آیا

"تو لگنے دو"

وہ اس کی گردن پر جھکا اور اپنا شدت بھرا لمس چھوڑنے لگا اس کی
گرفت شہرام کی گیلی شرٹ پر مضبوط ہونے لگی بہت دھیرے سے
اس نے اس کی گردن کو آزاد کیا دونوں کی نظریں ملیں تھیں شہرام
نے اس کے لبوں پر انگلی پھیرتے ہوئے ایک مدھم سی پھونک ماری

شہرام کی بات پر عریشہ مسکرا نے لگی

"...بہت زیادہ"

عریشہ نے اس کے بکھرے ہوئے بالوں کو ایک ہاتھ سے سنوارتے ہوئے کہا

"ہممم اچھا اور اگر میں پروف مانگوں تو دو گی؟؟؟"

"بلکل"

شہرام نے اپنی ناک اس کی ناک پر ٹچ کی

"...اہمم پھر کرو اپنے پیار کو پروف"

"کیسے؟؟؟"

شہرام کی بات پر عریشہ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

"...ایک منٹ"

طرف بڑھا جبکہ عریشہ اسے غور سے دیکھنے لگی تب ہی وہ ہاتھ میں
ایک پیکٹ لئے چلتا ہوا اس کے قریب آیا وہ اٹھ کر بیڈ کراؤن سے لگی

"یہ کیا ہے؟؟"

"خود ہی دیکھ لو"

عریشہ نے جیسے ہی وہ پیکٹ کھولا اندر ایک خوبصورت سانائٹ ڈریس
تھا مگر اسے کہاں پسند تھے ایسے نانٹ ڈریسز

"یہ؟؟"

پیار کرتی ہونہ مجھ سے... پروف دو... اسے پہن کر میرے سامنے"

"...آؤ"

شہرام نے نچلا ہونٹ دانتوں میں دباتے ہوئے کہا جس پر عریشہ اسے
معصومیت سے دیکھنے لگی

نہیں پہن سکتی کا کیا مطلب؟؟ میں نے کہہ دیا تو کہہ دیا تمہیں شوہر "
کا حکم ماننا ہے اور میں شوہر ہوں تمہارا کوئی غیر انسان نہیں سمجھیں
" جاؤ شاباش

آخری لفظوں میں وہ اسکا گال تھپتھپانے لگا

نہیں پلیزز ز ز شہرام میں یہ نہیں پہنوں گی یہ بہت چھوٹا ہے... اور "
دیکھیں نہ پھر سردی کتنی ہو رہی ہے اور پھر مجھے شرم آئے گی یہ سب
" پہن کر

وہ بچارگی والا منہ بناتے ہوئے کہنے لگی جبکہ شہرام سمجھ چکا تھا اس کے
بہانے

کی لائنس آف ہوں گی ایسے نہ تم خود کو دیکھ پاؤ گی نہ تمہیں شرم
"آئے گی بس؟؟"

شہرام کی بات پر وہ سوچوں میں گم ہو گئی
"ہیسی بے بی... کچھ کہا ہے تمہارے ہی نے"
اوقف ف نہیں میں پھر بھی نہیں پہن سکتی کیونکہ میں بہت اچھی"
طرح سے جانتی ہوں ابھی تو آپ یہ کہہ رہے ہو اور بعد میں آپ کا
"... ارادہ بدل جائے گا"

شہرام کے چہرے کے تاثرات بدلنے لگے
"یعنی تم نہیں پہنو گی؟؟"

شہرام نے ایبروکازاویہ بنایا
"... نہیں اس کے علاوہ جو کہیں گے وہ کر لوں گی"

میں بھرا اور دوسرے ہاتھ سے پیکٹ اٹھ کر ہاتھ کی طرف جانے لگا
عریشہ اسے دیکھتی رہ گئی آخر وہ کیا کرنے والا تھا

شہرام کہاں لے کر جا رہے ہیں...؟؟ میں نے کہا نہ میں نہیں پہنوں "
گی۔"

"تم پہنو گی"

وہ اب ضد پر آچکا تھا اور یہ بات وہ بھی اچھی طرح سے جانتی تھی اگر
وہ کھڑوس انسان ایک بار ضد پر آجائے تو پھر چاہے دنیا ادھر سے
ادھر ہو جائے ہوتا وہی ہے جو وہ ٹھان چکا ہوتا ہے

شہرام نے اسے گود سے نیچے اتارا اور اس کے ہاتھ میں پیکٹ تھمایا
"...جاؤ اب... پانچ منٹ کے اندر اندر اسے چینیج کرو"

عریشہ کا منہ اب رونے والا ہو گیا تھا

"...جاؤ"

"...نہیں"

"تو یعنی تم اب بھی نہیں جاؤ گی؟؟"

... شہرام کے سوال پر اس نے جلدی سے نفی میں سر ہلایا

"ٹھیک ہے پھر میں خود ہی چینج کر ادیتا ہوں"

پھر ہونا کیا تھا وہ شہرام کے ارادے بھانپ کر جلدی سے بیڈ کی طرف

بھاگنے لگی جب شہرام نے اسے پکڑ کر اپنی گود میں اٹھایا اور ناسٹی

سمیت خود بھی اس ہی کے ساتھ باتھ چلا گیا

"نہیں شہرام سنیں تو پلیز رز"

"...چپ"

"...ایک دم چپ"

پھر کیا ہونا تھا پورے کمرے میں اس کی آوازیں گونج رہی تھیں یقیناً
وہ اپنی ضد پوری کرنے میں کامیاب ہو چکا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"اور کتنا وقت رہ گیا اوائے...؟؟؟"

"...اوہ سرجی بس آدھا گھنٹہ"

بہزاد نے سکون کا سانس لیا وہ کب سے تھانے آیا تھا اسے دیکھ دیکھ کر
بہزاد بہت بیزار ہو گیا تھا اب اس کی زندگی کا صرف آدھا گھنٹہ بچا تھا
"کیوں بہزاد صاحب پریشان ہو گئے مجھے دیکھ دیکھ کر؟؟؟"

انداز میں کہنے لگا

اور نہیں تو کیا... لیکن اب بس آدھا گھنٹہ باقی ہے اس جیل میں جتنا "
" انجوائے کرنا ہے کر لے

بہزاد جو پکوڑوں سموسوں سے انصاف کر رہا تھا اب منہ بناتے ہوئے
کہنے لگا جس پر ڈون کا قہقہہ گونجا
"میں لکھ کر دے دوں میرے بنا بور ہو جاؤ گے تم"

ڈون کی بات پر بہزاد کے منہ سے پکوڑا گرا

ابے میرے دل کی بات چھین لی یار... واقع شروع شروع میں تو "
"...بہت بوریت ہوگی لیکن آگے چل کر عادت ہو جائے گی

ڈون روزانہ کسی نا کسی بات پر دھمکیاں دیا کرتا تھا بڑی بڑی باتیں کیا
کرتا تھا اور تو اور کبھی کبھی اس کے الفاظ بہزاد کو کسی فلمی ڈائیلاگز سے

ہو جایا کرتا تھا

"... چلو... کسی کو تو ڈون کی کمی محسوس ہوگی"

ڈون نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس میں وہ بالکل اپنے بیٹے جیسا لگ رہا تھا

"... سرجی ملاقات آئی ہے"

"ملاقات؟؟؟ اوئے کس کی اوئے؟؟؟"

"... سرجی اشفاق ملک کی"

ڈون کے چہرے پر ایک مخصوص مسکراہٹ آئی

"... ارے ارے ارے دیکھو تو ذرا اپنا ڈون مسکراتا بھی ہے"

بہزاد کی بات پر وہاں کھڑے سب وردی والے ہنسنے لگے

"... سرجی ڈون تو روز ہی ہنستا ہے"

نہ اوئے سالے میں نے ہنسنے کی نہیں مسکرا نے کی بات کی ہے..."

"اب آخری خواہش پوری ہونے لگی ہے تو کیوں نہ مسکرائے گا

بہزاد کی بات مکمل ہوتے ہی ڈون کی نظر سامنے سے آتے شخص پر گئی

وہ بلیک تھری پیس سوٹ پہنے کسی شہزادے سے کم نہ لگ رہا تھا جبکہ

اپنی پرکشش براؤن آنکھوں پر بلیک چشمہ لگایا ہوا تھا ہاتھ میں بیش

قیمتی گھڑی جو اس کی شخصیت کو اور بھی زیادہ رعب دار بنا رہی تھی

وہ مغرورانہ چال چلتا ہوا اساد اس کے سامنے آکھڑا ہوا جبکہ اشفاق

اپنے بیٹے کو یوں اس انداز میں دیکھ کر کافی حیران مگر خوش ہو رہا تھا

"...مجھے اکیلے میں بات کرنی ہے"

ساتھ دوسری طرف لے گیا جبکہ اشفاق اس ہی کو دیکھ رہا تھا

"...مجھے پتا تھا تم ضرور آؤ گے... اپنے باپ سے ملنے"

"...وقت نہیں ہے میرے پاس کام کی بات کریں"

اشفاق کے محبت بھرے لہجے کا جواب اس نے بیزارى سے دیا جبکہ

چہرے کے تاثرات بالکل سخت تھے

غصہ تو بالکل ملیکوں جیسا ہے... لیکن یہ بات بھول گئے کہ سامنے

"...باپ ہے تمہارا جسے تم پہچاننے سے انکار کر رہے ہو

اشفاق کی بات پر شہرام نے چشمہ اتارا اور اس کی طرف دیکھنے لگا

اشفاق کے چہرے پر اس کی محبت جھلک رہی تھی مگر شہرام کے

چہرے پر سوائے سخت تاثرات کے اور کچھ نہ تھا

باپ ماننے سے انکار کروں گا؟؟ بے شک یہ غصہ یہ اکڑ مجھے آپ سے
"...ہی تو ملی ہے وراثت میں

آخری والے الفاظوں پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی جس
پر اشفاق بھی نیچے گردن کئے مسکرانے لگا
"...یہ بھی صحیح کہا ہے"

"کیوں بلایا ہے مجھے یہاں؟؟؟"

شہرام کی بات پر اشفاق نے ضبط سے آنکھیں بند کیں
"...تم سے ملنا چاہتا ہوں"

"مل لیا؟؟؟"

"...ایسے نہیں... یا تو تم جیل کے اندر آؤ یا پھر میں باہر"

اشفاق کی بات پر شہرام نے پھر سے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

لیکن ہاں میں جیل کے اندر صرف ایک ہی صورت میں آسکتا ہوں
"...اندر آنے کے لیے مجھے آپ کا مرڈر کرنا پڑے گا

شہرام کے کہنے کی دیر تھی جب اشفاق ہنسنے لگا
میرا مرڈر کرنے کے لیے بھی تمہیں ان سلاخوں کو پار کرنا ہوگا"
"...مائے سن

"...پوائنٹ"

شہرام نے اشارے سے ایک آدمی کو بلایا اور اس سے جیل کا تالا
کھولنے کا کہا جس پر وہ بنا کچھ کہے تالا کھولنے لگا شہرام اپنے مضبوط
قدموں کو آگے بڑھاتا ہوا جیل کے اندر گیا اور اشفاق کے بالکل سامنے
آکھڑا ہوا جس پر اشفاق آنکھیں چھوٹی کر کے مسکرانے لگا

"باپ کو مارو گے؟؟"

"...لوں گا، مگر میں اپنی بیوٹی سے کیا گیا وعدہ کبھی توڑ نہیں سکتا
شہرام نے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر یہ الفاظ ادا کئے تھے جس پر
اشفاق نے ایک نظر اسے نیچے سے اوپر تک دیکھا اور پھر اس کے
کندھوں پر ہاتھ رکھنے لگا

ہمم ہو تو بالکل وہی... جسے میں نے بچپن میں دیکھا تھا... وہی آنکھیں "
وہی چہرہ وہی غصہ وہی بھرم اور وہی انتقام کی آگ... اگر کچھ بدلہ ہے
"تو وہ ہے تمہاری شخصیت... جن میں اب چار چاند لگ گئے ہیں

شہرام نے نظروں کا رخ بدلہ

دے سکتا چاہے وہ کسی بھی ذات کا ہو لیکن اگر کوئی شکست دے سکتا
"ہے تو وہ ہے اشفاق ملک کا اکلوتا وارث یوسف شہرام ملک

اشفاق ایک مغرورانہ انداز میں کہنے لگا جس پر شہرام نے ایبر و کا زاویہ
بنایا

فخر ہو رہا ہے مجھے تم پر کہ تم میرے بیٹے ہو، ایک مضبوط، بہادر، نڈر"
"اور ایک طاقتور انسان ہو تم

اشفاق کے لہجے سے اسے معلوم ہو گیا تھا کہ وہ کتنا فخر محسوس کر رہا
ہے

مگر مجھے شرمندگی ہوتی ہے آپ پر کہ آپ میرے باپ ہیں، ایک"
"مضبوط مگر بزدل، ڈرپوک، ظالم درندے نما انسان ہیں آپ

شرمندگی محسوس ہوئی تھی مگر وہ جلد سنبھل گیا

خیر ظالم تو تم بھی ہو، پھر میں کیا سمجھوں؟؟ کہ تم اپنے باپ پر گئے "
"ہو؟؟؟"

اشفاق کی بات پر شہرام یک طرفہ مسکرا نے لگا
"خیر وراثت میں جو ملا ہے وہ سب تو جھلکے گا ہی نہ ملک صاحب "
شہرام کی بات پر اشفاق نے ثبات میں سر ہلایا

تم جانتے ہو جب تم پیدا ہوئے تھے میں نے تمہیں پہلی بار اپنی گود "
میں اٹھایا تھا، تب ہی میں نے تمہارا نام رکھا تھا ہاں، جب تم پیدا
ہوئے تھے تب تمہاری دادی کا کہنا تھا تب بالکل مجھ پر گئے تھے اور

سے تمہارے اندر میں نے وہ سب دیکھا تھا جو شاید ہی کسی میں ہوتا
ہو، تب ہی میں سمجھ چکا تھا تم بہت آگے جاؤ گے لیکن اتنا زیادہ آگے
چلے جاؤ گے کہ اپنے باپ کے مقابلے میں نہ صرف کھڑے ہوؤں
گے بلکہ اسے ہر ابھی دو گے یہ میں نہیں کبھی خواب میں بھی نہیں
"سوچا تھا"

اشفاق نے کچھ سوچتے ہوئے کہا
"آپ نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے؟؟ کام کی بات کریں"
"ہممم چلو ٹھیک ہے کام کی بات کرتے ہیں"
اشفاق نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا جس پر شہرام نے اثبات میں
سر ہلایا

اب جب موت میری منتظر ہے تو تمہیں مجھ پر کچھ چھوٹے سے احسان
"کرنے ہوں گے"

اشفاق نے سنجیدگی سے کہا شہرام اسے غور سے دیکھنے لگا
"ایک احسان تو یہ کر دو کہ مجھے معاف کر دو،"

شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی
"اور دوسرا؟؟؟"

دوسرا یہ کہ میں تم سب کی زندگیوں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جا رہا ہوں
میں نہیں جانتا اللہ تمہیں پہلے بیٹے سے نوازے گا یا پھر بیٹی سے
لیکن میں چاہتا ہوں میرے مرنے کے بعد میری ساری جائیداد
"تمہاری پہلی اولاد کے نام پر ہو"

وہ کہنا کیا چاہ رہا تھا

آپ کو لگتا ہے میری اولاد آپ کی حرام کی کمائی پر پلے گی؟؟ ابھی "
اتنا برا وقت نہیں آیا میرا، شکر الحمد میں اپنی اولاد کو آپ سے بہتر پال
" سکتا ہوں

شہرام نے کاندھے پر سے اس کا ہاتھ جھٹکا اور پلٹنے لگا لیکن پھر اشفاق
نے اسے روکا

"حرام کی کمائی پر نہ صحیح لیکن حلال کی کمائی پر تو پل سکتی ہے نہ "
اشفاق نے التجائی نظروں سے اسے دیکھا جس پر شہرام سوالیہ نظروں
سے اسے گھورنے لگا

میں کر چکی ہے ہاں لیکن میری وہ کمائی جو مجھے اپنے بزنس سے حاصل ہوئی ہے میرے تمام شیئرز اور جائیداد کے تمام حصے وہ اب تک پاک ہیں میں یہ بہت اچھی طرح سے جانتا ہوں تم مر کر بھی مجھے معاف نہیں کرو گے اور میں اس کی لائق ہوں لیکن میری آخری خواہش سمجھ کر یہ بات مان لو، اپنی تمام حلال جائیداد میں اپنے اکلوتے وارث کی اولاد کے نام کرنا چاہتا ہوں اور بس کچھ بھی نہیں چاہیے مجھے

اشفاق نے آخری الفاظوں پر نظریں جھکا لیں

مجھے یا میری اولاد کو ان سب کی بلکل بھی کوئی ضرورت نہیں بہتر " ہو گا آپ اپنی یہ جائیداد کسی یتیم خانے میں بھجوا دیں تاکہ کسی یتیم کا بھلا ہو جائے "

ہوں، بس اب جو کچھ بچہ ہے وہ میں اپنے وارث کو ہی دوں گا کچھ دیر
"انتظار کرو وکیل آتا ہی ہوگا"

شہرام اس کی بات سن کر اسے گھورنے لگا
بس کر دیں، میرا صبر نہ آزمائیں کہیں ایسا نہ ہو پھانسی سے پہلے میں "
ہی آپ کی جان لے لوں، رکھیں اپنی یہ جائداد اپنے پاس رکھیں مجھے یا
میری اولاد کو اس کی کوئی ضرورت نہیں اور دوبار مجھے یہاں بلا کر
"میرا قیمتی وقت ضائع کرنے سے گریز کیجئے گا"

شہرام کا بس نہیں چل رہا تھا سامنے کھڑے شخص کی جان لے لے
مگر وہ ضبط کرتا ہوا پلٹا تب ہی اشفاق نے ایک دم سے اس کا رخ اپنی
طرف کیا اور اسے گلے لگا لیا اس کی اچانک والی حرکت پر شہرام

باپ تھانہ کیسے اس سے دور ہوتا

مجھے پتا ہے تم مجھے معاف نہیں کروں گے، لیکن مجھے اس طرح "
مایوس نہ کرو میں جانتا ہوں میں بہت بڑا مجرم ہوں لیکن ہوں تو تمہارا
ہی باپ، مت کرو مجھے مایوس کچھ رحم کرو اپنے باپ پر جارہا ہے وہ تم
"سے دور صرف کچھ ہی دیر میں

شہرام کو لگا اس کے کاندھے پر کچھ گیلا محسوس ہو رہا ہو شہرام سمجھ چکا
تھا یہ اس کے باپ کے آنسوں تھے

بس ایک بار اظہارِ کردو کے کبھی تم نے مجھے اپنا باپ مانا تھا بس ایک "
بار، تاکہ میں سکون سے موت کو گلے لگا لوں، تمہاری اولاد پر میرا بھی
"تو کچھ حق ہو گا نہ، بھر لو حامی کر لو جائدا اپنے نام

اشفاق نے اپنے آنسو چھپائے

مگر میں تو ایسا بالکل بھی نہیں چاہتا کہ آپ سکون سے مریں، میں " چاہتا ہوں روح نکلنے سے میدانِ حشر تک آپ تڑپیں تب آپ کو ان معصوم لوگوں کا درد محسوس ہو گا جنہیں آپ نے بے دردی سے مار دیا تھا یہی سزا ہے آپ کی اور خبردار جواب اپنی زبان سے میری اولاد کا ذکر بھی کیا تو یاد رکھیے گا میں یہ بھول جاؤں گا کہ آپ کا خون دوڑ رہا ہے مجھ میں

شہرام کی آنکھیں لال پڑ گئی تھیں وہ انہیں انگلی سے وارن کرتا ہوا بڑے بڑے ڈگ بھر کر جیل سے باہر چلا گیا "شہرام تم چاہ کر بھی اپنی اولاد پر سے میرا حق نہیں چھین سکتے"

اشفاق کی آواز گونج رہی تھی

"شہرام وہ میرا بھی وارث ہوگا، وہ میرا خون ہوگا"

شہرام نے ایک بار بھی پلٹ کر دیکھنے کی غلطی نہ کی

شہرام وہ میری تمام جائیداد کا حقدار ہوگا، میرا سب کچھ اب سے اس کا ہوگا

شہرام نے اپنی پرکشش براؤن آنکھوں پر کالا چشمہ لگایا اور اس کے

تمام الفاظوں کو اگنور کرتا ہوا وہ تھانے سے باہر آگیا اور اپنی گاڑی

اسٹارٹ کر کے گھر کی طرف روانہ ہو گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

(ایک مہینے بعد)

"ہائے الساجی دیکھو تو ذرا ہمارا بیسٹ اور اس کی بیوٹی آرہے ہیں"

آج ان کے ولیمے کی تقریب تھی جو عریشہ کے بہت اسرار پر شہرام نے ایک بڑی دعوت رکھی تھی وہ سب لوگ الگ ٹیبل پر موجود تھے جب ہال کی ساری لائٹس آف ہو گئیں اور مخصوص لائٹس میں ان دونوں کی اینٹری ہونے لگی

"ماشاء اللہ دونوں کتنے پیارے لگ رہے ہیں ساتھ"

بے ساختہ ماہی کے منہ سے نکلا جس پر روحیل مسکرا نے لگا ماہی اور روحیل ایک ٹیبل پر موجود تھے ماہی نے روحیل کے بہت اسرار پر بلیو رنگ کی ساڑھی پہنی تھی جبکہ روحیل نے بلیو رنگ کا تھری پیس پہنا ہوا تھا وہ دونوں ساتھ بہت اچھے لگ رہے تھے

اس بار باسم نے کہا تھا جبکہ مہر ماہ ان کی ویڈیو زبنا نے میں مصروف
تھے ان دونوں کی شادی کو بھی آج تین ہفتے ہو چکے تھے مہر نے پنک
کلر کی میکسی پہنی ہوئی تھی جبکہ باسم نے بھی اس ہی رنگ کا تھری
پیس پہنا ہوا تھا

تیسری ٹیبل پر حارث اور زینش بیٹھے ہوئے تھے حارث مسلسل
زینش کو تاڑا جا رہا تھا جس پر زینش بار بار اسے ٹوک رہی تھی
"انہیں نیچے کروا اگر اب دیکھا تو جان سے مار دوں گی"
زینش نے اپنی چھوٹی سی ناک پر غصہ سجایا جس پر حارث ہنسنے لگا وہ
دونوں اپنی شادی شدہ زندگی میں بہت خوش تھے

"سر آپ میم کے تھوڑا اور قریب ہوں گی"

بے حد قریب ہوا عریشہ نے وائٹ کلر کی فیری پہنی تھی جس میں وہ
کسی پرنسس سے کم نہ لگ رہی تھی ساتھ ہی ایک خوبصورت کراؤن
بھی لگایا ہوا تھا

جبکہ شہرام نے بلیک تھری پیس پہنا ہوا تھا بالوں کو جیل سے سیٹ
کئے وہ کوئی حسین شہزادہ ہی لگ رہا تھا دونوں کی فوٹوشوٹ چل رہی
تھی ان کی اینٹری بھی کمال کی تھی

"میم اب آپ سر کے کاندھے پر ہاتھ رکھیں"
فوٹو گرافر کے کہنے پر عریشہ شہرام کو دیکھنے لگی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا
"سوچنا کس بات کا؟؟؟"

سے اسے خود کے قریب کیا جس پر فوٹو گرافر نے جلدی سے ان کا یہ
پوس بنالیا

"... شہرام کیا کر رہے ہو سب دیکھ رہے ہیں"

عریشہ کا دل زوروں سے دھڑکنے لگا مگر وہ تو پر سکون کھڑا مسکرا رہا تھا

"ہاں تو دیکھنے دو ہماری ہی تقریب ہے تو ہمیں ہی دیکھیں گے نہ"

شہرام کی بات پر عریشہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر تیج مارا

جس پر فوٹو گرافر نے یہ بھی شوٹ کر لیا

ویسے ماننا پڑے گا میری وائف اس دنیا کی حسین ترین وائف"

"... ہے"

بنوارہا تھا

"...تم بھی کم نہیں ہو"

عریشہ نے اپنا رخ اس کی طرف کیا اور اس کا کوٹ ٹھیک کرنے لگی

واؤ اس پوری ولڈ کا سب سے بیسٹ کیل آپ کا ہے، انفیکٹ مجھے تو "محنت کرنی ہی نہیں پڑی آپ لوگوں نے خود ہی بہت اچھے پوس دیئے ہیں..."

فوٹو گرافر نے انہیں کیمرہ دکھاتے ہوئے کہا جس پر وہ پکچر لگی ہوئی تھی جس میں عریشہ نے مسکراتے ہوئے اس کے سینے پر تیج مارا تھا شہرام کے لبوں پر ایک دل چھو لینے والی مسکراہٹ آئی اور یہی لمحہ نوٹ کرتے ہوئے دوسرے فوٹو گرافر نے ان کی ایک اور پکچر بنالی

جب وہ لوگ اسٹیج سے نیچے آئے تو سب لوگ کھانے سے فارغ ہو کر
جارہے تھے مگر نوافل اب تک بھوکا تھا کیونکہ اسے اپنی ٹیم میمبرز
کے ساتھ ہی ڈنر کرنا تھا

ابے تھوڑا سا صبر ہی کر لے شہرام کو تو آنے دے ساتھ کھاتے ہیں "
"...نہ پھر

باسم کی بات پر نوافل نے سڑا ہوا منہ بنایا نوافل نے وائٹ کلر کا تھری
سوٹ پہنا تھا جبکہ حورین نے اسکن کلر کی میکسی ابھی وہ مزید بور ہوتا
مگر تب ہی کی نظر سامنے ڈی جے پر گئی تو اس کے دماغ میں مختلف
آئیڈیا آنے لگے

"... حورین... چلو ایک ڈانس ہو جائے "

اس کی طرف متوجہ ہوئی

"کیا ہے؟؟ کیا مطلب؟؟"

"...یار کیا مطلب کیا ہے؟؟ تم نے وعدہ کیا تھا"

"میں نے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا سمجھے تم"

حورین اسے آنکھیں دکھا کر خود اپنے موبائل میں بیزی ہو گئی جبکہ وہ
بچار اب خود ہی اکیلے اٹھ کر ڈی جے کی طرف جا بیٹھا

"بھائی کوئی ایسا سونگ لگا جس پر میں سنگنگ کر سکوں"

نوفل کی بات پر ڈی جے نے بیک گراؤنڈ ساؤنڈ نکالا

"... برویہ ٹرائے کریں بیسٹ ہے"

"میرا بھی پتا ہے میں نہ مانوں کبھی ہار

ابھی شہرام اور روحیل سب مہمانوں کو رخصت کر کے ہی آئے تھے
جب ایک بے سری سی آواز پورے ہال میں گونجنے لگی یہ تو شکر ہے
اب وہاں ٹیم بیسٹ کے سوا اور کوئی نہ تھا سب نے اسٹیج کی طرف
دیکھا جہاں نوفل کھڑا ہوا اپنی بے سری آواز میں گانا گارہا تھا یہ الفاظ
اس نے حورین کی طرف دیکھ کر کہے تھے

تیری میری دنیا میں بے حساب پیار"
"میں ہوں ایک اینجل اور ڈیول میرا یار

لڑکا ہو کر یہ گارہا تھا جبکہ اس کا منہ بھی دیکھنے والا تھا

تیرے جیسا دنیا میں کوئی بھی نہیں "
"جسے ڈھونڈتی نظر، لگے تو ہی ہے وہی

اس بار مہرنے لیر کس کہے اور اسٹیج کی طرف بڑی سب حیران مگر
خوش ہو گئے

پریوں کی رانی ہوں میں سب سے حسین "
"پر تیرے بنا لک مجھے ملتی نہیں

زینش اور مہر ماہ اس کے آس پاس تھیں

"جے مینو یار نہ ملے تے مر جاواں"

اچانک سے ساری لائٹس آف ہو گئیں یقیناً یہ سب ان لوگوں کی
پلاننگ تھی ہر طرف رنگ برنگی لائٹس آن آف ہونے لگیں ایک
بر پھر سے سب فنکشن انجوائے کر رہے تھے مہر نوافل اور زینش کا
ڈانس سب ہی بڑی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے

جے مینوں یار نہ ملے"

جے مینوں پیار نہ ملے

"جے مینوں یار نہ ملے تے مر جاواں"

نظر مخالف سیٹ پر گئی جہاں شہرام موجود نہیں تھی ابھی وہ کچھ سمجھتی
ہی جب ان کی طرف سے سب لوگ اٹھ کر دور ہوئے وہ نہ سمجھی
سے سب کو دیکھنے لگی اسے کیا پتا تھا یہ سب اس ڈانس کا حصہ ہے

"ہر شام بے بی، تیرے ہی نام بے بی"

شہرام نے اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے سینے پر لگایا اس بار کے لیر کس
وہ گارہا تھا اپنی دلکش آواز میں، شاید وہ بیسٹ نہ ہوتا تو ایک مشہور اور
بہترین سنگر ضرورت ہوتا

"آج تجھے پیار کروں میں سرِ عام بے بی"

دیکھ کر سیٹیاں مار رہے تھے

"ہے انتظام بے بی کرے در آم بے بی"

عریشہ اس زبردستی کے ڈانس کو روکنے کی کوشش کرنے لگی مگر تب ہی شہرام نے مزید اسے خود کے قریب کیا اور اپنے اوپر کیا

"ارادے نیک میرے نہ کوئی گند اکام بے بی"

عریشہ کے آنکھیں دکھانے پر شہرام نے یک طرفہ مسکراہٹ اچھالی

"عشق پیار اور وار کھلے عام کروں"

پر سب کے منہ سے ایک ساتھ واؤ نکل گیا

"میں ہوں متعصب تجھ سے دل یہ تیرے نام کروں"

اس کے کہنے کی دیر تھی سب اس پاس آ گئے

آ جا میری باہوں میں"

"لیٹس میں لو ویو بے بی کہیں تو مجھ سے یہ نہ کہہ دے

اس بار شہرام اس کی بڑی بڑی خوبصورت آنکھوں میں دیکھا جو اس

وقت چمک رہی تھیں پھر کیا ہونا تھا ساری لائٹس آن ہو گئیں اور

سب ان کے ساتھ ہی ڈانس کرنے لگ گئے

سب کیلزا ایک ساتھ ڈانس کر رہے تھے مگر بچارانوفل آج بھی اکیلے
ہی ڈانس کر رہا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"ہیسی بے بی کم ہیئر مائے لوو"

"جسٹ شٹ اپ دور ہٹو مجھے ڈریس چیلنج کرنے دو"

وہ کب سے اسے تنگ کئے جا رہا تھا وہ بچاری اب تک فیری پہنے کھڑی
ہوئی تھی

"...اففف یہ ادا نہیں"

شہرام نے اس کی طرف ہاتھ بڑھائے جس پر وہ اسے گھوری سے
نوازلے لگی

شرم تو آتی نہیں ہے نہ چھچھوری حرکتیں کرتے وقت، یہ نہیں کہ "
"کچھ ہیلپ ہی کر دیں

عریشہ کی بات پر وہ جلدی سے بیڈ سے اٹھ کر اس کے قریب آیا اسے
ڈریسنگ کے سامنے بٹھا کر جیولری اتارنے لگا

"تھینک یو سوچ اب ہٹو پیچھے"

جیولری اتارنے کے بعد شہرام نے اپنے لب اس کی گردن پر رکھے
جس پر عریشہ جلدی سے اسے دور کرتی ہوئی اٹھی
"...بی بی کم ان نہ"

اسے اپنی جانب کھینچا جس سے وہ اس کے سینے سے ٹکرائی
"...یہ کیا حرکت ہے"

"حرکت ہی میں تو برکت ہے مائے ڈارلنگ"

عریشہ کے بیٹھے سے غصے پر شہرام کے لبوں پر ایک دلکش مسکراہٹ
آئی

"ہا ہا ویری فنی پرانا ہو گیا"

وہ اسے دور دھکیل کر وارڈروب کی طرف گئی وہاں سے اپنے کپڑے
نکال کر وہ باتھ جانے لگی جب شہرام نے پھر اسے روکا

"کہاں جا رہی ہو مائے بیوٹی کوئین"

شہرام نے لہجے میں خماری لئے کہا جس پر عریشہ نے نظریں جھکائیں
"شاہور لینے"

تھی

"...میں بھی ساتھ چلوں کیا"

ایک مدھم سی پھونک مار کر وہ اس کے ہوش اڑا گیا

"...کوئی ضرورت نہیں ہٹو پیچھے"

عریشہ اس کے ارادے بھانپتے ہوئے اسے دور دھکا دے کر جلدی

سے ہاتھ چلی گئی جبکہ وہ پیچھے ہاتھ ملتا رہ گیا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

وہ روم میں ساڑھی چینج کر رہی تھی جب اچانک سے دروازہ کھلا اور

روحیل اندر آ گیا جسے اچانک سے آتا دیکھ کر ماہی نے جلدی سے

ساڑھی کا پول پیٹ کر کمر چھپائی

"کیا ہو گیا ہے روحیل ناک کر کے نہیں آ سکتے؟؟"

"نہیں"

روحیل جو اس کے کھسکتے پلو کو دیکھ کر پاگل سا ہو رہا تھا ماہی کی بات پر
ہوش میں آیا

"چلیں اب واپس جائیں باہر"

"کیوں؟؟ کیا اس دفعہ ناک کر کے آنا ہے؟؟"

روحیل کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر ماہی کی دھڑکنیں تیز ہونے لگیں

نن نہیں، میرا مطلب ہے کہ واپس جائیں اور جب تک میں نہ کہوں "
"اندر نہیں آنا آپ نے

ماہی نے ساڑھی بڑی مشکل سے سنبھالی ہوئی تھی اگر وہ ذرا سا بھی
ہاتھ ڈھیلا کرتی تو پوری ساڑھی نے کھل جانا تھا

"اچھا... اور اگر میں ایسا نہ کروں تو؟؟؟"

روحیل نے اسے کمرے سے تھام کر خود کے قریب کیا اس کے وجود
میں ایک عجیب سی سنسناہٹ دوڑنے لگی شاید روحیل کی انگلیوں کا
لمس محسوس کر کے ایسا ہو رہا تھا

"آپ پلیز باہر جائیں مجھے چیلنج کرنے دیں، یہ بہت ہیوی ہے"
ماہی نے اپنے بالوں کو کان کے پیچھے کرتے ہوئے کہا جبکہ دوسرا ہاتھ
روحیل کے سینے پر تھا

"اچھا... تو میں ہیلپ کر دوں؟؟؟"

اپنی گردن پر روحیل کی گرم جھلستی سانسیں محسوس کر کے وہ آنکھیں
بند کر گئی کیونکہ اب ہاتھ ساڑھی سے ہٹ چلا تھا تو ساڑھی کھلنے لگی
تھی

"نیوور"

روحیل نے انگلیوں کو اس کی کمر پر پھیرنا چاہا جس سے اس کے پورے
وجود میں ایک لہر دوڑا اٹھی تھی وہ خود کو سنبھال نہ سکی اور ساڑھی
ڈھیلی ہوتی چلی گئی

اب اس کی کمر صاف واضح دکھائی دے رہی تھی ایک الگ ہی سراپا تھا
یا پھر یہ روحیل کی آنکھوں میں اس کی چاہت کا اثر تھا جو اسے مدہوش
کر رہا تھا ماہی نے آنکھیں میچ لیں کیونکہ اب ساڑھی اس کے جسم سے
جدا ہو چکی تھی

روحیل نے اس کے بالوں کو گردن سے ہٹایا اور اپنے دہکتے لبوں کو
اس کی گردن پر رکھا جس پر ماہی کی ایک مدھم سی سسکی نکلی

روحیل نے اس کے کان میں سرگوشی کی جس پر ماہی کے چہرے پر حیا
کے رنگ بکھرنے لگے

روحیل نے اسے ساڑھی سے الگ کیا اور اپنی گود میں اٹھائے بیڈ کی
جانب بڑھا ماہی نے تو اس کے سینے میں اپنا چہرہ ہی چھپا لیا تھا

روحیل نے بہت آہستگی سے اسے بیڈ پر لٹایا اور ایک ہی جھٹکے سے اپنی
شرٹ اتار کر سائڈ ٹیبل پر پھینکی ہاتھ لیمپ کی طرف بڑھا کر کمرے
میں اندھیرا کر دیا اور اس پر جھک گیا

"...روحیل مجھے ٹھنڈ"

"...ششش"

"...روحیل"

کرا سے چپ کرادیا اب اس کمرے میں صرف ان کی سانسیں محسوس
ہو رہی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

اس نے اپنے گیلے بالوں پر ٹاول لپیٹا اور باہر کو آنے کے لئے دروازہ
کھولنے لگی مگر یہ کیا دروازہ تو کھل ہی نہیں رہا تھا عریشہ نے دو تین بار
ہینڈل گھمایا مگر دروازہ باہر سے بند تھا
اوف فف ف یہ کیا ہو گیا... شہرام... کہاں ہیں آپ دیکھیں یہ دروازہ "
"نہیں کھل رہا

عریشہ پریشان ہوئی جبکہ شہرام جو ابھی ابھی دوسرے روم کے ہاتھ
سے شاور لے کر آیا تھا ڈریسنگ کے سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا

"شہرام آپ مجھے سن رہے ہیں نہ؟؟ سو تو نہیں گئے؟؟"

عریشہ کو اندر گھبراہٹ ہونے لگی

"سن رہا ہوں مائے وائف"

"شکر... دیکھیں دروازہ نہیں کھل رہا پلیرز کچھ کریں"

"کھلے گا کیسے جب دروازہ باہر سے لاک ہے"

اس بار وہ یک طرفہ مسکراتے ہوئے کہنے لگا جس پر عریشہ نا سمجھی

سے اس کی بات پر غور کرنے لگی

"کک کیا مطلب باہر سے بند ہے؟؟ کھولیں اسے پلیرز"

".نیوور"

وہ بڑے آرام سے کہتا ہوا دروازے کی طرف آکھڑا ہوا

شہرام یہ کیا مذاق ہے کیوں تنگ کر رہے ہیں کھولیں اسے"

"...پلیرز"

تک مجھے یاد پڑتا ہے کچھ ایسا ہی تنگ تم نے بھی مجھے کیا تھا یہی کوئی دو
"تین مہینے پہلے

شہرام کی بات پر عریشہ کو وہ سب یاد آنے لگا جب وہ اس کے فارم
ہاؤس پر تھی اور اس سے بدلہ لینے کے لیے اس نے شہرام کو اندر بند
کر دیا تھا

"اوفف اللہ! تو تب کا بدلہ آپ اب لے رہے ہیں؟؟"

عریشہ نے معصومیت سے کہا جس پر شہرام نے اپنی ہنسی دبائی

"اوہ تو یاد آ گیا میری وائف کو، چلو یہ بھی اچھا ہے"

"کیا اچھا ہے ہاں؟؟ کچھ اچھا نہیں ہے کھولیں دروازہ جلدی"

اس بار عریشہ نے غصے سے کہا کیونکہ باہر کھڑا شخص تو بڑے مزے
سے پرسکون ہو کر باتیں کر رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو

اچھا چلو ٹھیک لیکن پھر میری ایک شرط ماننی پڑے گی اگر منظور ہے "

"تو میں ابھی کھول دیتا ہوں

شہرام نے شوخی انداز میں کہا جس پر عریشہ نے مٹھیاں بھینچیں

"کسی شرط؟؟"

"یہی کہ یہاں سے باہر آ کر تم وہی کرو گی جو تمہارا ہی کہے گا "

"کیا مطلب؟؟ کیا کرنا ہو گا مجھے؟؟"

عریشہ نے ضبط کیا اگر بیچ میں دروازہ نکہ ہوتا تو شاید شہرام کو لگ پتا

جاتا کہ وہ اپنی بیوٹی کو کتنا تپا چکا ہے

کرنا یہ ہو گا کہ آج رات میں جو کچھ کہوں گا جیسا بھی کہوں گا وہ سب "

"تمہیں ماننا پڑے گا اور تم مانو گی انکار کرنے کا کوئی چانس نہیں

والے دماغ میں یقیناً کوئی نہ کوئی بے شرم والی باتیں چل رہی ہوں گی
نہیں میں نہیں مانوں گی کچھ یہ کیا بات ہے اگر تم کہو گے پوری "
"رات جاگ کر گزاروں تو کیا میں جاگوں گی نیوور

عریشہ بھی عریشہ ہی تھی

"ٹھیک ہے نہ مانو پھر میں تو چلا سونے"

وہ انگڑائی لیتا ہوا وہاں سے جانے لگا جس پر عریشہ کی جان نکلنے لگی
اوقف سنو تو... پلیر زرد روازہ کھول دو پلیر زوائف کی بات نہیں "
"...مانو گے

عریشہ نے بڑی معصومیت سے کہا جس پر شہرام کا قہقہہ نکل گیا
افف اتنی معصوم شکل کیسے بنا لیتی ہوا اگر سامنے ہوتیں تو فیس "
"خراب کر چکا ہوتا میں

"...کک کیا مطلب تمہیں کیسے پتا کہیں... یہاں کوئی کیمرہ"

اس کی جان نکلنے لگی جس پر وہ ایک اور بار قہقہہ لگانے لگا

"میں نے گیز کیا تھا ویل آئیڈیا برا نہیں مائے ہوٹ وائف"

"شٹ اپ اوپن دی ڈور فاسٹ ورنہ منہ توڑ دوں گی تمہارا"

"ہاں تومان لونہ میری بات کھول دوں گا دروازہ"

کچھ دیر سوچنے کے بعد وہ پھر سے کہنے لگی

"کچھ تو رحم کریں شہرام وائف ہوں آپ کی"

ہمم اچھا رحم... ہممم چلو ٹھیک پھر صرف ایک گھنٹے تک جو میں کہوں"

"گا تم وہ کرو گی بتاؤ ڈن ہے؟؟"

شہرام جواب کا منتظر تھا

"بھی نہیں مانوں گی

وہ خود کلامی کرنے لگی

"...بیسی ہوئی... پھر کیا سوچا"

"...اگر میں نے منع کر دیا تو ساری رات یہیں رہنا پڑے گا"

ہم لگتا ہے تم نے پکارا وہ کر لیا یہی پر رات گزارنے کا اوکے پھر ایسا
"...ہی صحیح

ابھی وہ بڑے مزے سے واپسی کے لیے مڑا جب عریشہ کی آواز پر رکا
"...نہیں نہیں سنو مجھے قبول ہے"

عریشہ نے گھبراتے ہوئے کہا جس پر شہرام کے لبوں پر ایک مخصوص
مگر دلکش مسکراہٹ آئی اور اس نے آگے بڑھ کر باہر سے دروازہ
کھول دیا

وجود سے ٹکرائی وہ شرٹ لیز کھڑا ہوا تھا

وہ سامنے کھڑا اسے ہی دیکھ رہا تھا جبکہ عریشہ کی نظریں بھی اس پر ہی
تھیں چہرے پر بکھرے ہوئے گیلے بال جن سے پانی کی بوندیں ٹپک
رہی تھیں چوڑا سینہ سکس پیک ابس جن سے صاف شفاف پانی ٹپک
رہا تھا وہ اس وقت بے حد حسین لگ رہا تھا

"ہیسی وائف اگر تاڑ لیا ہو تو اب چلیں؟؟"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے بیڈ کی طرف اشارہ کیا جس پر عریشہ نے
جلدی سے اس کے گیلے جسم پر سے اپنی نظریں ہٹائی اور آگے بڑھنے
لگی شہرام بھی اس کے پیچھے پیچھے چل دیا

سے ہگ کرتا ہوا اس کی گردن پر لب رکھنے لگا ایک دم سے وہ چونکی
"... شش شہرام"

"... ششش خاموش"

وہ اسے انگلی سے چپ کرتا ہوا اپنے کام میں مصروف ہو گیا جیسے کوئی
بہت ہی ضروری کام ہو

"... شہرام چھوڑو مجھے ہیریز تو ڈرائے کرنے دو"

عریشہ کو کچھ دیر پہلے والا واقعہ یاد آیا وہ کس طرح اس سے بدل لے رہا
تھا

"... بیسی میں نے کہا تھا نہ جو میں کہوں گا وہ چپ چاپ مانو گی"

شہرام نے ایبروکازاویہ بناتے ہوئے یہ الفاظ کہے

"...تمہاری تو میں

عریشہ نے بیڈ پر پڑھا کُشن اٹھا کر اسے دے مارا جسے وہ کیچ کر گیا پھر
اس نے ایک اور کُشن مارنا چاہا جب پہلے والے کُشن کو ڈھال بنا کر وہ
بھاگنے لگا

اس بار وہ آگے بھاگ رہا تھا اور عریشہ اس کے پیچھے پیچھے

"...اچھانہ سوری"

"...نو سوری"

وہ بیڈ کی دوسری طرف بھاگا جبکہ عریشہ دوسری طرف تھی

"...اچھانہ معاف کر دو اب نہیں کروں گا"

وہ بڑی مشکلوں سے اپنی ہنسی دبائے ادھر سے ادھر بھاگ رہا تھا

"...نہیں کروں گی میں معاف تم کو ذرا"

عریشہ نے جیسے ہی کشن سے اس کا نشانہ بنایا شہرام نے کشن سے اپنا
بچاؤ کیا جبکہ اب وہ تیسرا کشن اٹھا چکی تھی
"ہاں بالکل ماروں گی ہی کو"

ابھی وہ اس کے بالکل قریب آ ہی رہی تھی مگر تب ہی شہرام نے
اچانک والا حملہ کر کے اس کے ہاتھ سے کشن چھین کر دور اچھالا اور
اسے کھینچ کر اپنی گرفت میں لیا

"... بس بہت ہو گیا ہی پر ظلم اب اور نہیں"

وہ اچانک سے اس کے سینے سے آ لگی ایک بار پھر اس کی نظریں اس
کے صاف شفاف چوڑے سینے پر گئیں وہ اسے باہوں میں بھرتا ہوا
بیڈ پر لایا اور اب اسے لٹا کر خود اس کے لبوں پر جھک چکا تھا

"...پلیززز

بہت آہستگی سے اس کے لبوں کو آزاد کرتے ہوئے اس نے یہ الفاظ
کہے مگر وہ تو شرم سے پانی پانی ہو رہی تھی
اس کا یہ حال دیکھ کر شہرام کے لبوں پر مسکراہٹ آئی اس نے
ریموٹ کنٹرول کے ذریعے ساری لائٹس آف کر دیں وہ اب مکمل
طور پر اس پر حاوی ہو چکا تھا اور ہر جگہ اپنے دہکتے لبوں کا لمس چھوڑ رہا
تھا اب ان کے بیچ صرف ان کے جذبات احساسات اور چاہتیں بول
رہی تھیں

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

(تین سال بعد)

"...رہو آباد رہو

وہ لوگ اس وقت ویڈیو کال پر باسم اور مہر سے بات کر رہے تھے ان کی شادی کو آج پورے دو سال ہو چکے تھے حورین نے نوفل کی محبت کو مد نظر رکھتے ہوئے اور سب کے سمجھانے پر اپنی ضد چھوڑ دی تھی اور بہت دھوم دھام سے ان کی شادی کر دی گئی تھی اور وہ لوگ شادی کے ایک سال بعد ہنی مون پر گئے تھے جہاں سے نوفل نے واپسی کا ارادہ کینسل کر دیا تھا

بھئی بہت بہت شکریہ تم سب کو یاد تھا، لیکن مجال ہے جو شہرام نے " ...ایک بھی بار کال کر کے ہمیں وش کیا ہو

مگر اب کافی مچھور ہو چکا تھا شاید یہ سب حورین کی صحبت میں رہ کر
ممکن ہوا تھا

☆☆☆ Areesha Khan Novels ☆☆☆

"...افف ماہی دیکھ کر پلیرزز... یہ کیا کر رہی ہو"

روحیل جو اس وقت بزنس میٹنگز کے سلسلے میں کال پر بیڑی تھا ماہی کو
بیڈ سے اترتا دیکھ کر اس کی جان نکل گئی تھی جبکہ ماہی اس کی آواز پر
یک دم چونکی

"افف ڈرا دیارو حیل آپ نے تو"

بیڈ پر بٹھانے لگا

"اگر کچھ چاہئے تھا تو مجھے بتا دیتیں کیا ضرورت تھی بیڈ سے اٹھنے کی"
افف رو حیل رامین رو رہی تھی اس کے لئے فیڈر بنانے جا رہی تھی

السلام پاک نے انہیں رحمت سے نوازا تھا جسے پا کر وہ دونوں بہت خود
تھے رامین ایک سال کی ہو چکی تھی وہ سے تو اس کا ناک نقش پورا ماہی
جیسا تھا لیکن جب اسے غصہ آتا تھا تو پوری رو حیل بن جاتی تھی مگر
ایک اور بار ماہی اور رو حیل کو خوشخبری ملنے والی تھی

"... لاؤ مجھے دو میں خود اپنی پرنسز کے لیے فیڈر بنادیتا ہوں"

رو حیل کی بات پر ماہی نے مسکراتے ہوئے فیڈر اس کے ہاتھ میں دی
جسے لے کر رو حیل کٹھن میں چکا گیا تھا

"...ارمان ماما کی جان کدھر ہو آپ"

وہ پورے گھر میں اسے تلاش کر رہی تھی لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھا
عریشہ کو ڈرتا تھا کہیں وہ پھر سے گیٹ سے باہر تو نہیں چلا گیا وہ بھاگتی
ہوئی اپنے کمرے میں آئی تاکہ شہرام کو اپنے لاڈلے کی کی ہوئی
حرکت سے واقف کر سکے لیکن جب سامنے کا منظر دیکھا تو دیکھتی ہی
رہ گئی

"...بابا بش تھوڑا سا اور"

وہ بڑے مزے سے بیڈ پر آنکھیں بند کئے الٹا لیٹا ہوا تھا جبکہ ارمان
سامنے بیٹھ کر اپنے سارے پینٹنگ کلرز اس کے منہ پر ٹرائے کر رہا تھا

رہی تھی اب جلدی سے اپنی ماما کو دیکھنے لگی

"شہرام... یہ...؟؟؟"

وہ بے یقینی کی کیفیت میں چلتی ہوئی اندر آئی جہاں شہرام تقریباً پورا
کارٹون ہی لگ رہا تھا

"کیا ہوا مائے ڈارلنگ...؟؟؟"

شہرام یہ سب کیا ہے؟؟؟ آپ کو پتا ہے آپ کالا ڈلہ کچن کی دیوار
پینٹنگ سے خراب کر چکا ہے اور اب آپ یہاں بیٹھے میک اپ کروا
"رہے ہیں؟؟؟"

عیشہ نے چہرے پر سخت تاثرات لئے غصے سے کہا جس پر ارمان نے
اپنا پینٹنگ برش پھینکا اور شہرام سے لپٹ گیا شہرام یوں ہی آرام سے
لیٹا ہوا منت سے بال بنوا رہا تھا

اور یہ آپ کی لاڈلی... پورے گھر میں کلرز پھیلا کر اب بڑے مزے "
سے یہاں آکر اپنے ڈیڈ کے بال بنا رہی ہے... کیا حال کیا کیا ہوا ہے
"آپ لوگوں نے میرے کمرے کا؟؟"

عریشہ نے ایک نظر پورے کمرے پر ماری جو کسی پلے لینڈ سے تو کم نہ
لگ رہا تھا جبکہ اپنی طرف اشارہ دیکھ کر منت شہرام کی پیٹھ پر چپک گئے

"... کیوں غصہ کرتی ہو جان بچے ہیں کھیلنے دو"

شہرام نے آنکھ مارتے ہوئے کہا جس پر عریشہ کو مزید پتی چڑھی ان کی
شادی کو چار سال ہو چکے تھے ایک سال بعد اللہ نے انہیں نعمت سے
نوازا تھا جس کا نام انہوں نے ارمان رکھا تھا جو سیم ٹو سیم شہرام جیسا تھا
جبکہ اس کے ایک ہی سال بعد ان کے گھر رحمت آئی تھی جس کا نام

اپنے باپ پر ہی تھے حرکتیں بلکہ شہرام جیسی تھیں

کیا مطلب بچے ہیں؟؟ اگر یہ بچے ہیں تو آپ تو بڑے ہیں نہ شاباش "
"... اٹھیں اور کمرہ صاف کریں ابھی

عریشہ کو غصہ دیکھ کر شہرام جلدی سے اٹھنے لگا جبکہ اپنے باپ کو ڈرتا
ہو ادیکھ کر وہ دونوں شیطان بھی سیدھے ہو کر بیٹھ گئے جبکہ عریشہ
اپنی بات مکمل کر کے وہاں سے جانے لگی مگر تب ہی شہرام نے اس کا
ہاتھ پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچا

وہ اب تھوڑی زیادہ حسین اور غصے والی بھی ہو گئی تھی مگر شہرام بالکل
ویسا کا ویسا ہی تھا اگر اس میں کچھ بدلاؤ آیا تھا تو وہ یہ تھا کہ وہ اب غصہ
زیادہ نہیں کرتا تھا اس کی چاہت میں اس کے جنون میں کافی حد تک

وہ اس کی جدائی سے ڈرتا تھا

جب اسے خوشخبری ملی تھی تو وہ بے حد خوش ہو گیا تھا ارمان کے پیدا ہوتے ہی انسپیکٹر رضوان نے اشفاق ملک کی وصیت اور جائداد کی تمام فائلز شہرام تک پہنچادی تھیں کیونکہ شہرام راضی نہ تھا مگر سب کے سمجھانے پر اس نے یہ سب قبول کر لیا تھا

وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شہرام کا پیار بڑھتا جا رہا تھا گھر میں تمام نوکر ہونے کے بعد بھی وہ کھانا صرف اپنی بیوی کے ہاتھ کا ہی کھایا کرتا تھا اور جب وہ پریگنٹ ہوئی تھی تو دونوں دفعہ ہی شہرام نے اس کا بہت خیال رکھا تھا اکثر تو وہ کوکنگ بھی کر لیا کرتا تھا صرف اور صرف اپنی بیوی کے عشق میں وہ سب کچھ کرنے کو تیار تھا

اب وہ تمام ایسے کام جس سے اس کی زندگی پر منفی اثرات مرتب
ہوں وہ چھوڑ چکا تھا اب اس نے روحیل باسم اور حارث کے ساتھ مل
کر پاکستان میں بھی اپنا بزنس اسٹارٹ کر لیا تھا جبکہ جرمنی میں تو وہ تھا
ہی نمبر ون بزنس مین

اگر کبھی عریشہ کی طبیعت ٹھیک نہ ہوتی تھی تو بچوں کو شہرام ہی
سنہالتا تھا جبھی تو بچے اس سے زیادہ اٹیچ ہو گئے تھے اور پھر خوب لاڈ
پیار سے اس نے انہیں اپنی طرح ضدی بھی بنا لیا تھا پہلے تو وہ اکیلا ہی
اپنی بیوٹی کے ناک میں دم کیا کرتا تھا لیکن اب اس کی ٹیم میں دو ننھے
شیطان بھی شامل ہو چکے تھے اور پھر تینوں مل کر اس بچاری کو دن
بھر بہت تنگ کیا کرتے تھے اور رات کا حساب تو پھر شہرام عرف
بیسٹ الگ سے ہی لیا کرتا تھا

"... یہ کیا بد تمیزی ہے چھوڑیں مجھے "

وہ اب تھوڑا زیادہ بے شرم ہو چکا تھا جس پر عریشہ اسے بہت ٹوکتی تھی لیکن اس نے کونسا مان لینی تھی کرنا پھر بھی وہی تھا جو اسے ٹھیک لگے

"... نہیں میں تو نہیں چھوڑوں گامائے بیوٹی کوئین "

شہرام نے اسے بیڈ پر لٹایا جبکہ ارمان شہرام کا اشارہ ملتے ہی اپنا پینٹنگ برش تیار کرنے لگا اور منت اپنے ہاتھ میں پکڑا کنگا اس کی طرف بڑھانے لگی

نہیں... خبردار جو کوئی الٹی سیدھی حرکت کی ہو تو میں بہت برا "

"... ماروں گی سب کو سمجھے

ہوئے تھا جبکہ اس کی لاکھ مزاحمت پر بھی ارمان نے اپنا پینٹنگ برش
اس کے گالوں پر مل دیا تھا

"...آپ ہماری چو کلیٹس کھا جاتی ہیں"

وہ بڑی معصومیت سے کہتا ہوا اپنا بدلہ لے رہا تھا جبکہ اس کی بات پر
شہرام کا قہقہہ نکلا

واقعی ہمیشہ سے اسے چو کلیٹس بہت پسند تھیں بچے ہونے سے پہلے
شہرام چو کلیٹس سے پورا فریج بھر دیتا تھا لیکن جب سے یہ دونوں
بچے آئے تھے یہ ایک ایک چو کلیٹ کا حساب لیتے تھے

"...یہ... شہرام... پلیز زز... روکیں آہیں"

ان کا قہقہہ اب پورے کمرے میں گونج رہا تھا ان کی زندگی پہلے سے
کئی زیادہ حسین ہو چکی تھی

ختم شد
